تالیف:
طالب حسین کریالوی

جلد سوم

اسلامیہ دار التبلیغ، مکہ کالونی ○ گلبرگ ○ لاہور

ACC No. 5076 Date 21/10/98
Section ..... Status .....
D.D. Class .....
NAFAFI BOOK LIBRARY

29/9

15/01

مناقب اہلِ بیت

تالیف:

طالب حسین کرپالوی

جلد سوم

اسلامیہ دار التبلیغ، مکہ کالونی ○ گلبرگ ○ لاہور

اسم کتاب ——— مناقب اہلِ بیت

جلد ——— سوم

ناشر ——— اسلامیہ دارالتبلیغ، لاہور

کتابت ——— حق برادرز کمپیوٹر سنٹر، لاہور

مطبع ——— معراج دین پرنٹرز، لاہور

بار ——— اوّل

تاریخِ اشاعت ——— نومبر ۱۹۹۴ء

ھدیہ ——— ایک سو روپے

فہرست

عنوان	صفحہ		
آیۂ صلوات	۷	مسجد میں آتے جاتے وقت	۲۱
تفسیری روایات	۷	صلوات زکوٰۃ ہے	۲۱
نماز باطل ہے	۱۵	صلوات وسیلہ مغفرت	۲۱
تشہد نہی	۱۶	شفاعت واجب ہے	۲۲
اشعار شافعی	۱۶	میں گواہی دوں گا	۲۲
دعا آسمان تک نہیں پہنچتی	۱۶	جنت میں جائے گا	۲۳
میثم تمار کا درود پڑھنا	۱۸	سو حاجات پوری	۲۳
درخت کا صلوات پڑھنا	۱۸	محمد و آل محمد کے ساتھ محشور ہو گا	۲۳
ادھورا درود	۱۹	اسی سالہ گناہ معاف	۲۳
جہنمی ہے	۱۹	صلوات سے استخارہ	۲۴
و آتینا فی الدنیا حسنتہ	۲۰	مشکلیں حل	۲۴
صلوات لیلتہ الرغائب	۲۰	عذاب قبر ختم	۲۴
نماز جنازہ میں صلوات	۲۰	ہر حالت کے گناہ معاف	۲۴
قنوت و ترمیں صلوات	۲۰	اگر خواب میں دیکھنا چاہتے ہو تو	۲۵
وضو کرتے وقت صلوات	۲۱	حاجتیں روا	۲۵

بیماری ختم	۲۵	وجوب جنت	۷۷
مصیبتیں ٹل جائیں گی	۲۵	درود سے خلقت فرشتہ	۷۸
جنتی ہو جائے گا	۲۶	جبرئیل کا صلوات پڑھنا	۷۸
چھینکیں نہیں آئیں گی	۲۶	بچہ بھی درود پڑھتا ہے	۷۹
دعاء فرج میں صلوات	۲۶	درود شریف نہ پڑھنے کے متعلق احادیث	۷۹
غرق ہونے سے بچ گئے	۲۷	درود شریف لکھنے کا ثواب	۸۰
ثواب بے شمار	۲۷	صرف صلعم لکھنے کی سزا	۸۰
چوری سے بری	۲۸	کس کس کی سنت	۸۹
بے حساب ثواب	۲۸	سبھی درود پڑھتے ہیں	۹۸
علیؑ کا فضل نہ ڈالو	۲۸	حکم الٰہی کی تعمیل	۱۰۳
درود شریف پڑھنے کے فضائل	۲۹	حیوان بھی درود پڑھتے ہیں	۱۰۵
درود شریف کے فوائد	۳۱	یہ درود ابراہیمی ہے	۱۱۶
ہر بیماری کی شفا	۵۱	آپ پر ہزاروں درود و سلام	۱۱۹
یہ سبزہ درود کے صدقے میں	۵۱	سعدی کا نعتیہ کلام	۱۳۰
درود و رحمت کا رد عمل	۶۳	وجوب اور استحباب	۱۳۵
قرب کا ذریعہ	۷۰	اقبال حکیم الامت کیسے بنے	۱۳۸
حصول رضاء الٰہی کا ذریعہ	۷۴	مخصوص واقعات	۱۳۸
دشمن ہلاک ہو گیا	۷۶	حکایات و برکات	۱۷۷
قصہ میں دخول	۷۷	قبر میں نجات	۱۷۷

قبر میں ساتھ ۱۷۷
جان کنی میں آسانی ہو گئی ۱۷۸
عالم برزخ میں راحت ۱۷۹
آگ سے بچنے کا ذریعہ ۱۸۰
ایک عجیب فرشتے کا واقعہ ۱۸۰
کثرت سے پڑھنے کی وصیت ۱۸۳
مولوی کا خواب ۱۸۴
خواب میں زیارت ۱۸۴
قرض ادا ہو گیا ۱۸۵
پانچ سو درہم مل گئے ۱۸۷
جنت مل گئی ۱۸۸
قیامت کے روز نجات ۱۸۸
روٹی مل گئی ۱۸۹
بلا حساب جنت میں ۱۹۱
غربت دور ہو گئی ۱۹۲
دینار مل گئے ۱۹۲
گٹھلیاں دینار بن گئیں ۱۹۶
درود پڑھنے والی مکھی ۱۹۷
شفا مل گئی ۲۰۰
فرشتے کی کوتاہی ۲۰۳
درود کی بدولت مغفرت ۲۰۴
درود پاک پڑھنے کا صلہ ۲۰۴
موت کے بعد راحت ۲۰۵
بخشش ہو گئی ۲۰۵
پریشانی دور ہو گئی ۲۰۷
حضور کی زیارت ہو گئی ۲۰۸
درود پاک پر خوشخبری ۲۰۸
گناہوں کی معافی ۲۰۹
درود پاک کی برکت ۲۰۹
درود پاک لکھنے کا اجر ۲۱۱
ایک عاشق رسول کا واقعہ ۲۱۳
ایک تاجر کا واقعہ ۲۱۴
پلہ بھاری ہو گیا ۲۱۷
درود پاک پڑھنے والی مچھلی ۲۱۷
دور جدید کے چند واقعات ۲۱۹
دشمن کی تباہی ۲۲۳
فوائد اور واقعات ۲۲۵
درود خواں کی شفاعت ۲۲۷

آخرت کی فکر نہیں ۲۲۷

صدیقین میں شمار ہو گا ۲۲۷

کثرت کا صلہ ۲۲۸

درود خواں کا تصرف ۲۲۸

درود شریف کی حفاظت میں ۲۲۹

جان کنی میں آسانی ۲۲۹

درود کی قبولیت ۲۳۰

کیا حضور کو درود کی ضرورت ہے؟ ۲۳۲

آیت میں نبی کا لفظ کیوں؟ ۲۳۷

تعلق پیدا کرنے کے دو طریقے ۲۳۹

حضور کی اتباع ۲۴۲

درود کے اوقات و مقامات ۲۴۴

جہلاء کے معمولات ۲۴۸

راہ چلتے درود شریف ۲۴۸

زیارت حرمین کے وقت ۲۶۳

جمعہ کے دن ۲۶۵

ذکر حضرت ابراہیم ۲۶۷

مظلومین کے لئے اعمال صالحہ ۲۶۹

درود کا عمل ۲۷۰

درود کتنا پڑھنا چاہئے ۲۷۲

کونسا درود پڑھنا چاہئے؟ ۲۷۴

آیہ صلوات

اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔ الاحزاب

بہ تحقیق اللہ اور اس کے فرشتے درود پڑھتے ہیں نبی پر۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو درود پڑھو اس پر اور سلام بھیجو سلام بھیجنا۔

ارجح المطالب ص ۹۸ سطر آخر۔ تفسیر طبری جلد ۲۲ ص ۴۳ اسباب النزول ص ۲۷۱ احکام القرآن ابن عربی جلد ۱ ص ۱۸۴ فتح القدیر جلد ۴ ص ۲۹۳ روح المعانی جلد ۲۲ ص ۷۲ فتح البیان جلد ۷ ص ۴۱۰ سطر ۴ ص ۴۱۱ سطر ۵ صواعق محرقہ ص ۱۳۶ سطر ۸ القول الفصل جلد ۲ ص ۲۷۲ در منثور جلد ۵ ص ۲۱۵ تفسیر کبیر جلد ۲۵ ص ۲۲۶ تفسیر خازن جلد ۵ ص ۲۲۵ کوکب دری ص ۱۳۰۔

روایت حضرت کعب بن عجرۃ

صحیح البخاری ج ۴ ص ۱۴۶ الصحیح المسلم ج ۲ ص ۱۶ شرح السنہ جلد ۳ ص ۱۹ مسند ابو داؤد ص ۱۴۲ سنن الحافظ الدارمی ج ۱ ص ۳۰۹ الاشراف ص ۲۵ تفسیر آیۃ المودت ص ۳۷ عمل الیوم واللیلۃ ص ۲۶ الدرر المکنونہ ص ۷ جامع البیان ج ۲۲ ص ۴۳ الشفاء ج ۲ ص ۶۰ المحلی الاندلسی ج ۴ ص ۱۳۵ اخبار اصبہان ج ۱ ص ۱۳۰ موضع اوہام الجمع والتفریق ج ۲ ص ۴۶۸ تاریخ بغداد ج ۶ ص ۲۲۶ التدوین الرافعی ج ۱ ص ۷۰ السنن الکبریٰ ج ۲ ص ۱۴۷ ارجح المطالب ص ۳۹۷ سطر ۱ المتقیٰ ص ۱۹۰ بدایع المنن ج ۱ ص ۹۲ الاعلام بفضل الصلوٰۃ علی النبی ص ۵ زاد المسیر ج ۶ ص ۴۱۸ مشکل الاثار ج ۳ ص ۱۷ تفسیر معالم التنزیل ج ۵ ص ۲۲۵ القول البدیع ص ۲۵ وسیلۃ المال ص ۶۹ ذخائر العقبیٰ ص ۱۹ غایۃ المواعظ جلد ۲ ص ۹۴ منہاج السنۃ ج ۴ ص ۶۵ تاریخ ابن عساکر ج ۴ ص ۴۵۰ کفایۃ الاخیار جلد ۱ ص ۶۹ ارشاد الساری ج ۹ ص ۲۴۴ نظم درر السمطین ص ۴۵ ضوء الشمس ص ۸۴ تفسیر القرآن دمشقی ج ۸ ص ۴۱۱ البدایۃ والنہایۃ ج ۱ ص ۱۷۲ کتاب الرصف ص ۱۱۰ فتح الباری ج ۸ ص ۴۳۲ عمدۃ القاری ج ۷ ص ۳۶۵ تفسیر الخازن ج ۵ ص ۲۲۵ الارشاد التقریز ص ۲۳۶ الجامع الصغیر ص ۲۱۹ اعلام الموقعین ج ۴ ص ۳۰۹ الدر المنضود ص ۱۲ المعتصر ج ۱

ص ۵۴ شرح الاربعین ص ۱۱۰ مسند حافظ ابوبکر جلد ۲ ص ۳۱۱ قصص الانبیاء جلد ۱ ص ۲۴۵ دلیل الصالحین جلد ۴ ص ۲۰۴ فتوحات ربانیہ جلد ۲ ص ۳۴۱ مختصر سنن ابو داؤد ص ۴۵۴ مراۃ المومنین ص ۱۵ تفسیر قرطبی جلد ۱۴ ص ۲۳۳ صواعق ص ۱۴۶ سطر ۱۹ ص ۲۳۳ سطر ۱۲ الطبقات الشافعیہ الکبریٰ ج ۱ ص ۹۵ تنبیہہ الغافلین ص ۱۴۸ نہایتہ الارب ج ۵ ص ۳۰۸ روضتہ الاحباب ص ۶۴۱ علم الکتاب ص ۲۶۴ ینابیع المودت ص ۱۹۲ فتح البیان ج ۷ ص ۴۰۹ سطر آخر مناقب الشافعی ص ۷۰ الفتح الکبیر ج ۲ ص ۳۰۴ غرائب الاغتراب ص ۱۱۲ الانوار المحمدیہ ص ۴۳۲ منتخب الصحیحین ص ۱۲۹ تیسیر الوصول ج ۱ ص ۲۳۳ رشفتہ الصادی ص ۲۹ ارجح المطالب ص ۸۱ البیان و التعریف ج ۲ ص ۱۳۴ الاتحاف ج ۳ ص ۷۸ ابن عربی ص ۱۸۴ ریاض الصالحین ص ۴۵۵ صواعق محرقہ ص ۱۴۶ المستدرک جلد ۳ ص ۱۴۸ سطر ۸ تفسیر نیشاپوری جلد ۲۲ ص ۳۰ سطر آخر المستدرک ج ۳ ص ۱۴۸ تفسیر خان جلد ۵ ص ۲۲۶۔

روایت حضرت ابی مسعود

صحیح ابن خزیمہ ص ۳۵۲ جلد ۱ جامع ترمذی ص ۱۶۹ جلد ۴ دلیل الصالحین جلد ۴ ص ۲۰۵ شرح السنہ جلد ۳ ص ۱۹۲ بدایع المنن ج ۱ ص ۹۰ شمائل الاصل و الفرع ص ۱۰۵ وسیلۃ المآل ص ۷۱ فتح العلام جلد ۱ ص ۱۴۵ الفتح الکبیر ج ۱ ص ۱۲۹ منتخب الصحیحین ص ۲۴۰ تیسیر الوصول الی جامع الاصول ج ۱ ص ۱۳۳ غنیت الوعاۃ ص ۴۴۳ نظم درر السمطین ص ۴۵ تلخیص المستدرک ج ۱ ص ۱۲۸ التاریخ الکبیر ج ۳ ص ۲۶۳ الموطا ص ۱۲۲ المنتقی من المختصر ج ۱ ص ۵۴ ارجح المطالب ص ۳۱۷ کشف الغمہ ج ۱ ص ۱۱۱ تجدید التمہید ص ۱۸۵ ارشاد الساری ج ۹ ص ۲۴۴ کنز العمال ج ۷ ص ۳۴۱ تفسیر القرآن دمشقی ج ۸ ص ۱۱۵ المحرر ص ۱۵۱ المعجم ص ۵۳ سنن الہدیٰ ص ۵۶ الحجۃ علی اہل المدینہ ص ۱۳۹ الاعلام بفضل الصلوٰۃ علی النبی ص ۵ تاریخ دمشق ج ۱۰ ص ۱۵۲ المحلی ج ۳ ص ۲۷۲ تفسیر الخازن ج ۵ ص ۲۲۵ السنن الکبریٰ ج ۲ ص ۱۴۶ فتوحات ربانیہ جلد ۲ ص ۳۴۱ ضوء الشمس ص ۸۳ الترغیب و الترہیب جلد ۳ ص ۳۰۵ المستدرک ج ۱ ص ۲۶۸ مشکل الاثار ج ۳ ج ۳ ص ۱۷ السنن النسائی ج ۱ ص ۱۸۹ سنن الدارمی ج ۱ ص ۳۰۹ صحیح المسلم ج ۲ ص ۱۲ احکام القرآن ج ۱ ص ۱۸۴ قرطبی ص ۲۳۳ فتح البیان ج ۷ ص ۴۱۰ سطر ۱۸۔

روایت حضرت زید بن خارجہ

حضرت موسیٰ نے کہا کہ میں نے زید بن خارجہ سے پوچھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوات بھیجنے کا طریقہ کیا ہے تو زید نے کہا کہ میں نے خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایسا سوال کیا تھا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ کہو اللھم بارک علی محمد و علی آل محمد کما بارکت علی ابراہیم انک حمید مجید۔

الاعلام بفضل الصلواۃ علی النبی ص ۶ الفتح الکبیر ج ۲ ص ۱۹۰ ارشاد الساری ج ۹ ص ۲۴۴ ینابیع المودۃ ص ۱۸۵ المستطرف ۲ ص ۲۶۸ الاصابہ ج ص ۵۴۷ الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ ج ۲ ص ۶۱ سنن النسائی ج ۱ ص ۱۹۰ مشکل الاثار جلد ۳ ص ۱۷ التاریخ الکبیر ج ۲ ص ۳۵۰ الکنی و الاسماء ج ۲ ص ۵۲ مسند احمد الحنبل ج ۱ ص ۱۹۹ طحاوی ج ۳ ص ۱۷ قرطبی ص ۲۳۳ قسطلانی ص ۲۴۴ المعجم الکبیر ج ۵ ص ۲۴۸ السنن و المبتدعات ص ۲۲۷ المعرفۃ و التاریخ ص ۳۰۱۔

روایت ابو سعید خدری

حضرت ابو سعید خدری نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ یا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ پر صلوات بھیجنے کا طریقہ کیا ہے تو آپ نے فرمایا کہ یوں کہا کرو۔

اللھم صل علی محمد عبدک و رسولک کما صلیت علی آل ابراہیم و بارک علی محمد و علی آل محمد کما بارکت علی ابراہیم۔

الفتح الکبیر ج ۲ ص ۳۰۴ منتخب الصحیحین ص ۱۲۹ جواہر البحار ج ۴ ص ۱۵۸ کنز العمال ج ۷ ص ۳۴۱ مشکل الاثار ص ۱۷ تفسیر ابن کثیر ج ۸ ص ۱۱۴ الجمع بین الصحیحین ج ۲ ص ۵۰۲ عمدۃ القاری ج ۱۹ ص ۱۲۶ الشفاء عیاض جلد ۲ ص ۶۰ کتاب الرصف ص ۱۱۰ زاد المسلم ص ۲۶۸ عمل الیوم و اللیلۃ ص ۱۰۳ سنن النسائی ج ۱ ص ۱۹۰ صحیح البخاری ج ۶ ص ۱۲۱ احکام القرآن ابن عربی ج ۱ ص ۱۸۴ طحاوی ج ۳ ص ۱۷ اعلام ص ۶ قرطبی ج ۱۴ ص ۲۳۳۔

روایت حضرت علی علیہ السلام

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا کی طرف سے یہ درود شریف نازل ہوا۔

اللھم صل علی محمد و علیٰ آل محمد کما صلیت علی ابراہیم و علیٰ آل ابراہیم انک حمید مجید' اللھم بارک علی محمد و علیٰ آل محمد کما بارکت علی ابراہیم و علیٰ آل ابراہیم انک حمید مجید' اللھم ترحم علی محمد و علیٰ آل محمد کا ترحمت علی ابراہیم و علیٰ آل ابراہیم انک حمید مجید' اللھم تحنن علی محمد و علیٰ آل محمد کما تحننت علی ابراہیم و علیٰ آل ابراہیم انک حمید مجید۔ اللھم وسلم علی محمد و علیٰ آل محمد کما سلمت علی ابراہیم و علیٰ آل ابراہیم انک حمید مجید۔

الآیات و البینات ص ۲۴۰ رشفتہ الصادی ص ۳۴ القول البدیع ص ۲۹ .بغیتہ الوعاۃ ص ۴۴۲ ذیل للسنالی ص ۱۵۳ الشفا القاضی ج ۲ ص ۶۰ معرفتہ علوم الحدیث ص ۳۲ احکام القرآن ابن عربی ج ۱ ص ۱۸۴ قرطبی ج ۱۴ ص ۲۳۳ تاریخ بغداد ج ۴ ص ۲۱۶ الاربعین ص ۲۴۶۔

روایت حضرت ابو ہریرہؓ

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ ہم نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ آپ پر صلوات بھیجنے کا طریقہ کیا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یوں کہو۔

اللھم صل علی محمد و علیٰ آل محمد و بارک علی محمد و علیٰ آل محمد کما صلیت و بارکت علی ابراہیم وآل ابراہیم انک حمید مجید۔

الآیات و البینات ص ۲۴۸ تفسیر ابن کثیر ج ۸ ص ۱۱۵ ارشاد الساری ج ۹ ص ۲۴۲ کنز العمال ج ۷ ص ۳۳۹ بدایع المنن ج ۱ ص ۹۱ مشکل الاثار ج ۳ ص ۷۱ طحاوی ج ۳ ص ۷۱ فتح البیان ج ۷ ص ۴۱۰ سطر ۲۲ قسطلانی ج ۹ ص ۲۴۲ مجمع الزوائد ج ۱ ص ۱۴۴ سطر ۱۶ فتوحات ربانیہ جلد ۳ ص ۳۲۹ جلد ۲ ص ۲۵۔

روایت حضرت بریدہ خزاعی

حضرت بریدہ خزاعی سے روایت ہے کہ ہم نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے درخواست کی کہ آپ پر صلوات بھیجنے کا طریقہ کیا ہے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یوں کہو۔

اللھم اجعل صلواتک و رحمتک علی محمد وآل محمد کما جعلتھا علی ابراہیم انک حمید مجید

تفسیر ابن کثیر ج ۸ ص ۱۱۷ مجمع الزوائد ج ۲ ص ۱۴۴ سطر ۱۳ تاریخ بغداد ج ۸ ص ۱۴۲ احکام القرآن ابن عربی ج ۱ ص ۱۸۴ قرطبی ج ۱۴ ص ۲۳۳ مطالب عالیہ ص ۲۰۔

روایت حضرت موسیٰ بن طلحہ

حضرت موسیٰ بن طلحہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ خدا نے قرآن میں فرمایا ہے اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ تو اس آیت کے مطابق فرمایئے کہ آپ پر صلوات کیسے بھیجیں؟ تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یوں کہا کرو۔

اللھم صل علی محمد و علیٰ آل محمد کما صلیت علی ابراہیم انک حمید مجید و بارک علی محمد و علیٰ آل محمد کما بارکت علی ابراہیم انک حمید مجید۔

ارشاد الساری ج ۹ ص ۲۴۴ فتح البیان ج ۱ ص ۴۱۰ سطر ۸ سنن النسائی ج ۱ ص ۱۹۰ مشکل الاثار ج ۳ ص ۷۱ مسند احمد ابن الحنبل ج ۱ ص ۱۶۲ جامع البیان ج ۲۲ ص ۴۳ طحاوی ج ۳ ص ۷۱ احکام القرآن ابن عربی ج ۱ ص ۱۸۴ قسطلانی ج ۹ ص ۲۴۴۔

روایت حضرت ام سلمہ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ سے فرمایا کہ ذرا اپنے شوہر اور اپنے دونوں بیٹوں کو بلاؤ۔ جب پنجتن پاک اکٹھے ہو گئے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان پر فدک کی چادر نچھاور فرمائی اور فرمایا۔

اللھم ان ھؤلاء آل محمد فاجعل صلواتک و برکاتک علی محمد علیٰ آل محمد انک حمید مجید ام سلمہ نے کہا کہ میں نے چادر اٹھا کر اندر آنے کی اجازت چاہی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے ہاتھ سے چادر کھینچتے ہوئے کہا کہ پیچھے ہٹ جاؤ تو اچھائی پر ہے۔

رشفتہ الصادی ص ۳۰ القول الفصل ص ۱۸۵ ینابیع المودۃ ص ۱۰۸ مجمع الزوائد ج ۹ ص ۱۲۶

ارجح المطالب ص ۳۱۴ تاریخ ابن عساکر ج ۴ ص ۲۰۴ منتخب کنز العمال ج ۵ ص ۹۶ مسند احمد بن الحنبل ج ۶ ص ۳۲۳ قول فصل ص ۱۸۵۔

روایت حضرت ابو حمید ساعدی

حضرت ابو حمید ساعدی نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ ہم آپ پر صلوات کیسے بھیجیں، تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یوں کہو۔

اللھم صل علی محمد و ذریتہ کما صلیت علی ابراہیم و بارک علی محمد و ذریتہ کما بارکت علیٰ آل ابراہیم انک حمید مجید

الکنیٰ و الاسماء جلد ۱ ص ۲۴ مشکل الاثار جلد ۳ ص ۱۷

روایت حضرت حارث بن خزرج

حارث بن خزرج سے روایت ہے کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ آپ پر درود بھیجنے کا طریقہ کیا ہے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یوں کہو۔

اللھم بارک علی محمد و علیٰ آل محمد کما بارکت علی ابراہیم و علیٰ آل ابراہیم انک حمید مجید

الاعلام النمیر ص ۲۰۔

روایت حضرت خالد بن سلمہ

حضرت خالد بن سلمہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صلوات و سلام کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ یوں کہو۔

اللھم صل علی محمد و علیٰ آل محمد

(فوائد السمطین ص ۸)

روایت حضرت انس بن مالک

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں

آتے جاتے وقت یہ دعا پڑھتے اللھم صل علی محمد و علی آل محمد

(کتاب الوسیلہ ص ۹۰ حیدر آباد)

روایت حضرت عبداللہ بن عمر

ایک آدمی نے حضرت عبداللہ بن عمر سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر صلوات بھیجنے کا طریقہ پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ کہو۔

اللھم صلوا تک و برکا تک و رحمتک علی سید المرسلین و امام المتقین و خاتم النبین محمد عبدک و رسولک امام الخیر و قائد الخیر اللھم ابعثہ یوم القیامتہ مقاما محمودا یغبطہ الاولون والاخرون و صل علی محمد و علی ال محمد کما صلیت علی ابراہیم و ال ابراہیم انک حمید مجید

(القول البدیع ص ۳۱ حلب)

روایت حضرت واثلہ بن اسقع

حضرت واثلہ بن اسقع سے روایت ہے کہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حضرت علی و حضرت فاطمہ حضرت حسن اور حضرت حسین کو اپنی چادر کے نیچے جمع کر کے فرمایا۔

اللھم قد جعلت صلوا تک و رحمتک و مغفرتک و رضوانک علی ابراہیم و ال ابراہیم اللھم انھم منی وانا منھم فاجعل صلوا تک و رحمتک و مغفرتک و رضوانک علی و علیھم

سعادۃ الدارین ص ۷۵ ینابیع المودۃ ص ۱۰۸ رشفتہ ص ۳۰ الصواعق المحرقہ ص ۲۳۱ مجمع الزوائد ج ۹ ص ۱۶۷ منتخب کنز العمال ج ۵ ص ۲۷۲ المناقب للخوارزمی ص ۲۵ سطر ۷ روح المعانی ج ۲۲ ص ۱۴ سطر ۱۴ القول الفصل ص ۱۸۴۔

روایت حضرت زینب بنت ابی سلمہ

حضرت زینب بنت ابی سلمہ نے روایت کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حضرت علی حضرت فاطمہ حضرت حسن اور حضرت حسین پر چادر کو ڈال کر فرمایا رحمتہ اللہ و برکاتہ علیکم اھل البیت انہ حمید مجید

سیر اعلام النبلاء جلد ۳ ص ۱۳۳ ینابیع المودت ص ۲۲۹ سطر ۹

روایت حضرت عبداللہ بن مسعود

حضرت عبداللہ بن مسعود نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول خدا اللہ نے ہمیں اپنی کتاب میں آپ پر درود و سلام بھیجنے کا حکم فرمایا ہے آپ فرمائیں کہ ہم یہ حکم کیسے پورا کریں تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد گویا ہوئے کہ تم کہو **اللھم صل علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علی آل ابراہیم و بارک علی محمد و علی محمد و علی آل محمد کما بارکت علی آل ابراہیم فی العالمین انک حمید مجید۔**

الدر المنضود ص ۱۵ الاعلام النمیری ص ۲۵ جواہر البحار جلد ۴ ص ۱۵۹

روایت حضرت محمد بن عبداللہ بن زید الانصاری

حضرت محمد بن عبداللہ بن زید الانصاری سے روایت ہے کہ میں اور میرے ساتھیوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے درخواست کی کہ یا رسول خدا ہمیں اللہ نے آپ پر صلوات بھیجنے کا حکم فرمایا ہے۔ فرمایئے ہم کس طرح آپ پر صلوات بھیجیں۔ رسول خدا نے کچھ توقف فرمایا پھر کہنے لگے کہ تم کہا کرو۔

اللھم صل علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم و بارک علی محمد و علی آل محمد کما بارکت علی آل ابراہیم فی العالمین انک حمید مجید۔

(الاعلام النمیری ص ۱۷)

احادیث مرسل

شرح المصابیح ج ۱ ص ۴۰۱ و ۴۰۲ شرح الاربعین ص ۲۶۴ اخبار اصفہان ج ۱ ص ۱۳۱ التاریخ الکبیر ج ۲ ص ۳۵۱ البیان و التعریف ج ۲ ص ۱۳۴ کنز العمال ج ۷ ص ۳۴۱ الطبقات الشافعیۃ الکبریٰ ج ۴ ص ۱۵۲ تاج العروس ج ۷ ص ۱۰۵ الاتحاف ج ۳ ص ۷۹ البرکت فی فضل السعی و الحرکۃ ص ۳۶۱ اسنی المطالب ص ۱۵۱ عمدۃ القاری ج ۱۹ ص ۱۲۷ کشف الغمہ ج ۱ ص ۲۷۷

الفتاوی الحدیثیہ ص ۱۴ جامع البیان ج ۲۲ ص ۲۴ رشفتہ الصادی ص ۳۳ شمس العلوم ج ۱ ص ۱۱۵ لسان العرب ج ۱۱ ص ۳۸ الانوار المحمدیہ ص ۴۲۴ علم الکتاب ص ۱۶۰ الاذکار ص ۷۷ شرح صحیح مسلم ج ۴ ص ۱۲۴ النہایہ ج ۱ ص ۸۹ الصواعق المحرقہ ص ۲۳۲ منہاج السنہ ج ۲ ص ۱۴۶ تفسیر الطبری ج ۲۲ ص ۱۲۴ المستقی۔

نماز باطل

عن عبداللہ بن مسعود قال لا صلواۃ لمن لا یصل فیھا علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جس شخص نے تشہد میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور ان کی آل پر درود نہ پڑھا اس کی نماز نہیں ہوئی۔

رشفتہ الصادی ص ۳۱ الشفاء ج ۲ ص ۵۵ مشارق الانوار ص ۹۲ السنن الکبریٰ ج ۲ ص ۳۷۱ الصواعق المحرقہ ص ۲۳۲ الترھیب و الترغیب ج ۲ ص ۵۰۵ الاشراف ص ۲۸ ضوء الشمس ص ۱۱۱ درۃ الناصحین ص ۱۰۹ الانوار المحمدیہ ص ۴۲۸ آلایات و البینات ص ۱۴۸ الحجۃ المطالب ص ۳۱۸ ینابیع المودت ص ۱۹۲ تفسیر النیشا پوری ج ۲۵ ص ۳۲ نسیم الریاض ج ۳ ص ۵۰۰ ارجح المطالب ص ۴۰۱ سطر آخر قرطبی ج ۱۴ ص ۲۳۶۔

قول حضرت جابر

حضرت جابر فرماتے ہیں کہ اگر کوئی نماز پڑھے اور اس میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور ان کی آل پر صلوات نہ بھیجے تو میرے نزدیک اس کی نماز قبول نہیں۔

ذخائر العقبیٰ ص ۱۹ ینابیع المودت ص ۱۹۲ رشفتہ الصادی ص ۲۹

قول ابو سعود

حضرت ابو سعود کا کہنا ہے کہ اگر محمد و آل محمد علیہم السلام پر صلوات بھیجے بغیر نماز پڑھ دی جائے تو میرے نزدیک یہ نماز نا تمام ہے۔

سنن بیہقی ص ۳۷۱ جلد ۲ انوار محمدیہ ص ۴۲۸ الترغیب جلد ۲ ص ۵۰۵ آیات بینات ص

فرمان حضرت امام محمد باقر

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص نماز پڑھے اور اس میں محمد و آل محمد علیہم السلام پر صلوات نہ بھیجے تو اس کی نماز قائم نہیں ہوئی۔

تفسیر قرطبی جلد ۱۴ ص ۲۳۳ رشفتہ الصادی ص ۳۱

تشہد نہیں

حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز میں تشہد پڑھے تو اس میں یہ بھی کہے۔

اللھم صل علی محمد و علی آل محمد و بارک علی محمد و علی آل محمد و ارحم محمدا و آل محمد کما صلیت و بارکت و ترحمت علی ابراہیم و علی آل ابراہیم انک حمید مجید

الصلواۃ و حکم تارکھا ص ۱۷۱ الانوار المحمدیہ ص ۴۲۶ الایات البینات ص ۴۲۸ ارشاد الساری ج ۷ ص ۳۶۵ لباب التاویل ج ۴ ص ۱۰۰ مجمع الزوائد ج ۲ ص ۱۴۴ تلخیص المستدرک ج ۱ ص ۲۶۹ السنن الکبریٰ ج ۲ ص ۳۷۹ المستدرک نیشاپوری ج ۱ ص ۲۶۹ بیہقی ج ۲ ص ۳۷۹۔

اشعار شافعی

رشفت الصادی ص ۳۱ اہل البیت ص ۵۱ مسند الحنبل ج ۶ ص ۳۲۳ الاتحاف ص ۲۹ صواعق المحرقہ ص ۲۳۴ شرح مواہب لدنیہ ص ۷ مشارق الانوار ص ۸۸ انجح المطالب ص ۴۰۲ سطر ۱۲۔

دعا آسمان تک نہیں پہنچتی

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب تک محمد و آل محمد علیہم السلام پر صلوات نہ بھیجی جائے دعا زمین و آسمان کے درمیان معلق رہتی ہے۔

ینابیع المودۃ ص ۲۹۵ القول البدیع ص ۱۵۹ رشفتہ الصادی ص ۳۱ فتوحات ربانیہ جلد ۳ ص

۳۳۴ آل محمد ص ۷۲ جواہر البحار ج ۱ ص ۳۵۶ الفتح الکبیر ج ۳ ص ۱۱۵ راموز الاحادیث ص ۲۰۷ غالیۃ المواعظ جلد ۱ ص ضوء الشمس ص ۱۰۱ مجمع الزوائد ج ۱۰ ص ۱۶۰ الصواعق المحرقۃ ص ۱۴۸ فردوس الاخبار ص ۹۵ نسیم الریاض جلد ۳ ص ۵۰۴۔

درود شریف کے بغیر دعا قبول نہیں ہوتی اس سلسلے میں حسب ذیل احادیث مبارکہ قابل غور ہیں۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا ہے کہ جب کوئی شخص اللہ جل جلالہ سے کوئی چیز مانگنے کا ارادہ کرے تو اس کو چاہئے کہ پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرے پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود بھیجے اور اس کے بعد دعا مانگے پس قریب ہے کہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ دعا آسمان اور زمین کے درمیان معلق رہتی ہے اوپر نہیں چڑھتی یہاں تک کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود پاک پڑھا جائے۔

حضرت عبداللہ بن یسر رضی اللہ عنہ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ دعائیں ساری کی ساری رکی رہتی ہیں یہاں تک کہ اس کی ابتداء اللہ جل جلالہ کی تعریف اور آنحضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود سے نہ ہو اگر ان دونوں کے بعد دعا کرے گا تو اس کی دعا قبول ہو گی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ ہر دعا رکی رہتی ہے۔ یہاں تک کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود بھیجا جائے۔

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا فرمان ہے کہ تمہارا مجھ پر درود شریف پڑھنا تمہاری دعاؤں کی حفاظت کرتا ہے اور تمہارے رب کی رضا کا سبب ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے آنحضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جب تو دعا مانگا کرے تو اپنی دعا میں درود بھی شامل کر لیا کر۔

حضرت علی علیہ السلام حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا یہ ارشاد بیان کرتے ہیں

کہ کوئی دعا ایسی نہیں ہے جس میں میرے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان پردہ نہ ہو یہاں تک کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بندہ درود بھیجے پس جب بندہ ایسا کرتا ہے تو وہ پردہ درمیان سے ہٹ جاتا ہے اور وہ دعا قبولیت کے مقام میں داخل ہو جاتی ہے ورنہ پہلے مقام سے ہی واپس لوٹا دی جاتی ہے۔

دعا کی قبولیت اور درود شریف پڑھنے کے متعلق اور بھی متعدد احادیث اس سلسلہ میں آئی ہیں درود شریف اللہ جل جلالہ کی بارگاہ میں رد نہیں ہوتا اور اللہ جل جلالہ سے یہ امید رکھنی چاہئے کہ وہ سمیع اور علیم ہے یہ اس رب جلیل القدر کی شان والا سے دور ہے کہ وہ درود شریف تو قبول کر لے اور دعا کو رد کر دے جبکہ درود شریف دعا کے شروع میں' درمیان میں' اور آخر میں پڑھا جائے۔

واقعہ

احقر کے ایک ملنے والے کی بیٹی نے بی اے کا امتحان دیا۔ رزلٹ آنے سے پہلے دو مرتبہ پتہ کروایا تو اس کے انگریزی کے تیس نمبر تھے اور وہ فیل تھی جب نتیجہ نکلا تو فیل کا رزلٹ کارڈ بھی پنجاب یونیورسٹی سے آگیا مجھ سے دعا کے لئے کہا تو میں نے ایک دن مغرب کی نماز کے بعد درود شریف کا وسیلہ پکڑ کر دعا کی تو چند دن بعد .B.A کے پاس ہونے کا رزلٹ کارڈ آگیا۔ اہل خانہ اور اس لڑکی کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی۔ فیل اور پاس کے دونوں کارڈ متذکرہ لڑکی کے پاس موجود ہیں اور اب تو اسے پنجاب یونیورسٹی سے .B.A کی سند بھی مل گئی ہے جب سند دیکھی تو اس میں انگریزی کے نمبر ۷۰ تھے یعنی ۴۰ نمبر اور مل گئے۔

حضرت میثم تمار کا درود بھیجنا

حضرت میثم تمار کی عادت تھی کہ جب وہ حضرت علی کا ذکر کرتے تھے تو آپ پر درود بھیجا کرتے تھے۔

(ینابیع المودت ص ۱۵ حدیث ۱۱)

درخت کا صلوات پڑھنا

ابو الزبیر سے منقول ہے کہ میں نے جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ

تم کو امیر المومنین کا کوئی خارق معجزہ بھی یاد ہے۔ جابرؓ نے فرمایا ایک روز میں چند صحابہ کے ہمراہ جناب کے ساتھ ساتھ جا رہا تھا کہ فرمایا تم سب جاؤ کہ میں یہاں اس بیری کے درخت کے نیچے دو رکعت نماز پڑھتا ہوں' جب ہم روانہ ہو گئے تو نماز میں مشغول ہوئے خدا کی قسم میں نے درخت کو دیکھا کہ رکوع اور سجود میں حضرت کا ساتھ دیتا ہے اور ہم حیران و سرگردان ہو کر کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہو کر فرمایا **اللھم صل علی محمد و آل محمد** درخت کی شاخیں بھی درود پڑھتی تھیں۔ بعد ازاں فرمایا: **اللھم العن ببغض محمد و آل محمد وارحم شیعۃ محمد و آل محمد**

(اے خدا محمد و آل محمد کے دشمنوں پر لعنت کر اور محمد و آل محمد کے شیعوں پر رحم کر)
تمام ٹہنیوں نے کہا آمین' آمین۔

(کوکب دری ص ۳۷۶ منقب ۳۵)

ادھورا درود

رشفتہ الصاوی ص ۲۹ کشف الغمہ ص ۱۱۰ جلد ۱ تاریخ جرجان ص ۱۴۸ مراۃ المومنین ص ۱۵ ینابیع المودت ص ۶ سطر ۱۳

جہنمی ہے

حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھ پر صلوات نہ بھیجی تو خدا اسے جہنم میں ڈال دے گا۔

(تفسیر نیشاپوری جلد ۲۲ ص ۳۱ سطر ۲)

وَ آتَيْنَاهُ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً

تفسیر خازن جلد ۴ ص ۱۰۰ پر آیت مذکور کے ذیل میں ہے کہ یہ نمازی کا تشہد میں یہ قول ہے۔ اللھم صل علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم و علی آل ابراہیم۔

نماز عیدین میں صلوات

امام احمد بن حنبل سے عبداللہ بن عباس طیالسی نے پوچھا کہ نماز عیدین میں تکبیروں کے درمیان نمازی کیا پڑھے۔ تو آپ نے فرمایا۔ سبحان اللہ والحمد للہ و لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر۔ اللھم صل علی محمد النبی الامی و علی آل محمد واغفرلنا وارحمنا۔

طبقات حنابلہ جلد ۱ ص ۱۸۹

صلواۃ لیلۃ الرغائب میں صلوات

جب بھی کوئی ماہ رجب کی پہلی جمعرات کو لیلۃ الرغائب کی نماز پڑھے تو فارغ ہونے کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر ستر مرتبہ یوں درود بھیجے اللھم صل علی النبی الامی محمد و آلہ۔ مفید العلوم ص ۸۸

نماز جنازہ میں صلوات

جب بھی تم میں سے کوئی نماز جنازہ پڑھے تو دوسری رکعت میں درود شریف **اللھم صل علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم و علی آل ابراہیم و بارک علی محمد و علی آل محمد کما بارکت علی ابراہیم و علی آل ابراہیم فی العالمین انک حمید مجید۔**

حدیث الاسلام شیخ محمد مصطفیٰ المالکی جلد ۱ ص ۱۷۲

قنوت وتر میں صلوات

امام حسن علیہ السلام فرماتے ہیں۔ کہ مجھے حضور اکرم نے قنوت وتر میں یہ پڑھنے کو کہا۔

اللھم اھدنی فیمن ھدیت' عافنی فیمن عافیت و تولنی

فیمن تولیت و بارک لی فیما اعطیت وقنی شرما قضیت فانک تقضی ولا یقضی علیک و انه لا یذل من والیت ولا یعز من عادیت تبارکت ربنا و تعالیت اللھم صل علی محمد و علی آل محمد وسلم۔

کشف الغمہ جلد ا ص ۱۰۷۔ البرکتہ ص ۳۶۷

وضو کرتے وقت صلوات

ہر انسان کو چاہیے کہ وہ ہر وضو، غسل اور تیمم سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہے اور جب فارغ ہو جائے تو اپنا سر آسمان کی طرف بلند کرے اور اپنا منہ قبلہ کی طرف کر کے بغیر کلام کیے کہے **اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشھد ان محمد اعبدہ و رسولہ۔** یہ دعا تین بار مانگے پھر کہے **اللھم اجعلنی من التوابین و اجعلنی من المتطہرین سبحان اللھم و بحمدک اشھدان لا الہ الا انت استغفرک و اتوب الیک فاغفرلی و ارحمنی و تب علی انک انت التواب الرحیم' اللھم صل علی محمد و علی آلہ وسلم۔ البرکتہ الوصابی** ص ۳۷۲ مصر

مسجد میں آتے جاتے صلوات پڑھیے

کتب میں آیا ہے کہ مسجد میں داخل ہوتے وقت داہنا پاؤں پہلے اندر رکھیے اور بایاں پاؤں بعد میں اور یہ کہئے **بسم اللہ السلام علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اللھم صل علی محمد و علی آل محمد واغفرلی ذنوبی** اور جب واپسی کا ارادہ ہو تو بایاں پاؤں پہلے رکھیے اور دایاں بعد میں اور یہ کہیے **بسم اللہ' السلام علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اللھم صل علی محمد و علی آل محمد واغفرلی ذنوبی۔** غنیتہ الطالبین جلد ا ص ۳۰

صلوات زکواۃ ہے

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا مجھ پر زیادہ سے زیادہ درود بھیجو کیونکہ یہ تمہارے لیے زکواۃ ہے۔ مجمع الزوائد جلد ا ص ۱۴۴ سطر ۲۰

صلوات وسیلہ مغفرت

حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی بھی قبلہ کی طرف رخ کر کے ایک سو دفعہ کہے **لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد و ھو علی کل شئی قدیر۔**

پھر ایک سو دفعہ کہے **اللھم صل علی محمد و آل محمد کما صلیت علی ابراہیم و علی آل ابراہیم انک حمید مجید**

پھر ایک سو مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے تو خدا ملائکہ سے پکار کر کہے گا کہ بتاؤ کہ میرے اس بندے کی جزا کیا ہے۔ میں اس کے گناہ بھی معاف کرتا ہوں اور اسے اختیار دیتا ہوں کہ جس کی چاہے شفاعت کر سکتا ہے۔

بغیتہ المسترشدین ص ۱۷۷۔ نزہتہ المجالس جلد ۱ ص ۱۸۱ الدرا المنضود ص ۴۵

شفاعت واجب ہے

جو شخص بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود بھیجے تو اسے وسیلہ کا وہ مقام دیا جائے گا جس کا خدا نے مخلوق سے وعدہ کیا ہے۔ اور اسے اتنی جزا دی جائے گی۔ کہ کسی نبی نے اپنے امتی کو نہیں دی۔

اور جو سات جمعوں میں اور ہر جمعہ میں سات مرتبہ مجھ پر درود بھیجے تو اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔

القول البدیع ص ۳۷۔ نزہتہ المجالس جلد ۱ ص ۳۴۳ رشفتہ الصادی ص ۳۲۔

میں گواہی دوں گا

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جو کوئی بھی کہے۔

اللھم صل علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم و آل ابراہیم و بارک علی محمد و علی آل محمد کما بارکت علی ابراہیم و آل ابراہیم و ترحم علی محمد و علی آل محمد کما ترحمت علی ابراہیم و آل ابراہیم تو میں اس کے لیے یوم محشر گواہی بھی دوں گا اور شفاعت بھی کروں گا۔

الادب المفرد ص ۱۲۶۔ الایات والبینات ص ۲۴۸

جنت میں جائے گا

حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کا آخری کلام مجھ پر اور علی پر درود و صلوات ہو وہ بہشت میں داخل ہوگا۔

کوکب دری ص ۱۸۰۔ منقبت ۱۱۳

سو حاجات پوری

حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جو مجھ اور میری آل پر سو مرتبہ درود بھیجے گا۔ خدائے ذوالجلال اس کی سو حاجات پوری کرے گا۔ فرائد السمطین ص ۴۰۔ مناقب ابن مغازلی ص ۲۹۵۔ ارجح المطالب ص ۴۰۴ سطر ۱ رشفتہ الصادی ص ۳۲۔ الاشراف ص ۲۹۔ مشارق الانوار ص ۹۳

محمد و آل محمد کے ساتھ محشور ہوگا

حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جس کسی نے صبح و شام یہ دعا مانگی

اللھم یا رب محمد و آل محمد صل علی محمد و آل محمد و اجز محمدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ما ھوا اھلہ۔ تو اس کے حق کو میں ادا کر دوں گا۔ اس کے اور اس کی اولاد کے گناہ معاف کر دیے جائیں گے اور وہ یوم محشر محمد و آل محمد کے ساتھ محشور ہوگا۔ نزھتہ المجالس جلد ۲ ص ۱۱۱ الروض لفائق ص ۳۹۵

اسی سالہ گناہ معاف

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے جمعہ کے روز نماز عصر پڑھی اور کھڑے ہونے سے پہلے دو سو مرتبہ محمد و آل محمد علیہم السلام پر یوں صلوات پڑھی (**اللھم صل علی محمد النبی الامی و علی آلہ وسلم تسلیما**) تو اس کے اسی سال کے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔ اور اس کے نامہ اعمال میں اسی سال کی عبادت تحریر

کر دی جائے گی۔

القول البدیع ص ۱۳۱۔ نزہتہ المجالس جلد ۲ ص ۱۱۰

صلوات سے استخارہ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے یہ دعا پڑھ کر استخارہ کیا اس کا ہر مرتبہ استخارہ درست نکلے گا۔

دعاء کے لفظ یہ ہیں۔ **یا ابصر الناظرین و یا اسمع السامعین و یا اسرع الحاسبین و یا ارحم الراحمین و یا احکم الحاکمین صلّ علی محمد و علی آلہ۔**

البرکتہ ص ۳۲۹

مشکلیں حل

حضرت امام حسین علیہ السلام روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا: کہ تمہیں جب کوئی مشکل لاحق ہو تو کہو **اللھم صل علی محمد و علی آل محمد اللھم انی اسئلک بحق محمد و آل محمد ان تکفینی ما اخاف و احذر فانک تخفی نلک الامر**

رشفتہ الصادی ص ۳۲۔ مشارق الانوار ص ۱۱۲

عذاب قبر ختم

ابو امامہ کہتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا: کہ کسی بھی میت کی قبر پر اگر تین مرتبہ اللھم بحق محمد و آل محمد لا تعذب ھذا المیت کہو گے تو خدا محشر تک اس کی قبر سے عذاب اٹھالے گا۔ (نزہتہ المجالس ص ۶۴ جلد ۱)

ہر حالت کے گناہ معاف

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا: اگر کوئی کہے **اللھم صل علی محمد و علی آل محمد۔** اگر وہ بیٹھا ہوا ہے تو کھڑے ہونے سے پہلے۔ اور اگر وہ کھڑا ہوا ہے تو بیٹھنے سے پہلے اس کے گناہ معاف ہو جائیں گے (نزہتہ

المجالس ص ۱۱۰ جلد ۲)

اگر نبی کو خواب میں دیکھنا چاہتے ہو تو

کتب میں آیا ہے کہ اگر کوئی خواب میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی زیارت کرنا چاہے تو یہ کہے **اللھم صل علی محمد و آل محمد۔** مفید العلوم ص ۹۰

حاجتیں روا

حضرت علی علیہ السلام نے ایک حاجت مند سے فرمایا کہ میں آپ کو اس دعا کی تعلیم دیتا ہوں جس کو میں نے خود رسول اللہ سے سنا تھا۔ انہوں نے فرمایا تھا کہ جو کوئی بھی یہ دعا پڑھے گا اس کی حاجات پوری ہو جائیں گی **اللھم انی اسألک یا عالم الخفیتہ الی ان قال: صلّ علی محمد و الہ و اعطنی سولی انک علی کل شئی قدیر یا حی یا قیوم یا ارحم الراحمین۔**

حضرت علی علیہ السلام نے اس شخص سے کہا اس دعا کو اچھی طرح حفظ فرماکر کیونکہ یہ عرش کے خزانوں میں سے قیمتی ترین خزانہ ہے۔ اس شخص نے یہ دعا مانگی تو خدا نے اس کی حاجتیں پوری فرمائیں۔ پھر اس شخص نے ایک دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو خواب میں دیکھا تو اس شخص نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے اس دعا کے متعلق پوچھا تو اس نے کہا کہ یہ دعا اللہ کا اسم اعظم ہے۔ (نزہتہ المجالس ص ۲۰۳ جلد ۱)

بیماری ختم

جب کوئی بیماری ہو تو کہے **اللھم صل علی محمد و علی آل محمد** تو بیماری ختم ہو جائے گی۔ (البرکتہ ص ۳۹۲۔ مصر)

مصیبتیں ٹل جائیں گی

حضرت انس سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جس کسی کو بھی اللہ کی طرف حاجت ہو تو وہ وضو کر کے دو رکعتیں نماز پڑھے پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ اور آیت الکرسی اور دوسری رکعت میں فاتحہ پڑھ کر نماز تمام کرے۔ سلام نماز کے فوراً بعد

یہ دعا پڑھے۔

اللھم یا مونس کل وحید' یا صاحب کل فرید و یا قریبا غیر بعید و یا شاھدا غیر غائب و یا غالبا غیر مغلوب یا حی یا قیوم یا ذا الجلال والاکرام یا بدیع السموات والارض اسئلک باسمک الرحمان الرحیم۔ الحی القیوم الذی عنت له الوجوه و خشعت له الا صوات و وجلت له القلوب من خشیته۔ ان تصلی علی محمد و علی آل محمد جو بھی ایسا کرے گا اس کی حاجات پوری ہو جائیں گی۔ (القول البدیع ص ۲۱۴)

جنتی ہو جائے گا

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: کہ جس کسی نے بھی ہر دن میں تین مرتبہ اور جمعہ کے دن ایک سو مرتبہ کہا **صلوات اللّٰہ و ملائکته و انبیائه و رسله و جمیع خلقه علی محمد و علی آل محمد و علیه و علیهم السلام و رحمته اللّٰہ و برکاته۔** وہ شخص جنت میں داخل ہوگا۔ (نزھتہ المجالس جلد ۲ ص ۱۲۔ القول البدیع ص ۱۴۱)

چھینکیں نہیں آئیں گی

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا: کہ جسے بھی چھینک آئے تو وہ یہ کہے **الحمد للّٰہ علی کل حال ما کان من حال و صلی اللّٰہ علی محمد و علی اهل بیته** تو چھینکنا بند ہو جائے گا۔ (القول البدیع ص ۲۱۱)

دعاء فرج میں صلوات

حضرت حسن بصری فرماتے ہیں کہ دعاء فرج یہ ہے

یا حابس ید ابراہیم عن ذبح ابنه و هما یتنا جیان اللطف یا ابته یا بنی یا مقیض الرکب لیوسف فی البلد القفر و غیابة الجب و جاعله بعد العبودیته بنیا ملکا یا من سمع الهمس من ذا النون فی ظلمات ثلاث ظلمته قعر البحر و ظلمته اللیل و ظلمته بطن الحوت و یارا وحزن یعقوب و یا راحم عبرة داؤد و یا کاشف صبر ایوب یا مجیب دعوة المضطرین یا کاشف هم المهمومین صل علی محمد و علی آل

محمد و اسئلک ان تفعل بی کذا و کذا۔(القول البدیع ص 166)

غرق ہونے سے بچ گئے

جناب شیخ صالح موسیٰ ضریر فرماتے ہیں کہ وہ ایک دن کشتی میں سوار تھے اور ہماری کشتی سمندر کے کنارے پر تیرتی جاتی تھی کہ یکایک ہماری کشتی کو طوفان نے آلیا قریب تھا کہ ہم غرق ہو جاتے۔ یک دم ہم پر نیند غالب آگئی تو میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو دیکھا وہ فرما رہے تھے کہ کشتی والوں سے کہو کہ وہ ایک ہزار مرتبہ کہیں **اللھم صل علی سیدنا محمد و علی آل سیدنا محمد صلاۃ تنجینا بھا من جمیع الاھوال والافات و تقضی لنا بھا جمیع الحاجات و تطھرنا بھا من جمیع السیأت و ترفعنا بھا عندک اعلی الدرجات تبلغنا بھا اقصی الغایات من جمیع الخیرات فی الحیات و بعد الممات** میں بیدار ہوا تو کشتی والوں کو اپنے خواب سے آگاہ کیا اور ہم سب نے درود پڑھنا شروع کیا ابھی تین سو دفعہ پڑھا تھا کہ خدا نے ہماری مشکل حل فرما دی۔ (رشفتہ الصادی ص ۳۳)

ثواب بے شمار

ابوالحسن البکری، ابو عمارہ بن زید مدنی اور محمد بن اسحٰق المعلی تینوں یہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے کہ ایک اعرابی آیا اور اس نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو سلام کرتے ہوئے کہا **السلام علیک یا اھل العزالشامخ والکرم الباذخ** حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اس اعرابی کو اپنے اور حضرت ابو بکر کے درمیان بٹھا دیا۔ حضرت ابو بکر کو یہ بات ناگوار گزری اور فوراً بولے کہ اے حضور میں نہیں جانتا کہ زمین پر کوئی بھی شخص آپ کو مجھ سے زیادہ محبوب ہو پھر اس اعرابی کو آپ نے میرے اور اپنے درمیان کیوں بٹھایا؟ تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہا کہ اے ابوبکر اس اعرابی نے مجھے خبر دی ہے کہ جبرائیل علیہ السلام نے مجھ پر ایسی صلوات پڑھی ہے کہ ایسی صلوات مجھ پر آج تک کسی نے نہیں پڑھی۔ حضرت ابوبکر نے کہا وہ کونسی صلوات ہے ذرا ہمیں تو بتائیں تو حضور اکرم نے فرمایا اے ابو بکر وہ کہتا ہے **اللھم صل علی محمد و علی آل محمد و فی الاولین والاخرین و فی الملاء الاعلیٰ الی یوم الدین**

چوری کے الزام سے بری ہو گیا

ایک شخص حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس آیا اور دوسرے آدمی پر الزام لگا دیا کہ اس نے یہ اونٹ چوری کیا ہے۔ اور میں نے اپنے دعوے کے ثبوت کے لیے دو گواہ بھی حاضر کر دیے۔ ملزم نے کہا حضور میں خود کچھ نہیں کہتا خود اونٹ سے دریافت کر لیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بارگاہ میں اونٹ حاضر کیا گیا۔ تو حکم رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے اونٹ بولنے لگا اونٹ نے شہادت رسالت کے بعد کہا کہ الزام لگانے والے جھوٹے اور گواہ منافق ہیں۔ آپ کی دشمنی میں میرے مالک کے ہاتھ کٹوانا چاہتے تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اونٹ کے مالک سے پوچھا کہ تم کونسا عمل کرتے ہو جس کی وجہ سے خدا نے تمہیں اس مصیبت میں کامیاب کیا اس نے جواب دیا اور تو کوئی عمل نہیں البتہ ایک میں کام کرتا ہوں کہ اٹھتے بیٹھتے آپ اور آپ کی آل پر درود بھیجتا ہوں۔الروض الفائق ص ۳۹

بے حساب ثواب

حضور اکرم نے فرمایا کہ اے ابوبکر اگر تمام سمندر سیاہی بن جائیں۔ اور تمام درخت قلمیں بن جائیں اور تمام ملائکہ تحریر کرنے والے ہو جائیں۔ سیاہیاں ختم ہو جائیں گی۔ قلمیں ٹوٹ جائیں گی۔ لیکن تمام ملائکہ صلوات کا حساب شمار نہ کر سکیں گے۔ (القول البدیع ص ۳۶۔ حلب)

وعلیٰ کا فصل نہ ڈالو

حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے ایک دن صلوات بھیجنے کا طریقہ پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہو **اللھم صل علی محمد و آل محمد**۔ ایک صحابی نے کہا یوں نہ کہیں **اللھم صل علی محمد و علی آل محمد** تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے بھی میرے اور میری آل کے درمیان لفظ علیٰ سے فصل ڈالا تو وہ میری شفاعت نہ پا سکے گا۔ یا ایک اور حدیث میں ہے کہ وہ میری امت میں سے نہیں۔
تجہیز الجیش بحوالہ ملحقات الاحقاق جلد ۹ ص ۶۴۳

درود شریف پڑھنے کے فضائل

درود شریف پڑھنے کے فضائل اور فوائد کو احاطہ تحریر میں لانا تو مشکل ہے لیکن چند ایک درج ذیل ہیں۔

۱۔ درود شریف پڑھنے سے اللہ کریم کے حکم کی تعمیل ہو جاتی ہے۔ (قرآن پاک)

۲۔ درود شریف پڑھنے میں اللہ تعالیٰ کی موافقت ہوتی ہے قرآن پاک)

۳۔ درود شریف پڑھنے سے فرشتوں کی موافقت ہوتی ہے (قرآن پاک)

۴۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی زیارت خواب میں نصیب ہوتی ہے۔ (فض ص ۴۸)

۵۔ کثرت سے درود شریف پڑھنے والے کو رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی زیارت بیداری میں ہونے لگتی ہے (فض ص ۴۸)

۶۔ صبح و شام جو شخص دس بار ہر روز درود شریف پڑھا کرے گا وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی شفاعت پائے گا۔ (کنز اول ص ۳۵)

۷۔ اللہ کریم درود شریف پڑھنے والے کی دس نیکیاں لکھ دیتا ہے۔ اس کے دس درجے بلند کر دیتا ہے منتخب کنز العمال) دس گناہ مٹا دیتا ہے اور دس بار رحمت بھیجتا ہے۔ (ترمذی اول ص ۱۵۷' ج ۲۹)

۸۔ جو ایک بار سلام عرض کرے اللہ تعالیٰ اس پر دس سلام بھیجتا ہے (مث ص ۱۸)

۹۔ جمعرات اور جمعہ کو فرشتے درود شریف چاندی کے صحیفوں میں سونے کے قلم سے لکھتے ہیں (س ص ۵۷)

۱۰۔ جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن درود شریف پڑھنے والے کی سو حاجتیں پوری ہوتی ہیں۔ ستر آخرت کی اور تیس دنیا کی۔ (بیہقی س ص ۴۰)

۱۱۔ درود شریف پڑھنے سے بھولی ہوئی چیز یاد آ جاتی ہے (کنز ص ۳۵۳)

۱۲۔ درود شریف پڑھنے سے محتاجی دور ہو جاتی ہے' بخل مٹ جاتا ہے اور بدبختی دور ہو جاتی ہے (س ص ۷۴)

۱۳۔ درود شریف پڑھنے والے کو فوت ہونے سے پہلے جنت کی خوش خبری دی جاتی ہے (مث

ص ۳۶)

۱۴۔ درود شریف پڑھنے والا نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا محبوب ہو جاتا ہے (صث ص ۳۷)

۱۵۔ درود شریف پڑھنے والے کا نام اور اس کے باپ کا نام نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا جاتا ہے (صث ص ۱۸)

۱۶۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا جس نے کتاب میں میرے نام کے ساتھ درود شریف لکھا۔ فرشتے اس کے لئے بخشش مانگتے رہیں گے' جب تک میرا نام اس کتاب میں رہے گا۔ (جواہر ۴' ص ۱۶۹)

۱۷۔ درود شریف پڑھنے والے کو قرب الٰہی حاصل ہوتا ہے اس کی قبر میں نور ہوتا ہے دشمنوں پر فتح ملتی ہے۔ اس سے تمام مومن محبت کرنے لگ جاتے ہیں اور منافق جلتے رہتے ہیں (فض ص ۴۸)

۱۸۔ درود شریف پڑھنے والے کا' حشر میں نیکیوں کا پلہ بھاری ہوگا' حوض کوثر پر جانا نصیب ہوگا۔ پل صراط پر سے چمکنے والی بجلی کی طرح گزر جائے گا۔ پیاس سے امن میں ہوگا۔ موت سے پہلے جنت کا گھر دیکھ لے گا۔ دنیا میں اس کا مال بڑھ جائے گا۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قیامت کے روز اس کی گواہی دیں گے (فض ۴۷)

۱۹۔ دعا سے پہلے' درمیان اور آخر میں درود و سلام پڑھنے کا حکم ہے۔ اس سے دعا جلد قبول ہوتی ہے۔ (کنز اول ص ۳۵۳' س ص ۱۸۸)

۲۰۔ جو شخص ہر روز پچاس بار درود شریف پڑھتا رہے گا' قیامت کے دن فرشتے اس سے مصافحہ کریں گے۔ (جواہر ۴ ص ۳۶)

۲۱۔ درود پڑھنے والے کے دل میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی محبت اور عشق زیادہ ہوتا جاتا ہے (صث ص ۳۷)

۲۲۔ درود شریف کی مجلس پر اللہ تعالیٰ کی رحمت چھا جاتی ہے اور جو گنہگار بھولا بھٹکا اس مجلس میں محض دیکھنے کے لیے شامل ہو جائے' وہ بھی محروم نہیں رہتا۔ (صث ص ۲۰)

چند فوائد درود شریف احقر اپنی طرف سے بھی لکھنا چاہتا ہے جس کا مظاہرہ احقر نے کئی بار دیکھا اور سنا ہے۔

۱۔ جس شخص کو اولاد نرینہ کی خواہش ہو وہ کثرت سے درود شریف پڑھے تو اللہ جل جلالہ اس کی یہ خواہش پوری فرمادیں گے۔

۲۔ کسی کو بیٹیوں کی شادی کا مسئلہ در پیش ہو تو کثرت سے درود شریف پڑھے۔ درود پاک کی برکت سے اس کا مسئلہ حل ہو جائے گا۔

درود شریف پڑھ کر سفر کا آغاز کیا جائے تو ٹریفک کے حادثات سے بچا رہے گا اور دوران سفر درود شریف پڑھتے رہنے سے یا تو حادثے کا پہلے علم ہو جائے گا اور اگر حادثہ ہو بھی گیا تو پھر بھی درود شریف پڑھنے والا حادثے کے نقصانات سے بچا رہے گا۔

۴۔ کثرت سے درود شریف پڑھنے والا اول تو مالی طور پر پریشان ہوتا ہی نہیں اگر کبھی اپنی ہی کوتاہی سے کسی مالی پریشانی میں مبتلا ہو جائے تو اس کی فوراً" دست غیب سے مدد ہو جاتی ہے اور یوں محسوس ہوتا ہے کہ درود شریف پڑھنے والے کی پریشانی کو اللہ جل جلالہ پسند نہیں فرماتے۔

۵۔ لا علاج مریض کثرت سے درود شریف پڑھے تو بحرمت رحمتہ للعالمین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جل جلالہ اسے شفا عطا فرمادیں گے۔

درود شریف کے فوائد

جعفر بن عبداللہؒ سے روایت ہے کہ میں نے محدث ابوزرعہ کو خواب میں دیکھا کہ وہ فرشتوں کے ساتھ نماز پڑھ رہے ہیں میں نے ان سے پوچھا یہ مرتبہ تم کو کس چیز سے ملا؟ انہوں نے کہا کہ میں نے اپنے ہاتھ سے دس لاکھ احادیث لکھی ہیں جب بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ذکر آیا تو میں نے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو لکھا اور پڑھا۔ (شرح الصدور ص ۱۲۳ سعادۃ الدارین ص ۱۲۸)

ابوالحسن بغدادی داری کہتے ہیں کہ انہوں نے ابوعبداللہ بن حامد کو مرنے کے بعد کئی دفعہ خواب میں دیکھا ان سے پوچھا کہ کیا گذری؟ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت فرمادی اور مجھ پر رحم فرمایا۔ انہوں نے ان سے یہ پوچھا کہ یہ مجھے کوئی ایسا عمل بتاؤ جس سے میں سیدھا جنت میں داخل ہو جاؤں انہوں نے بتایا کہ ایک ہزار رکعت نفل پڑھ اور ہر رکعت میں ایک ہزار مرتبہ قل ہوا اللہ۔ انہوں نے کہا کہ یہ تو بہت مشکل ہے تو انہوں نے کہا کہ پھر تو ہر شب میں

ایک ہزار مرتبہ درود شریف پڑھا کر۔ داری کہتے ہیں کہ میں نے اپنا معمول بنا لیا۔ (القول البدیع ص ۱۱۷)

مواہب لدنیہ میں تفسیر قشیری سے نقل کیا گیا ہے کہ قیامت میں کسی مومن کی نیکیاں کم وزن ہو جائیں گی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ایک پرچہ سر انگشت کے برابر نکال کر میزان میں رکھ دیں گے۔ جس سے نیکیوں کا پلہ وزنی ہو جائے گا۔ وہ مومن کہے گا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ ہیں؟ آپ کی صورت و سیرت کتنی اچھی ہے آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرمائیں گے میں تیرا نبی (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) ہوں اور یہ درود شریف جو تو نے مجھ پر پڑھا تھا۔ میں نے تیری ضرورت کے وقت اس کو ادا کیا۔

میرے محسن رانا منیر احمد غازی صاحب اپنے گھر اکثر درود شریف کی محافل منعقد کرتے رہتے ہیں۔ اور ایک عرصہ سے درود شریف پڑھنے کی ترغیب دینے والے سٹکرز چھپوا کر تقسیم کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ احکامات الٰہیہ اور احادیث شریف کے کیلنڈر، کتابچے اور پوسٹر جس محبت سے چھپوا کر تقسیم کرتے ہیں، اس سے محسوس ہوتا ہے کہ ان پر اللہ جل جلالہ اور رحمتہ للعالمین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خصوصی نظر کرم ہے۔

ایک دن منیر صاحب فرمانے لگے کہ مجھے خواب میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ میں نے سرکار دو عالم کے مبارک قدموں کے دل بھر کر بوسے لیے اور سرکار دو عالم رحمتہ للعالمین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے میرے سر پر اپنا دست رحمت پھیرا۔

بعض رسائل میں عبیداللہ بن عمر قواریریؒ سے نقل کیا ہے کہ ایک کاتب میرا ہمسایہ تھا وہ مر گیا۔ میں نے اس کو خواب میں دیکھا اور پوچھا اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا۔ کہا مجھے بخش دیا۔ میں نے وجہ پوچھی کہا میری عادت تھی جب نام پاک رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا کتاب میں لکھتا تو صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بھی ساتھ لکھتا تھا۔ خدا تعالیٰ نے مجھ کو اتنا دیا کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی دل میں اس کا خیال گذرا۔

دلائل الخیرات (درود شریف کی کتاب کا نام) کے مصنف کو سفر میں وضو کے لیے پانی کی ضرورت تھی اور ڈول کی رسی نہ ہونے کی وجہ سے پریشان تھے کہ ایک لڑکی نے جب یہ دیکھا تو کنویں کے اندر تھوک دیا۔ پانی کنارے تک ابل آیا اور بہنے لگا۔ مصنف نے نماز سے فارغ ہو کر

اس لڑکی سے اس کی وجہ پوچھی اس نے کہا یہ درود شریف کی برکت ہے۔ جس کے بعد مصنف نے کتاب دلائل الخیرات لکھی (سعادۃ الدارین ص ۱۴۴)

شیخ زروق نے لکھا ہے کہ دلائل الخیرات کے مصنف کی قبر سے مشک و عنبر کی خوشبو آتی ہے اور یہ سب برکت درود شریف کی ہے۔

مولانا فیض الحسن سہارنپوریؒ ہر شب جمعہ کو پوری رات درود شریف پڑھا کرتے تھے۔ جس مکان میں ان کا انتقال ہوا وہاں سے ایک مہینہ تک عطر کی خوشبو آتی رہی (فضائل درود شریف ص ۱۱۴)

ابوالعباس احمد بن منصور کا جب انتقال ہو گیا تو اہل شیراز میں سے ایک شخص نے آپ کو خواب میں دیکھا کہ وہ شیراز کی جامع مسجد کے محراب میں کھڑے ہیں اور انہوں نے ایک خوبصورت جوڑا پہن رکھا ہے اور ان کے سر پر ایک تاج ہے جو جواہر اور موتیوں سے بھرا ہوا ہے۔ خواب دیکھنے والے نے ان سے اس حالت کے متعلق پوچھا۔ انہوں نے کہا **اللہ جل جلالہ** نے میری مغفرت فرما دی اور میرا بہت اکرام فرمایا اور یہ سب نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر کثرت درود شریف کی وجہ سے ہوا (القول البدیع ص ۱۱۷)

ایک صاحب نے ابوالحفص کاغذی کو ان کے مرنے کے بعد خواب میں دیکھا ان سے پوچھا کہ کیا معاملہ گزرا۔ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے مجھ پر رحم فرمایا اور میری مغفرت فرما دی مجھے جنت میں داخل کرنے کا حکم دے دیا۔ انہوں نے کہا یہ کیا ہوا۔ انہوں نے فرمایا کہ جب میری پیشی ہوئی تو ملائکہ کو حکم دیا گیا۔ انہوں نے میرے گناہ اور میرے درود شریف کو شمار کیا تو میرا درود شریف گناہوں سے زیادہ ہو گیا تو میرے مولا کریم نے ارشاد فرمایا کہ اے فرشتو بس بس آگے حساب نہ کرو اور اس کو میری جنت میں لے جاؤ۔ (القول البدیع ص ۱۱۸۔ سعادۃ الدارین ص ۱۲۰)

محمد بن سعید بن مطرفؒ جو نیک لوگوں میں سے ایک بزرگ تھے۔ کہتے ہیں کہ میں ہر روز رات کو ایک خاص تعداد میں درود شریف پڑھ کر میں بالائی منزل پر سو گیا۔ رات کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خواب میں زیارت نصیب ہوئی۔ میں نے دیکھا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بالائی منزل کے دروازہ سے اندر تشریف لائے۔ حضور صلی اللہ علیہ و

آلہ وسلم کی تشریف آوری سے بالائی منزل ایک دم روشن ہو گئی۔ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میری طرف تشریف لائے اور فرمایا وہ منہ لا جس سے تو مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھا کرتا ہے۔ میں اس کو چومنا چاہتا ہوں۔ میں نے شرم کی وجہ سے کہ میں دہن مبارک کی طرف منہ کروں اپنا منہ ادھر سے پھر لیا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے میرے رخسار پر پیار کیا۔ میری گھبرا کر ایک دم آنکھ کھل گئی۔ میری گھبراہٹ سے میری بیوی کی بھی آنکھ کھل گئی تو بالائی منزل مشک کی خوشبو سے مہک رہی تھی اور مشک کی خوشبو میرے رخسار میں سے آٹھ دن تک آتی رہی۔

خلاد بن کثیرؒ پر جب جانکنی کی حالت طاری ہوئی تو آپؒ کے سر کے نیچے سے ایک کاغذ ملا جس پر لکھا تھا۔

ھذہ براۃ من النار الخلاد بن کثیر

ترجمہ۔ یہ خلاد بن کثیر کا آگ سے نجات نامہ ہے۔

لوگوں نے آپؒ کے گھر والوں سے پوچھا کہ آپؒ کا عمل کیا ہے؟ جواب ملا کہ یہ ہر جمعہ کو ہزار بار درود شریف پڑھا کرتے تھے (القول البدیع ص ۱۹۷)

ایک نیک آدمی نے خواب میں ڈراونی شکل دیکھی اور گھبرا کر پوچھا تو کون ہے؟ اس نے جواب دیا "میں تیرے اعمال ہوں" پھر اس نے پوچھا کہ تجھ سے نجات کی کیا صورت ہو سکتی ہے اس نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ کے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود پاک کی کثرت کرنے سے نجات ہو سکتی ہے (سعادۃ الدین ص ۱۲۰)

علامہ سخاویؒ القول البدیع میں لکھتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص بہت گناہ گار تھا جب وہ مر گیا تو لوگوں نے اس کو ویسے ہی زمین پر پھینک دیا اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ اس کو غسل دے کر اس کی نماز جنازہ پڑھیں میں نے اس شخص کو مغفرت کر دی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا یا اللہ یہ کیسے ہو گیا؟ اللہ جل جلالہ نے فرمایا کہ اس نے ایک دفعہ تورات کو کھولا تو اس میں محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا نام دیکھا تو اس نے ان پر درود پڑھا تھا۔ میں نے اس کی وجہ سے اس کی مغفرت کر دی (مقاصد السا لکین ص ۵۰ : القول البدیع ص ۱۱۸)

حضرت الرحمان بن سمرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم گھر سے باہر تشریف لائے اور اشارہ فرمایا کہ میں نے رات کو ایک عجیب منظر دیکھا کہ ایک شخص ہے وہ پل صراط کے اوپر کبھی تو گھسٹ کر چلتا ہے کبھی گھٹنوں کے بل چلتا ہے اور کبھی کسی چیز میں اٹک جاتا ہے اتنے میں اس شخص نے مجھ پر دنیا میں جو درود پاک پڑھا تھا پہنچا اور اس نے اس کو کھڑا کر دیا۔ یہاں تک کہ وہ پل صراط سے گذر گیا۔ (القول البدیع ص ۱۲۴۔ سعادۃ الدارین ص ۶۶)

ایک عورت کا لڑکا بہت گنہگار تھا۔ اس کی ماں اسے باربار نصیحت کرتی لیکن وہ نہ مانتا۔ وہ لڑکا اچانک وفات پا گیا۔ ماں کو افسوس ہوا کہ گناہوں سے توبہ کئے بغیر ہی وفات پا گیا۔ ماں کی آرزو تھی کہ اسے میں دیکھوں کس حال میں ہے اس کو خواب میں دیکھا تو وہ عذاب میں مبتلا تھا اس کی وجہ سے ماں کو اور بھی زیادہ صدمہ ہوا۔ کچھ عرصہ کے بعد ماں نے دوبارہ اپنے لڑکے کو دیکھا تو وہ بہت اچھی حالت میں تھا۔ ماں نے پوچھا یہ حالت کس طرح ہوئی اس نے کہا ایک بہت بڑا گنہگار شخص اس قبرستان کے قریب سے گزر رہا تھا۔ قبروں کو دیکھ کر اس کو عبرت ہوئی اور وہ اپنی حالت پر رونے لگا اور گناہوں سے سچے دل سے توبہ کی اور کچھ قرآن پاک اور بیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر قبرستان والوں کو بخشا۔ اس کا اثر یہ ہے کہ تم مجھے اچھی حالت میں دیکھ رہی ہو میری اماں حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود بھیجنا دلوں کا نور ہے۔ گناہوں کا کفارہ ہے اور زندہ اور مردہ دونوں کے لیے رحمت ہے۔

حضرت سفیان ثوریؒ خانہ کعبہ کا طوف کر رہے تھے کہ انہوں نے ایک شخص دیکھا جو ہر قدم پر درود شریف پڑھ رہا تھا۔ آپؒ نے اس کی وجہ پوچھی تو اس نے جواب دیا کہ اگر آپ بزرگ نہ ہوتے تو میں یہ درود شریف پڑھنے کا راز آپ کو نہ بتاتا۔ پھر اس نے بیان کیا کہ میں اور میرا باپ حج کو جا رہے تھے کہ ایک جگہ دوران سفر میرے والد کا انتقال ہو گیا اور منہ سیاہ ہو گیا۔ میں اپنے والد کی یہ حالت دیکھ کر بہت غمزدہ ہو گیا اور کپڑے سے ان کا منہ ڈھک دیا اتنے میں میری آنکھ لگ گئی میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک صاحب جن سے زیادہ خوبصورت میں نے کسی کو نہیں دیکھا اور ان سے زیادہ صاف ستھرا لباس کسی کا نہیں دیکھا اور ان سے زیادہ بہترین خوشبو میں نے نہیں سونگھی تیزی سے قدم بڑھائے میرے والد کی طرف چلے آ رہے ہیں انہوں نے میرے والد کے چہرے پر ہاتھ پھیرا۔ جس سے میرے والد کا چہرہ خوبصورت اور سفید ہو گیا۔

جب وہ صاحب واپس جانے لگے تو میں ان سے لپٹ گیا اور میں نے کہا اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے آپ کون ہیں کہ آپ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے میرے والد پر مسافری میں احسان فرمایا۔ وہ فرمانے لگے کہ تو مجھے نہیں پہچانتا؟ میں محمد بن عبداللہ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) صاحب قرآن ہوں یہ تیرا باپ بہت گناہ گار تھا لیکن مجھ پر کثرت سے درود بھیجتا تھا۔ جب اس پر یہ مصیبت نازل ہوئی تو میں نے اس کو مصیبت سے نجات دلائی' اور میں ہر اس شخص کی مصیبت میں مدد کرتا ہوں۔ جو مجھ پر کثرت سے درود بھیجتا ہے۔ جب میں بیدار ہوا تو میں نے دیکھا کہ میرے والد کا چہرہ سفید تھا۔ (افضل الصلوات علی سید السادات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) (صفحہ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳)

نزہتہ المجالس میں لکھا ہے کہ ایک صاحب نزع کی کیفیت میں تھے ایک دوسرے صاحب نے ان سے پوچھا موت کی کڑواہٹ کیسی لگ رہی ہے؟ انہوں نے کہا مجھے کچھ معلوم نہیں ہو رہا کیونکہ میں نے اللہ کے نیک بندوں سے سنا ہے کہ جو شخص کثرت سے درود پاک پڑھتا ہے وہ موت کی تکلیف سے محفوظ رہتا ہے۔ (نزہتہ المجالس جلد ۲ ص ۱۰۹)

ایک دفعہ حضرت علی علیہ السلام کے پاس خیرات کے لیے کچھ نہیں تھا چند کافروں نے ازراہ تمسخر ایک سائل کو آپ کے پاس خیرات کے لیے بھیجا۔ آپ نے اس سائل کی ہتھیلی پر دس بار درود شریف پڑھ کر پھونک مار دی اور اس کو مٹھی بند کرنے کو کہا اور فرمایا کہ اسے وہاں جا کر کھولنا جب سائل کافروں کے پاس آیا تو انہوں نے پوچھا تجھے حضرت علی نے کیا دیا۔ اس نے مٹھی کھولی تو سونے کے دیناروں سے بھری ہوئی تھی یہ دیکھ کر کئی کافر مسلمان ہو گئے۔ (راحت القلوب' ملفوظات شیخ الاسلام خاجہ فرید الدین مسعود گنج شکر قدس سرہ' ص ۶۱)

ایک دن شیخ الاسلام حضرت خواجہ فرید الدین مسعود گنج شکر قدس سرہ درود پاک کے فضائل بیان کر رہے تھے تو پانچ درویش ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سلام عرض کیا آپؒ نے فرمایا بیٹھ جاؤ وہ بیٹھ گئے پھر عرض کی کہ ہم خانہ کعبہ کی زیارت کے لیے جا رہے ہیں لیکن خرچہ پاس نہیں ہے مہربانی فرمایئے۔ یہ سن کر حضرت خواجہؒ نے مراقبہ کیا اور سر اٹھا کر چند خشک کھجوروں پر پڑھ کر کچھ پھونکا اور ان درویشوں کو دے دیں وہ حیران ہوئے کہ ہم ان خشک کھجوروں کو کیا کریں گے۔ شیخ الاسلام قدس سرہ نے فرمایا حیران کیوں ہوتے ہو "؟" ان کو دیکھو تو

سبی جب درویشوں نے دیکھا تو وہ سونے کی اشرفیاں بن چکی تھیں۔ بعد میں شیخ بدرالدین اسحاقؒ سے معلوم ہوا کہ حضرت خواجہ قدس سرہ' نے درود شریف پڑھ کر پھونکا تھا اور خشک کھجوریں درود پاک سے ہی سونے کی اشرفیاں بن گئی تھیں۔ (راحت القلوب ص ۶۱)

مستری بابا نور محمد صاحب سوڈیوال لاہور بیان کرتے ہیں کہ میں مکہ مکرمہ گیا وہاں ایک دفعہ ایسا ہوا کہ میرے پاس پیسے ختم ہو گئے میں مزدوری کے لیے نکلا تو کوئی کام نہ ملا۔ اسی طرح تین دن گزر گئے ایک دن میں نے حرم شریف میں بیٹھ کر صبح صبح درود شریف پڑھنا شروع کیا۔ اچانک مجھے اونگھ آ گئی ------ جب طبیعت سنبھلی تو دیکھا میرے پاس ایک عربی بیٹھا ہوا تھا اور مجھے کہہ رہا تھا میرے سر میں درد ہے مجھے دم کر دو۔ میں نے اسے دم کر دیا اور وہ مجھے بیس ریال دے کر چلا گیا اس کے بعد وہ ہر سوموار کو آتا اور دم کراتا پھر وہ مجھے دس ریال دے کر چلا جاتا (خزینہ کرم ص ۲۵۴)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ایک دفعہ ایک جنگی سفر پر روانہ ہوئے دوران سفر کھانا کھانے لگے' تمام صحابہؓ کو فرمایا کہ کسی کے پاس کھانے کو کچھ ہو تو لے آئیں' سب مل کر کھا لیتے ہیں۔ تمام صحابہؓ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم آج تو کسی کے پاس کچھ بھی نہیں۔ اسی اثنا میں شہد کی ایک مکھی کان کے پاس گھوں گھوں کرتی سنائی دی۔ صحابہؓ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یہ شہد کی مکھی کیا کہتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہتی ہے کہ ہمارے پاس بہت سا شہد ہے لیکن ہم اٹھا کر لانے سے قاصر ہیں۔ آپ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کوئی آدمی بھیجیں تاکہ وہ شہد لے آئے۔ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کو حکم دیا کہ وہ اس مکھی کے پیچھے جائیں۔ مکھی آپ کو ایک غار کے دروازے پر لے گئی جہاں ایک بہت بڑا چھتا شہد سے بھرا تیار تھا۔ حضرت علی نے اپنی مرضی کے مطابق شہد حاصل کیا اور حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے سب کو تقسیم کر دیا۔

وہی مکھی دوسری بار حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے سر مبارک پر منڈلانے لگی۔ صحابہؓ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اب کیا کہتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا' میں نے اس سے دریافت کیا ہے کہ یہ شہد کس طرح اکٹھا کرتی ہیں تو اس

نے مجھے (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) بتایا کہ ہم میں ایک سردار مکھی ہوتی ہے۔ ہم تمام مکھیاں اس کے حکم سے پھلوں اور پھولوں سے رس چوس کر چھتے میں لاتی رہتی ہیں اور وہ اس پر درود پاک پڑھتی ہے۔ اس درود پاک کی برکت سے پھلوں اور پھولوں کے رس کی تاثیر بدل جاتی ہے اور وہ رس شہد بن جاتا ہے۔ (شفاء القلوب ص ۲۳۶)

شیخ علی البشر ایلسیؒ آنکھوں سے نابینا تھے وہ نماز مغرب تا عشا درود شریف "یہ درود شریف صلواۃ کمالیہ" اس کتاب میں درج ہے بلا تعداد پڑھا کرتے تھے۔ ان کا حافظہ اتنا طاقت ور تھا کہ جو چیز ایک بار سن لیتے وہ زندگی بھر یاد رہتی تھی۔

(افضل الصلواۃ علی سید السادات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ص ۲۲۳، ۲۲۴)

حضرت مولانا شیخ علی نورالدین الشوئیؒ نوراللہ مرقدہ نے اللہ جل جلالہ اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی نظر کرم سے جامع ازہر مصر میں اسی سال تک درود شریف کی مجلس قائم کئے رکھی۔ اس کے علاوہ یمن، بیت المقدس، شام، مکۃ المکرمہ، مدینہ طیبہ اور سکندریہ کے علاقوں میں بھی آپؒ نے درود شریف کی مجالس قائم کیں۔ آپؒ کو بیداری میں آنحضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوتی تھی۔ آپؒ فرماتے ہیں کہ مجھے بچپن سے ہی درود شریف پڑھنے کا شوق تھا۔ میں بچوں کو ناشتہ دیتا اور کہتا کہ اسے کھاؤ اور پھر ہم مل کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود شریف بھیجتے۔ ہم دن کا اکثر حصہ رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود شریف بھیجنے میں گزارتے تھے۔ اڑھائی سال گزرنے کے بعد جب آپؒ کی دوبارہ تدفین کی گئی تو مٹی نے آپؒ کے جسم کو نہیں کھایا تھا۔ جسم پھولا بھی نہیں تھا اور نہ ہی جسم کا گوشت متعفن ہوا تھا۔ جسم کی حالت ویسی ہی تھی جیسے تدفین کرتے وقت تھی۔ (احقر کی اللہ جل جلالہ کی بارگاہ میں عاجزانہ دعا ہے کہ بحرمت شاہ ابرار صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہم سب کو حضرت مولانا شیخ علی نور الدین الشوئیؒ نوراللہ مرقدہ کی طرح درود شریف پڑھنے اور درود شریف کی مجالس قائم رکھنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین ثم آمین) (افضل الصلواۃ علی سید السادات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ص ۱۲۵ تا ۱۲۹)

حضرت مولانا محمد نبی بخش حلوائیؒ بیان فرماتے ہیں کہ حسان نامی ایک شخص نے انہیں بتایا کہ ایک جمعہ سنہری مسجد لاہور میں جمعہ کی نماز پڑھنے کے بعد گھر جانے لگا تو شدید گرمی کے موسم

میں ٹھنڈی ہوا کے جھونکے آنے لگے۔ دل میں خیال آیا چلو مسجد میں ہی سو جاتا ہوں۔ مجھے نیند آگئی۔ خواب میں مجھے کسی نے کہا' اٹھو زیارت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی اجازت مل گئی ہے۔ میں اس شخص کے ساتھ چلا ایک بارگاہ میں پہنچے جہاں ایک خوبصورت خیمہ لگا ہوا تھا۔ میں نے دل میں کہا کہ آج میرے نصیب جاگ اٹھے۔ لیکن مجھ جیسا گناہ گار کی نگاہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے چہرہ پر انوار کی تاب کیسے لائیں گی۔ مگر جونہی میں خیمہ میں داخل ہونے لگا۔ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا اسے باہر لے جاؤ۔ اس کے منہ سے بدبو آ رہی ہے۔ مجھے پکڑ کر باہر نکال دیا گیا۔ میرے منہ سے حقے کی بدبو آتی تھی' میں سخت شرمندہ ہوا اور محروم بھی۔ میں چیخ چیخ کر رونے لگا اور افسوس کرنے لگا کہ اس بدبخت حقے کی وجہ سے مجھے اتنی بڑی نعمت سے محرومی ہوئی۔ (شفاء القلوب ص ۲۷۹)

جناب خواجہ عبدالرحمٰن چھوھروی مجموعہ صلوات الرسول میں تحریر فرماتے ہیں۔

درود شریف کے فضائل و فوائد حد حصرو احصار سے متجاوز ہیں۔ ان کا ضبط قلم و زبان سے ایک معتبر امر ہے۔ سب سے پہلی فضیلت اور فائدہ درود شریف کا امتثال امر الٰہی عز اسمہ ہے (۲) موافقت و مشارکت درود پڑھنے والے کی ہے۔ اللہ جل و علیٰ اور اس کے ملائکہ کے ساتھ کہ وہ بھی درود شریف پڑھتے ہیں (۳) ایک دفعہ درود پڑھنے سے اللہ تبارک و تعالیٰ سے دس صلوات کا حصول (۴) دس درجوں کا عروج (۵) دس حسنات کا اعمال نامہ میں درج ہونا (۶) دس گناہوں کا محو ہونا (۷) بعض احادیث میں دس غلام آزاد کرنا اور بیس غزوات کے مساوی واقع ہونا ہے (۸) بعد از درود بر نبی المختار دعا کا قبول ہونا (۹) درود پڑھنے والے کے لیے آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی شفاعت کا واجب ہونا (۱۰) درود پڑھنے والے کے حق میں سرورانبیاء علیہ التحیتہ والثنا کا گواہی دینا (۱۱) روز قیامت میں سب سے پہلے سرورانبیاء علیہ الصلواۃ والسلام کے ساتھ لاحق ہونا (۱۲) درود پڑھنے والے کا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا متولی ہونا (۱۳) سب مشکلات کی آسانی (۱۴) سب حوائج کی قضا (۱۵) گناہوں کی مغفرت (۱۶) سب سیئات کی کفارت و بقولے فوت شدہ نماز کی کفارات (۱۷) صدقہ کا قائم مقام ہونا (۱۸) تفریح کرب (۱۹) شفائے بیماران (۲۰) دافع خوف (۲۱) موجب اظہار برات مہتمم (۲۲) ذریعہ فتح (۲۳) باعث حصول رضائے الٰہی (۲۴) قاری صلواۃ کا لوگوں میں محبوب ہونا (۲۵) تنمیہ عمل و مال (۲۶) صفائی دل (۲۷)

حصول برکت کے سب امور میں حتیٰ کہ اولاد و اولادا لاولاد تا طبقہ رابعہ (۲۸) اہوال قیامت سے نجات (۲۹) آسانی سکرات الموت (۳۰) مہالک دنیا سے خلاصی (۳۱) روزگاری تنگی مضائق سے دستگاری (۳۲) بد دعا و جفا سے خلاصی (۳۳) "طیب مجلس (۳۴) غشیان رحمت اہل مجلس کو (۳۵) مرور صراط پر زیادتی نو ثابت رہنا قدم کا طرفۃ العین میں اس سے نجات (۳۶) قاری صلوات کا نام آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت اقدس میں پیش ہونا (۳۷) آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ محبت پیدا ہونا (۳۸) آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے مصافحہ کرنا (۳۹) آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو خواب میں دیکھنا (۴۰) محبوب ملا نکہ ہونا (۴۱) حصول دعائے ملا نکہ درود پڑھنے ولاے کے لیے (۴۲) ملا نکہ سیاحین کا حضور پر نور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں اس طور پر عرض کرنا کہ فلاں ابن فلاں نے آپ پر درود پڑھا (۴۳) حصول جواب سلام خیرالانام کہ صد سلام مرابس یکے جواب از تو و کان یباری بالسلام آپ کی عادت مبارک تھی کہ سلام میں سبق فرماتے تو جو شخص آپ پر درود و سلام بھیجے گا آپ ضرور جواب دیتے ہیں کیونکہ آپ حیات النبی ہیں بلکہ دنیوی حیات سے برزخ کی حیات افضل و اعلیٰ تر ہے **یا رب صل وسلم و بارک علی حبیبک بعدد جمیع مخلوقاتک** (۴۴) درود شریف پڑھنے والے کے گناہ تین دن تک نہیں لکھے جاتے (۴۵) قاری صلواۃ کا قیامت میں عرش کے نیچے ہونا (۴۶) ترازوئے اعمال کی گردانی (۴۷) قیامت کی پیاس سے امن (۴۸) جنت میں کثرت ازواج (۴۹) دنیا و آخرت کے مصالح میں رشد و ہدایت (۵۰) درود شریف کا ذکر الٰہی پر مشتمل ہونا (۵۱) شکریہ پر منضمن ہونا (۵۲) حق سبحانہ و تعالیٰ کی حق نعمت کی معرفت و اقرار۔

حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جس نے حضرت عزاسمہ کو اللھم سے یاد کیا اس نے سب اسماء حسنی شریف کے ساتھ یاد کیا۔ لفظ اللھم سب اسماء و صفات باری تعالیٰ کے لیے مرات ہے۔

بعض مشائخ فرماتے ہیں کہ شیخ کامل نہ ملنے کے وقت طالب مولیٰ کے لیے یہی درود شریف طریقہ موصل الی اللہ ہے۔ توجہ بہ لفظ اللھم سے وصول بدرگاہ الٰہی و قرب حضرت رسالت پناہی نصیب ہوگا۔ بعض مشائخ قدس اللہ اسرار ھم قل ھواللہ احد اور کثرت درود شریف کی وصیت فرماتے ہیں اس لیے کہ اول الذکر سے واحد احد اور ثانی الذکر سے سرور انبیاء نبینا و علیہم

الصلوات والتسلیمات کے ساتھ دہم صحبتی حاصل ہوتی ہے۔

مشائخ متاخرین قدس اللہ اسرار ہم فرماتے ہیں کہ مرشد کی عدم موجودگی یا ملنے کے وقت طریق سلوک و تحصیل معرفت الٰہی کے لیے متابعت شریعت و دوام ذکر اور کثرت صلوات علی خیر البریات کا التزام باطن میں نور عظیم اور بے واسطہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے فیض پہنچاتی ہے۔

سخاویؒ و دیگر محدثین رحمہم اللہ سے منقول ہے کہ محمد بن سعید بن مطرفؒ رات کو سونے سے پہلے ایک تعداد معین درود شریف کا ورد پڑھا کرتے تھے۔ ایک رات رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو اپنے گھر میں تشریف لاتے دیکھا کہ نور نبوی (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) سے میرے گھر کا ہر کونا منور ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے محمد بن سعید اپنا منہ جس سے تو مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرتا ہے' میرے پاس لے آ تاکہ اس پر بوسہ دوں محمد بن سعید کہتے ہیں مجھے شرم معلوم ہوئی کہ اپنا منہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے سامنے کروں' میں نے اپنا رخسار حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے سامنے کیا۔ حضور پر نور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے میرے رخسار پر بوسہ دیا۔ جب بیدار ہوا تو اپنا گھر کستوری کی خوشبو سے بھرا ہوا پایا اور آٹھ روز تک میرے رخسار سے مشک کی خوشبو آتی تھی۔

شیخ احمد بن ابی بکر رواد صوفی محدثؒ اپنی کتاب میں باسانید شیخ مجدد الدین فیروز آبادی رحمتہ اللہ علیہم روایت کرتے ہیں کہ اقنی نے کہا ایک دن حضرت شبلی بغدادی قدس اللہ سرہ العزیز حضرت ابوبکر مجاہد قدس سرہ العزیز کے پاس تشریف لائے حضرت ابی بکر نے ان کے اکرام کے لیے کھڑے ہو کر حضرت شبلی کے ساتھ معانقہ کیا اور دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔ میں نے کہا یا سیدی یہ اکرام و اعزاز اس شبلی کے ساتھ جس کو آپ اور اہل بغداد دیوانہ کہتے ہیں۔ ابوبکر قدس اللہ سرہ العزیز نے فرمایا کہ میں نے اکرام از خود نہیں کیا بلکہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو میں نے خواب میں دیکھا کہ شبلی حضور پر نور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی مجلس پاک میں آئے۔ حضرت اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم شبلی کے لیے کھڑے ہو کر ان کے ساتھ بغل گیر ہوئے اور ان کی آنکھوں کے درمیان حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بوسہ دیا۔ میں نے کہا یا رسول اللہ یہ اعزاز و محبت شبلی کے ساتھ۔ حضور پر نور صلی اللہ علیہ و آلہ

وسلم نے فرمایا کہ شبلی نماز کے بعد یہ آیت پڑھ کر کثرت سے میرے اوپر درود بھیجا کرتا ہے **لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ بِالْمُؤْمِنِينَ رَؤُفٌ رَّحِيمٌ**○

شیخ احمد اسی کتاب میں حضرت شبلی قدس اللہ سرہ العزیز سے ناقل ہیں کہ میرا ایک پڑوسی فوت ہوا۔ میں نے اس کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ اللہ پاک نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا اس نے کہا مصائب و ہول ہائے عظیم دیکھا۔ منکر نکیر کے سوالات نے مجھے مشکل میں ڈالا۔ میں نے دل میں کہا کہ شاید دین اسلام پر نہیں میرے عذاب کے فرشتے حملہ آور ہوئے۔ یکایک ایک جمیل شخص طیب الرائحہ میرے اور ان کے درمیان حائل ہوا۔ اس نے مجھے دلائل توحید اور ایمان کی حجت یاد دلائی۔ میں نے کہا تم پر خدا کی رحمت ہو آپ کون ہیں کہ ایسی مصیبت کے وقت آپ نے میری مدد فرمائی۔ اس خوبصورت شخص نے فرمایا کہ میں ایک مرد ہوں جو کہ تمہارے کثرت درود شریف پڑھنے سے پیدا ہوا ہوں۔ مجھے اللہ تبارک و تعالیٰ نے مامور فرمایا ہے کہ ہر شدت و مصیبت کے وقت تمہاری اعانت و مدد کروں۔

شیخ جلال الدین سیوطی رحمت اللہ علیہ اپنی کتاب جمع الجوامع میں ابن عساکر سے نقل کرتے ہیں کہ ابن عساکر اپنی تاریخ میں حفص بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابوذراعہ کو خواب میں دیکھتا ہوں کہ آسمان اول پر فرشتوں کے امام ہو کے نماز پڑھتے ہیں۔ میں نے پوچھا یہ مرتبہ آپ نے کس وجہ سے پایا۔ انہوں نے فرمایا کہ ہزار ہا حدیثیں اپنے ہاتھ سے لکھ لیا کرتا تھا' جب حضور پر نور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا اسم مبارک آجاتا تو میں اپنی طرف سے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم لکھ لیا کرتا تھا اور حضور پر نور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا **من صلی علی صلوٰۃ صلی اللہ علیہ عشرا**" (جو شخص میرے اوپر ایک مرتبہ درود پڑھے گا' اللہ پاک اس پر دس مرتبہ پڑھے گا)

جناب سخاوی فرماتے ہیں:

۱۔ حبیب خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود پاک پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ درود بھیجتا ہے۔

۲۔ درود پاک پڑھنے والے کے لئے رب تعالیٰ کے فرشتے رحمت اور بخشش کی دعائیں کرتے ہیں۔

۳۔ جب تک بندہ درود پاک پڑھتا ہے' فرشتے اس کے لئے دعائیں کرتے رہتے ہیں۔

۴۔ درود پاک گناہوں کا کفارہ ہے۔

۵۔ درود پاک سے عمل پاک ہو جاتے ہیں۔

۶۔ درود پاک خود اپنے پڑھنے والے کے لئے اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہے۔

۷۔ درود پاک پڑھنے سے درجے بلند ہوتے ہیں۔

۸۔ درود پاک خود اپنے پڑھنے والے کے لئے قیراط ثواب لکھا جاتا ہے جو کہ احد پہاڑ جتنا ہے۔

۹۔ درود پاک پڑھنے والے کو پیمانے بھر بھر کر ثواب ملتا ہے۔

۱۰۔ جو درود پاک ہی کو وظیفہ بنا لے اس کے دنیا و آخرت کے سارے کے سارے کام اللہ تعالیٰ خود اپنے ذمے لے لیتا ہے۔

۱۱۔ درود پڑھنے کا ثواب غلام آزاد کرنے سے بھی افضل ہے۔

۱۲۔ درود پاک پڑھنے والا' ہر قسم کے ہولوں سے نجات پاتا ہے۔

۱۳۔ شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم درود پاک پڑھنے والے کے ایمان کی گواہی دیں گے۔

۱۴۔ درود پاک پڑھنے والے کے لئے شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔

۱۵۔ درود پاک پڑھنے والے کے لئے اللہ تعالیٰ کی رضا اور رحمت لکھ دی جاتی ہے۔

۱۶۔ اللہ تعالیٰ کے غضب سے امان لکھ دی جاتی ہے۔

۱۷۔ اس کی پیشانی پر لکھ دیا جاتا ہے کہ یہ نفاق سے بری ہے۔

۱۸۔ لکھ دیا جاتا ہے کہ یہ دوزخ سے بری ہے۔

۱۹۔ درود پاک پڑھنے والے کو قیامت کے دن عرش الٰہی کے سائے کے نیچے جگہ دی جائے گی۔

۲۰۔ درود پاک پڑھنے والے کی نیکیوں کا پلڑا وزنی ہو گا۔

۲۱۔ درود پاک پڑھنے والے کے لئے جب وہ حوض کوثر پر جائے گا خصوصی عنایت ہو گی۔

۲۲۔ درود پاک پڑھنے والا کل سخت پیاس کے دن امان میں ہو گا۔

۲۳۔ پل صراط پر سے نہایت آسانی سے اور تیزی سے گزر جائے گا۔
۲۴۔ پل صراط پر اسے نور عطا ہو گا۔
۲۵۔ درود پاک پڑھنے والا موت سے پہلے اپنا مکان جنت میں دیکھ لیتا ہے۔
۲۶۔ درود پاک پڑھنے والے کو جنت میں کثرت سے بیویاں عطا ہوں گی۔
۲۷۔ درود پاک کی برکت سے مال بڑھتا ہے۔
۲۸۔ درود پاک پڑھنا عبادت ہے۔
۲۹۔ درود پاک اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب نیک عملوں سے پیارا ہے۔
۳۰۔ درود پاک مجلسوں کی زینت ہے۔
۳۱۔ درود پاک تنگ دستی کو دور کرتا ہے۔
۳۲۔ درود پاک پڑھنے والا قیامت کے دن سب لوگوں سے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زیادہ قریب ہو گا۔
درود پاک، درود شریف پڑھنے والے کو اور اس کی اولاد کو اور اس کی اولاد کو رنگ دیتا ہے۔
۳۴۔ درود پاک پڑھ کر جس کو بخشا جائے اسے بھی نفع دیتا ہے۔
۳۵۔ درود پاک پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ کا اور پھر اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قرب نصیب ہوتا ہوتا ہے۔
۳۶۔ درود پاک پڑھنے سے دشمنوں پر فتح و نصرت حاصل ہوتی ہے۔
۳۷۔ درود پاک پڑھنے والے کا دل زنگ سے پاک ہو جاتا ہے۔
۳۸۔ درود پاک پڑھنے والے سے لوگ محبت کرتے ہیں۔
۳۹۔ درود پاک پڑھنے والا لوگوں کی غیبت سے محفوظ رہتا ہے۔
۴۰۔ درود پاک پڑھنے والے کو حضور رحمتہ اللعالمین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوتی ہے۔
۴۱۔ ایک بار درود پڑھنے سے دس گناہ معاف ہوتے ہیں، دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں، دس درجے بلند ہوتے ہیں، دس رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔
۴۲۔ درود پاک پڑھنے والے کی دعا قبول ہوتی ہے۔
۴۳۔ درود پاک پڑھنے والے کا کندھا جنت کے دروازے پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے کندھے مبارک کے ساتھ چھو جائے گا۔

۴۴۔ درود پاک پڑھنے والا قیامت کے دن سب سے پہلے آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پہنچ جائے گا۔

۴۵۔ درود پاک پڑھنے والے کو سارے کاموں کے لئے قیامت کے دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم متولی (ذمہ دار) ہو جائیں گے۔

۴۶۔ درود پاک پڑھنے سے دل کی صفائی ہوتی ہے۔

۴۷۔ درود پاک پڑھنے والے کو جانکنی میں آسانی ہوتی ہے۔

۴۸۔ جس مجلس میں درود پاک پڑھا جائے اس مجلس کو فرشتے رحمت سے گھیر لیتے ہیں۔

۴۹۔ درود پاک پڑھنے سے سید الانبیاء حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت بڑھتی ہے۔

۵۰۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود درود پاک پڑھنے والے سے محبت فرماتے ہیں۔

۵۱۔ قیامت کے دن سید دو عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم درود پاک پڑھنے والے سے مصافحہ کریں گے۔

۵۲۔ فرشتے درود پاک پڑھنے والے کے ساتھ محبت کرتے ہیں۔

۵۳۔ فرشتے درود پاک پڑھنے والے کے درود شریف کو سونے کے قلم سے چاندی کے ورقوں پر لکھتے ہیں

۵۴۔ درود پاک پڑھنے والے کا درود شریف فرشتے درباہ رسالت میں لے جا کر یوں عرض کرتے ہیں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) فلاں کے بیٹے نے حضورؐ کے دربار میں درود پاک کا تحفہ حاضر کیا ہے۔

۵۵۔ درود پڑھنے والے کا گناہ تین دن تک فرشتے نہیں لکھتے۔

(جذب القلوب ص ۲۵۳ القول البدیع ص ۱۰۱)

جناب سید صلاح الدین فرماتے ہیں کہ درود سلام کے فضائل وکمالات' فیوض و برکات اور محاسن و مناقب بحر ذخار سے بھی زیادہ حیثیت رکھتے ہیں۔ اگر ان کو بیان کرنے کے لئے عمر نوحؑ بھی میسر آئے تو بحسن و خوبی درود و سلام کے ظاہر و باطنی انوار و برکات اور شرح و تفصیل سے قاصر رہے گا۔ اور حقیقت بھی یہ ہے کہ جامع کمالات عالیہ کو بیان کرنے کے لئے کلام فطرت کے علاوہ کوئی کلام نہیں اور قلم قدرت کے سوا کوئی قلم نہیں۔ بھلا ہم دنیوی بندے کس

طرح بیان کر سکتے ہیں۔ حقیقت میں انسانی قلم ان کی مدح و ثنا سے عاجز اور زبان سے گنگ ہے۔

بارگاہ رسالت ماب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں صلوات و سلام پیش کرنا قرب خداوندی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تعلق خصوصی اور ترقی مدارج روحانی کا اعلیٰ اور ارفع ذریعہ ہے۔ وظیفہ درود شریف ایک گراں قدر عبادت اور فلاح دارین کا بے نظیر طریقہ ہے۔ درود شریف کا ورد کرنے والا ہمیشہ انوار و تجلیات کا شاہد' بلندی درجات کا حامل' گناہوں کی کثافتوں اور گمراہی کی نجاستوں سے مبرا مقصود و مراد کا حاصل کرنے والا' محبت خداوندی اور عشق حضور رسالت پناہی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں سرشار اعمال پاکیزہ اور کیف و سرور روحانیہ سے مالا مال ہوتا ہے۔

حضور پر نور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھنا تمام عبادتوں سے ارفع و اعلیٰ اور اشرف و افضل ہے کیونکہ حق سبحانہ تعالیٰ نے خود حضور انور (علیہ الصلوۃ و السلام) کو اپنے درود و سلام کے شرف بے پایاں سے نوازا۔ پھر قدسیوں کو درود و سلام میں مشغول فرمایا اور شمع رسالت کے پروانوں کو صلوۃ و سلام پیش کرنے کا حکم فرمایا۔ احکام الٰہیہ میں درود شریف کے علاوہ کسی دوسری عبادت کے لئے یہ انداز ارشاد نظر نہیں آتا۔ اس لئے سرور دو عالم محبوب حق (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر درود و سلام بھیجنا ہی افضل ترین عبادت اور اعلیٰ ترین سعادت ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ درود وسلام پڑھنے والے کو بارگاہ رسالت ماب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فائدہ اور ثواب ملتا ہے۔ ذاکر کو بے شمار نیکیاں اور سعادتوں کے انبار ملتے ہیں اس کی دنیاوی اور دینی حاجتیں پوری ہوتی ہیں اور قرب خداوندی حاصل ہوتا ہے۔

حضور فخر موجودات شافع کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری کو باری تعالیٰ نے اپنی اطاعت و فرمانبرداری فرمایا ہے تو بھلا ہم گنہگار ایسی محتشم معظم و مکرم ہستی کی بارگاہ میں درود و سلام پیش کرنے کے اہل کہاں ہیں۔

نبی کریم صاحب جودو کرم سرور عرب و عجم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں درود و سلام بھیجنے والا تین بلند اعزاز پاتا ہے جیسا کہ خود حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ صلواۃ نازل فرماتا ہے اس کی دس خطائیں معاف کی جاتی ہیں اور اس کے دس درجات بلند کئے جاتے ہیں۔

درود و سلام گار باہ رب العزت میں پیش ہونے کے ساتھ ساتھ حضور انور منبع فیض و کرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں قبولیت کے لئے پیش کیا جاتا ہے اور فرشتگان قدس غلاموں کا یہ ہدیہ عقیدت بارگاہ رسالت پناہ میں پیش کر دیتے ہیں۔ حضور فخر کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جمعہ کے دن مجھ پر زیادہ درود پڑھا کرو اس لئے کہ یہ حاضری کا دن ہے اور اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ ہر درود پڑھنے والے کی آواز مجھ تک پہنچتی ہے عرض کیا کہ وصال کے بعد بھی؟ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ارشاد فرمایا ہاں! میری وفات کے بعد بھی۔ پھر فرمایا جو شخص مجھ پر سلام بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ میری روح کو عالم استغراق سے سلام بھیجنے والے کی جانب متوجہ فرما دیتے ہیں اور میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے زمین پر گھومتے رہتے ہیں اور میری امت کا سلام مجھ تک پہنچاتے ہیں آپ سے دوسری روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو دیکھ کر تبسم فرماتا اور خوش ہوتا ہے جو رات کو ایسے وقت میں بیدار ہوتا ہے کہ کسی کو اس کی خبر نہیں ہوتی۔ پھر وہ وضو کر کے اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول ہو جاتا ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھتا ہے اور کلام پاک کی تلاوت کرتا ہے اللہ رب العزت اس کی عبادت سے خوش ہو کر ملائکہ مقربین سے ارشاد فرماتا ہے "اے میرے فرشتو! میرے محبوب بندے کو دیکھو جو اس وقت عبادت میں مصروف ہے اور میرے سوا اس کو کوئی نہیں دیکھتا"

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی کتاب میں میرے نام کے ساتھ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لکھتا ہے جب تک میرا نام اس کتاب میں موجود رہے گا فرشتے اس شخص کے لئے گناہوں کی معافی اور رحمت و بخشش کی دعا کرتے رہیں گے۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جو شخص کسی تحریر یا کتاب میں سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسم گرامی کے ساتھ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لکھتا ہے' بارگاہ رسالت مآب سے اس کو نوازا جاتا ہے اور جب تک وہ تحریر باقی رہتی ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت اس پر جاری رہتی ہے اور اس کو اعلیٰ مقام حاصل ہوتا ہے فرشتے اس شخص پر صبح و شام دعا و رحمت بھیجتے ہیں اور اس کے گناہوں کی بخشش مانگتے رہتے ہیں۔

"جذب القلوب" میں روایت ہے کہ ایک کاتب حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا

اسم مبارک لکھتے وقت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں لکھتا تھا اس لکھنے والے کا ہاتھ مردہ اور بیکار ہو گیا تھا۔ دوسری روایت میں ہے کہ ایک شخص اسم گرامی لکھتے وقت صرف "صلی اللہ علیہ" لکھتا تھا اور "وسلم" نہیں لکھتا تھا ایک بار خواب میں اس نے حضور محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شرف زیارت حاصل کیا۔ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے غصے میں فرمایا تو اپنے آپ کو چالیس نیکیوں سے کیوں محروم رکھتا ہے یعنی وسلم نہیں لکھا ہے "وسلم" میں چار حروف ہیں اور ہر حرف کے واسطے دس نیکیاں ملتی ہیں اس لئے "وسلم" نہ لکھنے سے چالیس نیکیاں کم ہو گئیں۔

جو شخص وضو کر کے حضور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہ پڑھے اس کا وضو صحیح نہیں ہوتا۔

حضرت ابوبکرؒ محمد بن عمر بیان فرماتے ہیں کہ ایک دن حضرت ابوبکر بن مجاہد کے پاس بیٹھا ہوا تھا حضرت شبلی رحمتہ اللہ بغدادی جو عوام الناس میں دیوانے مشہور تھے تشریف لائے۔ حضرت ابوبکر بن مجاہد ان کو دیکھ کر فوراً کھڑے ہو گئے اور بغل گیر ہو کر ان پیشانی کو بوسہ دیا اور اپنے مسند پر بٹھایا۔ حضرت شبلی جب چلے گئے تو میں نے تعجب سے پوچھا کہ قبلہ آپ نے حضرت شبلی سے یہ عجیب سلوک کیا حالانکہ تمام اہل بغداد ان کو دیوانہ خیال کرتے ہیں۔ حضرت ابوبکر بن مجاہد نے فرمایا کہ میں نے ان کے ساتھ وہ سلوک کیا ہے جو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان کے ساتھ کرتے ہوئے دیکھا ہے اور اس واقعہ کی حقیقت یہ ہے کہ ایک روز میں بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوا کہ اتنے میں حضرت شبلی قدس میں مجذوبانہ حالت میں حاضر ہوئے حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اٹھ کر حضرت شبلی سے معانقہ کیا اور ان کی پیشانی کو اپنے بوسے سے مشرف فرمایا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم حضرت شبلی نے یہ سعادت بے پایاں کس طرح حاصل کی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شبلی ہر نماز کے بعد لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ اَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيم پڑھ کر تین بار صلی اللہ علیک یا محمد پڑھتا ہے۔

حضرت سہل بن سعد سے روایت ہے کہ ایک شخص دربار نبوی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں حاضر ہوا اور اپنے فقر و فاقہ اور تنگی معاش کی شکایت کی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تو اپنے گھر میں داخل ہوا کر تو السلام علیکم کہا کر خواہ کوئی شخص گھر میں موجود ہو یا نہ ہو پھر مجھ پر درود و سلام پڑھا کر! تیری تمام مشکلیں دور ہو جائیں گی۔ سائل نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد گرامی کی کماحقہ تعمیل کی چنانچہ اس وظیفہ کی برکت سے خالق کائنات نے اس پر اس قدر رزق کشادہ فرمایا کہ اس نے اپنی دولت سے اپنے رشتہ داروں اور ہمسایوں کو بھی فائدہ پہنچایا۔

پاؤں سو جانے وقت درود شریف پڑھنا چاہیے۔ پاؤ ٹھیک ہو جاتا ہے اگر کسی کے پاس مال نہ ہو تو صدقہ کے بدلے درود شریف پڑھے' درود پڑھانا اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری اور سعادت ابدی ہے درود خوانی میں ہم ملائکہ مقربین کے مشاغل میں شامل ہوتے ہیں۔ درود ایک مرتبہ پڑھنے سے ہم آغوش میں جگہ پاتے ہیں اور باری تعالیٰ ہم پر دس نیکیاں نازل فرماتا ہے دس گناہ معاف ہوتے ہیں۔ درجات میں دس گنا اضافہ ہوتا ہے۔ درود خوانی دعا سے پہلے درمیان اور آخر میں قبولیت کی ضامن ہے درود خواں دوزخ کی آگ اور نفاق سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ درود شریف انسان کو نبی کریم سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کا حق دار بناتا ہے نزع کے وقت جنت کی بشارت ملتی ہے۔ فرشتے محبت و شفقت سے پیش آتے ہیں۔ بھولی ہوئی باتیں یاد آ جاتی ہیں۔ درود شریف منبع انوار و برکات اور مفتاح ابواب خیر و سعادت ہے درود شریف دل کی سیاہی اور کدورت مٹاتا ہے۔

حقیقت تو یہ ہے کہ تحفہ درود و سلام فیوض و برکات اور انوار و تجلیات کا ایک بحر بے کراں ہے ۔ بھلا گہنگار زبان اور ناقص علم صلوٰۃ سلام کے اوصاف و فضائل کو کامل طور سے کہاں بیان کر سکتا ہے تاہم مشت از خروارے کے مصداق فضائل کا ذکر کیا جاتا ہے۔

حضرت سفیان ثوری ایک بیان میں فرماتے ہیں کہ حج بیت اللہ شریف کے موقع پر میری ملاقات ایک نوجوان سے ہوئی وہ ہر مرحلہ اور منزل پر درود شریف پڑھا کرتا تھا۔ اکثر نے اس جوان کو روحانی سرمستی میں مدہوش دیکھا۔ مجھے اس نوجوان سے بات کرنے کا شوق ہوا میں نے اس سے سوال کیا کہ ہر مقام کے لئے مخصوص دعائیں مقرر ہیں مگر تم ہر موقع پر درود شریف ہی پڑھتے ہو نوجوان نے مجھے دیکھ کر کہا کہ تم کون ہو اور تمہارا نام کیا ہے۔ میں نے اپنا نام بتایا تو وہ نوجوان کہنے لگا اگر تم ممتاز شخصیت نہ ہوتے تو میرا راز کبھی تم پر ظاہر نہ ہوتا۔ بات یہ ہے کہ میں اپنے والد بزرگوار کے ساتھ حج کے لئے روانہ ہوا۔ راستے میں قدرت خدا سے میرے والد

بزرگوار انتقال کر گئے اور حادثہ یہ ہوا کہ ان کا چہرہ سیاہ پڑ گیا مجھے ان کی موت اور اپنی پریشانی و یتیمی سے زیادہ اس بات نے پریشان کیا کہ اگر کسی نے ان کا چہرہ دیکھ لیا تو وہ کیا خیال کرے گا۔ اس پریشانی میں میری آنکھ لگ گئی۔ اچانک ایک نہایت پر عظمت باجلال اور نور علیٰ نور شخصیت تشریف فرما ہوئی اور میرے والد کے چہرے سے کپڑا ہٹا کر اپنا دست نورانی چہرہ پر پھیرا اور وہ سیاہ چہرہ فی الفور نورانی ہو گیا اب وہ واپس تشریف لے جانے ہی والے تھے کہ میں نے نہایت عجز و انکسار و تعظیم سے ان کا دامن پکڑ لیا اور عرض کی کہ آقا و مولیٰ' اس بے کسی میں ہماری دستگیری کرنے والے! آپ اپنے متعلق بھی ارشاد فرما دیں' فرمایا "میں محمد بن عبداللہ صاحب قرآن ہوں۔ تیرا والد گو سیاہ کار و بدکار تھا لیکن مجھ پر کثرت سے درود بھیجتا تھا۔ آج اس مصیبت کے وقت اس نے فریاد کی اور میں کثرت سے درود پڑھنے والے کی فریاد رسی کرتا ہوں" جب میں خواب سے بیدار ہوا تو والد گرامی کا چہرہ سفید تھا۔

کتاب "دلائل الخیرات" میں ایک واقعہ ہے کہ ایک مرتبہ سفر میں حضرت عبداللہ بن محمد بن سلیمان جزولی رحمتہ اللہ علیہ کو وضو کی ضرورت پیش آئی۔ ایک کنوئیں پر پہنچے مگر اس میں رسی اور ڈول نہیں تھا۔ اس لئے مایوس ہو گئے۔ اتفاقاً" ایک نوجوان لڑکی آئی اس نے پریشانی کی وجہ پوچھی' انہوں نے تمام حالات بتائے۔ اس نے فوراً" کنوئیں میں تھوک دی۔ پانی کنارے تک ابل آیا۔ انہوں نے حیرت سے اس کرامت کا سبب دریافت کیا۔ وہ لڑکی کہنے لگی کہ یہ برکت بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میں درود و سلام عرض کرنے کا کرشمہ ہے۔

ایک روایت ہے کہ ایک مرد خدا کسی امیر کا تین ہزار دینا کا مقروض ہو گیا۔ امیر نے عدالت سے رجوع کیا اور عدالت نے صرف ایک ماہ کے اندر ادائیگی کا حکم فرمایا۔

وہ مرد صالح نہایت پریشانی کے عالم میں بارگاہ عالم پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میں حاضر ہوا اور ستائیس روز تک درود و سلام میں مصروف رہا۔ ستائیسویں دن خواب میں دیکھا کہ ایک بزرگ اس سے مخاطب ہو کر فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تیرا قرض ادا فرماتا ہے تجھے مبارک ہو' علی بن عیسیٰ وزیر مملکت کے پاس جا کر کہا کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ مجھے تین ہزار دینار دے تاکہ میں اپنا قرض ادا کروں۔ وہ مرد صالح خواب سے بیدار ہوا تو نہایت خوش مگر اس کو یہ فکر ہوئی کہ وزیر مملکت نے مجھ سے صداقت کی دلیل مانگی تو کیا جواب دوں گا۔ دوسری رات پھر خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو وہی الفاظ دہراتے سنا اور

پھر تیسری رات بھی وی دلنواز منظر اور حکم سنا۔ اس مرتب مرد صالح نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم! اگر علی بن عیسٰی اس حکم کو سچائی کی دلیل مانگے تو کیا عرض کروں۔ فرمایا کہ اس سے کہنا کہ ہر روز نماز فجر کے بعد آفتاب طلوع ہونے سے قبل پانچ ہزار بار درود شریف ہدیہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کرتا ہے اور تیرے راز کو خداوند عالم نبی کریم سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور کراماً کاتبین کے سوا کوئی نہیں جانتا ہے۔

جب وہ مرد صالح خواب سے بیدار ہوا تو وزیر مملکت کے پاس پہنچا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ارشاد گرامی سنایا اور فرمودہ دلیل پیش کی۔ وزیر کا چہرہ مسرت سے چمک اٹھا اور اس نے نہایت محبت سے مرد صالح کو اپنے پاس جگہ دی اور نو ہزار دینار اپنے گھر کی ضروریات پر خرچ کریں اور تین ہزار دینار سے تجارت کریں اور مرد صالح کو قسم دی کہ مجھ سے رابطہ محبت منقطع نہ کریں اور ہمیشہ ضرورت کے وقت اطلاع دیں۔ وہ مرد صالح رقم لے کر قاضی کی عدالت میں پہنچا قرض خواہ بھی موجود تھا۔ مرد صالح نے تمام واقعہ سنایا اور رقم پیش کی۔ قاضی نے کہا کہ تمام سعادتیں تنہا وزیر کے حصہ میں کیوں آئیں۔ میں قرض ادا کئے دیتا ہوں تاکہ خوشنودی حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم حاصل ہو اور قرض لینے والے نے کہا کہ تم سب تنہا یہ برکتیں کیوں حاصل کرو، ان میں مجھے بھی شامل کرو۔ میں یہ قرضہ اسے معاف کرتا ہوں۔ واپس ہوا تو اس کے پاس بارہ ہزار دینار تھے۔

گزارش ہے کہ زندگی کے ہر مرحلہ اور مقام پر درود شریف کو اپنائیں اور اللہ اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خوشنودی سعادت دارین حاصل کریں۔ (رسالہ نعت ۵۷)

ہر بیماری کی شفا

درود شریف پڑھنے کے بہت سے فائدے نظر آتے ہیں مثلاً اس کو پڑھنے والا اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خوشنودی حاصل کرتا ہے اور گناہوں سے بچا رہتا ہے اگر کبھی کوئی گناہ کر بیٹھے تو اس کا کفارہ بھی درود شریف ہی ہے۔ درود پاک پڑھنے سے قلبی اور ذہنی سکون بھی میسر آتا ہے اور خداوند کریم اور اس کے محبوب رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خاص رحمت و شفقت بھی ملتی ہے۔ ہر کوئی اپنی استطاعت کے مطابق کسی کو تحفہ

پیش کرتا ہے اور تحفہ قبول کرنے والا عنایات و الطاف کرتا ہے تو اپنے منصب اپنے اختیار اور اپنی حیثیت کے مطابق کرتا ہے۔ ہم نے حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں ہدیہ درود و سلام پیش کیا تو جہاں یہ ہماری طرف سے اظہار پر عمل بھی ہے۔ جب ہم اللہ کریم جل شانہ کے حکم کی تعمیل کرتے ہیں' اس کی سنت پر عمل کرتے ہیں اس کے محبوب کے حضور ہدیہ نیاز و عقیدت پیش کرتے ہیں تو وہ تنہا خوش ہوتا ہو گا اور ہم پر اپنی کس قدر عنایات نازل کرتا ہو گا' کتنی رحمت و رافت نہ برسائے گا۔ ہم اس کے بے حد و حساب الطاف و اکرام سے کیسے نہ نوازے جائیں گے' کیوں ہمارے دکھ درد دور نہ ہوں گے اور ہماری پریشانیاں ختم نہ ہوں گی۔ ہمارے مصائب و آلام سکون و طمانیت میں کیوں نہ ڈھل جائیں گے۔

ہم اپنے آقا و مولا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار میں غلامی اور نیاز مندی کا لباس ملبوس زیب تن کئے ان کی تعریف و ثنا میں تر زباں ہوں' انہیں درود و سلام کا تحفہ ارادت پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں تو جہاں اپنے خالق مالک کو خوش کر رہے ہوتے ہیں' وہاں اسی ہستی کی خوشنودی بھی ہمارا مقدر بن جاتی ہے جو عالمین کے لئے رحمت ہے' مسلمانوں کے لئے رؤف و رحیم ہے اور خدا تعالیٰ کی محبوب ہستی ہے۔ پھر آپ کی شفقتیں اور مرحمتیں ہمیں اپنے گھیرے میں کیوں نہ لے لیں اور ہم اپنی دینی اور دنیوی زندگی میں سہولتوں اور آسائشوں سے بہرہ مند کیوں نہ کر دیئے جائیں۔ ہماری آخرت کیوں نہ سنور جائے اور ہماری دنیا کیوں نہ بن جائے۔

دوسری بہت سی خصوصیات' فوائد' فضائل و برکات کے ساتھ درود شریف کی کثرت انسان کی روحانی اور جسمانی بیماریوں کا علاج بھی ہے۔ جہاں اس ذریعے سے مسلمان روحانی مدارج و منازل طے کرتا ہے' وہاں ہر جسمانی تکلیف' مرض یا خامی کا انسداد بھی خالق حقیقی اور ملائکہ مقربین کی سنت میں مضمر ہے۔

درود پاک سے جسمانی بیماریوں کا علاج

درود پاک کے فضائل و فوائد کی مختلف کتابوں میں بزرگان دین نے درود پاک کے مختلف صیغوں کو ایک خاص تعداد میں پڑھنے کو جسمانی بیماریوں اور وباؤں کا علاج بتایا ہے اور لوگ اس شافی و کافی علاج سے فیض یاب ہو کر صحت یاب ہوتے ہیں۔ بعض بیماریوں کا علاج ذیل میں درج

کیا جاتا ہے تفصیلات کے لئے وہ کتابیں دیکھی جا سکتی ہیں جن سے یہ علاج اخذ کیا گیا ہے۔

دل کی ہر بیماری کا علاج: دل کی مختلف قسم کی بیماریوں کے لئے مندرج ذیل درود پاک آزمودہ ہے۔ دل دھڑکنے' دل تڑپنے' دل بڑھنے' دل بیٹھنے' دل ڈوبنے کے کئی قسم کے امراض آج کی دنیا کو لاحق ہیں دل کے مرض کے لئے یہ درود پاک تین سو پندرہ بار پڑھنا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ شفا دے گا۔

اللھم صل علی سیدنا محمد طب القلوب و دوالھا و عافیت الا بدان و شفاء بھا و نور الا بصار و ضیا بھا و علی آلہ وسلم

(شفاء القلوب ص ۲۵۹)

نسیان: درود شریف بھولنے کے مرض یعنی نسیان کا بھی علاج ہے حدیث شریف میں ہے کہ جب کوئی چیز یاد نہ رہے تو مجھ پر درود بھیجو انشاء اللہ وہ چیز یاد آ جائے گی۔

(فلاح دارین ص ۹۲)

اگر کوئی "صلوٰۃ کمالیہ" کو نسیان کا مرض چھڑانے کے لئے مغرب اور عشاء کے درمیان بلا تعداد پڑھے تو انشاء اللہ یہ بیماری دور ہو جائے گی اور حافظہ بڑھ جائے گا۔

(فضائل درود و سلام ص ۴۴)

آنکھوں کی ہم قسم کی بیماری کا علاج: آنکھیں اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ بہترین نعمت ہیں۔ کبھی خراب ہو جائیں تو انسان کے لئے دنیا اندھیر ہو جاتی ہے۔ آنکھوں کی مختلف بیماریوں میں سے جو بیماری بھی کسی کو لاحق ہو' بہت زیادہ تکلف ہو وہ پریشان کن ہوتی ہے۔ آپریشن کرایا جائے تو بعض اوقات آنکھ ہمیشہ کے لئے ناکارہ ہو جاتی ہے۔ مگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھا جائے تو اس سے آنکھوں کی ہر قسم کی تکالیف نہ صرف ٹھیک ہو جاتی ہیں بلکہ وہ پہلے سے بھی زیادہ روشن ہو جاتی ہیں۔

شفاء القلوب میں ہے کہ "کثرت درود سے آنکھوں میں بصیرت آتی ہے باطنی اور ظاہری نور زیادہ ہوتا ہے جس کی آنکھیں دکھتی ہوں وہ یہ درود سات بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ شفا دے دیتا ہے۔ درود شریف یہ ہے۔

اللھم صل علی سیدنا محمد عبدک و رسولک النبی الامی

ایک جوان جو بد قسمتی سے نابینا ہو گیا تھا حضرت فخر الاولیاء (حضرت خواج محمد سلیمان

تونسوی) کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ یا حضرت! میں نابینا ہو گیا ہوں دعا فرمایئے کہ خداوند کریم مجھے روشنی چشم عطا کرے۔ انہوں نے فرمایا کہ میاں درود شریف پڑھا کرو۔ وہ کہنے لگا کہ میں درود تو پڑھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ درود شریف ایسی چیز نہیں کہ تو پڑھے اور پھر تیری آنکھیں روشن نہ ہوں' جب اس نے نو لاکھ پورے کئے تو خداوند کریم نے اسے بینائی عطا کی۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ صاحبزادگان مہاروے کے اقربا میں سے ایک شخص نابینا ہو گیا تھا اس نے بھی درود شریف کثرت سے پڑھنا شروع کیا ایک ماہ میں فائز المرام ہو کر بینا ہو گیا۔

(خاتم سلیمانی ص ۱۳۹)

آنکھوں میں سرمہ ڈالتے وقت درود کمالیہ کو پڑھنے سے آنکھیں روشن رہتی ہیں اور تمام بیماریوں سے محفوظ رہتی ہیں۔

(شفاء القلوب ص ۱۹۲)

زکام کا علاج: "صلوٰۃ الابرار" میں یہ واقعہ درج ہے کہ شیخ ابو عمران شیخ ابو علی کے گھر مہمان ٹھہرے اور دیکھا کہ شیخ ابو علی زکام کے دائمی مریض ہیں اور کسی قسم کی بو سونگھنے سے قاصر ہیں شیخ ابو عمران انہیں کہنے لگے کہ تم نے ابھی درود شریف کے پورے فائدے حاصل نہیں کئے۔ تم میرا ہاتھ سونگھو' میں درود پاک کا مستقل پڑھنے والا ہوں' جب انہوں نے ہاتھ سونگھ کر سانس چھوڑا تو کمرے کستوری کی خوشبو سے بھر گیا نہ صرف گھر بلکہ ہمسایوں کو بھی کستوری کی خوشبو نے بیدار کر دیا۔ اس طرح شیخ ابو علی کے مرض کا علاج ہو گیا۔

طاعون کا علاج: دوسرے امراض کے علاوہ درود شریف کے ذریعے طاعون سے بھی بچا جا سکتا ہے امام یوسف بن اسماعیل بنہانی فضائل درود میں لکھتے ہیں کہ ایک نیک آدمی نے بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف کی کثرت طاعون کو دور کرتی ہے۔

(فضائل درود ص ۳۹)

پاؤں کے سو جانے کا علاج: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص بیٹھا تھا اس کا پاؤں سو گیا آپ نے فرمایا' جو شخص تجھ کو سب سے زیادہ محبوب ہو اس کا نام لے۔ اس نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی وقت سن اتر گئی۔ ایک بار حضرت عبداللہ بن عمر کا پاؤں سن ہو گیا آپ نے بھی یہی عمل کیا اسی وقت سن اتر گئی۔

(زاد السعید ص ۱۲)

نیند کم آنے کا علاج: مولانا محمد زکریا کی کتاب میں ہے کہ نیند کم آتی ہے تو درود شریف پڑھنا چاہئے۔

(فضائل درود شریف ص ۶۷)

چنبل کا علاج: "شفاء القلوب" میں ہے کہ اگر کوئی شخص درود ہزارہ کو ایک ہزار بار پڑھ لے اور اسے پاک مٹی کے ڈلے یا پتھر پر پھونک کر چنبل یا اس قسم کے لاعلاج پھوڑے پر لگا دے تو اس درود پاک کی برکت سے اسے شفا حاصل ہو گی درود ہزارہ یہ ہے۔

اللھم صل علی سیدنا محمد و علی آل سیدنا محمد بعدد کل درۃ مائت الف مرۃ

(شفاء القلوب ص ۲۴۵)

پیاس کا علاج: علامہ یوسف بنہانی کی کتاب "فضائل درود" میں ہے کہ امام عارف باللہ سیدی شیخ عبدالغنی النابلسی نے اپنی "شرح الطلعۃ البدریۃ علی القصیدۃ المضریۃ" میں لکھا ہے کہ ہم نے جو بیان کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلواۃ و سلام کی تکرار بخار وغیرہ میں انسان سے پیاس کے غلبہ کو زائل کر دیتی ے میں نے اس کا تجربہ کیا اور بعض دوستوں کو بھی اس کی ہدایت کی انہوں نے اسے پانی کی عدم موجودگی میں حج کے راستے میں آزمایا۔

(فضائل درود ص ۶۸)

کان کی ہر قسم کی بیماری کا علاج: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کسی کے کان میں گرانی یا درد ہو تو یہ درود پڑھے۔ اس کا ثواب و اجر کے علاوہ بیماری سے نجات مل جائے گی آپ نے فرمایا کہ اگر تمام سمندروں کا پانی سیاہی بنا دیا جائے تو پھر بھی اس درود کا اجر نہیں لکھ سکتے۔

اللھم صل علی سیدنا محمد و علی آل سیدنا محمد فی الاولین والاخرین وفی الملاء الاعلی الی یوم الدین

(شفاء القلوب ص ۲۹۱)

بیماریوں سے شفا پانا: اگر درود قدسی کو بیماری کے وقت یا کسی تکلیف کے وقت اور خاص طور پر سوتے وقت بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہہ کر ورد کریں اللہ کے فضل و کرم سے ساری کی ساری زندگی ایک نمونہ بن جائے گی۔ شفاء القلوب میں لکھا ہے کہ جو شخص بیماریوں سے تنگ آ کر طبیبوں اور ڈاکٹروں سے مایوس ہو گیا ہو' وہ نہایت خلوص نیت سے جمعرات کو "درود

شفاء" کو آٹھ منزلوں میں مکمل کرے۔ ہر ایک منزل ایک دن میں مکمل کرے اور شرائط آداب کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس کا آغاز کرے انشاء اللہ کتنی ہی مصیبت ہی کیوں نہ ہو نجات پائے گا۔ جو شخص درود مقدس کو پڑھ کر اپنے اوپر دم کرے گا حق تعالیٰ اس کو تمام بلاؤں اور آفتوں اور بیماریوں سے پناہ میں رکھے گا اور اگر وہ ضعیف اور کمزور ہو گیا ہو اور اس کا ورد برابر رکھے تو انشاء اللہ اس کی عمر میں ترقی ہوگی اور صحت حاصل ہوگی۔ یہ مجرب ہے اور آزمایا ہوا ہے۔ "مدارج النبوت" میں بھی شیخ محقق علامہ عبدالحق محدث دہلوی درود شریف کے فوائد میں فرماتے ہیں کہ درود شریف بیماریوں سے شفا کا ذریعہ ہے۔ "فضائل و برکات درود شریف میں ہے کہ درود اول کو اللہ تعالیٰ نے سب سے افضل بنایا ہے۔ اس درود شریف کو پڑھنے والا محروم نہ ہو گا۔ اللہ تعالیٰ بیماریوں سے نجات دیتا ہے تکالف دور کرتا ہے' اور دینی اور دنیاوی کامیابی دیتا ہے انسان کو کسی چیز سے شفا نہ ہوتی ہو اور کسی عالم' فقیر عامل سے اس کو فیض نہ پہنچتا ہو تو درود طیب کو کم از کم ۳۱۳ بار روزانہ پڑھے۔

(فضائل و برکات درود شریف ص ۱۶۴)

نجات وبا: "فضائل الصلوٰۃ و السلام" میں درود شریف کے فائدے بیان کرتے ہوئے لکھا گیا ہے کہ وبائی امراض سے بچاؤ کے لئے درود شریف پڑھنا چاہئے۔ شفاء القلوب" میں ہے کہ "ایک دفعہ مولانا شمس الدین رحمتہ اللہ علیہ کے وقت میں وبا پھوٹ پڑی' بہت سی اموات واقع ہوئیں۔ ایک رات انہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ آپ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بارگاہ میں ہاتھ باندھ کر عرض کی یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) اس علاقے میں وباء پھیل گئی ہے۔ حضور (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) نے فرمایا کہ اگر یہ درود میری ذات پر پڑھا جائے تو اللہ تعالیٰ علاقہ بھر کو وبا سے محفوظ رکھے گا۔

اللھم صل علی سیدنا محمد و علی آل سیدنا محمد بعدد کل داء و دواء بعدد کل علتہ و شفاء

(شفاء القلوب ص ۱۹۵)

تمام ظاہری اور باطنی بیماریوں کا علاج: "آب کوثر" میں لکھا ہے کہ ایک بادشاہ بیمار ہوا بیماری کی حالت میں چھ مہینے گزر گئے کہیں سے آرام نہ آیا۔ بادشاہ کو پتہ چلا کہ حضرت شیخ شبلی رحمتہ اللہ علیہ یہاں آئے ہوئے ہیں اس نے عرض کر کے بھیجا کہ تشریف لائیں۔ جب

آپ تشریف لائے تو دیکھ کر فرمایا "فکر نہ کرو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے آج ہی آرام ہو جائے گا آپ نے درود پاک پڑھ کر اس کے جسم پر ہاتھ پھیرا تو اسی وقت وہ تندرست ہو گیا یہ برکت ساری درود پاک کی ہے۔

(آب کوثر ص ۱۳۳)

"فلاح الدارین" میں "صلوٰۃ کمالیہ" چند الفاظ کے تغیر کے ساتھ درج ہے اور وہاں لکھا ہے کہ تمام امراض میں پڑھ کر دم کریں یہ مفید اور مجرب ہے۔ صلوٰۃ المشیشیۃ کو پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کی مدد اور فتح ربانی حاصل ہوتی ہے اور صدق و اخلاص سے ہمیشہ پڑھنے والے کا سینہ کھل جاتا ہے' کاروبار میں کامیابی ہوتی ہے اور باطن اور ظاہر کی تمام آفتوں اور بلاؤں اور ظاری اور باطنی بیماریوں سے اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں آجاتا ہے اس درورد شریف کا وظیفہ دو طرح سے ہے (۱) نماز فجر کے بعد ایک مرتبہ اور نماز مغرب کے بعد ایک مرتبہ پڑھا جائے (۲) بعد نماز عصر تین بار' بعد نماز مغرب تین بار اور بعد نماز عشاء تین بار پڑھا جائے۔

(درود شریف کے فوائد ص ۲۲)

پیشاب کی بندش کا علاج: ایک شخص کو پیشاب کی بندش کا عارضہ لاحق ہوا جب وہ عالج معالجہ سے عاجز آگیا تو اس نے عالم زاہد' عارف باللہ شیخ شہاب الدین ابن ارسلان رحمتہ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا اور ان کی خدمت میں اس عارضہ کی شکایت کی آپ نے فرمایا "ارے بندہ خدا' تو تریاق مجرب کو چھوڑ کر کہاں کہاں بھاگا پھرتا ہے لے پڑھ۔

اللھم صل وسلم و بارک علی روح سیدنا محمد فی القلوب وصل وسلم علی جسد سیدنا محمد فی الاجسا دوصل وسلم علی قبر سیدنا محمد فی القبور

جب میں بیدار ہوا تو میں نے یہ درود پاک پڑھنا شروع کر دیا اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا دے دی۔

(آب کوثر ص ۱۴۱)

"سیرت رسول عربی" میں لکھا ہے "علامہ یوسف نبھانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کثیر بن محمد بن رفاعہ نے بیان کیا کہ ایک شخص عبدالملک بن سعید بن خیار جبیر کے پاس آیا اس نے اس شخص کا پیٹ ٹٹولا اور کہا کہ تجھے لا علاج بیماری ہے۔ اس نے پوچھا کیا بیماری ہے؟ ابن جبیر نے کہا دبلیہ (پیٹ کی ایک بیماری کا نام ہے) یہ سن کر وہ لوٹ آیا اور اس نے تین بار یوں دعا مانگی

(ترجمہ) اللہ اللہ اللہ میرا پروردگار ہے' میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا یا اللہ! میں تیری بارگاہ میں تیرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبی رحمت کے وسیلے سے پیش ہوتا ہوں۔ یا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں آپ کی اور اپنے رب کی بارگاہ میں آپ کے وسیلے سے پیش ہوتا ہوں کہ اس بیماری میں مجھ پر ایسی رحمت کر کہ جس سے کسی غیر کی رحمت سے مجھے بے نیاز کر دے" اس دعا کے بعد وہ پھر ابن جبیر کے پاس گیا اس نے اس کا پیٹ ٹٹولا تو کہا کہ تو تندرست ہو گیا ہے تجھے کوئی بیماری نہیں۔

(حجتہ العالمین ص 790)

قصیدہ بردہ شریف: امام شرف الدین محمد بن سعید بوصیری رحمتہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے بہت سے قصیدے مدحت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کہے تھے جن میں سے بعض وزیر زین الدین یعقوب ابن الزبیری کو پڑھ کر سنائے تھے پھر اتفاق ایسا ہوا کہ مجھے فالج لاحق ہو گیا جس سے میرا آدھا دھڑ بیکار ہو کر رہ گیا اس دوران میں قصیدہ بردہ کو نظم کرنے کے بارے میں غور وفکر کرتا رہا۔ بالآخر اپنے نتائج فکر کو اس قصیدے کی شکل میں ڈھالنے کے قابل ہو گیا۔ اس نعتیہ قصیدے کو وسیلہ بنا کر رو رو کر دعا مانگتا رہا پھر اپنی پلکوں پر لرزتے ہوئے آنسوؤں کی سوغات لئے سو گیا خواب میں زیارت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نصیب ہوئی حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دست مبارک میرے مفلوج بدن پر پھیرا جس سے میرا روں روں فرط مسرت سے جھوم اٹھا۔ بیدار ہوا تو اپنے آپ کو بالکل تندرست پایا۔ اسی زمانے میں اس قصیدے کی شہرت جب بہاء الدین وزیر ملک ظاہر کو پہنچی اس نے فوراً" قصیدے کی ایک نقل اپنے پاس رکھ لی اور اس سے کئی دینی اور دنیوی فائدے حاصل کئے مثلاً" سعد الدین خارجی کی آنکھوں کا مرض ہو گیا ایسا لگتا تھا کہ جیسے اب آنکھیں جاتی رہیں کہ کسی نے خواب میں بتایا کہ قصیدہ بردہ شریف کو اپنی آنکھوں پر رکھو چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور اس کو پڑھا اس قصیدہ کی برکت سے آنکھوں کی تکلیف جاتی رہی اور اللہ تعالیٰ نے اسے شفاء کلی سے نوازا۔

قصیدہ بردہ شریف دل کی زبان میں آقا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف و ثناء ہے۔ کتابوں میں مذکور ہے کہ شفائے امراض کے لئے یہ قصیدہ مبارکہ پڑھنے سے پہلے اور قصیدہ پڑھنے کے بعد سترہ مرتبہ یہ درود شریف پڑھا جائے۔

اللھم صل علی سیدنا محمد النبی الامی و علی آلہ و بارک وسلم

پھر قصیدہ شریف کے آغاز میں جو دو اشعار بالالتزام پڑھنے کی تلقین کی ہے ان میں سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پیش کیا گیا ہے۔

الحمد للہ منشی الخلق من عدم ثم الصلوٰۃ علی المختار فی القدم

مولای صل وسلم دائما ابدا علی حبیبک خیر الخلق کلھم

(سب تعریف اللہ کی جو مخلوق کو عدم سے پیدا کرنے والا ہے' پھر ان پر جو قدیم سے مختار ہیں اے میرے مالک! ہمیشہ اپنے حبیب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر درود اور سلام بھیج جو ساری مخلوق سے بہتر ہے)

(برکات بردہ ص ۱۱۰)

قصیدہ بردہ کے آخری دو شعر یہ ہیں۔

وا ذن لسحب صلوٰۃ منک دائمۃ علی النبی بمنھل و منسجم

والآل و الصحب ثم التابعین لھم اھل التقی و النقی و الحلم والکرم

(اور یا اللہ تو اپنے پاس سے اپنے خاص درود کے بادلوں کو اجازت دے کہ وہ ہمیشہ ہمیشہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر برستے رہا کریں اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل' اصحاب اور تابعین عظام پر کہ وہ سب کے سب اہل تقویٰ و طہارت اور اصحاب حلم و کرم تھے)

(برکات بردہ ص ۲۱۰)

دنیا بھر میں آج بھی اس قصیدے کو شفائے امراض کے لئے پڑھا جاتا ہے کوئی بیمار ہو اور اس قصیدے کے وسیلے سے دعا مانگے تو اسے شفا حاصل ہو جاتی ہے حکیم الامت علامہ اقبال رحمت اللہ علیہ کو گلے کی تکلیف تھی اور علاج کے سلسلے میں وہ دو بار بھوپال بھی گئے پروفیسر صلاح الدین محمد الیاس برنی (جن کا مجموعہ نعت "معروضہ" کے نام سے چھپ چکا ہے اور وہ معرکت الارا کتاب "قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ" کے مولف ہیں) کے نام ۱۳ جون ۱۹۳۶ء کو ایک خط لکھتے ہیں "۳۰ اپریل کی رات ۳ بجے کے قریب میں اس شب بھوپال میں تھا' میں نے سرسید کو خواب میں دیکھا پوچھتے ہیں کہ تم کب سے بیمار ہو' میں نے عرض کیا دو سال سے اوپر مدت گزر گئی ہے۔ فرمایا حضور رسالت ماب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کرو' میری آنکھ اسی وقت کھل گئی اور اس عرض داشت کے چند شعر' جواب طویل ہو گئی ہے' میری زبان پر جاری ہو گئے۔

انشاء اللہ ایک مثنوی فارسی "پس چہ باید کرد اے اقوام شرق" نام کے ساتھ عرض داشت شائع ہو گی۔ ۴ اپریل کی صبح سے میری آواز میں کچھ تبدیلی شروع ہوئی۔ اب پہلے کی نسبت آواز صاف تر ہے اور اس میں وہ رنگ عود کر رہا ہے جو انسانی آواز کا خاصہ ہے۔

شاعر مشرق حکیم الامت علامہ اقبالؒ کی یہ عرض داشت "در حضور رسالت ماب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے نام سے" پس چہ باید کرد کے ساتھ شائع ہوئی ہے اور اس کے شروع میں بھی تحریر ہے "شب سہ اپریل ۱۹۳۶ء کہ دردار اقبال بھوپال بودم' سید احمد خان رحمتہ اللہ علیہ' او خواب دیدم' فرمودند کہ از علالت خویش در حضور رسالت ماب (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) عرض کن"

اس عرض داشت میں علامہ نے کہا:

چوں بصیری از تومی خواہم کشود۔ تاچمن باز آید آن روزے کہ بود
مہر تو برعاصیاں افزوں تراست۔ در خطا بخشی چو مر مادر است
با پرستاران شب دارم ستیز۔ باز روغن در چراغ من بریز

ان اشعار کے حاشیے میں لکھا ہے "بصیریؒ مشہور عربی قصیدہ بردہ کا مصنف یہ قصیدہ حضور رسالت ماب (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کی نعت میں سے روایت ہے کہ بصیریؒ کا قصیدہ بارگاہ نبوی میں مقبول ہوا اور مصنف کو فالج سے نجات ملی"

علامہ نے "رموز بیخودی" میں بھی اپنے ممدوح کے حوالے سے بحضور رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم عرض حال کی۔

اے بصیریؒ را روا بخشندہ
بربط سلما مرا بخشندہ

یہاں حاشیے میں ہے "بصیری" مصنف قصیدہ بردہ جس نے عالم رویا میں نبی کریم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کو اپنا مشہور قصیدہ **امن تذکر جیران بذی سلم**---- الخ" سنایا۔ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اس کے صلے میں خوش نصیب بصیریؒ کو اپنی چادر مطہر عطا فرمائی" سید سلیمان ندوی کے نام اپنے ایک خط میں علامہ نے "اے بصیری را روا بخشندہ" کے حوالے سے ایک دوسری روایت کے مطابق بصیریؒ کو جذام کا بیمار لکھا ہے۔ "بصیریؒ" کے متعلق بھی یہی واقعہ مشہور ہے۔ فرق صرف اس قدر ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بصیریؒ کو

جذام سے نجات دلائی۔"

(اقبال نامہ جلد ا ص ۹۴)

حکیم الامت علامہ اقبال کو بھی امام بو صیری رحمتہ اللہ علیہ کے حوالے سے شفا ملی۔ کئی سال پہلے میرے والد "ایڈیٹر نعت" ایک حادثے میں شدید زخمی ہو گئے اور ان کی ٹانگ ٹوٹ گئی اپنی بیماری کے دوران انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تعریف و توصیف میں تر زبانی کی تو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تعریف کے صدقے میں انہیں صحت عطا فرمائی۔ ان کے اس پہلے مجموعہ نعت کا نام وَرَفَعْنَالَکَ ذکر ہے انہوں نے اس کا انتساب امام بو صیریؒ کے نام یوں کیا "حضرت علامہ بو صیری علیہ الرحمہ کے نام۔۔۔۔۔ انہوں نے قصیدہ بردہ لکھا تو حبیب کبریا علیہ التحیتہ والثناء کے کرم سے انہیں صحت عطا ہوئی میں نے یہ نعتیں کہیں تو شافی مطلق نے مجھے طویل علالت سے نجات بخشی۔"

یہ سبزہ درود کے صدقے میں

حضور سرور کائنات فخر موجودات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تمام دنیاؤں کے لئے رحمت بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ یہ رحمت ہر چیز پر چھائی ہوئی ہے۔ ہر جاندار اور بے جان چیزوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے محبت کی اور حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ان سب پر اپنی رحمتیں، اپنی برکتیں اور اپنی شفقتیں نچھاور فرمائیں۔

دوسری جان دار اور بے جان چیزوں کی طرح درختوں، پھولوں اور پتوں کی محبت و عقیدت کا اظہار بھی اس طریقے سے ہوتا ہے کہ جب درخت حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو دیکھتے تو ادب کے باعث حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے مبارک قدموں پر جھک جاتے تھے۔ ان کی یہ ادا خدا تعالیٰ کو اس قدر پسند آئی کہ جنت میں بھی درختوں کو موجود رکھا۔ یہ بات اس طرح ثابت ہوتی ہے کہ "فضائل صلوٰۃ و سلام" میں لکھا ہے حضرت آدم علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے فرمایا اے میرے بیٹے جب اللہ تعالیٰ نے مجھے جنت میں سکونت بخشی تو جنت کے ہر محل اور بالا خانے پر اسم گرامی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم لکھا ہوا پایا۔ اور بیشک حوران بہشتی کی پیشانیوں پر اور جنت کے ہر درخت کے پتے پتے پر طوبیٰ کے پتوں پر اور فرشتوں کی آنکھوں کے درمیان اسم گرامی لکھا ہوا پایا۔ میرے بیٹے! اس شان والے محبوب کا ذکر کرتے رہنا کیونکہ

فرشتے بھی ہر گھڑی ہر ساعت عظمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ڈنکے بجاتے رہتے ہیں۔ درختوں میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ محبت و پیار کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان میں کوئی ایسی جاذبیت پیدا کر دی ہے کہ جب بھی کوئی انسان سبزہ دیکھتا ہے تو اسے دیکھنے سے اس کی آنکھوں کو سکون ملتا ہے اور دل میں ٹھنڈک سی پڑ جاتی ہے اسی طرح اگر کوئی سخت بیمار پڑ جائے تو بعض اوقات اس کو پہاڑی مقامات پر بھیج دیا جاتا ہے اور پہاڑوں میں سبزہ ہی سبزہ دیکھ کر ٹھنڈک اور راحت سے مریض کے دل کو سکون محسوس ہوتا ہے اور وہ شفایاب ہو جاتا ہے چونکہ سبزے سے انسان کا دل بے حد مسرور ہوتا ہے اور اسے روحانی خوشی ہوتی ہے اس لئے سبزہ کو دیکھ کر درود شریف والا انسان ایک طرف تو اللہ تعالیٰ، فرشتوں، پیغمبروں، صحابیوں، ولیوں، بزرگوں بلکہ خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت پر عمل کر رہا ہوتا ہے اور دوسری طرف تمام دوسری جاندار اور بے جان اشیاء کے ساتھ ساتھ درختوں، پتوں اور پھولوں کی ہم زبانی بھی کر رہا ہوتا ہے حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مکہ کی اطراف میں گیا۔ راستے میں کوئی پہاڑ اور کوئی درخت ایسا سامنے نہ آیا جس نے یہ کہا ہو **الصلواۃ والسلام علیک یا رسول اللہ**

(فضائل صلوات و سلام ص ۱۲۶)

درختوں اور پودوں کو مزید حسین بنانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے انہیں پھولوں کا تحفہ دیا اور یہ تحفہ اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پسینہ مبارک سے پیدا ہوا ہے نیز ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب میں معراج سے واپس آیا تو میرے پسینے کا ایک قطرہ زمین پر گرا اور اس سے گلاب پیدا ہوا لہٰذا جس کو میری خوشبو سونگھنے کا شوق ہو وہ گلاب کا پھول سونگھے۔ (فلاح الدارین ص ۵۹)

شفاء القلوب میں لکھا ہے "پھول سونگھتے وقت درود پڑھنا باعث ثواب ہے" ثواب حاصل نہ ہو کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پسینہ مبارک جو پھولوں میں چھپا ہوا ہے۔ ظاہر ہے کہ جب ہمیں اپنے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشبو سونگھنے کا شرف حاصل ہو گا تو پھر ہمارے منہ سے درود و سلام کا جاری ہونا ہمارے لئے باعث ثواب کے ساتھ ساتھ باعث برکت اور باعث نجات بھی ہو گا اس موقع پر حسن رضا بریلوی فرماتے ہیں:

چمن کیونکر نہ مہکیں، بلبلیں کیونکر نہ عاشق ہوں

تمہارا جلوہ رنگیں بھرا پھولوں نے داماں میں

(ذوق نعت ص ۵۹)

حضورؐ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت کے متعلق نعتیں لکھتے ہوئے بھی شعرا نے پھولوں اور بہار وغیرہ کا ذکر کیا ہے آقا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس دنیا پر تشریف لائے اور ان کے آنے سے کائنات عالم میں بہار آگئی۔

(ظہور قدس ص ۳)

سبزے اور پھولوں کو دیکھ کر درود شریف پڑھنے والے کی بہت فضیلت ہے اور ان گنت ثواب ہے کیونکہ شب معراج حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ایک فرشتے کو دیکھا اس کے پانچ لاکھ منہ تھے اور ہر منہ سے جدا جدا آوازیں آتی تھیں اور ہر آواز کے ساتھ وہ تسبیح الٰہی بیان کرتا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبرائیل علیہ السلام سے دریافت فرمایا کہ یہ فرشتہ کون ہے؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے بتایا یا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس طرح ایک پھولدار درخت پر بیشمار پھول لدے ہوئے ہیں اگر کوئی شخص ان پھولوں کو دیکھ کر آپ پر درود پڑھتا جائے تو اسے ایک ایک درود کے بدلے اس فرشتے کی تسبیحوں کا ثواب ملے گا"

ابو انیس حضرت محمد برکت علی لدھیانوی کی کتاب "صلون علی النبی" میں لکھا ہے کہ "صلحائے امت میں سے ایک صاحب موسم بہار میں صحرا کی طرف باہر نکلے اور انہوں نے سرسبز درختوں اور پھولوں اور کلیوں کا مشاہدہ کیا تو یہ درود شریف پڑھا "اے اللہ! درود بھیج محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ان درختوں کے پتوں کے شمار کے برابر اور درود بھیج حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بارش کے قطروں کے برابر اور درود بھیج حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر خشکیوں اور سمندروں کے جانوروں کے شمار کے مطابق تو ہاتف غیبی نے آواز دی کہ اے درود بھیجنے والے ان کلمات کا ثواب لکھنے کی وجہ سے تو نے کراماً کاتبین کو مشقت میں ڈال دیا ہے اور حد سے زیادہ درجات کا مستحق ٹھہرایا گیا ہے اور کہا کہ نئے سرے سے نئے اعمال بجالا کیونکہ تیری ساری برائیوں کو بخش دیا گیا ہے۔ یہی واقعہ آب کوثر میں بھی درج ہے مگر اس میں اس بات کا اضافہ ہے کہ اس آواز نے درود شریف پڑھنے والے کو جنت کی خوشخبری دی۔

(آب کوثر ص ۲۳۴)

درود رحمت کا رد عمل ہے

جناب رفیق احمد باجوہ صاحب تحریر فرماتے ہیں:

تخلیق کائنات سے خالق کائنات کا واضح مقصد' زمین پر اپنا خلیفہ مقرر کرنا تھا اور ان گنت برسوں کے بعد آخر وہ گھڑی' جب انسانی طبع کی پرورش و تربیت کے پے در پے ہزار ہا تجربات کے بعد کائنات و ماوراء کائنات ایک ہستی سے آگاہ ہوئے جسے خود خالق نے اپنی تمناؤں کا اپنے معیار کا انسان یعنی "عبدہ" قرار دیا یہی وہ ہستی ہے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہلائی محمد ایک ایسا نام ہے جو تاریخ انسانیت میں پہلی بار استعمال ہوا..... کہ محمد کہلانے کا حق دار ہی وہ ہوتا ہے' جس کی وہ بھی تعریف کرے جس کے سوا کسی کو تعریف سزاوار نہ ہو' سازگار نہ ہو۔

رب العالمین اور رحمتہ اللعالمین کے اس خلقی تعلق کا یوں آشکار ہو جانے سے عالم انسان کی گویا تقدیر بدل گئی۔ رب العالمین نے جب حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو عالمین کے لئے رحمت کہا تو واضح ہے کہ آپ کو زمان و مکاں اور لا زمان و لامکاں اور فاصلے میں محدود ہے' رحمت نہ تھے بلکہ جو کچھ زمان و مکاں اور لا زمان و لا مکاں کی ہر دو کائناتوں میں موجود ہے' اس سب کچھ کے لئے رحمت تھے۔ جو آشکار ہے' اس کے لئے بھی' اور جو بھی آشکار نہیں' اس کے لئے بھی ایک رحمت..... جو ازل سے پہلے بھی کار فرما تھی اور ابد کے بعد بھی کار فرما رہے گی۔ رحمت' جس کا ہونا اس لئے لازم و لابدی تھا کہ وہ نہ ہوتی تو حیات کائنات اس کامل اہتمام و انتظام کے ساتھ رواں دواں نہ ہوتی۔

آشکار ہونے سے پیشتر حضور (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) وہ قوت تھے جو کائنات اور ماوراء کائنات کا جملہ تخلیقات کے نظام کو منشاء الٰہی کے مطابق قائم و دائم رکھے ہوئے تھی۔ یہ قوت اگر نہ ہوتی تو نظم کائنات بھی نہ ہوتا۔ اس قوت کو محمدؐ کے نام سے اس لئے آشکار کیا گیا تاکہ انسانی زندگی اور کائنات کی زندگی میں ہم آہنگی پیدا ہو سکے۔ کار انسان اور کار کائنات میں تصادم نہ رہے۔ کاروبار حیات انسانی بھی انہی اصولوں پر چلایا جائے جو کاروبار کائنات کے رہنما اصول ہیں..... کائنات اور انسان میں دوستی ہو جوائے اسی کو دین اسلام کہتے ہیں کہ انسان اللہ کا خلیفہ بن کر انسانی زندگی کو منشاء الٰہی کے مطابق چلانے کا اہل ہو اور اس پر کار بند ہو جائے' انسان اپنی صلاحیتوں کو ان کے کمال تک بروئے کار لا سکے' انسان کسی اور کا عبد نہ رہے۔

ہر تخلیق کی کارکردگی اس قوت کی محتاج ہوتی ہے اس کی کارکردگی کے نظام کو قائم رکھے ہوئے ہو۔ یہی قوت ہر تخلیق کے لئے رحمت کہلاتی ہے۔ یعنی اللہ جس قوت کو اپنے رحیم

ہونے کے لئے بروئے کار لاتے ہیں' اس کو رحمت کہتے ہیں۔ اگر اللہ نے حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے عالمین کے لئے رحمت ہونے کا اعلان کیا تو اس میں نہ محض تعریف تھی' نہ اس تعریف میں کوئی مبالغہ تھا۔ ایک حقیقت تھی جو بیان ہوئی تاکہ انسانیت آگاہ ہو۔

علم کی دنیا میں قرآن پاک کا مقام یہ ہے کہ اللہ نے انسانی زندگی میں پہلی بار انسانوں پر راز ہائے کائنات افشا کر دیئے۔ دوسرے رازوں کی طرح حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا عالمین کے لئے رحمت ہونا بھی ایک راز تھا جو خوشا و تے و خوشا قسمتے' بیان ہو گیا۔ اور مبارک ہیں وہ لوگ جو اس راز کو پا گئے اور ان کے ہو گئے نزول قرآن یوں بھی کوئی معمولی واقعہ تھا۔ کائنات میں کسی نے یہ بار نہ اٹھایا۔ پہاڑوں پر نازل ہوتا تو روئی کے گالوں کی طرح اڑ گئے ہوتے چنانچہ اس کے نزول کے لئے خالق کائنات اس قوت کو بروئے کار لائے جو نظام کائنات کو باقاعدہ رکھے ہوئے تھی اور رحمت کہلاتی ہے۔

یہ امر غور طلب ہے کہ اس راز سے پردہ اٹھاتے ہوئے یہ نہیں کہا گیا کہ ہم نے آپ کو عالمین کے لئے بطور رحمت تخلیق کیا بلکہ یہ کہا کہ آپ کو بطور رحمت ارسال کیا۔ گویا رواں دواں کیا..... جہاں رحیم ہوتا ہے وہاں رحمت تو موجود ہوتی ہے بات فقط کار فرما کرنے کی ہوتی ہے۔ نظام عالمین میں اگر رحمت کار فرما نہ ہوتی تو عالمین ساکت ہوتے۔ نہ تحرک ہوتا نہ تغیر۔ رحیم ہونے کی صفت جب بھی کار پرداز ہوتی ہے' رحمت کار فرما ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کائنات کو ایک خاص مطلوبہ نظام ہی میں رکھنے کے لئے اپنی ایک خاص صفت کو بروئے کار لائے وہ صفت جب عمل میں آئی تو رحمت کہلائی..... وہ غیر آشکار ہو تو اس کا عملی نام رحمت ہے۔ آشکار ہو جائے' وجود میں آ جائے تو "محمد" (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہلاتی ہے۔

اس قوت کو آشکار کرنے اور وجود میں لانے کے لئے جو دو قوتیں استعمال کی گئیں انہیں سوز و نور کہتے ہیں۔ سوز و نور کی آمیزش سے وہ "انرجی" پیدا ہوتی ہے جو حیات کائنات کی واحد ضمانت ہے۔ عام انسان کے جسم میں اس "انرجی" کی رو چونکہ گزر جاتی ہے' اس لئے اس انرجی کے چھوتے ہی انسان کی موت واقع ہو جاتی ہے۔ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے جسم مبارک کو اس "انرجی" کو سمو لینے کی خاصیت حاصل تھی یہی راز "یُوحٰی اِلیّ" میں بیان ہے اور یہی وہ انرجی ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم اور عرش الٰہی میں رابطہ رکھے ہوئے تھی۔ یہ انرجی جب آگے گزر نہ پائے' سرکٹ میں آجائے تو روشن ہو جاتی ہے۔ آپؐ چونکہ اس

انرجی کو سموئے ہوئے تھے اس لئے آپؐ کا سایہ نہیں تھا کہ نور کا سایہ نہیں ہوتا۔

اس تمہید کے بعد یہ امر غور طلب ہے کہ کون سی اہم کارکردگی ہے جو حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ذریعے سرانجام پا رہی ہے کہ اللہ بھی ان پر درود بھیجتے ہیں' اللہ کے فرشتے بھی اور انسانوں کو بھی تلقین ہے کہ تم بھی ایسا ہی کیا کرو' اللہ اور فرشتوں کے ہم نوا رہا کرو۔ صلواۃ و درود کا حق دار فقط وہی ہوتا ہے جس پر کوئی گلہ' کوئی شکوہ نہ ہو۔ جس سے گلہ ہو' جس پر شکوہ ہو اس پر درود نہیں بھیجا جاتا۔ چنانچہ متعلقہ آیہ کریمہ میں یہ راز بیان ہو رہا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ایسے انسان کامل ہیں کہ اللہ کو ان سے کوئی گلہ' کوئی شکوہ نہیں ہے لہٰذا وہ درود بھیجتا ہے۔ فرشتوں کو بھی ان سے کوئی گلہ' کوئی شکوہ نہیں ہے لہٰذا وہ بھی درود بھیجتے ہیں' اور اے مسلمانو! آپ وہ سراپا رحمت ہیں کہ تم کو بھی حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کوئی گلہ' کوئی شکوہ نہیں ہو گا لہٰذا لازم ہے کہ تم بھی ان پر درود بھیجو۔

یہ بات دعویٰ سے بلا خوف تردید کہی جا سکتی ہے کہ گزشتہ چودہ صدیوں میں کوئی شخص حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے شکوہ کناں نہیں ہوا۔ شکوہ نہ ہونے کی کیفیت ہی سے یہ امر ثابت و واضح ہے کہ امت اور حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا رشتہ کتنا گہرا ہے پھر بھلا کسی کو رحمت سے بھی شکوہ ہو سکتا ہے۔ درود کیا ہے؟ رحمت کے نزول پر قلب انسانی کا رد عمل۔ ہر کوئی اپنی زندگی کو ٹٹول لے' دوستوں سے' اعزہ و اقارب سے' ماں باپ بھائی بہنوں سے حتیٰ کہ چاند سورج' دن رات' بادلوں' بہار' خزاں..... بلکہ اللہ تک سے شکوہ کناں رہا ہو گا..... مگر حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ذات اقدس سے کوئی شکوہ نہ کبھی کسی کو ہوا نہ ہو گا' کہ یہی تقدیر نظم کائنات ہے۔

دوران صلواۃ ہم قیام میں ہوں تو اللہ سے ہم کلام ہوتے ہیں' اس کے رب العالمین ہونے' اس کے الٰہ ہونے' تعریف کے صرف اسی کو سزا وار ہونے' اس کے رحمٰن و رحیم اور مالک ہونے کا اقرار و اعلان کرتے ہیں پھر جن کے فیض سے ہمارے اور ہمارے خالق کے درمیان فاصلے معدوم ہوئے' ہم معراج کی کیفیت میں آ گئے' ہم نے وقت اور فاصلے کو شکست دے دی' غائب تھے حضور میں آ گئے..... تشہد میں ان کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ تشہد میں انسان کی وہی کیفیت ہوتی ہے' وہی مقام ہوتا ہے جو زمین پر سربلند پہاڑوں کا ہوتا ہے قیام کے وقوع پذیر ہونے کے بعد مقیم کے ڈول جانے کا خطرہ یا خدشہ نہیں رہتا کہ مقیم تشہد میں آ جاتا ہے ایمان و

ایقان کا یہ پہاڑ اس کیفیت میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مخاطب ہوتا ہے..... اللہ کا فیضان جاری ہوا تو انسان سر بسجدہ ہو گیا' **سبحان ربی الاعلی** پکار اٹھا۔ حضور کا فیضان جاری ہوا تو **صل علی** بلند ہوا۔

انسان اللہ اور رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے ہم کلام ہونے کی لذتوں کے زیر اثر اعلان کرتا ہے کہ میں نے دونوں کو دیکھ لیا' دونوں کو پالیا چنانچہ اب میں گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس کے رسولؐ ہیں' عبد اور انسان کامل بھی۔ ان کیفیتوں سے گزرنے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے کے بعد وہ انسان اس قابل ہوتا ہے کہ وہ یہ اعلان کرے کہ ہمیں اپنے دائیں بائیں کے لئے سلامتی ہوں۔ یوں تو کوئی وجہ ہے کہ دایاں بایاں پکار نہ اٹھے کہ ہم پر سلامتی بھیجنے والے' ہم تیرے لئے سلامتی ہیں۔ درود اس لئے بھی پڑھا جاتا ہے کہ ملاقات ہو گئی اور اس لئے بھی کہ ملاقات ہو۔ ایک مقام "السلام علیک ایھا النبی" کا ہے اور ایک **اللھم صل علی** کا ایک مقام ہوش ہے اور ایک مقام جذب۔ہوش و جذب میں اگر اعتدال نہ رہے تو انسان شاہد نہیں ہوتا۔ شاہد کون ہوتا ہے؟ جو دیکھ بھی سکے اور بتا بھی سکے سن بھی سکے اور سنا بھی سکے محسوس بھی کرے اور احساس دلا بھی سکے۔ ہوش و جذب متوازن نہیں ہوں گے تو ہو سکتا ہے' دیکھ سکو مگر بتا نہ سکو۔ یا پھر یونہی بتاتے رہو مگر دیکھ نہ سکو۔ یا دیکھ پاؤ تو پہچان نہ سکو۔

اللھم صل علی محمد کی ایک کیفیت یہ بھی ہے کہ انسان دیکھ بھی لیتا ہے اور دکھا بھی سکتا ہے ہر چند کہ رحیم کو دیکھنے کی صورت ہوتی ہے مگر رحیم میں رحمت مرئی ہوتی ہے' دیدنی نہیں ہوتی۔ سمجھی جا سکتی ہے' محسوس نہیں کی جا سکتی۔ یہ دکھا دینے' محسوس کروا دینے ہی کے لئے تھا کہ عالمین کی رحمت کو آشکار کیا گیا۔ یہ دکھا دینے' محسوس کروا دینے ہی کے لئے تھا کہ بعالمین کی رحمت کو آشکار کیا گیا اسے وجود میں لا کر محمدؐ اسم دیا گیا اور یوں انسانوں کے لئے یہ ممکن ہوا کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھنے کے آداب یہ ہیں کہ حلیہ ذہن نشین کرنے کی کوشش کرنے کی کوشش نہ کی جائے۔ نگاہوں میں بسایا جائے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمتوں کا انداز یہ بھی ہے کہ آپ کی قربتیں فرقت آشنا نہیں ہوتیں۔ آپ جو فاصلے ایک دفعہ ختم کر دیں' دوبارہ وارد ہونا ممکن نہیں ہوتا۔ یٰسین' طٰہٰ' مزمل' مدثر آپ کی رحمتوں کے سوتوں کے صفاتی و ذیلی القاب ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم پر سلام بھیجے' وہی اسی لمحے اس کا اہل ہو جاتا ہے کہ اپنے آپ پر سلام بھیج سکے' انسانیت پر سلامتی وارد کر سکے انسانوں کو اس سے بڑھ کر اور کیا مقام درکار ہو گا اور یہ مقام حاصل کرنے کے لئے اس سے آسان نسخہ اور کیا ہو کہ سلام بھیجو اور مجسم اسلام ہو جاؤ۔ لیکن نظم کائنات یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام بھیجے بغیر اس مقام کا حصول ممکن نہیں جو لوگ حضورؐ پر سلام نہیں بھیجتے' اپنی ذات سے لڑتے رہنا اور پھر آپس میں لڑتے رہنا ان کا مقدر ہو جاتا ہے سلامتی گویا ان سے روٹھ جاتی ہے اگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام بھیج دیا جائے تو اپنے آپ پر سلام بھیجنے کی اہلیت کو کوئی معطل نہیں کر سکتا انسان کی تمام محرومیوں کا علاج حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام بھیجنا ہے۔ جونہی حضور کو سلام کہو گے' **السلام علینا و علی عباد اللہ الصالحین** کہنے کے حق دار بن جاؤ گے۔ انسانوں کو اگر اپنی سلامتی درکار ہے' ان کی زندگی کا مدعا سلامتی کا حصول ہے تو آپؐ پر سلام بھیجیں اور سلامتی کو اپنا مقدر بنالیں۔

صلواۃ کی عبارتیں محض روایتیہ نہیں ہیں۔ ان کا تسلسل مشروط ہے' منزل بہ منزل ہے۔ جو عالمین کی رحمت پر سلام بھیج رہا ہوتا ہے' وہ رحمتوں سے اپنا رابطہ مضبوط کر رہا ہوتا ہے' رحمتوں کو اپنا مقدار بنا رہا ہوتا ہے جیسے اللہ کی حمد صلواۃ کا لازمی جزو ہے' اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام و درود بھی شرط لازم ہے دوران صلواۃ درود بھیجتے وقت اللہ کی حمد اور اس کے حمید ہونے میں رشتہ قائم رکھنا بھی ضروری ہے۔ یہ رشتہ اس وقت تک قائم نہیں ہو سکتا جب تک انسان اس کی تعریف نہ کرے جس کی تعریف اللہ کر رہا ہو۔ ممدوح سے واسطہ قائم کئے بغیر حمد بھی ادھوری رہتی ہے اور جس کی حمد کی جا رہی ہو' اس کا حمید ہونے کے ساتھ ساتھ مجید ہونا بھی ضروری ہے' غور کریں کہ کیا تشہد کے بغیر صلواۃ مکمل ہو سکتی ہے کیا بغیر سلام کے تشہد مکمل ہوتا ہے۔ کیا درود پڑھے بغیر تشہد کے کیف کے تقاضے پورے ہوتے ہیں۔ کیا صلواۃ کے دوران درود پڑھے بغیر اپنے لئے' اپنے والدین کے لئے رحمت' مومنین کے لئے مغفرت کی دعا کی جا سکتی ہے۔ کیا یہ واضح نہیں ہے کہ صلواۃ گزار کی زبان سے درود سنتے ہی اللہ تعالیٰ اتنے خوش ہو جاتے ہیں کہ وہ اپنی' والدین کی اور مومنین کی مغفرت طلب کرنے کا مناسب ترین لمحہ ہوتا ہے۔ یہ صرف درود شریف پڑھنے کے بعد ہی ہے کہ صلواۃ گزار یہ دعا مانگنے کے اہل ہو جاتا ہے کہ اسے اور اس کی اولاد کو صلواۃ قائم کرنے والا بنا۔ کیا درود کا پڑھنا ہی ان دعاؤں کی قبولیت کا سبب نہیں بن جاتا۔ لازم ہے کہ ہم عالمین کی رحمت سے جو آشکار نہیں ہے' اور اس رحمت

سے بھی جو آشکار ہے' آگاہ بھی رہیں اور متعلق بھی..... یوں کہ تعلق محض نہ کوئی مقررہ انداز ہوتے ہیں..... محبت جو دل میں رقصاں ہوتی' نگاہوں میں تیرتی ہے..... محبت جو نہ اوقات کی پابند ہوتی ہے' نہ فاصلوں کی ..... محبت جو ماحول کی' زمانے کی اور اس کی وارداتوں کی پابند نہیں ہوتی..... محبت جو ہوتی ہے تو اپنی تمام تر وسعتوں کے ساتھ ہوتی ہے اور پھر کم نہیں ہوتی..... محبت جو فراق میں بے قرار نہیں رکھ رہی ہوتی' وصال میں بھی بیدار رکھتی ہے۔

دوران صلواۃ' اللہ اور رسولؐ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے صیغہ حاضر متکلم میں یوں معروضات پیش کر کے جیسے انسان روبرو ہو' دراصل صلواۃ گزار ذرا تفصیل سے وہی کچھ کہہ رہا ہوتا ہے جو وہ کلمہ طیبہ **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ** ادا کرتے وقت کہتا ہے گویا کلمہ طیبہ صلواۃ کا مخفف اور صلواۃ طیبہ کی وضاحت ہے جس طرح "محمد رسول اللہ" کہے بغیر کلمہ کی تکمیل نہیں ہوتی اسی طرح تشہد میں رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر صلواۃ (درود) بھیجے بغیر صلواۃ کی تکمیل نہیں ہوتی۔ جو مقام سورۃ الفاتحہ میں الحمد کو حاصل ہے وہی مقام تشہد میں "السلام علیک ایھا النبی" کو حاصل ہے جو مقام **صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنعَمتَ عَلَیہِم** کا ہے وہی **اللھم صل علی محمد** کا ہے **اَنعَمتَ عَلَیہِم** کو **کما صلیت علی ابراہیم و علیٰ ال ابراہیم** کے ساتھ متوازی رکھ کر پڑھیں تو تصوف کا یہ راز بالکل واضح ہو جاتا ہے جب انسان نے **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ** پکارا گویا اس نے صلواۃ مختصر ادا کی۔ جب اس نے صلواۃ گزاری تو گویا اس نے کلمہ طیبہ کی وضاحت بیان کی۔ سورۃ الفاتحہ کا مقام بار بار دہرائی ہوئی سات آیات سبعاً" من الثانی کا ہے۔ درود پاک کا وہی مقام ہے جو سورۃ الفاتحہ کے فیضان کا ہے آیت اور اس کے فیضان میں وہی تعلق ہے جو عاشق اور عشق میں ہوتا ہے سورۃ الفاتحہ کی سات آیات سے سات رنگ پیدا ہوتے ہیں جو مجتمع ہو کر نور بن جاتے ہیں۔ سورۃ الفاتحہ کی زبان میں "نور الہدیٰ" کہا گیا ہے کلمہ طیبہ' سورۃ الفاتحہ' صلواۃ اور قرآن تفصیل در تفصیل کا اجتماع ہے۔ درود سورۃ الفاتحہ کے سات رنگوں کے جلال کو اکرام میں تبدیل کر دیتا ہے۔ **اِقرَا بِاسمِ رَبِّکَ الَّذِی خَلَقَ**○ اور **اِقرَا وَرَبُّکَ الاَکرَمُ** میں پنہاں وہ راز جو انسان کو **عَلَّمَ الاِنسَانَ مَا لَم یَعلَم** کی منزل سے آشنا کر دیتا ہے صلواۃ و درود میں بھی پنہاں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مہلت و توفیق دی تو پھر کبھی تفصیل سے تحریر ہو گا۔ یہ امر بھی غور طلب ہے کہ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا اسم مبارک زبان پر آتے ہی اگر لازم ہے کہ درود پڑھا جائے یا مناسب نہ ہو گا کہ جب بھی کلمہ طیبہ پڑھا جائے' درود

بھی پڑھا جائے کیونکہ کلمہ طیبہ پڑھتے وقت تو حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا اسم مبارک زبان پر آتا ہے۔

(رسالہ نعت ص ۱۱)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرب کا ذریعہ

جناب فیاض حسین چشتی صاحب تحریر فرماتے ہیں:

یہ اصول دائمی ہے کہ جو کسی کا جتنا زیادہ اطاعت گزار ہوتا ہے' اتنا ہی اس کے زیادہ قریب ہو جاتا ہے۔ اگر اطاعت کے ساتھ ساتھ قول و فعل سے محبت کا اظہار بھی ہو رہا ہو تو وہ قریب سے قریب تر اور پھر قریب ترین ہو جاتا ہے..... اور اگر اطاعت کی اساس ہی محبت و عقیدت پر قائم ہو تو یہ منزلیں نسبتاً" جلد طے ہو جاتی ہیں فرمانبرداری اور محبت کی اس آخری ڈگری پر پہنچنے والے کو' لوگ فلاں کا "عاشق" کہنے لگتے ہیں اور..... اور جب ڈگری ڈگری ختم ہو جاتی ہے تو وہ ہستی جس سے وہ محبت کر رہا ہوتا ہے' اس کو اپنا محبوب بنا لیتی ہے۔ کسی کا محبوب بن جانا قرب کی آخری منزل ہے۔

آج تقدیر نے مسلمانوں کے لئے چشم ظاہر سے حضور رحمتہ اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرنے اور اس انداز میں ان کا قرب حاصل کرنے کے دروازے بند کر دیئے ہیں۔ آج کوئی شخص آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صحابی نہیں بن سکتا آج کسی کے نصیبے میں نہیں کہ وہ جنگ احد میں حضور رحمتہ اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہونے والی' تیروں' تلواروں' پتھروں اور تیروں کی بوچھاڑ اپنے ہاتھوں پر روکے۔

آج حضور احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی میزبانی یا مہمانی کا شرف کون حاصل کر سکتا ہے؟ آج صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں کھجوروں کے چند خوشے کسی طرح پیش کئے جا سکتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تقسیم فرما رہے ہوں تو چند کھجوریں کیسے حاصل کی جا سکتی ہیں؟

اے قسمت! وہ لمحات تو کہاں سے لا سکتی ہے جن میں ساقی کوثر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست رحمت سے ستر پیاسوں کو دودھ کا پیالہ نصیب ہوا؟ اب وہ ساعتیں کہاں سے آئیں گی جب لمحہ بھر کے لئے پوری کائنات میں سب سے حسین و جمیل چہرہ پر انوار کا دیدار نصیب ہوا؟

اب امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کرنے کی سعادت کس کے مقدر میں ہے؟؟

ایسی باتیں سوچنے سے دل پھٹنے لگتا ہے' روح بے چینی ہو کر قفس عنصری میں تڑپنے پھڑکنے لگتی ہے' مایوسیاں دل کو گھیر لیتی ہیں۔ دنیا کے کھیل تماشے اور دوسری دلچسپیاں روح کی بے چینی میں اضافہ کرتی ہیں۔ ٹھنڈی ہوا کے جھونکے لو کے تھپیڑے محسوس ہونے لگتے ہیں۔ اپنے پرائے سے لگنے لگتے ہیں۔ طبیعت افسردہ اور مغموم ہو جاتی ہے دل کی پریشانی اپنی انتہا کو پہنچ جاتی ہے۔ انسان اپنے مقدر کو کچھ کہنے ہی لگتا ہے کہ ان مایوس کن اور تکلیف دہ حالات میں' آنکھیں آنسوؤں کا نذرانہ پیش کر کے دل کا بوجھ ہلکا کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔

ایسے میں گھٹا ٹوپ اندھیروں میں نور کا ایک راستہ دکھائی دیتا ہے یہ راستہ اللہ جل جلالہ اور فرشتوں کی ہم زبانی کا راستہ ہے یہ راستہ درود و سلام کا راستہ ہے یہ نور کا وہ راستہ ہے جس کا راہی راستے میں کبھی تھکان محسوس نہیں کرتا' کبھی نہیں بھٹکتا اور اگر بھٹکنے پر اکسایا جائے تو اسے بھٹکنے نہیں دیا جاتا۔

یہ راستہ سراپا رحمت کا راستہ نظر کرم کا راستہ ہے یہ بحر ظلمات سے نکل کر نور کے محل تک پہنچنے کا سیدھا راستہ ہے۔ یہ دوری سے تقرب کا راستہ ہے یہ راستہ میرے سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے دیدار کا راستہ ہے یہی راستہ غفور رحیم جل جلالہ کے دیدار کا راستہ ہے۔

دنیا ہو یا آخرت' وقت نزع ہو یا لحد کا گھپ اندھیرا بچوں کو بوڑھا کر دینے والا روز محشر ہو یا عالم برزخ کا طویل دور' اعمال تلنے کا وقت ہو یا دفتر اعمال تھمانے کا لمحہ' پل صراط ہو یا گناہوں کا گٹھڑ سر سے اتار کر کھولے جانے کا منظر..... ہمارا ہر ہر لمحہ حضور رسول کریم شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبر میں تشریف لائیں گے اور درود خواں کی عذاب قبر سے خلاصی ہو جائے گی۔ بوقت زیارت اگر کوئی درود خواں اپنی اس خواہش کا اظہار کر دے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس امتی کو قدم بوسی کی اجازت مرحمت فرمائیں تو..... تو یہ لمحات کتنے عجیب ہوں گے' یہ قرب کتنا عظیم ہو گا' یہ نیاز مندی کیسی سربلندی پر منتج ہوگی۔

قدم بوسی کے بعد اگر درود خواں سرکار دو الاعتبار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دست بستہ عرض کرے کہ اے احمد مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس گناہگار درود خواں امتی کو بھی اپنے ساتھ لے چلیں تو کیا بعید ہے کہ عرش کے تو شاہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تبسم فرما دیں سبحان اللہ

سبحان اللہ۔

اللہ جل جلالہ زندہ باد' کیسی نظر کرم فرمائی اس درود خواں پر کہ حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا امتی بنا دیا اور انہیں اپنے امتی کے لئے رؤف و رحیم فرما دیا!! بندہ لامکاں کے مکیں صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی رحمتوں کے زیر سایہ اللہ جل جلالہ کے دیدار سے فیض یاب ہو گا۔ اللہ اللہ!!

حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر جتنا زیادہ درود شریف پڑھے گا وہ قیامت کے دن ان سے اتنا ہی قریب ہوگا (ترمذی شریف) لہٰذا جو شخص آقا حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا قرب حاصل کرنا چاہتا ہے' اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ کثرت سے درود و سلام پڑھا کرے۔

آقا حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ہمیں نوید دی ہے کہ اگر ہم عقبیٰ میں اپنی بہتری چاہتے ہیں' اللہ جل جلالہ کی رحمت سے مستفید ہونے کی تمنا رکھتے ہیں تو ہمیں درود پاک کا زیادہ سے زیادہ ورد کرنا چاہئے کیونکہ سرکار صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قیامت کے دن سب سے زیادہ درود پڑھنے والے کو اپنے زیادہ قریب کر لیں گے اور جو جو جس درجے کا درود خواں ہے' اسی حساب سے ان کے قریب ہو گا..... یہ تو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا وعدہ ہے' سرکار صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم دنیا میں بھی یہی طریقہ اپناتے تھے۔ امام شعرانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ اس شخص نے سلام عرض کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جبرائیل علیہ السلام نے مجھے خبر دی ہے کہ وہ مجھ پر ایسا درود پڑھتا ہے جو کسی نے مجھ پر اس سے پہلے نہیں بھیجا۔

(فضائل و برکات درود شریف مطبوعہ مصطفائی مدرسہ' تعلیم القرآن لاہور)

شیخ محقق حضرت عبدالحق محدث دہلویؒ نے سخاوی اور دوسرے محدثین کے حوالے سے لکھا ہے کہ محمد بن سعد بن مطرف سونے سے پہلے درود شریف کی ایک تعداد معینہ میں وظیفہ کیا کرتے تھے۔ ایک رات آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو دیکھتے ہیں کہ ان کے گھر میں تشریف لائے' ان کے مکان کو نور جمال سے مزین فرمایا اور کہا کہ اپنے منہ کو سامنے لا تاکہ میں اس کو بوسہ دوں' اس لئے کہ وہ درود بہت پڑھتا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ مجھے شرم آئی کہ میں حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے سامنے اپنے منہ کو لے جاؤں لیکن میں نے اپنے رخساروں کو آں سرور صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دہن مبارک کے سامنے کر دیا آپ نے میرے رخسار پر بوسہ دیا جب میں بیدار ہوا تو میرا تمام مکان مشک کے خوشبو سے بھرا ہوا تھا آٹھ روز تک میرے رخسار سے مشک کی خوشبو آتی رہی۔

(جذب القلوب الی دیار المحبوب' اردو ترجمہ از سید حکیم عرفان علی پیلی بھیتی ص ۲۶۵۔

اسناد فضائل بشائر الخیرات میں ہے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جب آپ نے شب معراج میں رب عزوجل تک سیر کی تو رب عزوجل نے دریافت کیا اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) یہ زمین کس کی ہے؟ آپ نے عرض کیا' اے رب تعالیٰ تیرے لئے پھر حق تعالیٰ نے سوال کیا' اے محمد (صلی اللہ علیک وسلم یہ حجابات کس کے لئے ہیں۔ آپ نے جواب دیا' اے رب تعالیٰ یہ تیرے لئے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے سوال کیا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ کرسی کس کے لئے ہے؟ آپ نے جواب دیا' اے رب! یہ تیرے لئے ہے۔ پھر حق تعالیٰ نے آپ سے پوچھا' تو کس کے لئے ہے؟ اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سر بسجدہ ہو گئے اور کچھ کہنے کے لئے حیا مانع ہوئی اس موقع پر خود رب عزوجل نے ارشاد فرمایا کہ تو اس کے لئے ہے جو تجھ پر درود بھیجتا ہے اور تیرے شرف اور بزرگی کو بڑھاتا ہے۔

(بشائر الخیرات فی الصلاۃ علی صاحب الایات البینات از حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی اردو ترجمہ ص ۸)

خواب میں زیارت کی عنایت تو درود خواں پر ہوتی ہی ہے..... کثرت سے درود و سلام پڑھنے والوں کو سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیداری میں بھی زیارت نصیب ہوتی ہے شیخ نور الدین شعرانی ہر روز دس ہزار بار درود شریف پڑھا کرتے تھے جبکہ شیخ احمد زواری" کا روزانہ درود شریف کا وظیفہ چالیس ہزار تھا۔ ان ہر دو بزرگوں کو اپنے آقا و مولا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیداری میں زیارت میں نصیب ہوئی تھی۔ اندازہ فرمایئے کہ ان کو اپنے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کتنا قرب حاصل ہوا۔

محترمہ رضیہ لال شاہ صاحب رحمتہ اللہ تعالیٰ درود شریف کی کثرت فرمایا کرتی تھی۔ زندگی میں کئی بار انہیں سلطان دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی حاضری دربار رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موقع پر انہیں گھر کے بارے میں کچھ پریشانی ہوئی تو اسی دن دافع البلاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیداری میں زیارت نصیب ہوئی فرمایا کہ لاہور میں سب

خیریت ہے۔ تم لوگ مدینہ طیبہ میں آرام و سکون سے رہو۔

محترمہ کے خاوند لال شاہ صاحب نے احقر کو بتایا کہ میں خود بھی گھر کے بارے میں پریشان تھا لیکن ہماری ساری باتیں رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سماعت فرما رہے تھے اور ان کی آن میں ہماری ساری پریشانیاں سرکار (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) نے دور فرما دیں۔

(رسالہ نعت ص ۴۷)

حصول رضا الٰہی کا ذریعہ

جناب مظہر سلیم صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ جس عظیم ہستی نے انسان دوستی' انسان سے ہمدردی' انسان سازی اور انسان آرائی کا عدیم المثال کارنامہ انجام دیا اور جو مقدس و مبارک شخصیت اس بیکراں کائنات کی تخلیق کا باعث اور رحمت ثابت ہوئی اس کا نیزان دو اہم واقعات کا بین تقاضا تھا کہ کائنات موجودات اور اشرف المخلوقات اپنے رحمتہ للعالمین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی شان اقدس میں تشکر اور احسان مندی کے بے پناہ جذبات کا کماحقہ اظہار کریں علاوہ ازیں خالق کائنات کی جانب سے بھی اپنی لازوال اور بینظیر تخلیق کے لاجواب حسن کارکردگی پر شادمانی اور تحسین کا اظہار ہو۔

حدیث نبوی (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) ہے صحابہ نے عرض کیا "اللہ کے رسول صلی اللہ علیک وسلم سورہ احزاب کی آیت مبارکہ میں اللہ جل شانہ نے ہمیں درود اور سلام دو باتوں کا حکم فرمایا ہے سلام کا طریقہ تو تشہد (نماز) میں موجود ہے یعنی **السلام علیک ایھا النبی و رحمت اللہ و برکاتہ** لیکن درود کے طریقہ سے ہم لاعلم ہیں" آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے درود ابراہیمی کی تلقین فرمائی۔ فضیلت اسی میں ہے کہ درود و سلام کے کلمات وہی تلاوت کئے جائیں جن کی رسالت مآبؐ نے ہدایت فرمائی ہے تاہم علماء کی آرا کے مطابق اگر اپنی جانب سے بھی ان کلمات کے ساتھ آنحضرتؐ کی کچھ مزید صفات کا اضافہ کر دیا جائے تو کوئی مضائقہ نہیں۔

قول نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہے کہ جو شخص صبح اور شام مجھ پر دس مرتبہ درود بھیجے گا روز محشر اس کے لئے میری شفاعت ہو گی نیز جو کوئی ہر روز سو بار مجھ پر درود بھیجے گا اس

کی سو حاجتیں پوری کی جائیں گی' تیس دنیا کی اور باقی آخرت کی۔ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص میرے اوپر جمعہ کے روز یا جمعہ کی شب درود بھیجے' اللہ تعالیٰ اس کی سو حاجتیں پوری کرتے ہیں اور اس پر ایک فرشتہ مقرر کر دیتے ہیں جو اس کو میری قبر میں مجھ تک اس طرح پہنچاتا ہے جس طرح تم لوگوں کو ہدیے بھیجے جاتے ہیں۔ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ جو شخص میرے اوپر میری قبر کے قریب درود بھیجے گا میں اس کو خود سنوں گا اور جو دور سے مجھ پر درود بھیجے گا وہ مجھے پہنچایا جائے گا۔ حدیث نبوی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہے کہ مجھ پر درود بھیجا کرو کیونکہ مجھ پر درود تمہارے گناہوں کا کفارہ اور زکوٰۃ (صدقہ) ہے۔ ارشاد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ مجھ پر درود اپنی دعا کے اول میں' وسط میں اور آخر میں پڑھا کرو۔ حضرت علی سے حدیث نبوی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مروی ہے کہ کوئی دعا ایسی نہیں جس میں بندے اور اللہ کے درمیان حجاب نہ ہو یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھے۔ پس جب ایسا کرتا ہے تو وہ پردہ پھٹ جاتا ہے اور وہ دعا محل اجابت میں داخل ہو جاتی ہے ورنہ واپس کر دی جاتی ہے۔

رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو کسی مجلس میں شریک ہو اور اس مجلس میں اللہ کا ذکر اور اس کے نبیؐ پر درود و سلام نہ ہو تو یہ مجلس ان پر روز محشر وبال ہو گی۔ پھر اللہ کی مرضی ہے کہ ان کو معاف کر دے یا عذاب نازل کرے۔ فرمان نبی کریم علیہ الصلوٰۃ ہے کہ (دعا کے وقت) پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کر جیسا کہ اس کی شان کے مناسب ہے' پھر مجھ پر درود پڑھ اور پھر دعا مانگ (ترمذی' ابو داؤد' نسائی) حدیث نبوی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا ہلاک ہو وہ شخص جس کے سامنے آپؐ کا ذکر مبارک ہو اور وہ درود نہ بھیجے (صحیح الاسناد بخاری)

جن اوقات میں بھی درود و سلام کی ادائیگی ممکن ہو پڑھنا مستحب ہے بشرطیکہ کوئی شرعی عذر مانع نہ ہو۔ البتہ ان اوقات میں بطور ثواب پڑھنے کی خصوصی طور پر تاکید کی گئی ہے (۱) جمعہ کی رات اور دن (۲) شنبہ' یک شنبہ' دو شنبہ اور پنج شنبہ (۳) صبح و شام (۴) مسجد کو دیکھنے' اس میں داخل ہونے اور باہر آنے کے وقت (۵) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ اطہر کی زیارت کے وقت (۶) صفا و مروہ پر (۷) نماز جمعہ' عیدین' استسقا' کسوف اور خسوف کے خطبوں

میں (۸) نماز جنازہ کی تکبیرات کے درمیان وضو یا تیمم سے فراغت پر (۱۰) اذان کے جواب کے بعد (۱۱) دعا کی ابتداء وسط اور اخیر (۱۲) اجتماع اور افتراق کے وقت (۱۳) کسی چیز کے بھول جانے کے وقت (۱۴) وعظ اور علوم کی اشاعت کتابت کے وقت (۱۵) اہم امور کے آغاز کے وقت (۱۶) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام اقدس لینے' سننے اور لکھنے کے وقت۔

درود شریف کی سب سے عظیم اور مقدس برکت یہ ہے کہ اس کے مسلسل اور کثیر ورد سے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی زیارت خواب میں نصیب ہو سکتی ہے۔ تاہم درود و سلام کے انوار و برکات سے فیض یاب ہونے کی شرائط اولین قلب کا شوق' اعتقاد اور تعظیم سے پر ہونا اور ظاہری و باطنی گناہوں سے بچنا ہے۔ بلاشبہ درود و سلام کے بے پناہ فضائل ہیں لیکن اس کا یہ بھی مطلب نہیں کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد اگر ادا نہ کئے جائیں تو وہ سب خود بخود معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ البتہ یہ حقیقت کہ درود و سلام کو رب کریم کی رضا و خوشنودی میں بہت زیادہ دخل ہے لہٰذا کثرت سے درود و سلام جاری رکھا جائے کیا معلوم کس وقت کا اور کس خلوص نیت کا پڑھا ہوا درود معبود حقیقی کو پسند آ جائے اور یقیناً" رب کائنات کی ایک ہی پسند دنیا و آخرت میں نجات و کامرانی کی بھرپور ضمانت ہے۔

دشمن ہلاک ہو گیا

نزہتہ المجالس میں ایک واقعہ مذکور ہے کہ کوئی شخص بادشاہ کے جور و تعدی سے تنگ آ کر جنگل میں پناہ گزین ہوا اور وہاں زمین پر قبر کا فرضی نشان بنا کر یہ خیال کرتے ہوئے یہ قبر مبارک سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے' درود خوانی شروع کر دی۔ جب ایک ہزار کی تعداد پوری ہو گئی تو بارگاہ الٰہی میں دست دعا بلند کر کے ملتجی ہوا "اے خدا میں اس قبر کو تیری بارگاہ میں شفیع قرار دیتے ہوئے ملتجی ہوں کہ مجھے بحرمت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس ظالم بادشاہ سے نجات دے" غیب سے ندا آئی "واقعی محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بہترین شفیع ہیں وہ اگرچہ ازروئے مسافت تجھ سے بہت دور ہیں مگر منزلت و کرامت کے لحاظ سے قریب تر ہیں جا! ہم نے تیرے دشمن کو ہلاک کر دیا" یہ خوشخبری سن کر وہ شخص شہر آیا تو معلوم ہوا واقعی بادشاہ ہلاک ہو گیا ہے۔

چشمہ جاری ہو گیا

الملاذ الاعتصام با لصلوٰۃ میں مرقوم ہے کہ جب موسیٰ علیہ السلام نے پتھر سے پانی نکالنے کے لئے اپنا عصا پتھر پر مارا تو پانی نہ نکلا۔ اسی وقت وحی آئی "اے موسیٰ (علیہ السلام) محمد (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) پر درود پڑھو" حضرت موسیٰ علیہ السلام نے درود شریف پڑھ کر دوبارہ عصا مارا تو پانی کا چشمہ جاری ہو گیا۔

دعائے مغفرت

مقاتلؒ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے عرش کے نیچے ایک ایسا فرشتہ پیدا کیا ہے جس کے اتنے بڑے بڑے پر ہیں جنہوں نے پورے عرش کا احاطہ کر رکھا ہے اور اس کے ہر بال پر **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ** لکھا ہوا ہے پس جب کوئی شخص درود شریف تلاوت کرتا ہے' اس فرشتے کا ہر بال اس شخص کے لئے دعائے مغفرت کرتا ہے۔

قصبہ میں دخول

منازل الانوار میں ہے کہ ایک روز جبریل علیہ السلام نے سرکار رسالت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میں عرض کی' یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) حق تعالیٰ نے آپ کو جنت میں ایک بڑا عظیم الشان قبہ مرحمت فرمایا ہے۔ اس قبہ کا عرض تین سو سال کی مسافت ہے۔ اس قبہ میں آپ کا وہی امتی داخل ہو گا جو آپ پر کثرت سے درود پڑھتا رہا ہو۔

وجوب جنت

بعض صالحین سے منقول ہے کہ ان کا ایک ہمسایہ نہایت ہی بدکار و فاسق و فاجر تھا۔ وہ اپنے ہمسایہ کو ہر چند نصیحت کرتے لیکن کوئی نصیحت کارگر نہ ہوتی۔ قضائے الٰہی سے وہ شخص فوت ہو گیا ایک روز ان صالح اور متقی بزرگ نے اپنے ہمسایہ کو جنت میں دیکھا' بڑی حیرت ہوئی'

پوچھا تمہیں یہ درجہ اور اعزاز کیونکر ملا۔ اس نے جواب دیا کہ میں ایک روز ایک مقام سے گزر رہا تھا کہ وہاں ایک محدث یہ حدیث سنا رہے تھے "اور جس شخص نے مجھ پر بلند آواز سے درود پڑھا تو جنت اس کے لئے واجب ہو گئی" یہ سن کر میں نے بلند آواز سے درود پڑھا' حق تعالیٰ نے میری مغفرت فرما دی۔

درود سے خلقت فرشتہ

حضرت شبلیؒ بغدادی فرماتے ہیں کہ میرا ایک پڑوسی مر گیا تھا۔ چند روز بعد میں نے اس کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہو کیسی گزری؟ تو اس نے جواب دیا کہ جس وقت قبر میں منکر نکیر سوال و جواب کے لئے آئے تو خوف و دہشت کی وجہ سے میری زبان بند ہو گئی اور میں کچھ نہ کہہ سکا۔ میں اپنے دل میں کہنے لگا شاید میری موت اسلام پر نہیں ہوئی اتنے میں ایک شخص نہایت وجیہ و شکیل میرے پاس آیا اور مجھے ہدایت کی کہ منکر نکیر کے سوالات کے یہ جواب دو میں نے دریافت کیا کہ بندہ خدا تم کون ہوں؟ تو اس نے جواب دیا کہ میں ایک فرشتہ ہوں تیری کثرت درود خوانی سے خدا نے مجھے پیدا فرمایا ہے۔

جبرئیل کا صلوات پڑھنا

ایک روز جبرئیل علیہ السلام نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے جب مجھے پیدا فرمایا تو دس ہزار سال تک مجھے یہ پتا نہ چل سکا کہ میں کس مقصد کے لئے پیدا کیا گیا ہوں اور میں کیا کروں؟ دس ہزار سال کے بعد ندا آئی یا جبرئیل! جب مجھے معلوم ہوا کہ میرا نام جبرئیل ہے' میں نے فوراً" جواب میں عرض کیا **لبیک اللھم لبیک** حکم ہوا میری تقدیس بیان کرو میں دس ہزار سال تک خدا کی بزرگی بیان کرتا رہا۔ اس کے بعد مجھ پر کچھ انوار عرش ظاہر ہوئے عرش پر **لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ** لکھا ہوا دیکھا' میں نے خدا تعالیٰ سے دریافت کیا محمد رسول اللہ کون ہیں؟ حکم ہوا اے جبرئیل! اگر محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نہ ہوتے تو میں تجھ کو پیدا نہ کرتا بلکہ جنت کو پیدا کرتا نہ دوزخ کو۔ نہ چاند کو نہ سورج کو' اے جبرئیل محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر درود پڑھو چنانچہ میں دس ہزار

سال تک درود شریف پڑھتا رہا۔

بچہ بچپن میں درود پڑھتا ہے

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سال بھر تک کے شیر خوار بچے کو ہرگز نہ مارا کرو۔ کیونکہ شیر خوار بچہ پہلے چار مہینوں میں **لا الہ الا اللہ** اور دوسرے چار مہینوں میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھتا ہے اور تیسرے چار مہینوں میں اپنے ماں باپ کے لئے دعا کرتا ہے۔ (رسالہ نعت ص ۱۷)

درود شریف نہ پڑھنے والوں کے متعلق تین احادیث

حضرت علی علیہ السلام سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ بخیل ہے وہ شخص جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے (یہ حدیث مندرجہ ذیل صحابہ رضی اللہ عنہم نے بھی بیان فرمائی ہے (۱) حضرت عائشہؓ (۲) حضرت امام حسن (۳) حضرت امام حسین (۴) حضرت ابو ہریرہؓ (۵) حضرت انسؓ (۶) حضرت جابرؓ (۷) حضرت حسن بصریؒ (۸) حضرت ابو ذر غفاریؓ

(۲)

حضرت ابو ہریرہؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو قوم کسی مجلس میں بیٹھے اور اس مجلس میں اللہ کا ذکر اور اس کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہ ہو تو یہ مجلس ان پر قیامت کے دن ایک مصیبت ہو گی پھر اللہ کو اختیار ہے کہ وہ ان کو معاف کر دے یا عذاب دے (یہ حدیث مندرجہ ذیل صحابہ رضی اللہ عنہم نے بھی بیان فرمائی ہے (۱) حضرت ابو ہریرہؓ (۲) حضرت ابو امامہؓ (۳) حضرت ابو سعید خدریؓ)

(۳)

- حضرت کعبؓ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منبر کی پہلی سیڑھی پر قدم رکھا تو آمین فرمایا اور یہی عمل دوسری اور تیسری سیڑھی پر چڑھتے وقت دہرایا۔ خطبہ کے بعد آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھنے پر بیان فرمایا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام

تشریف لائے تھے۔ جب میں نے پہلی سیڑھی پر قدم رکھا تو انہوں نے کہا ہلاک ہو وہ جس نے رمضان کا مہینہ پایا اور اس کی مغفرت نہ ہوئی دوسری سیڑھی پر کہا ہلاک ہو وہ جس کے سامنے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کیا جائے اور وہ درود نہ پڑھے جب تیسری سیڑھی پر قدم رکھا تو جبرئیل علیہ السلام نے کہا ہلاک ہو وہ شخص جس کے والدین یا ان میں سے کوئی ایک بڑھاپے میں پہنچے اور وہ شخص جنت میں نہ جائے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر بار آمین فرمایا (یہ حدیث حسب ذیل صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بھی بیان فرمائی ہے (۱) حضرت ابو ہریرہؓ (۲) حضرت انسؓ (۳) حضرت ابو ذرؓ (۴) حضرت مالک بن حویرثؓ (۵) حضرت جابرؓ (۶) حضرت عمارؓ بن یاسر (۷) حضرت ابن مسعودؓ (۸) حضرت بریدہؓ (۹) حضرت جابر بن سمرہؓ) (رسالہ نعت ص ۱۵)

درود شریف لکھنے کا ثواب

اس سلسلے میں حسب ذیل احادیث مبارکہ اور واقعات قابل توجہ ہیں۔

۱۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے جو شخص میرے متعلق کوئی علمی چیز لکھے اور اس کے ساتھ درود شریف بھی لکھے اسکا ثواب اس وقت تک ملتا رہے گا جب تک وہ کتاب پڑھی جائے گی۔

۲۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص کسی کتاب میں میرا نام لکھے فرشتے اس وقت لکھنے والے پر درود بھیجتے رہتے ہیں جب تک میرا نام اس کتاب میں رہے۔

۳۔ حضرت ابن عباسؓ سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص مجھ پر کسی کتاب میں درود شریف لکھے گا اس وقت تک اس کو ثواب ملتا رہے گا جب تک میرا نام اس کتاب میں رہے گا۔

(رسالہ نعت ص ۱۷)

صرف صلعم لکھنے کی سزا

۱۔ ایک عالم دین نے کسی رئیس آدمی کے لئے موطا شریف کا ایک نسخہ تحریر کیا اور خوب

اچھی طرح سے لکھا۔ لیکن اس کتاب میں جہاں نبی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام اقدس وہاں صرف صلعم لکھنے پر اکتفا کیا۔ جب اس عالم دین نے یہ کتاب رئیس کو پیش کی تو وہ دیکھ کر بہت خوش ہوا اور اسے انعام و اکرام دینے کا ارادہ کیا مگر اس نے انعام دینے سے پہلے اس کی اس خیانت کو دیکھ لیا اور بجائے انعام دینے کے اسے دھکے دے کر نکال دیا اور پھر وہ عالم دین کنگال ہو گیا اور ذلت کی موت مرا۔ **نعوذ باللہ من نالک**

(سعادۃ الدارین ص ۱۳۱)

۲۔ حضرت ابو زکریا بلدیؒ نے فرمایا مجھے ایک دوست نے بتایا کہ بصرہ میں ایک آدمی حدیث پاک لکھا کرتا تھا اور جان بوجھ کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام پاک کے ساتھ درود پاک لکھنا چھوڑ دیتا تھا تاکہ کاغذ کم لگے اس شخص کا دایاں ہاتھ گلنا شروع ہو گیا اور اسی بیماری میں وہ مر گیا۔

(سعادۃ الدارین ص ۱۳۱)

۳۔ شفاء الاسقام کتاب میں تحریر ہے کہ ایک کاتب تھا جو کتابت کرتے وقت جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لکھا ہوتا وہ اس کی جگہ صرف "صلعم" لکھتا تو اس کا مرنے سے پہلے ہاتھ کٹ گیا۔

(سعادۃ الدارین ۱۳۱)

۴۔ ایک شخص حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسم گرامی کے ساتھ صرف "صلعم" لکھتا تھا اس کی موت سے پہلے زبان کاٹ دی گئی۔

۵۔ ایک شخص حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام پاک کے ساتھ صرف "علیہم" لکھا کرتا تھا تو اس کے جسم کا ایک حصہ مارا گیا اور وہ مفلوج ہو کر مر گیا۔

(سعادۃ الدارین ص ۱۳۱)

جناب سید محمد سلطان شاہ صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ قرآن مجید فرقان حمید میں خلاق دو جہاں نے مومنوں کو " **صَلُّوا عَلَیہِ وَسَلِّمُوا تَسلِیماً** " کا حکم دے کر اپنے پیارے محبوب حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ علیہ التحیۃ والثناء درود بھیجنے کی ترغیب دلائی ہے لیکن اس سے قبل یہ بھی فرما دیا' اے مومنو! یہ نیک کام کرنے کا فقط تمہیں ہی نہیں حکم دیا جا رہا بلکہ یہ تو میرا اپنا معمول ہے۔ میں اپنے پیارے محبوب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ذات والا صفات پر درود بھیجتا

ہوں اور میرے ملا ئکہ بھی درود پاک کا وظیفہ کرتے ہیں۔ رب ذوالجلال اور اس کے فرشتوں کی سنت پر عمل پیرا ہونا باعث نزول رحمت ہے۔ یہ کفارہ ذنوب ہے' وسیلہ شفاعت ہے' جہنم سے نجات اور بہشت کے حصول کا ذریعہ ہے' اور مانگی مرادیں حاصل کرنے کا راستہ ہے اور خالق و مالک جل شانہ کی اس پیاری پیاری سنت کو ترک کر دینا مسلمان کی سب سے بڑی بد قسمتی ہے۔ ویسے تو ہر اچھے موقع پر درود پاک پڑھنا چاہئے لیکن جب رسول مکرم نبی معظم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا اسم مبارک زبان پر آئے یا کان سنیں تو درود سلام پڑھنا از حد ضروری ہے کیونکہ احادیث مبارکہ میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا مبارک نام سن کر درود نہ پڑھنے والے پر وعیدیں وارد ہوئی ہیں۔

حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوۃ و التسلیم نے ارشاد فرمایا

البخیل من ذکرت عندہ فلم یصل علی

(بخیل ہے وہ شخص جس کے سامنے میرا تذکرہ کیا جائے اور وہ مجھ پر درود شریف نہ پڑھے)

(ترمذی' مشکوۃ)

یہی حدیث بعض دیگر صحابہ کرامؓ سے مختلف الفاظ کے ساتھ روایت کی گئی ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بخیل اور پورا بخیل ہے وہ شخص جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔

(فضائل درود ص ۷۲)

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا حضور پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا' میں تم کو سب سے بخیل آدمی بتاؤں' صحابہؓ نے عرض کی ضرور۔ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا' جس شخص کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے وہ شخص سب سے بخیل ہے۔

(فضائل درود ص ۷۳)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آدمی کے بخل کے لئے یہ کافی ہے کہ جب میرا ذکر اس کے پاس کیا جائے تو وہ مجھ پر درود نہ بھیجے اور یہی حضرت حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ نے بھی روایت کیا ہے۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے' ہلاکت ہے اس شخص کے لئے جو مجھے قیامت میں نہ دیکھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ وہ کون شخص ہے؟ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرمایا بخیل۔ ام المومنین نے پوچھا بخیل کون؟ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو میرا نام سنے اور درود نہ بھیجے۔

(فضائل درود ص ۵۷)

اس حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ جو شخص سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم گرامی سن کر درود پاک نہیں پڑھتا وہ قیامت کے دن حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی زیارت سے محروم رہے گا اور جس شخص نے دنیا میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجا' قیامت کے دن اسے سرکار ہر عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہو گی اور وہ شفاعت کا مستحق بھی ہو گا کیونکہ حدیث پاک میں آتا ہے کہ جو شخص صبح وشام مجھ پر دس مرتبہ درود بھیجتا ہے وہ قیامت کے دن میری شفاعت کا حق دار ہے۔ چنانچہ محبوب خدا علیہ التحیہ والثناء کا ذکر سن کر ضرور درود پاک پڑھنا چاہئے کیونکہ درود پاک نہ پڑھنے سے ہم بخیلوں کی صف میں شامل ہو جائیں گے اور ایک مرتبہ درود پاک پڑھنے سے اللہ سبحانہ دس حسنات لکھے گا' دس سیات مٹائے گا اور دس درجات بلند کرے گا۔

(خصائص کبریٰ جلد ۲ ص ۴۸۵)

پیغمبر خدا علیہ التحیتہ والثناء کا ذکر سن کر درود پڑھنے والے کے متعلق علامہ سخاوی رحمتہ اللہ علیہ نے کیا خوب کہا ہے۔

من لم یصل علیہ ان نکر اسمہ فھم البخیل و زدہ وصف جبان

(جو شخص حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہ بھیجے جس وقت کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم مبارک لیا جا رہا ہو وہ پکا بخیل ہے اور اتنا اضافہ کر کہ وہ بزدل نامراد

بھی ہے)

(فضائل درود ص ۷۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوۃ و السلام کا ارشاد گرامی ہے

رغم انف رجل نکرت عندہ فلم یصل علی

(اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جسکے سامنے میرا نام لیا گیا اور اس نے مجھ پر درود نہ پڑھا)

(حصن حصین ص ۳۳۵)

"ناک خاک آلود" ہونے کا مطلب ذلیل و خوار ہونا ہے۔ جس کے لئے سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما دیں کہ فلاں ذلیل و خوار ہو' اس کی ذلت وخواری میں کیا کسر رہ جائے گی اس لئے ہمیں دنیا و آخرت کی رسوائی سے بچنے کے لئے ہمیشہ نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام لیتے وقت اور سن کر درود پاک سے کبھی غفلت کو شعار نہیں کرنا چاہئے۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوۃ و التسلیم نے فرمایا جس وقت میرا ذکر کسی کے سامنے کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے تو بلاشبہ اس نے مجھ پر ظلم و جفا کیا۔ علامہ سخاوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جفا سے مراد بروسلہ کا چھوڑنا اور طبیعت کی سختی ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دوری پر بھی اطلاق کیا جاتا ہے۔

ابن ماجہ میں ہے کہ جو مجھ پر درود پڑھنا بھول گیا اس نے جنت کی راہ سے خطا کی۔ مومن بھائی جو جنت میں جانے کے خواہشمند ہوں انہیں زیادہ سے زیادہ درود پاک پڑھنا چاہئے اور اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام نامی سن کر درود سلام ہرگز نہ بھولنا چاہئے۔

حضور رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس کے سامنے میرا ذکر کیا گیا اور اس نے مجھ پر صلوٰۃ و سلام نہ پڑھا اس کا مجھ سے اور میرا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا' اے اللہ! جو میرے ساتھ ہو' تو اس کے ساتھ ہوا اور جو مجھ سے منقطع ہوا' تو اس سے منقطع ہو۔ اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ درود و سلام نہ پڑھنے والا حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقطع ہو جاتا ہے اس کا جنت سے کیا

تعلق؟

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ منبر کے قریب ہو جاؤ ہم لوگ حاضر ہو گئے جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منبر کے پہلے درجہ پر قدم رکھا تو فرمایا "آمین" جب دوسرے پر قدم رکھا تو پھر فرمایا "آمین" جب تیسرے پر قدم رکھا تو پھر فرمایا "آمین" جب آپ خطبے سے فارغ ہو کر نیچے اترے تو ہم نے عرض کیا کہ ہم نے آپ سے (منبر پر چڑھتے ہوئے) ایسی بات سنی جو پہلے کبھی نہیں سنی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس وقت جبرئیل علیہ السلام میرے سامنے آئے تھے (جب پہلے درجہ پر میں نے قدم رکھا تو) انہوں نے کہا ہلاک ہو جائے وہ شخص جس نے رمضان مبارک کا مہینہ پایا' پھر بھی اس کی مغفرت نہیں ہوئی۔ میں نے کہا آمین۔ پھر جب میں دوسرے درجے پر چڑھا تو انہوں نے کہا ہلاک ہو وہ شخص جس کے سامنے آپ کا ذکر ہو اور وہ درود نہ بھیجے۔ میں نے کہا آمین۔ جب میں تیسرے درجے پر چڑھا تو انہوں نے کہا ہلاک ہو وہ شخص جس کے سامنے اس کے والدین یا ان میں سے کوئی ایک بڑھاپے کو پائیں اور وہ اس کو جنت میں داخل نہ کرائیں۔ میں نے کہا آمین۔

(صحیح بخاری)

یہی حدیث علامہ سخاوی رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت مالک بن حویرث' حضرت انس' حضرت جابر' حضرت عمار بن یاسر' حضرت ابن مسعود' حضرت ابن عباس' حضرت ابو ذر' حضرت بریدہ' حضرت ابو ہریرہ' حضرت جابر بن سمرہ اور حضرت عبداللہ بن الحارث رضی اللہ عنہم سے مختلف الفاظ کے ساتھ نقل کی ہے۔

(فضائل درود ص ۵۷)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس شخص کے پاس میرا ذکر کیا گیا اور اس نے مجھ پر درود نہ بھیجا وہ آگ میں داخل ہوا ایک اور حدیث پاک میں ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا گیا اور اس نے مجھ پر درود نہیں پڑھا تو وہ بد بخت ہوا۔

(فضائل درود ص ۵۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جو قوم کسی مجلس میں بیٹھے اور اس مجلس میں اللہ کا ذکر اور اس کے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود نہ ہو تو یہ مجلس ان پر قیامت کے دن ایک وبال ہو گی۔ پھر اللہ کو اختیار ہے کہ ان کو معاف کرے یا عذاب دے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی قوم جمع ہو اور اس حالت میں اٹھ کر چلی جائے کہ انہوں نے نہ اللہ کا ذکر کیا اور نہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود پڑھا تو وہ یوں اٹھے جیسے وہ بدبو دار مردار کھا کر اٹھے۔

جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کے سامنے میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درود نہیں بھیجا اس نے جنت کا راستہ خطا کیا۔

(خصائص کبریٰ جلد ۲ ص ۴۸۶)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا' قیامت کے ہول اور خوف سے وہ شخص نجات پائے گا جو مجھ پر زیادہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو درود کے لئے اسی واسطے مخصوص کیا ہے تاکہ انکو ثواب عطا کرے۔

احادیث مبارکہ میں وارد عیدوں کے پیش نظر حبیب کردگار احمد مختار صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا اسم گرامی سن کر درود پاک پڑھنا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے علامہ ابن حجر رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "الزواجر عن اقتراف الکبائر" میں لکھا ہے کہ کبیرہ گناہ ساٹھ ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا اسم گرامی سننے پر درود شریف نہ بھیجنا من جملہ ان کے ہے۔

آج کل کے خطیب اپنے خطبوں میں خود بھی درود پاک کم پڑھتے ہیں اور سامعین کو بھی درود پاک پڑھنے کے لئے نہیں کہتے۔ اپنی تقریر میں بار بار سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا اسم گرامی لیتے ہیں لیکن درود پاک پڑھنے کی سعادت سے محروم رہتے ہیں انہیں خاص طور پر سوچ لینا چاہئے کہ کس حد تک علم دین رکھتے ہیں جب وہ اس بہت بڑی غلطی کے مرتکب ہوتے ہیں تو ان کے لئے سزا "سستا" زیادہ ہے جبکہ یہ ایسا کام ہے خالق و مالک جل شانہ اور اس کے فرشتے بھی کرتے ہیں اور اہل ایمان کے لئے بھی اس کا حکم ہے اور حضور صلی اللہ علیہ و آلہ

وسلم کے محولہ بالا ار ت کی روشنی میں اس فرض کا ادا نہ کرنا سخت نقصان دہ ہے تو کیوں نہ ہم ایسی غلطی کے اعادے سے باز رہیں تاکہ اللہ کے قہر سے بچ جائیں۔

جس طرح مقرر، خطیب اور "علماء" اپنی تقریروں میں درود و سلام سے اکثر غافل رہتے ہیں اسی طرح قلکار اکثر و بیشتر حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا اسم گرامی لکھتے وقت درود و سلام نہیں لکھتے یا اختصار سے "صلعم" لکھ دیتے ہیں جو درست نہیں۔ مولانا احمد رضا خان بریلوی لکھتے ہیں "یہاں حکم یہ ہوا ہے کہ **یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا صَلُّوا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوا تَسْلِیْمًا** اے ایمان والو! اپنے نبیؐ پر درود بھیجو **اللھم صل وسلم و بارک علیہ و علی الہ ابدا** اور یہ حکم خواہ استحباباً" ہر بار نام اقدس سننے یا زبان سے لینے یا قلم سے لکھنے پر ہے۔ تحریر میں اس کی بجا آوری نام اقدس کے ساتھ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم لکھنے میں تھی، اسے بدل کر صلعم صللعم کر لیا جو کچھ معنے نہیں رکھتا کیا اس پر نزول عذاب کا خوف نہیں کرتے **والعیاذ باللہ رب العالمین**۔

مفتی محمد شفیع "معارف القرآن" میں لکھتے ہیں کہ جس طرح زبان سے ذکر مبارک کے وقت زبانی صلوٰۃ و سلام واجب ہے اسی طرح قلم سے لکھتے وقت صلوٰۃ و سلام کا قلم سے لکھنا بھی واجب ہے اور اس میں جو لوگ اختصار کر کے "صلعم" لکھ دیتے ہیں یہ کافی نہیں۔ پورا صلوٰۃ و سلام لکھنا چاہئے۔

جو شخص قلم سے درود لکھتا ہے اس کو بھی بڑا ثواب ملتا ہے حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا ارشاد ہے۔

من صلی علی فی کتاب لم تزل الملئکتہ تصلی علیہ مادام اسمی فی ذلک الکتاب

(فرشتے اس پر اس وقت تک درود پڑھتے رہیں گے جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا)

ابن ابی الحسن رحمتہ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے والد ابو علی الحسن کو ان کے مرنے کے بعد خواب میں دیکھا۔ ان کے ہاتھوں کی انگلیوں پر سنہری حروف میں کچھ لکھا ہوا تھا۔ انہوں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ تو ان کے والد نے بتایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کی حدیث لکھتے وقت "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" لکھا کرتا تھا' اس کی جزا میں یہ حروف میری انگلیوں پر سونے کے پانی سے لکھے گئے ہیں۔

اس لئے جب بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام لکھا جائے' پڑھا جائے یا سنا جائے' آقا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں درود و سلام ضروری ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو زیادہ سے زیادہ درود پاک پڑھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

(رسالہ نعت)

درود شریف--- کس کس کی سنت

رسالہ نعت کے ص ۲۷ پر تحریر ہے سورہ احزاب کی اس آیہ کریمہ کو بار بار دہرانے سے اور اس میں موجود حکم کی تعمیل کرنے اور دوسروں کو اس کی تعمیل پر راغب کرنے سے اہل ایمان کے درجات بلند ہو سکتے ہیں اس لئے ہم اسے مضمون کے آغاز میں نقل کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۔

(بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں مومنو! تم بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجو اور سلام بھیجو جیسا کہ سلام بھیجنے کا حق ہے)

(الاحزاب ۳۳۔ ۵۶)

اس آیہ کریمہ میں یہ حقیقت پہلے واضح کر دی گئی ہے کہ خالق و مالک حقیقی جل شانہ' اور اس کے جلیل القدر اور مقرب فرشتے حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں۔ حقیقت کے اس اظہار و اعلان کے بعد اہل ایمان کو ہدایت دی گئی ہے انہیں حکم دیا گیا کہ وہ بھی اپنے آقا و مولا علیہ التحیتہ و الثناء پر درود بھیجیں۔ اور درود کے ساتھ ساتھ خوب خوب سلام بھی بھیجیں۔ مطلب یہ ہے کہ مسلمان اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی تعمیل کرتے ہوئے اس احساس تفاخر سے بھی مملو ہیں کہ اس کام میں تعمیل حکم اور تکمیل فرض کے ساتھ وہ اللہ کریم اور

اس کے فرشتوں کی سنت پر بھی عمل کر رہے ہیں۔ چنانچہ درود پاک پڑھنے کی سعادت سے بہرہ ور ہونا اللہ تعالیٰ اور ملا ئکہ مقربین کی سنت پر قائم ہونا بھی ہے۔

فرشتے ایسی مخلوق ہیں جس پر ایمان لانا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ اس مخلوق کی فضلیت یہ ہے کہ وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود پاک بھیجتے رہتے ہیں اور تاقیامت ایسا ہی کرتے رہیں گے۔ درود شریف پڑھنے والے انسان اللہ تعالیٰ کے ساتھ ساتھ ان فرشتوں کی سنت پر بھی عمل پیرا ہوتے ہیں اس لیے ان فرشتوں کی طرف سے محبت و شفقت کا یہ عالم ہے کہ "ایک بار نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں اللہ تعالیٰ کے چاروں مقرب فرشتے حاضر ہوئے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی' یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) اگر آپ پر کوئی دس بار درود پاک پڑھے گا میں اسے پل صراط سے بجلی کی تیزی سے گزار دوں گا۔ حضرت میکائیل علیہ السلام نے آگے بڑھ کر عرض کی' یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک و آلک وسلم) ایسے شخص کو میں آب کوثر پر پہنچا کر سیراب کروں گا۔ حضرت اسرافیل علیہ السلام کہنے لگے میں بارگاہ رب العزت میں اس وقت تک پڑا رہوں گا جب تک وہ بخشا نہیں جاتا۔ حضرت عزرائیل علیہ السلام نے عرض کی میں اس کی روح اتنی آسانی سے قبض کروں گا جس طرح انبیاء علیہم السلام کی روح قبض کی جاتی ہے۔

(شفاء القلوب ص ۲۳۹)

حضرت جبرائیل علیہ السلام وہ جلیل القدر فرشتے ہیں جن کو سب سے زیادہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس آنے کا شرف حاصل ہوا۔ ایک روز حضرت جبرائیل نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے جب مجھے پیدا کیا تو دس ہزار سال تک یہ پتا نہ چل سکا کہ کس مقصد کے لیے پیدا کیا گیا ہوں اور میں کیا ہوں۔ دس ہزار برس کے بعد ندا آئی کہ "اے جبرائیل!" تب مجھے معلوم ہوا کہ میرا نام جبرائیل ہے۔ میں نے فوراً جواب دیا **لبیک اللھم لبیک** اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ میری تقدیس بیان کروں۔ میں نے دس ہزار برس یہ کیا پھر حکم ہوا کہ میری بزرگی بیان کرو۔ دس ہزار برس تک بزرگی بیان کرتا رہا۔ اسکے بعد مجھ پر انوار عرش ظاہر ہوئے۔ **لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ** لکھا ہوا دیکھا۔ میں نے دریافت کیا اے باری تعالیٰ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کون ہیں؟

ارشاد ہوا اے جبرائیل اگر محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نہ ہوتے تو میں تجھ کو پیدا نہ کرتا بلکہ نہ جنت پیدا کرتا اور نہ دوزخ پیدا کرتا' چاند نہ سورج' اے جبرائیل! محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود پڑھو چنانچہ دس ہزار برس تک حضور پرنور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود پڑھتا رہا۔

درود خوانی جہاں قرآن مجید کی رو سے سنت خداوندی ہے اور سنت ملائکہ ہے وہاں انبیاء کرام علیہم الصلوٰت والسلام کی بھی سنت ہے۔ ابو البشر حضرت آدم علیہ السلام اور دیگر انبیاء کرام کے بارے میں کتابوں میں یہ حقیقت مرقوم ہے کہ وہ سید ولد آدم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود پڑھتے تھے۔ شفاء القلوب' معارج النبوت' زاد السعید' تبلیغی نصاب' آب کوثر اور دوسری کتابوں میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حواء علیہا السلام کے نکاح میں درود شریف کو حق مہر قرار دیا۔

(شفاء القلوب ص ۱۹۱' معارج النبوت ص ۲۷۴' فلاح دارین ص ۱۲۵)

پھر جب حضرت آدم علیہ السلام نے دس بار درود شریف پڑھا تو اللہ تعالیٰ نے ان کا نکاح حضرت حواء کے ساتھ کر دیا۔ بعض کتابوں میں درود شریف کی تعداد تین یا بیس مرتبہ ہے۔

(زاد السعید ص ۱۸)

حضرت آدم علیہ السلام کے علاوہ بہت سی کتابوں میں مختلف حوالوں کے ساتھ مندرج ہے کہ حضرت کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی ہمارے سرکار صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود شریف پڑھا کرتے تھے "جذب القلوب" میں شیخ محقق شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ نے اور دوسری کئی کتابوں میں دوسرے بزرگوں نے نقل کیا ہے کہ "اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ ہے موسیٰ! اگر دنیا میں میری تعریف کرنے والے نہ رہیں تو ایک قطرہ بارش کا آسمان سے نہ بھیجوں اور ایک دانہ سبزی کا زمین سے نہ اگاؤں۔ اسی طرح بہت سی چیزیں ذکر کیں۔ یہاں تک کہ فرمایا اے موسیٰ! کیا تم چاہتے ہو (کہ میں) تم سے قریب ہو جاؤں جیسا کہ تمہارا کلام تمہاری زبان سے قریب ہے یا جس طرح وسوسہ تمہارے قلب کا' تمہارے دل سے اور تمہاری روح تمہارے بدن سے اور تمہاری روشنی چشم تمہاری آنکھ سے۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے میرے رب' میں یہی چاہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر کثرت سے درود پڑھا کرو' تب تمہیں یہی نسبت حاصل ہو جائے گی۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو خدا نے کہا کہ میرا قرب حاصل کرنے کا طریقہ حضور صلی اللہ علیہ و

آلہ وسلم پر کثرت سے درود پڑھنا ہے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دریافت کیا کہ پروردگار محمد کون ہیں جن پر درود پاک بھیجنے کے بغیر مجھے تیری قربت نصیب نہیں ہو سکتی اور جس کے وسیلہ کے بغیر تیرے نزدیک نہیں آیا جا سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ! اگر میرا محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور اس کی امت نہ ہوتے تو نہ میں بہشت پیدا کرتا نہ دوزخ نہ آفتاب روشن ہوتا نہ مہتاب' نہ دن پیدا کرتا نہ رات' نہ کوئی ملک مقرب ہوتا نہ کوئی نبی مرسل۔ موسیٰ! نہ تم ہوتے۔ اگر تم حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی نبوت کا اقرار نہ کرتے اور اس پر درود نہ بھیجتے تو تمہیں بھی آتش دوزخ میں جانا ہوتا۔ اگرچہ ابراہیم خلیل اللہ ہی کیوں نہ ہوتے' میرے محبوب کی نبوت کے اقرار کے بغیر بخشش کے حق دار نہ ہوتے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے اللہ! میں تیرے محبوب کی نبوت کا اقرار کرتا ہوں اور گواہی دیتا ہوں کہ ان پر درود بھیجتا ہوں لیکن مجھے یہ دریافت کرنے کی اجازت ہونی چاہیے کہ کیا میں آپ کا زیادہ دوست ہوں یا محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا' اے موسیٰ تم میرے کلیم ہو اور محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میرے حبیب ہیں۔ حبیب کلیم سے زیادہ محبوب ہوا کرتا ہے۔ امام محمد الغزالی لکھتے ہیں: "اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی نازل فرمائی کہ اے موسیٰ اگر تم چاہتے ہو کہ میں تمہاری زبان پر تمہارے کلام سے' تمہارے دل میں خیالات سے' تمہارے بدن میں تمہاری روح سے' تمہاری آنکھوں میں نور بصارت سے اور تمہارے کانوں میں قوت سماعت سے زیادہ قریب رہوں تو پھر محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجو۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ۔

(ص ۲۸۶)

"مسالک الحنفاء میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ کی طرف وحی بھیجی' اے موسیٰ کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کو قیامت کے دن پیاس نہ لگے" عرض کیا کہ ہاں یا اللہ! تو ارشاد باری تعالیٰ ہوا اے پیارے کلیم میرے حبیب پر درود پاک کی کثرت کر۔

(جذب القلوب ص ۲۶۶)

شفاء القلوب میں ہے "حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کو فرعونیوں کے ظلم و ستم سے بچا کر دریائے نیل کے کنارے پہنچے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے عصا کو مار کر دریائے نیل کو حکم دیا کہ راستہ چھوڑ دو مگر دریا نے جنبش تک نہ کی لیکن وحی نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دل میں ڈال دیا کہ حضرت رسول مقبول محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی روح

پر درود پڑھ کر عصا مارو۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایسا ہی کیا تو دریا میں راستے بن گئے اور بنی اسرائیل نیل کو عبور کر گئے۔

(شفاء القلوب)

درود خوانی کی سعادت حاصل کرنے والے اس کیفیت کے مزے کیوں نہ لوٹیں کہ وہ رب کریم اور فرشتوں کی سنت پر عمل کرتے ہیں اور انبیاء کرام علیہم السلام کی سنت پر عمل کرتے ہیں۔ دیگر انبیاء رسل کے ساتھ ساتھ درود پڑھنا خود سرکار سید الرسل اور خاتم الانبیاء (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کی بھی سنت ہے کہ آقا حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نماز میں بھی اور نماز کے علاوہ دیگر مواقع پر بھی اپنے آپ پر درود پڑھتے تھے۔

حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جب مسجد میں داخل ہوتے تو اپنے آپ پر درود و سلام بھیجتے اور جب مسجد سے باہر آتے تو بھی خود پر درود و سلام بھیجتے۔ ایک اور جگہ سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا نے بیان کیا ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جب مسجد میں داخل ہوتے اور باہر آتے تو یوں درود پڑھتے **بسم اللہ والسلام علی رسول اللہ صلی اللہ علی محمد وسلم** محمد زمان نقشبندی کتاب "فضائل صلوٰۃ و سلام" میں لکھتے ہیں کہ خود سرور دو عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا عمل شفاء شریف میں ہے۔ گھر سے مسجد جاتے وقت اور واپس آتے وقت **السلام علیک ایھا النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ** پڑھنا چاہیے۔ اسی طرح مسجد میں آتے اور جاتے وقت درود شریف کے متعلق کچھ احادیث "تبلیغی نصاب" میں یوں ہیں "حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی حدیث مبارکہ ہے کہ جب مسجد میں داخل ہو تو **بسم اللہ والسلام علی رسول اللہ** کہے۔ ایک اور حدیث میں **و علی سنۃ رسول اللہ** اور ایک اور حدیث میں **اللھم صلی علی محمد و علی آل محمد** اور مسجد میں داخل ہونے کے بعد **السلام علینا و علی عباد اللہ الصالحین** پڑھے اور جب مسجد سے نکلنے لگے، جب بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر سلام پڑھے **بسم اللہ والسلام علی رسول اللہ** اور ایک حدیث میں **اللھم صلی علی محمد و علی آل محمد اللھم اعصمنی من الشیطان الرجیم** حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو کبھی بھی "درود العارفین" کو ترک کرتے نہیں دیکھا۔ اس درود پاک کے بارے میں حضور انور صلی اللہ علیہ و

آلہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ جس شخص کو اس پر درود کا پتا ہو اور وہ اسے دوسرے مسلمانوں کو نہ سکھائے تو وہ مجھ سے دور ہے اور میں اس سے دور ہوں۔ شفاء القلوب میں درود مستغاث کے متعلق لکھا ہے کہ "یہ درود بڑی برکات اور فضیلت کا حامل ہے اور اس کا ایک ایک فقرہ حضور نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی صفتوں سے مالا مال ہے۔۔۔۔ بعض بزرگان دین نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو اپنے منبر مبارک پر یہ درود پڑھتے سنا ہے۔

(شفاء القلوب ص ۲۶۶)

جس عمل کو خداوند قدوس ومتکبر خود اختیار فرمائے اس کے فرشتے اسے اختیار کریں' انبیاء و رسل اسے وظیفہ سمجھیں اور خود سرکار صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بھی اسے کرتے ہوں' نیز وہ اللہ کا حکم ہو اور اہل ایمان پر اس کی بجا آوری فرض ہو' اسے آقا حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے رفقاء اور جانثار صحابہ کرام (علیہم الرضوان) کی زندگیوں کا کوئی لمحہ کیسے خالی ہو سکتا ہے۔ ازواج مطہرات اور اہل بیت اطہار ظاہر ہے کہ وسیع معنوں میں صحابہ اور صحابیات کی صف میں آتے ہیں۔ یہ سب نفوس قدسیہ اللہ کے حکم اور اس کے عمل کی سنت میں حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں درود و سلام کے نذرانے پیش کیا کرتے تھے۔ چنانچہ درود و سلام صحابہ کرام (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کی بھی سنت ہے۔

(زاد السعید ص ۴۱)

امام مالک رحمتہ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ اس درود پاک کو ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا پڑھا کرتی تھیں۔ درود شریف یہ ہے۔

التحیات الطیبات الصلوات الزاکیات للہ اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و ان محمدا عبدہ و رسولہ السلام علیک ایھا النبی و رحمتہ اللہ و برکاتہ السلام علینا و علی عباداللہ الصالحین۔

(زاد السعید ص ۴۱)

سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا جو درود شریف پڑھا کرتی تھیں۔ وہ فلاح الدارین میں درج ہے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے قرآن مجید حفظ نہیں ہوتا تھا حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مجھے "درود العارفین" سکھایا تو اس کی برکت سے مجھے قرآن مجید حفظ ہو

گیا۔ رات حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ رات کو خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانی کا ڈول دیا۔ میں نے خوب سیر ہو کر پیا۔ اس کی ٹھنڈک اب تک محسوس ہو رہی ہے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے دریافت کرنے پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ یہ سب کثرت درود کی وجہ ہے۔ حضرت علی علیہ السلام بھی درود پاک پڑھا کرتے تھے۔
(فلاح الدارین ص ۲۲۱)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے نواسے حضرت حسن کو فرمایا کہ جب وہ مسجد میں داخل ہوا کریں تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجا کریں اور یہ دعا پڑھا کریں **اللھم اغفر لناذ نو بنا وافتح لنا ابواب رحمتک** اور جب نکلا کریں تو بھی یہی دعا پڑھا کریں اور **ابواب رحمتک** کی جگہ **ابواب فضلک** پڑھیں۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ یہ درود شریف پڑھا کرتے تھے **الصلوۃ و السلام علیک یا رسول اللہ** فلاح الدارین میں ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بھی درود شریف پڑھا کرتے تھے۔ حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ جب تک حیات رہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام بھیجتے رہے اور دوسروں کو بھی تلقین کرتے کہ وہ بکثرت درود شریف پڑھا کریں کیونکہ یہ ایک دعا ہے جس میں مسلمانوں کی اپنی بھلائیاں بھی مضمر ہیں۔ آپ درود شریف کی فضیلت بیان فرماتے ہیں کہ جو شخص رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر درود بھیجتا ہے اللہ اس پر اپنے خاص انعامات بھیجتا ہے اور فرشتے بھی اس کی سلامتی کی دعائیں کرتے ہیں۔ آپ خود بھی ذکر الٰہی کے ساتھ درود و سلام کا ورد اس جذب و شیفتگی سے کیا کرتے تھے کہ یوں معلوم ہوتا تھا گویا آپ کا جسم بے جان ہو گیا ہے۔ مشہور صحابی ربیع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب میں خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ کی زیارت کو گیا تو میں نے انہیں فجر کی نماز میں مشغول پایا۔ نماز سے فارغ ہوئے تو اپنے درود و وظائف میں مصروف ہو گئے یہاں تک کہ ظہر کا وقت آ گیا۔

آب نوثر میں چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کا ذکر ہے جنہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھنے کی فضیلت و برکات بیان کی ہیں۔ ظاہر ہے کہ جب وہ

دوسروں کو درود پاک پڑھنے کی تلقین کرتے ہیں تو پہلے خود بھی درود پاک پڑھتے ہیں اور وہ کیوں نہ پڑھتے کہ انہیں اس کے فضائل و برکات کا سب سے زیادہ علم اور تجربہ تھا۔ صحابہ کرام کے نام یہ ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ۔ فلاح الدارین میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حذیفہ رضی اللہ عنہ نے درود و سلام کی فضیلتیں بیان کی ہیں۔

(فلاح دارین ص ۱۲۵)

درود پاک اللہ تعالیٰ کی سنت ہے درود پاک ملا ئکہ کی سنت ہے۔ درود پاک خود حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سنت ہے۔ درود پاک صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سنت ہے اور ان نیک بندوں کی بھی سنت ہے جنہیں خداوند کریم اپنے دوست گردانتا ہے۔ اولیاء اللہ (رحم اللہ تعالیٰ) بھی عقیدت وارادت کی کیفیتوں کے ساتھ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں ہدیہ درود و سلام پیش کرتے رہے اور اس عمل کی عظمتیں بتاتے رہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام درود و سلام کے بارے میں فرماتے ہیں "جب جمعرات کا دن آتا ہے تو عصر کے وقت اللہ تعالیٰ آسمان سے فرشتے زمین پر اتارتا ہے ان کے پاس چاندی کے ورق اور سونے کے قلم ہوتے ہیں۔ جمعرات کی عصر سے لے کر غروب آفتاب تک زمین پر رہتے ہیں اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود پاک پڑھنے والوں کا درود پاک لکھتے ہیں"۔ حضرت حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ بڑے زبردست عالم اور محدث اور مشہور ولی اللہ گزرے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ "جو شخص چاہے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے حوض کوثر سے بھرپور پیالہ پیئے تو وہ درود شریف پڑھا کرے" روضتہ الاحبات میں امام اسماعیل بن ابراہیم رحمتہ اللہ علیہ مزنی جو امام شافعی کے بڑے شاگرد تھے سے نقل ہے کہ امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ انتقال کے بعد ان کے خواب میں نظر آئے اور پوچھنے پر بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو بخش دیا ہے بلکہ حکم دیا ہے کہ انہیں احترام سے جنت میں لے جاؤ اور یہ سب درود کی برکت سے ہوا۔

اللھم صل علی محمد کلما نکرہ الناکرون و کلما غفل عن نکرہ الغافلون

حضرت امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ کا ارشاد گرامی ہے کہ "میں اس چیز کو محب رکھتا ہوں کہ

انسان ہر حال میں درود پاک کا ورد کثرت سے کرے" ابن نبان سفہانی فرماتے ہیں کہ میں خواب میں رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے امام شافعی کو نفع عطا کیا ہے فرمایا "ہاں! میں نے اللہ تعالیٰ سے عرض کر دیا ہے کہ شافعی کا حساب نہ لیا جائے" میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ کس عمل کی وجہ سے ہے فرمایا وہ مجھ پر ایسا درود پاک پڑھتے ہیں جیسا کسی اور نے نہیں پڑھا۔ میں نے عرض کی حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم وہ کون سا درود پاک ہے فرمایا امام شافعی یوں پڑھا کرتے ہیں **اللھم صل علی محمد کلما ذکرہ الذاکرون و صل علی محمد کلما غفل عن ذکرہ الغافلون** امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ نے درود خمسہ کی تعریف میں کئی باتیں لکھی ہیں اور کئی فضائل درج کئے ہیں۔ معارج میں امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ نے مرنے کے بعد مغفرت اور رحمت پانے کا سبب بھی اس درود شریف کو بتایا ہے۔ حضرت ابن نعمان رحمتہ اللہ علیہ نے بھی درود شریف کی فضلیت بیان کی ہے۔ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ درود شریف کو پڑھنے کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں "اے ایمان والو! تم مسجدوں اور اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود پاک کو لازم کر لو۔ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ جس درود شریف کو بکثرت پڑھتے تھے وہ "کبریت احمر" کے نام سے مشہور و شائع ہوا۔ شیخ محمد ابن علی عیاشی لکھتے ہیں کہ یہ درود (کبریت احمر) حضرت عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنا معمول بنایا ہوا تھا۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے اس درود کو پتھروں پر قلم قدرت سے لکھا ہوا پایا تھا جو شخص اسے ایک بار پڑھے گا اسے ستر ہزار درود کا ثواب ملے گا۔ فتح موصلی رحمتہ اللہ علیہ بھی درود شریف پڑھتے تھے۔ آپ ہر وقت درود العابدین پڑھتے تھے۔ حضرت شیخ ابوالمواہب شاذلی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا مجھے خواب میں زیارت نصیب ہوئی تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا "اے شاذلی! تو میری امت کے ایک لاکھ کی شفاعت کرے گا" میں نے عرض کیا اے آقا! میرے لئے یہ انعام کس وجہ سے ہے تو فرمایا تو میرے دربار میں درود پاک کا ہدیہ پیش کرتا رہتا ہے۔ دلائل الخیرات کے مصنف حضرت شیخ جذولی کی قبر سے کستوری کی خوشبو آتی تھی کیونکہ وہ درود پاک بہت پڑھتے تھے۔ ابو الفضل قرمسانی رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میرے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا کہ مجھے خواب میں حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تو ہمدان میں جائے تو فضل بن زیرک کو میرا سلام کہہ دینا۔ میرے پوچھنے پر آپ نے فرمایا وہ ہر روز مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے۔ پیغام دینے والے نے وہ درود شریف ابو

الفضل سے پوچھ کر یاد کر لیا۔ حضرت صاوی رحمتہ اللہ علیہ درود پاک کی فضلیت بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ دیگر وظائف مرشد کے بغیر ممکن نہیں کیونکہ ان میں شیطانی دخل اندازی کر لیتا ہے مگر درود شریف میں مرشد حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہیں لہٰذا شیطان دخل اندازی نہیں کر سکتا۔

خواجہ غلام حسن رحمتہ اللہ علیہ' حافظ شمس الدین سخاوی رحمتہ اللہ علیہ' علامہ اقلیسی' عارف باللہ سید نا امام شعرانی رحمتہ اللہ علیہ' مسعود رازی رحمتہ اللہ علیہ کی رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے محبت کا ایک نیا انداز تھا۔ وہ مزدوروں کو اپنے گھر لے آتے جس سے مزدوروں کو یہ گمان ہوتا کہ شاید کوئی تعمیر کا کام ہے مگر یہ ان کے ساتھ بیٹھ جاتے اور سارا دن درود شریف پڑھتے رہتے۔ چھٹی کے وقت ان کو پوری اجرت دے کر رخصت کرتے۔ حضرت فرید الدین گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ کے پاس کچھ آدمی آئے۔ انہوں نے بتایا کہ خانہ کعبہ کی زیارت کے لئے جانا مگر زاد راہ نہیں ہے اس پر گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ نے کھجور کی چند گٹھلیاں لے کر ان پر درود شریف پڑھ کر پھونک ماری اور ان کو دے دیں وہ گٹھلیاں درود شریف کی برکت سے دینار بن گئیں۔ شیخ ابو صفروی رحمتہ اللہ علیہ' شیخ احمد بن منصور رحمتہ اللہ علیہ' حضرت خواجہ باقی باللہ رحمتہ اللہ علیہ' حضرت سید میراں حسین زنجانی رحمتہ اللہ علیہ' خواجہ عطاءاللہ رحمتہ اللہ علیہ' ابراہیم بن شیبان رحمتہ اللہ علیہ' شیخ احمد بن ثابت مغربی رحمتہ اللہ علیہ' شیخ شبلی رحمتہ اللہ علیہ کے زمانے میں ایک بادشاہ بیمار ہو گیا چھ ماہ گزرنے کے باوجود کہیں سے آرام نہ آیا جب اسے پتہ چلا کہ شیخ یہاں آئے ہوئے ہیں تو بلاوا بھیجا شیخ شبلی رحمتہ اللہ علیہ آئے اور درود شریف پڑھ کر اس کے جسم پر ہاتھ پھیرا وہ اسی وقت تندرست ہو گیا۔

شیخ ابو الحسن بن حرث لیثی رحمتہ اللہ علیہ' محمد بن مطرف رحمتہ اللہ علیہ' ابو علی شلوان رحمتہ اللہ علیہ' محمد ابن رشیق رحمتہ اللہ علیہ' عارف باللہ شیخ شہاب الدین ابن ارسلان کو ایک شخص نے اپنے مرض اور تکالیف کی شکایت کی۔ انہوں نے اسے درود شریف پڑھنے کے لئے کہا۔ عبداللہ شاہ رحمتہ اللہ علیہ' شیخ امام علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ' علامہ اسماعیل حقی رحمتہ اللہ علیہ' حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ' ابو سلیمان علامہ شہاب خفاجی رحمتہ اللہ علیہ' امام فخر الدین رازی رحمتہ اللہ علیہ' شیخ محمد الحنفی رحمتہ اللہ علیہ' شاہ ولی اللہ رحمتہ اللہ علیہ کے والد شاہ عبدالرحیم رحمتہ اللہ علیہ' شاہ ولی اللہ رحمتہ اللہ علیہ' عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ' سید

امیر علی ہمدانی رحمتہ اللہ علیہ' خواجہ جلال پوری' یوسف بن اسماعیل رحمتہ اللہ علیہ' اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ' میاں شیر محمد رحمتہ اللہ علیہ' امام علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ' صوفی غلام عابد رحمتہ اللہ علیہ' ابو محمد شاہ سعید احمد اشراف الاشرافی الجیلانی رحمتہ اللہ علیہ' پیر جماعت علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ' تاج اولیاء بابا تاج الدین ناگپوری رحمتہ اللہ علیہ۔

سبھی درود بھیجتے ہیں

سورہ احزاب میں ہے:۔

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۝

ترجمہ:۔ یقیناً" اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے پیغمر علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود بھیجتے ہیں اے مومنو! تم بھی اس پر درود بھیجو اور سلام بھیجو جس طرح سلام بھیجنے کا حق ہے۔

خود خدا ان پر درود بھیج رہا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام کی توصیف اور تعریف فرمائی اور ان کی تعظیم و تکریم کا حکم دیا۔ حضرت آدمؑ کو پیدا کیا تو فرشتوں کو حکم دیا کہ انہیں سجدہ کرو۔ ظاہر ہے کہ یہ تعظیم ایسی ہے کہ خود خدا اس میں شریک نہ تھا یہ شرف اور اعزاز صرف حضور اکرم ہی کو حاصل ہے کہ اولاً" خود خدا ان پر درود بھیج رہا ہے۔ اپنی مخصوص ترین رحمتیں ان پر نازل فرما رہا ہے۔ اس کے ملائکہ اس پر کرلاً" کائنات سب حضور علیہ السلام پر درود بھیج رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں فرمایا کہ عالم علوی میں میرے حبیبؐ پر درود و سلام گونج رہا ہے۔ اے عالم سفلی میں بسنے والو! تم بھی ان پر پیہم درود سلام بھیجو' تاکہ عالم سفلی اور عالم علوی بیک وقت میرے حبیبؐ پر درود و سلام سے گونج اٹھے۔ تاکہ عرش بریں سے فرش زمین تک پیہم غلغلہ برپا ہو۔ "صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم"

آیت کو لفظ "اِنَّ" کے ساتھ شروع کیا۔ جو حرف تاکید ہے۔ یعنی یقیناً" اللہ تعالیٰ درود بھیج رہا ہے اور صیغہ مضارع کا استعمال کیا..... **یصلون** کہا یعنی یہ نہیں کہا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے کبھی اس پر درود بھیجتے ہیں اور کبھی نہیں بھیجتے ہیں صیغہ مضارع اس بات پر دلالت کر رہا ہے کہ مسلسل اور پیہم درود بھیجتے ہیں۔

علامہ محمود آلوسی رحمتہ اللہ علیہ روح المعانی میں لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کسی امت کو حکم نہیں دیا کہ وہ اپنے پیغمبر پر درود و صلوۃ بھیجیں۔ یہ خصوصیت حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی کی ہے کہ ان پر درود بھیجنے کا حکم ہوا۔

حضرت رصاع نے فرمایا کہ اس آیت میں لفظ "اللہ" آیا ہے جو خدا کا ذاتی نام ہے اور جامع جمیع اسماء و صفات ہے۔ اگر خدا کہتا "**ان الرب وملئکته یصلون علی النبی**" یا "**ان الرحمن و ملئکته یصلون علی النبی**" تو واہمہ ہو سکتا تھا کہ ان پر صرف اسم رب یا اسم رحمٰن ہی کا فیضان ہوتا ہے۔ لیکن لفظ "اللہ" سے معلوم ہوا کہ ان پر ذات اور تمام اسماء و صفات کا فیضان وارد ہوتا ہے۔ حضرت رصاع نے یہ بھی فرمایا کہ حضور علیہ السلام کے بہت سے اسماء ہیں۔ یہاں نبی کے لفظ سے ذکر فرمایا اور دوسرے اسماء و صفات کا ذکر نہ فرمایا' اس لئے کہ آپ کی اور دوسرے انبیاء کی یہ صفت سب سے نمایاں ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں علوم لدنی عطا کرتا ہے وہ معارف کی خبر دیتے ہیں۔ حضور علیہ السلام سے غایت درجہ تکریم و تعظیم مقصود تھی' اس لئے "علی النبی" کہا اور ذاتی نام یعنی لفظ محمد کے ساتھ ان کا ذکر نہ کیا۔

وہ لوگ جو دین میں کت حجتیاں کرتے ہیں' کہتے ہیں کہ اللہ اور اس کے فرشتے حضور پر صلواۃ بھیجتے ہیں تو ہمارے درود کی انہیں کیا حاجت ہوئی' جب خود خدا ان پر درود بھیج رہا ہے' تو ہمارے درود کی انہیں احتیاج نہیں۔ اگر اس زاویہ نگاہ سے دیکھا جائے تو وہ ذات گرامی جس پر خود خدا درود بھیج رہا ہے۔ فرشتوں کے درود کی بھی محتاج نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ حکم محض "اکراماً" و تعظیماً" لرسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم" دیا ہے اور ہم پر شفقت کی تاکہ اس بہانے ہم اجر و ثواب کے مستحق ٹھہریں۔

من صلی علی صلوت واحدت صلی اللہ علیه عشرا

جو مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے' اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل کرتا ہے)

وہ انسانیت کا محسن اعظم..... وہ اللہ اور مخلوق کے درمیان واسطہ عظمیٰ..... وہ جس نے انسانیت کو خیر و شر کی حقیقت سمجھائی..... وہ جو اللہ کی معرفت' اس کی محبت اور تقرب کا وسیلہ کبریٰ ہے۔ وہ کتاب و حکمت کی تعلیم دینے والا' روحوں کا تزکیہ کرنے والا' وہ یتیموں' مسکینوں' بیواؤں' محتاجوں اور لاوارثوں پر ابر رحمت بن کر برسنے والا..... اس کے احسانات ہم پر اس قدر زیادہ ہیں کہ ہمارا صلواۃ والسلام اس کے احسانات کے لاکھوں حصہ کی مکافات و جزا بھی

نہیں ہو سکتا' اس لیے اہل اللہ نے کہا کہ صلواۃ وسلام کی کسی مقدار پر بھی پہنچ کر خیال نہ کرو کہ تم نے سرور دو عالم کا حق ادا کر دیا۔ یہ تو تم نے اپنے ہی لیے رحمت کا سامان کیا۔ اگر تمام امت محمدیہ کے افراد مل کر صبح و شام' مسلسل اور پیہم ان پر درود و سلام بھیجیں' تو بھی اس محسن اعظمؐ کا حق ادا کرنے سے یکسر قاصر رہیں۔

اوپر دی ہوئی آیت پر غور کیجئے اس آیت میں یہ نہیں کہا کہ تم صلوٰۃ وسلام کی دعا کرو تو میں صلواۃ والسلام نبی اکرمؐ پر بھیجوں گا۔ فقرے کی ساخت پر غور کیجئے امر و جواب الامر نہیں ہے' شرط وجزا نہیں ہے' بلکہ یوں کہا کہ اللہ تو درود بھیج رہا ہے' وہ اللہ مخصوص ترین رحمتوں کا محیط تو سے ہی ہے تم بھی درود بھیجو کہ اس کی برکت سے تمہیں بھی اپنی رحمتوں سے نوازے۔ ان پر تو رحمتیں پیہم برس ہی رہی ہیں' اے حلقہ بگوشان محمدؐ! تم بھی جھولیاں بھر لو۔ وہ ذات گرامی جس پر خود خدا اور تمام فرشتے مسلسل اور پیہم صلواۃ و سلام بھیج رہے ہیں' ان کو تمہارے درود کی حاجت کیا ہے۔

حضور علیہ الصلواۃ والسلام کے اسم گرامی کے ساتھ "سیدنا" کا لفظ بڑھانے پر بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں۔ مغالطے کا باعث غالباً ابوداؤد کی ایک حدیث ہے۔ سنن ابوداؤد میں ایک صحابی ابو مطرف سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں میں ایک وفد کے ساتھ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا۔ ہم نے عرض کی "اَنْتَ سَیِّدُنَا" (آپ ہمارے سردار ہیں) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا "السید اللہ" یعنی حقیقی سیادت اور کمال سیادت تو اللہ ہی کے لیے ہے۔ اب داؤد شریف ہی میں ایک صحابی کا قصہ منقول ہے' انہوں نے حضور علیہ الصلواۃ والسلام کی پشت مبارک پر مہر نبوت دیکھ کر یہ درخواست کی تھی یہ جو ابھرا ہوا گوشت ہے آپ مجھے دکھلایئے' میں طبیب ہوں' میں اس کا علاج کروں گا۔ حضور علیہ الصلواۃ نے فرمایا طبیب تو اللہ تعالیٰ ہے جس نے اسے پیدا کیا۔ اس حدیث کی بنا پر معالجوں کو طبیب کہنا کون حرام قرار دے سکتا ہے۔

سچی بات تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں "طبیب" شمار نہیں ہوتا۔ قرآن کے تیس پاروں میں کہیں اللہ کے لیے طبیب کا لفظ استعمال نہیں ہوا۔ حضور علیہ الصلواۃ والسلام نے خود ارشاد فرمایا۔

انا سیدالناس یوم القیامۃ (بخاری و مسلم)

(میں قیامت کے دن اولاد آدم کا سردار ہوں گا)

ترمذی شریف میں حضرت ابو سعید خدریؓ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا۔

انا سید ولد ادم یوم القیامته ولا فخر

میں قیامت کے دن اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور اس پر کوئی فخر نہیں کرتا ہوں)

آپ نے اپنے نواسے حسن کے بارے میں فرمایا۔

ابنی ھذا سید (میرا یہ بیٹا سردار ہے)

حضرت عبداللہ مسعود کا ایک قول ابن ماجہ میں ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ جب تم حضور علیہ الصلواۃ پر درود بھیجا کرو تو اسے سنوار لیا کرو۔ میں امید کرتا ہوں کہ وہ ویسے ہی حضور علیہ الصلواۃ والسلام کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ لوگوں نے کہا ہمیں سکھا دیجئے۔ انہوں نے فرمایا کہ درود یوں پڑھا کرو۔

"اللھم اجعل صلوا تک ورحمتک و برکاتک علی سید المرسلین و امام المتقین و خاتم النبین محمد عبدک و رسولک امام الخیر و قائد الخیر و رسوله الرحمته اللھم ابعثه مقاما محمودا یغبط به الا ولون والا خرون اللھم صل علی محمد وعلی آل امحمد کما صلیت علی ابرہیم وعلی آل ابراہیم انک حمید مجید و بارک علی محمد وعلی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم انک حمید مجید"۔

فرمایا عبداللہ بن مسعودؓ جیسے جلیل القدر صحابی "علی سید المرسلین" کہنے کی تلقین فرما رہے ہیں تو **اللھم صل علی سیدنا محمد** کہنے پر معترض ہونے کی گنجائش کہاں باقی رہی۔

بعض لوگ حضور علیہ الصلواۃ کے اسم گرامی "مولانا" کا لفظ بھی پسند نہیں کرتے۔ غزوہ احد کے قصے میں ابو سفیان کا جواب دیتے ہوئے حضور علیہ الصلواۃ نے فرمایا تھا "**اللہ مولانا ولا مولیٰ لکم**"

لیکن اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ غیر اللہ کے لیے مولیٰ کا لفظ بولنا جائز نہیں ہے یہاں بھی کمال ولایت مراد ہے کہ حقیقی مولیٰ اللہ تعالیٰ ہی ہے حضور علیہ الصلواۃ و السلام نے فرمایا تھا۔

من کنت مولا فھذا علی مولا○

(جس کا میں مولا ہوں علی بھی اس کے مولا ہیں' جس کا میں حامی و ناصر ہوں' علی بھی اس کے حامی و ناصر ہیں)

یہ عجیب بات ہے کہ بعض نیم خواندہ مولوی اپنے نام کے ساتھ تو بڑے التزام کے ساتھ مولانا لکھ لیتے ہیں لیکن حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام کو مولانا کہنے میں انہیں تامل ہے اور اسے نا جائز قرار دیتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفت سیادت اور ولایت ازلی ہے' ابدی ہے' دائمی ہے سرمدی ہے' قدیم ہے' مستقل بالذات ہے' لا متناہی ہے اور جب صفت سیادت و ولایت سے مخلوق متصف ہوتی ہے۔ تو یہ صفت حادث ہوتی ہے اور اللہ کی صفت سے ماخوذ ہوتی ہے پس حضور علیہ الصلوٰۃ کو مولانا کہنے میں کچھ قباحت نہیں بلکہ عین حسن ادب ہے۔

شیخ عبدالحقؒ کو جب ان کے شیخ عبدالوہاب متقیؒ نے مدینہ منورہ کی زیارت کے لئے رخصت کیا تو فرمایا' عبدالحق اس بات کو سمجھو اور پلے باندھو کہ اس سفر میں فرائض کی ادائیگی کے بعد سرور کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود شریف سے بہتر کوئی عبادت نہیں ہے اپنے تمام اوقات اسی پر صرف کرنا اور کسی بات میں مشغول نہ ہونا۔ شیخ عبدالحق نے عرض کیا کہ کوئی تعداد مقرر فرما دیجئے۔ فرمایا بے حد و حساب پڑھو' ہر وقت درود تمہاری زبان پر جاری ہو اور اس کے انوار میں ڈوب جاؤ۔ بالخصوص جمعہ کے روز تو درود و سلام میں ڈوب جانا چاہئے۔

اوس بن اوس کی روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا۔

"تم جو دن بسر کرتے ہو ان میں سب سے افضل جمعہ کا دن ہے اسی دن آدم علیہ السلام کو اللہ نے پیدا کیا' اسی دن ان کی روح قبض کی گئی' اسی دن صور پھونکا جائے گا' اسی دن سب پر بے ہوشی طاری ہو گی تو اس دن مجھ پر درود پڑھا کرو۔ واقعی تمہارا درود میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا کہ جب آپ مٹی ہو جائیں گے تو ہمارا درود کیوں کر آپ کے سامنے پیش ہو سکے گا۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیاء کے جسموں کو کھا سکے"

اسی طرح حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام نے فرمایا۔

"جمعہ کے روز درود کثرت سے پڑھا کرو اس لئے کہ وہ یوم مشہود ہے۔ فرشتے اس میں شریک ہوتے ہیں۔ جو مجھ پر درود پڑھتا ہے اس کا درود میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے میں نے عرض کیا کیا وفات کے بعد بھی پیش کیا جائے گا۔ فرمایا اللہ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ نبیوں

کے جسم کھائے۔ اللہ کا پیغمبر قبر میں بھی زندہ ہوتا ہے' اسے رزق دیا جاتا ہے"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا **من صلی علی صلوۃ واحدۃ صلی اللہ علیہ عشرا** (مسلم و ابو داؤد)

(جو مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے)

پس زبانوں کو حرکت میں لاؤ اور بارگاہ رسالت میں درود و سلام مسلسل اور پیہم بھیجو۔ اللہ تعالیٰ نے تو کچھ فرشتوں کو صرف اسی کام کے لئے وقف کر رکھا ہے اس کائنات میں جو کوئی ان کے حبیب پر درود بھیجے' وہ فرشتے درود کے تحفے بارگاہ رسالت میں پیش کرتے ہیں۔ جیسا کہ نسائی شریف میں حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ حضور علیہ الصلواۃ و السلام نے فرمایا **ان اللہ ملئکتہ سیاحین یبلغونی عن امتی السلام** (اللہ کے کچھ فرشتے ہیں جو پھرتے رہتے ہیں' سیاحت کرتے رہتے ہیں اور میری امت کی طرف سے صلوات و سلام کے تحفے مجھے پہنچاتے رہتے ہیں) جو شخص روضہ اطہر کے پاس کھڑے ہو کر درود بھیجتا ہے۔ حضور علیہ السلام خود درود کو سنتے ہیں اور جواب دیتے ہیں۔ پس اس بات کو پلے باندھ لے کہ بارگاہ رسالت میں قرب حاصل کرنے کے لیے کثرت درود شریف اکسیر اعظم ہے' کبریت احمر میں ہے کہ آپ نے فرمایا۔

جو جتنا زیادہ درود پڑھتا ہے' وہ اسی قدر میرے قریب ہوتا ہے"

درود میں فنا ہونے والوں کو اس دنیا میں بھی قرب بارگاہ رسالت حاصل ہوتا ہے' عالم برزخ میں بھی اور روز محشر میں بھی وہی لوگ مقربین بارگاہ رسالت ہوں گے۔ جیسا کہ ایک حدیث شریف میں حضور علیہ الصلواۃ والسلام نے وضاحت فرمائی۔

"قیامت کے روز بھی سب سے زیادہ وہی لوگ میرے قریب ہوں گے جو سب سے زیادہ مجھ پر درود پڑھتے ہیں"۔ رسالہ نعت ص ۳۵

حکم الٰہی کی تعمیل ہے

ہر عبادت دو گونہ خوبیوں میں شامل ہے۔

اول' عبدیت و بندگی کا تقاضا ہے کہ ہم اپنے معبود کے حکم کے تعمیل اور اطاعت کریں۔ اللہ تعالیٰ جو ہمارا معبود یکتا ہونے کے علاوہ ہمارے وجود و لوازم وجود کا خالق و مالک ہے۔ اس کے کسی حکم کی اطاعت میں پس و پیش انتہائی بے عقلی' جہل اور سرکشی ہے۔

دوم' ہر عبادت کی بجا آوری ہمیشہ نئے الطاف و اکرام اور نوازش کا سبب ہے۔ لہٰذا فرمان الٰہی **صلوا علیه وسلمو تسلیما** کی پابندی صرف اس لیے کی جائے کہ یہ اللہ رب العزت کا حکم ہے اور ایسا پسندیدہ عمل ہے کہ ذات حق تعالیٰ قول و فعل سے اس کار عظیم میں شریک ومتوجہ ہے۔**ان اللہ وملئکته یصلون علی النبی** (تحقیق اللہ اور اسکے فرشتے صلواۃ بھیجتے رہتے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر) تو ہمارا یہ فعل اپنی جگہ بندگی کا لازمہ ہو جاتا ہے۔ ارشاد الٰہی ہے **ھیاایھاالذین امنوا صلوا علیه وسلموا تسلیما** (پس اے ایمان والو! تم صلواۃ وسلام بھیجو ان پر) جو بے اندازہ انعامات اور بے حد و حساب برکات درودسلام سے حاصل ہوتی ہیں' ان کو دیکھتے ہوئے صلواۃ و سلام کے محض تصور سے ایمان میں قوت' روح میں لطافت' قلب میں فرحت پیدا ہوتی ہے۔ صلواۃ و سلام سے حضورؐ کی یاد تازہ ہوتی ہے۔ اور ہر آن مقام قرب کی طرف بتدریج ترقی ہوتی رہتی ہے علاوہ ازیں ہماری ہر عبادت' تمام دعائیں' استغفار اور توبہ بارگاہ صمدیت تک وصول و رسائی کے لیے صلواۃ و سلام ہی سے اپنے قوت صعود اور پرواز حاصل کرتی ہے۔

امام رازی رحمتہ اللہ علیہ نے کیا خوب کہا ہے' ہماری درود خوانی سوائے اس کے کچھ نہیں کہ ہم اللہ رب العزت کی صلواۃ رسانی کا یا تو اپنی زبان میں ذکر کرتے ہیں جیسے **صلی اللہ علیہ' الصلوۃعلیه صلی اللہ علیه الصلوۃ علیک** یاحاضرین دربار کی طرح اپنے مالک و آقا کے فعل کی تاکید کرتے ہوئے انکی ہاں میں ہاں ملا دیتے ہیں مثلاً" **اللھم صل علیه** جب درود انسانوں کا اپنا فعل نہیں ہے بلکہ خالصتاً" فعل الٰہی ہے تو بندہ اگر اللہ تعالیٰ کا فعل کرے یا اللہ جل شانہ کی ہاں میں ہاں ملائے تو ایسے اعمال میں قبول و نامنظوری کی بحث سرے سے پیدا ہی نہیں ہو گی۔ درود ہمیشہ مقبول ہی ہو گا' کیونکہ یہ اللہ جل مجدہ کا اپنا فعل ہے وہ خود فاعل بھی ہے اور خود ہی قبول کرنے کا اختیار رکھتا ہے۔ اور ہمیں درود کا ثواب تو محض اللہ کریم کی ہاں میں ہاں ملانے سے بالکل مفت حاصل ہوتا ہے۔

امام رازی رحمتہ اللہ علیہ اسم مقام پر ایک دوسری بات اور بھی تحریر فرماتے ہیں جو بہت دلچسپ اور نہایت دلکش نکتہ ہے کہ استغفار و درود میں کامیابی و نجات کے لیے درود زیادہ محفوظ طریقہ ہے' کیونکہ درود کے نامنظور و مقبول ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ یہ تو سراسر فعل الٰہی ہے اور ہم تو محض صلی اللہ جیسے تائیدی کلمات کہنے والے اور اللہ جل شانہ کی ہاں میں ہاں

ملانے والے ہیں۔ مگر استغفار تو بندہ کی طرف سے دعا و درخواست ہے' جس میں اپنے گناہوں کی معافی چاہی جاتی ہے۔ لہٰذا دعاؤں میں اگر اللہ کی طرف کامل توجہ' کامل اخلاص روح و قلب اور جسم و جان کے ساتھ کامل سپردگی ہوئی' دعائیں مقبول ہوں گی ورنہ اخلاص و توجہ میں کوئی کمی رہی تو اللہ رب العزت ان دعاؤں کو اگر رد فرما دے تو جائے تعجب و مقام شکایت نہیں ہے۔ لہٰذا استغفار کی قبولیت کا یقین نہیں کیا جا سکتا اور درود کی قبولیت میں کسی شک کی گنجائش نہیں ہے ..... ان حالات میں پر امن اور طمانیت بخش راہ یہ ہے کہ ہم زیادہ سے زیادہ صلواۃ وسلام کا ورد رکھیں اور عفو استغفار کا کام حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے حوالے کر دیں کیوں کہ قرآن کریم کے اپنے اعلان کے مطابق حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بھی اپنی امت کے لیے رب العزت کی بارگاہ میں عفو و مغفرت کے طلب گار رہتے ہیں اور حضورؐ کی دعا کی قبولیت ہر حال میں یقینی ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ صلواۃ و سلام کی کثرت سے مومن کو حضور سید عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا قرب حاصل ہوتا ہے اور جن خوش نصیبوں کے لیے آپ طلب گار مغفرت و داعی عفو ہوں' ان میں درود پڑھنے والوں کا اند راج ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے تصفیہ باطن اور تزکیہ روح اور حصول تقرب کے لیے تمام سلاسل اولیا' صلواۃ وسلام سے سفر سلوک شروع کرتے ہیں۔ کیونکہ یزکیھم (حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم لوگوں کا تزکیہ کرتے ہیں حضور کی صفت ہے جس میں کوئی نبی شریک نہیں۔ اور روح و باطن کا تزکیہ اسی وقت ممکن ہے جب طالب' حضرت مزکی علیہ الصلواۃ والسلام کی جناب میں رسائی حاصل کرے درود وسلام سے حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا تقرب حاصل ہوتا ہے۔ اور جوں جوں اس مرکز نور تک رسائی حاصل ہوتی جائے گی' قلب و روح کا تزکیہ ہوتا جائے گا اور روشنی ملتی جائے گی۔

حیوان بھی درود پڑھتے ہیں

جناب اظہر محمود تحریر فرماتے ہیں

پہلے انبیاء و رسل (علیم السلام مخصوص قبیلوں اور علاقوں کے لیے مبعوث کیے گئے لیکن حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو عالم انسانیت کے لیے تا قیامت نبی اور رسول بنا کر بھیجا گیا۔ عالم انسانیت کے علاوہ باقی عوالم بھی سرکار صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جب اس دنیائے

آب و گل پر تشریف لائے اور پھر آپ نے نبوت کا اعلان و اظہار فرمایا تو نبوت و رسالت کا سلسلہ ہمیشہ کے لیے بند کر دیا گیا۔ آپ کے اظہار و اعلان نبوت سے پہلے' آپ کے اس دنیا پر قدم رنجہ فرمانے سے پہلے بھی جتنے عالم موجود تھے' جتنے عوالم آپ کی حیات ظاہری کے دوران میں تھے اور جتنی دنیائیں تا قیامت ہوں گی' ان کے لیے اللہ کریم نے حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو رحمت بنا کر بھیجا تھا۔

ملا نکہ نے حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اس دنیا پر تشریف لانے سے پہلے آپ کے نور کو دیکھا آپ پر درود پڑھا۔ انبیاء و رسل سے خالق حقیقی نے عہد لیا اگر میرے محبوب (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) تمہارے عہد نبوت میں دنیا میں تشریف لے آئیں تو ان پر ایمان لانا اور ان کی مدد کرنا یعنی دنیاؤں کے لیے قدوس و کریم جل و جلالہ نے سرکار صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو رحمت بنا کر بھیجا تھا' جو دنیائیں اللہ کی رحمت کے سہارے ایک خاص نظام کے تحت قائم تھیں ان دنیاؤں کی تخلیق اور ان دنیاؤں میں موجودات جمادات' حیوانات' نباتات' اور دیگر جاندار اور بے جان سب چیزوں کا پیدا ہونا اور ایک خاص سسٹم کے ساتھ قائم رہنا اس رحمت ہی کے باعث ممکن ہوا۔ پھر یہ سب چیزیں نطق و بیاں سے یا زبان حال سے اس رحمت کی بارگاہ میں ہدیہ تشکر و امتنان کیوں پیش نہ کریں' اس رحمت پر درود و سلام کیوں نہ بھیجیں۔

جب حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی نبوت و رسالت اور خداوند کریم کی وحدانیت کی شہادت کنکریاں دیتی ہیں تو وہ دراصل رحمتہ للعالمین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ایک ٹھوکر سے احد کا زلزلہ رک جاتا ہے تو در حقیقت وہ پہاڑ رسالت کے جلال و رفعت کے سامنے سر تسلیم خم کر رہا ہوتا ہے جب دو درخت اشارہ پا کر اکٹھے ہو جاتے ہیں اور اشارہ پا کر الگ ہو جاتے ہیں تو گویا عالم نباتات رحمتہ اللعالمین (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کی صفت رحمت کی عالمگیری کا اعلان کرتا ہے جب استن حنانہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کے فراق میں گریہ کناں ہوتا ہے تو ظاہر ہے کہ سراپا رحمت جسم اطہر سے دوری اسے رلاتی ہے۔

ہر عالم رحمت خداوندی کے باعث تخلیق ہوا' ہر عالم رحمت خداوندی کی باعث، قائم ہے اور اس میں نظم و ضبط کی موجودگی اسی رحمت کے باعث ہے۔ ہر عالم میں جو جو مخلوق ہے اسی رحمت سے مستفید ہوتی ہے ..... تو پھر ہر عالم اور ہر عالم کی ہر مخلوق اس رحمتہ للعالمین (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کے گن کیوں نہ گائے' ان کی بارگاہ میں درود و سلام کا ہدیہ کیوں پیش نہ

کرے۔

مالک کائنات جل شانہ نے دوسری مخلوق کی طرح حیوانات کو بھی نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مرتبے سے روشناس کرایا' جانوروں کو بھی اس رحمت خداوندی کے احسانات کا احساس ہے جس کا مظاہرہ کئی جانوروں نے کیا۔ ہرنی نے حضور رحمتہ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فریاد کی' کوئی اونٹ ان کی بارگاہ میں مالک کی شکایت کر سکتا ہے یا کسی اونٹ کو مالک کی شکایت پر تلقین و ہدایت دی جا سکتی ہے تو کیا یہ اس رحمت کا فیضان ہی نہیں اور اس رحمت کے احسان کا احساس ہی نہیں' جس سے ہر عالم اور اس کی ہر مخلوق مستفید ہوتی رہی' مستفید ہوتی ہے اور تا قیام قیامت مستفید ہوتی رہے گی۔

حضور رحمت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہت سے جانوروں سے باتیں کیں' ان کی تکالیف رفع کیں۔ بعض اوقات حیوانات نے آپؐ کے نبی آخر الزمان ہونے کی گواہی دی۔ جانوروں کا کلام کرنا اور اطاعت بجالانا اور درود پڑھنا حضور رحمتہ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفت رحمت للعالمین کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔

بعض روایتوں میں آتا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آسمان و زمین میں کوئی مخلوق ایسی نہیں جو یہ نہ جانتی ہو کہ میں خدا کا رسول ہوں جب ہر مخلوق یہ علم رکھتی ہے تو یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ آپ کا حکم نہ مانے یا خدا کا حکم مانتے ہوئے آپ پر درود و سلام نہ بھیجے۔ آقا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور ہدیہ درود پاک پیش کرنے والوں جانوروں کا ذکر کرنے سے پہلے ان حیوانات کا ذکر مناسب معلوم ہوتا ہے جن کے بارے میں محبت و عقیدت اور احکام کی تعمیل کے مظاہر کتابوں میں منقول ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انصار میں سے ایک نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں آکر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارا ایک اونٹ ہے جس پر ہم پانی لاد کر لاتے ہیں اب وہ سرکشی کرتا ہے اور اپنی پشت پر بوجھ لادنے سے منع کرتا ہے ہمارے نخلستان اور باغات پیاسے ہیں۔ یہ سن کر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اٹھے کہ دوسروں کی تکلیف کو رفع کرنا ان کا شیوہ تھا۔ جب باغ میں پہنچے تو اونٹ نے قریب آکر آپ کے پاؤں پر سر رکھ کر سجدہ کیا۔ پھر آپ نے اس اونٹ کو پکڑ کر کام پر لگا دیا اور بقیہ زندگی میں وہ اونٹ سرکشی تو کیا کرتا' پہلے سے زیادہ بہتر کام کرنے لگا۔

(سیرت رسول عربی ص 522)

ایک مرتبہ ایک اونٹ نے بارگاہ مصطفوی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں حاضر ہو کر اپنی گردن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے رکھ دی اور اپنی آواز میں فریاد کرنے لگا آپ نے اس کے مالک سے فرمایا یہ اونٹ مجھے فروخت کر دو اس کے مالک نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کی خدمت میں حاضر ہے لیکن یہ گھر والوں کے لئے ہے۔ ان کے لئے اس کے سوا اور کوئی ذریعہ معاش نہیں ہے۔ فرمایا یہ اونٹ کام کی زیادتی اور چارے کی کمی کی شکایت کرتا ہے۔ تم اس کے ساتھ نرمی برتو اور اس کے حقوق کا لحاظ رکھو۔

(سیرت رسول عربی ص 522)

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ کے ساتھ ایک انصاری کے باغ میں گئے۔ وہاں ایک بکری تھی اس نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سجدہ کیا۔ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم زیادہ سزاوار ہیں کہ آپؐ کو سجدہ کریں فرمایا کسی بشر کو زیب نہیں دیتا کہ وہ دوسرے بشر کو سجدہ کرے۔

(مدارج النبوت ص 343)

ایک روایت میں ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اونٹوں کی قربانی فرماتے تو ہر اونٹ ایک دوسرے کو ہٹا کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب آنے کی کوشش کرتا تاکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلے اسے ذبح فرمائیں۔

(مدارج النبوت جلد 1 ص 344)

ایک مرتبہ ایک اونٹ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور آکر اپنی قوم کی شکایت کی کہ وہ نماز عشاء سے پہلے سو جاتے ہیں۔ مجھے خوف ہے کہ اللہ تعالیٰ ان پر عذاب نازل نہ کرے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس قوم کو بلایا اور انہیں نماز عشاء سے پہلے سو جانے کی ممانعت فرمائی۔

(مدارج النبوت جلد 1 ص 343)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہمارے گھر میں ایک بکری تھی جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہاں استراحت فرماتے تو وہ بکری خاموش، پر سکون اور آرام سے رہتی اور جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لے جاتے تو وہ بکری پریشان اور بے قرار ہو کر

ادھر ادھر ماری پھرتی۔

(مدارج النبوت جلد 1 ص 343)

روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنا دست مبارک ام معبد کی بکری کے تھنوں پر پھیرا جن کا دودھ خشک ہو گیا تھا وہ اسی وقت دودھ سے لبریز ہو گئے آپ نے اس دودھ کو خود بھی پیا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بھی پلایا۔

(ص 344)

حضرت عبدالرحمٰن کے والد عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے ایک پرندے کو دیکھا جس کے ساتھ اس کے دو بچے تھے۔ ہم نے دونوں بچوں کو پکڑ لیا ماں آئی اور پر پھیلانے لگی۔ اتنے میں نبی کریم رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا "اسے کس نے دکھ دیا ہے۔ اس کے بچے واپس کر دو"

(سراپائے قدس ص 90)

حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت سفینہؓ کا بیان ہے کہ میں سمندر میں ایک کشتی پر سوار ہوا وہ کشتی ٹوٹ گئی پس میں اس کے ایک تختے پر چڑھ بیٹھا اور ایک جنگل میں جا نکلا۔ جس میں شیر تھے۔ اچانک ایک شیر آیا جب میں نے اسے دیکھا تو کہا اے ابو الحارث! میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا آزاد کردہ غلام سفینہ ہوں۔ یہ سن کر شیر دم ہلاتا ہوا آیا یہاں تک کہ میرے پہلو میں کھڑا ہو گیا پھر میرے ساتھ چلا یہاں تک کہ مجھے راستے پر ڈال دیا۔ آخر میں یوں دھاڑا جیسے مجھے الوداع کرتا ہو۔

(مدارج النبوت جلد 1 ص 347)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک بھیڑیا بکریوں کے ریوڑ کی طرف آیا اور ایک بکری پکڑ لی۔ چرواہے نے بھیڑیئے کا پیچھا کیا اور بکری اس سے چھڑا لی بھیڑیا ایک ٹیلے پر چڑھ گیا اور کتے کی طرح اپنی دم پر بیٹھ گیا۔ اور بولا میں نے رزق کا قصد کیا جو اللہ نے مجھے دیا۔ میں نے اسے حاصل کر لیا لیکن تو نے مجھ سے چھین لیا چرواہے نے کہا خدا کی قسم میں نے کبھی کسی بھیڑیئے کو انسانوں کی طرح کلام کرتے نہیں سنا۔ بھیڑیئے نے کہا کہ اس سے عجیب تر بات یہ ہے کہ ایک شخص (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) جو مدینہ میں ہیں خبر دیتے ہیں اس کو جو گزر چکا ہے اور وہ جو آنے والا ہے اور تم لوگ اس امی لقب نبی کا یہ معجزہ دیکھ کر بھی ایمان نہیں لاتے۔ وہ چرواہا

یہودی تھی بھیڑیئے نے چرواہے سے وعدہ کیا کہ وہ بکریاں اس کے پاس چھوڑ جائے وہ ان کی حفاظت کرے گا چرواہا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور یہ بات گوش گزار کی اور مسلمان ہوگیا۔ آپؐ نے فرمایا یہ امور قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے جب تو واپس ریوڑ میں جائے گا تو وہ تعداد میں زیادہ ہوں گی۔ جب چرواہا واپس آیا تو ایسا ہی تھا چنانچہ اس نے ایک بکری ذبح کر کے بھیڑیئے کو شکریے کے طور پر پیش کی۔

(سیرت رسول عربی ص 564)

اسی سے مشابہ حضرت سفیان بن حرب اور صفوان بن امیہ سے بھی ایک روایت ہے کہ ایک بھیڑیا ایک ہرن کا پیچھا کر رہا تھا جب ہرن حدود حرم میں داخل ہو گیا تو بھیڑیا لوٹ گیا۔ لوگ اس پر تعجب کرنے لگے اس پر بھیڑیئے نے کہا کہ اس سے عجیب تر بات یہ ہے کہ مدینہ منورہ میں محمدؐ بن عبداللہ نبی آخر الزمان تم کو جنت کی طرف بلاتے ہیں اور تم لوگوں کو جہنم کی طرف کھینچتے ہو۔ ابوجہل اور اس کے ساتھیوں سے بھی اس کی مانند لوگ حکایت کرتے ہیں۔

(مدارج النبوت جلد 1 ص 344)

ام سلیم رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحرا میں گشت فرما رہے تھے کہ اچانک تین مرتبہ "یا رسول اللہ" کی آواز سماعت فرمائی۔ آپ اس طرف متوجہ ہوئے دیکھا' ہرنی بندھی ہوئی ہے اور ایک بدوی چادر لے کر سو رہا ہے۔ آپ نے ہرنی سے دریافت کیا' کیا حاجت ہے؟ ہرنی نے کہا مجھے اس بدوی نے شکار کیا ہے میرے دو بچے اس پہاڑ کی کھوہ میں ہیں اگر آپ مجھے آزاد کر دیں تو میں اپنے بچوں کو دودھ پلا کر آ جاؤں گی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو ایسا کرے گی؟ ہرنی نے کہا اگر میں لوٹ کر نہ آؤں تو مجھے قیامت کے دن ان لوگوں میں اٹھایا جائے جو آپ کا نام سن کر درود نہیں پڑھتے۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے رہا کر دیا تھوڑی ہی دیر بعد ہرنی لوٹ آئی اور حضور نے اسے باندھ دیا جب بدوی بیدار ہوا تو کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوئی حکم ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا خواہش یہ ہے کہ اس ہرنی کو رہا کر دے۔ اس پر بدوی نے اسے چھوڑ دیا وہ خوش خوش جنگل میں دوڑتی اور چوکڑیاں بھرتی چلی گئی وہ کہتی جاتی تھی **واشهدان لا اله الا الله محمد رسول الله** اس سے معلوم ہوا کہ جو لوگ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام سن کر درود شریف نہیں پڑھتے' ان کا حشر تو حیوانات بھی قبول نہیں کرتے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اپنے صحابہ کی محفل میں تشریف فرما تھے کہ اچانک بنی سلیم کا ایک بدوی گوہ شکار کر کے لایا۔ اسے اس نے اپنی آستین میں اس لئے چھپا رکھا تھا کہ وہ اسے اپنی قیام گاہ میں لے جا کر بھون کر کھائے گا۔ اس نے اس سے پوچھا کہ اس جماعت کے درمیان کون ہے؟ صحابہ نے کہا یہ اللہ کے رسول ہیں۔ اس نے گوہ اپنی آستین سے نکالا اور کہنے لگا قسم ہے لات و عزیٰ کی میں اس وقت تک ہرگز ایمان نہ لاؤں گا جب تک یہ گوہ آپ کی شہادت نہ دے۔ یہ کہہ کر گوہ کو حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے سامنے ڈال دیا حضور نے گوہ کو آواز دی اے گوہ! گوہ نے سنجیدہ زبان میں جواب دیا "لبیک و سعدیک" (حاضر ہوں' فرمانبردار ہوں) جسے ساری جماعت نے سنا۔ پھر فرمایا اے گوہ قیامت میں کون آئے گا۔ گوہ نے جواب دیا ساری مخلوق آئے گی۔ پھر پوچھا کس کی عبادت کرتی ہے گوہ نے جواب دیا اس خدائے پاک کی جس کا عرش آسمان میں ہے اور جس کی سلطنت زمین میں ہے اور جس کا دریاؤں پر غلبہ ہے اور جنت میں اس کی رحمت ہے اور جہنم میں اسکا عذاب ہے پھر حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا میں کون ہوں؟ اس نے جواب دیا آپ اللہ کے رسول اور خَتمُ النَّبِیّین ہیں۔ یقیناً" وہ کامیاب ہے جس نے آپ کی تصدیق کی اور وہ نامراد ہے جس نے آپ کی تکذیب کی۔ بعض کتابوں میں یہ اشعار بھی درج ہیں جو گوہ نے تصدیق رسالت اور شہادت کے بعد اپنی زبان سے پڑھے تھے۔

یا رسول اللہ انک صادق
فبورکت مھدیا یا بورکت ھادیا
شرعت لنا و من الحیفتہ بقد ما
عبد نا کا مثال الحمرا البطوانغنیا
فیا خیر مدعوا یا خیر مرسل
لی الجن و الجن و الانس لبیک داعیا"
انت ببرھان من اللہ واضع
فاصبحت و غینا صادق القول عیا
فبورکت فی الاحوال حیا و مینا
و بورکت مولود بورکت ناشیا

یہ سن کر بدوی ایمان لے آیا۔

(مدارج النبوت جلد ا ص ۳۶۵)

ایک بار ایک اونٹ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے دوڑتا ہوا آیا اور سجدہ ریز ہوا اور "الامان الامان" پکارا۔ اونٹ کے پیچھے ایک اعرابی آ پہنچا۔ ننگی تلوار کھینچے ہوئے اونٹ کو مارنے کے درپے تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس بے چارے سے کیا قصور ہوا ہے؟ اس نے کہا کہ اس نے اسے بار برداری کے لئے خریدا تھا اب یہ کام سے بھاگتا ہے میں چاہتا ہوں کہ اس کو ذبح کر دوں اور اسکا گوشت فروخت کر دوں۔ آپ نے اونٹ سے پوچھا "تم سرکشی کرتے ہو" اس نے کہا "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسا نہیں بلکہ بات یہ ہے کہ میں نے سنا ہے جو شخص عشاء کی نماز ادا نہیں کرتا اس پر اللہ کا عذاب نازل ہوتا ہے یہ اعرابی اپنے قبیلے کے ساتھ نماز عشاء نہیں کرتا۔ میں اس سے بھاگ کر وقت گزارتا ہوں تاکہ مجھ پر کہیں عذاب الٰہی بھی نازل نہ ہو جائے۔ جب اعرابی سے پوچھا گیا تو اس نے اس امر کو تصدیق کی اور کہا "بات سچی ہے" آئندہ میں نماز میں کوتاہی نہیں کروں گا اور اپنے قبیلہ والوں کو بھی یہ حکم سناؤں گا اس واقعہ کے بعد اونٹ نے کبھی سرکشی نہ کی۔

(معارج النبوت جلد ۳ ص ۵۹۷)

ایک دن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وضو فرمانے لگے تو اپنے موزے مبارک پاؤں سے اتارے۔ وضو فرمانے کے بعد آپ نے ایک موزہ پہنا۔ دوسرا موزا پہننے کے لئے ہاتھ بڑھایا ہی تھا فضا سے ایک پرندہ اڑتا ہوا آیا اور موزہ چھین کر لے اڑا اس موزے سے ایک سانپ گرا۔ پرندہ موزے کو گرا کر ہوا میں اڑ گیا۔

(معارج النبوت جلد ۳ ص ۵۹۷)

جمیل بن نخعیؓ فرماتے ہیں کہ ہم ایک جنگ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہم سفر تھے میرے پاس ایک لاغر اور ضعیف گھوڑا تھا جو سب سے پیچھے رہتا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چابک پکڑ کر گھوڑے کو مارا اور فرمایا **اللھم بارک لہ فیھا** اس کے بعد اس گھوڑے کو ہمیشہ دوسرے گھوڑوں سے آگے ہی پایا۔ اس گھوڑے کی نسل سے میں نے بارہ ہزار درہم کمائے۔

(معارج النبوت جلد ۳ ص ۶۲۸)

ایک بار حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مومنین کو صدقہ کی تلقین فرما رہے تھے کہ ایک اعرابی آ پہنچا جس کے پاس بڑا خوبصورت اونٹ تھا بڑا خوش رفتار اور خوش خرام اس نے اسے ایک جگہ کھڑا کر دیا سحری کے وقت جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر سے نکلے تو یہ اونٹ فصیح و بلیغ انداز میں پڑھتا تھا۔

السلام علیک یا زین القیامته السلام علیک یا خیر البشر' السلام علیک یا فاتح الجنان' السلام علیک یا شافع الا مم السلام علیک یا قائد المومنین فی القیامته الجنته السلام علیک یا رسول رب العالمین۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ کلمات سنتے ہی اونٹ کی طرف توجہ فرمائی اور اس کا حال پوچھا تو کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اس اعرابی کے پاس تھا وہ مجھے ایک سنسان جنگل میں باندھ دیا کرتا رات کے وقت جنگل کے جانور میرے ارد گرد جمع ہو جاتے اور کہتے "اسے نہ چھیڑنا یہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سواری ہے" میں اس دن سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہجر و فراق میں تھا۔ آج اللہ نے احسان فرمایا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچا ہوں آپ اونٹ کی یہ باتیں سن کر بڑے خوش ہوئے اس کی طرف زیادہ التفات فرمانے لگے اور اس کا نام "غضبا" رکھا۔ ایک روز غضبا نے کہا "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے آپ سے ایک درخواست کرنی ہے آپ نے پوچھا وہ کیا! عرض کی آپ اللہ سے یہ بات منظور کروا لیجئے کہ جنت میں مجھے آپ کی سواری بنایا جائے۔ دوسری بات یہ ہے کہ مجھے آپ کے وصال سے پہلے موت آ جائے یہ اس لئے کہ میری پشت پر کوئی دوسرا سواری نہ کر سکے آپ نے اسے یقین دلایا کہ تمہاری پشت پر کوئی سواری نہ کر سکے گا سوائے میرے۔

جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کا وقت قریب آیا تو آپ نے حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کو بلا کر وصیت کی کہ غضبا پر میرے بعد کوئی سواری نہ کرے کیونکہ میں نے اس سے عہد کیا ہوا ہے۔ بیٹی! تم خود اس کی دیکھ بھال اور نگرانی کرنا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد اونٹ نے کھانا پینا چھوڑ دیا اور آپ کے فراق میں گم سم رہنے لگا۔

ایک رات حضرت فاطمہ اس اونٹ کے نزدیک سے گزریں وہ اونٹ آپؑ کو دیکھ کر یوں گویا ہوا "اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی! جب سے میرے آقا و مولا صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہوا ہے میں نے گھاس کھانا اور پانی پینا چھوڑ دیا ہے خدا کرے کہ مجھے موت آ جائے کیونکہ مجھے اس زندگی سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی زیادہ پسند ہے میں حضور کی خدمت میں جا رہا ہوں' اگر آپ کا کوئی پیغام ہو تو میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پہنچا دوں۔ حضرت فاطمۃ الزہرا اونٹ کی باتوں پر بڑی مغموم ہوئیں اور رونے لگیں۔ اونٹ کے سر کو اپنے بازوؤں میں لے کر اپنے ہاتھوں کو اس کے چہرے پر ملنے لگیں۔ کہتے ہیں' اسی حالت میں اونٹ نے جان دے دی۔ علی الصباح حضرت فاطمہ علیہا السلام نے اس کے لئے کفن تیار کرایا اور ایک گہرا سا گڑھا کھدوا کر دفن کر دیا۔

غور طلب بات یہ ہے کہ سیدہ فاطمۃ الزہرا اونٹ کے مرنے کے تین دن بعد اس گڑھے پر تشریف لائیں اور قبر کو اکھاڑنے کا حکم دیا اس گڑھے میں اونٹ کا نام و نشان نہ تھا گوشت و پوست اور ہڈیاں بھی غائب تھیں۔

(معارج النبوت جلد ۳ ص ۶۰۱)

ابن عساکر سے روایت ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیبر فتح کیا تو ایک گدھے نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے باتیں کیں۔ گدھے نے کہا اللہ تعالیٰ نے میرے جد کی نسل سے ساٹھ ایسے گدھے پیدا فرمائے ہیں جن پر بجز نبی کے کسی نے سواری نہیں کی ہے اور یہ میں خواہش رکھتا ہوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سواری کا شرف حاصل کروں۔ میرے جد کی نسل میرے سوا باقی کوئی نہیں رہا اور آپ کے سوا کوئی نبی اب آنے والا نہیں ہے۔ اس نے کہا آپ سے پہلے میں ایک یہودی کے قبضہ میں تھا جب وہ مجھ پر سواری کا ارادہ کرتا تو میں قصداً اچھل کر اسے گرا دیتا اور اسے اپنے پر سوار نہ ہونے دیتا۔ وہ یہودی غصے میں مجھے بھوکا رکھتا تھا اس پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا آئندہ تیرا نام "یعفور" ہو گا یہ یعفور آپ کی خدمت اقدس میں حاضر رہتا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے کسی کو بلانے بھیجتے تو وہ اسکے دروازے پر جاتا اور اپنے سر سے دروازے کو کوٹتا جب مالک مکان باہر آتا تو وہ اشارہ کرتا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تجھے بلایا ہے اور وہ اسے لے کر آ جاتا۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رحلت فرمائی تو یعفور نے رنج و غم اور فراق کے غم میں کنوئیں میں چھلانگ لگا کر خود مار ڈالا۔

(معارج النبوت جلد 1 ص ۳۴۶)

ایک مرتبہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک جنگی سفر پر روانہ ہوئے دوران سفر کھانا کھانے لگے۔ تمام صحابہ کو فرمایا کہ کسی کے پاس سالن ہے تو لے آؤ تاکہ تمام مل کر کھانا کھا لیں تمام صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آج تو کسی کے پاس کچھ بھی نہیں۔ اسی اثناء میں شہد کی ایک مکھی کان کے پاس گھوں گھوں کرتی سنائی دی۔ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) یہ مکھی کیا کہتی ہے۔ آپ نے فرمایا یہ کہتی ہے کہ ہمارے پاس بہت شہد ہے لیکن ہم اٹھا کر لانے سے قاصر ہیں آپ کوئی آدمی بھیجیں تاکہ وہ شہد لیتا آئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کو حکم دیا کہ اس مکھی کے پیچھے جائیں مکھی آپ کو ایک غار کے دروازے پر لے گئی جہاں ایک بہت بڑا چھتا شہد سے بھرا تیا تھا۔ حضرت علی علیہ السلام نے اپنی مرضی کے مطابق شہد حاصل کیااور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب کو تقسیم کیا۔ وہی مکھی دوسری بار حضور کے سر پر منڈلانے لگی۔ صحابہؓ نے عرض کیا' حضور! اب کیا کہتی ہے؟ آپؐ نے فرمایا میں نے اسے دریافت کیا ہے کہ یہ شہد کس طرح اکٹھا کرتی ہیں؟ اس نے بتایا کہ ہم میں ایک سردار مکھی ہوتی ہے تمام مکھیاں اس کے حکم سے پھلوں اور پھولوں سے رس چوس چوس کر چھتے میں لاتی ہیں اور وہ اس پر درود پاک پڑھتی ہے اس درود پاک کی برکت سے تمام پھلوں اور پھولوں کی تاثیر بدل کر شہد کی مٹھاس میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

(شفاء القلوب ص ۲۳۶)

ایک دن حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی مسجد میں تشریف فرما تھے کہ ایک اعرابی ہاتھ میں طشتری پکڑے حاضر ہوا اور ایک کچی مچھلی رومال میں ڈھانپ کر پیش کی کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اس مچھلی کو تین دن کڑکاتا رہا مگر اس پر آگ کا اثر نہیں ہوا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ بات سن کر متردد ہوئے کہ معاملہ کیا ہے؟ اتنے میں حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور کہا یارسول اللہ! اس مچھلی کو حکم دیجئے کہ حقیقت واقعہ بیان کرے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مچھلی کو اشارہ کیا تو وہ نہایت فصیح زبان میں بولی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ شکاری مجھے جال میں رکھ کر اپنے گھر کی طرف آ رہا تھا کر راستے میں اس نے آپ پر درود پڑھنا شروع کر دیا میں بھی اس کے ساتھ درود پڑھتی گئی۔ اس درود کی برکت سے میرے بدن پر آگ کا کا اثر نہیں ہو رہا۔

(شفاء القلوب ص ۲۵۵)

ان تمام حکایات سے واضح ہو گیا کہ حیوانات حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ذات و الاصفات سے متاثر ہو کر درود پڑھتے ہیں نہ صرف حیوانات بلکہ نباتات' جمادات اور دنیا کی ہر چیز نہ صرف حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو نبی آخر الزماں مانتی ہے بلکہ اس کی تعریف میں رطب اللساں رہتی ہے ان کی ذات گرامی سے متاثر ہو کر درود شریف پڑھتے رہنا اس کا معمول ہے۔ انسانوں کو چاہئے کہ وہ زیادہ سے زیادہ درود شریف کا معمول بنا کر اشرف المخلوقات ہونے کا ثبوت دیں۔

(رسالہ نعت ص ۴۹)

یہ درود ابراہیمی ہے

مولانا محمد سعید شبلی تحریر فرماتے ہیں' علماء کرام فرماتے ہیں کہ تمام درود شریفوں میں افضل وہ درود شریف ہے جو صلوٰۃ ابراہیمیہ کے نام سے موسوم ہے اور نماز میں پڑھا جاتا ہے اس درود کے افضل الصلوات ہونے کی یہی بڑی اور قوی دلیل ہے سرکار (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) نے متعدد احادیث میں اس درود شریف کی نسبت ارشاد فرمایا ہے۔

اس کے خواص میں سے ہے جو شخص بصدق دل نہایت حضوری سے مکان' جگہ' جسم' کپڑے پاک کر کے باوضو خوشبو لگا کر حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا تصور جما کر اس درود شریف کو مکمل صورت میں ایک ہزار بار پڑھے' وہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی دولت دیدار مسرت آثار سے مالا مال ہو گا۔

مکمل صورت اس درود شریف کی یہ ہے (۱) حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے نام نامی کے پہلے لفظ سید نا پڑھا جائے اسی طرح حضرت ابراہیم علی نبینا و علیہ السلام کے اسم گرامی کے قبل جب آخر پر **انک حمید مجید** کہے تو **السلام علیک ایھا النبی ورحمتہ اللہ و برکاتہ** کہہ کر سلام عرض کرے کیونکہ اس کے بغیر درود شریف مکمل نہیں ہوتا۔ وجوہات درج ذیل ہیں۔

اول۔ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے **اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا** (بے شک اللہ تعالیٰ

اور اس کے فرشتے نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر درود بھیجتے ہیں۔ اے مومنو! تم بھی اس پر درود شریف بھیجو اور سلام کہو جیسے کہ سلام کہنے کا حق ہے)

اس ارشاد ربانی سے تین باتیں معلوم ہوئیں (۱) صلوٰۃ پڑھنا (۲) سلام عرض کرنا (۳) سلام کماحقہ عرض کرنا۔

اگر صرف صلوٰۃ ابراہیمی ہی پڑھا جائے اور سلام کا اضافہ نہ کیا جائے۔ تو صرف ایک حکم ربانی صلوٰۃ کی تعمیل ہوئی حالانکہ قرآن شریف کی جس آیت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف کا پڑھنا ضروری قرار دیا ہے' اسی آیت نے سلام عرض کرنا بھی لازمی ٹھہرایا ہے اور ایسا لازمی کہ تاکید ارشاد فرمائی۔ اب جو لوگ صلوٰۃ ابراہیمی پڑھتے ہیں وہ ایک طرح سے حکم قرآنی کی پوری تعمیل نہیں کر رہے اور احادیث کی تعمیل کی بھی مخالفت کر رہے ہیں۔

دوم' احادیث میں جہاں رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے صلوۃ ابراہیمی کی تعلیم دی ہے وہاں ساتھ ہی فرما دیا ہے کہ "سلام تم نے جان لیا ہے" یا تم سلام کی تعلیم دیئے جا چکے ہو اور یا صحابی نے ہی پہلے عرض کر دیا تھا کہ حضور ہم نے سلام عرض کرنا سیکھ لیا ہے' صلوٰۃ کس طرح عرض کیا کریں تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صرف صلوٰۃ کی تعلیم دے دی۔ دیکھئے بخاری و مسلم میں ہے کہ **قلنا یارسول اللہ قد علمنا کیف نسلم علیک فکیف نصلی علیک** یعنی ہم نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم بیشک ہم نے آپ پر سلام عرض کرنا جان لیا ہے پس ارشاد فرمائیں کہ صلوٰۃ کس طرح عرض کیا کریں تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا **قولو اللھم صل علی محمد** اسی طرح دوسری کتب حدیث میں ہے۔

وہ سلام جس کی نسبت ان احادیث میں یہ فرمایا گیا ہے کہ سلام تم نے جان لیا وغیرہ وہ **السلام علیک ایھا النبیی ورحمتہ اللہ و برکاتہ** ہے پس جب ہم نماز پڑھتے ہیں تو اس وقت یہ سلام تشہد میں عرض ہو جاتا ہے بعد صلوٰۃ لیکن اگر نماز سے باہر کوئی شخص صلوٰۃ ابراہیمی پڑھے گا تو اس سے سلام عرض کرنا رہ جائے گا۔ اور سلام عرض نہ کرنا بہت بڑی سعادت سے محروم رہنا ہے اور امر ربی کی تعلیم سے غافل بن جانا ہے۔ امام ابن حجر مکی رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ بغیر سلام کے صلوٰۃ پڑھنا مکروہ ہے کیونکہ اس طرح صلوٰۃ و سلام مکمل نہیں ہوتا۔

امام شافعی رضی اللہ عنہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صلوٰۃ ابراہیمی فرما کر ارشاد فرمایا **ثم تسلموا علی** یعنی پھر تم مجھ پر

سلام کہا کرو (جلاء الافہام لابن قیم ص ۱۹)

رہی یہ بات کہ قرآن شریف نے سلام عرض کرنے کی تاکید زیادہ فرمائی ہے اس کا حق کس طرح ادا ہو۔ پس معلوم ہوا کہ ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس طرح سے سلام عرض کرنے کی تعلیم دی ہے اسی سے حق ادائی ہوتی ہے اور خوب ہوتی ہے کہ جب سلام عرض کرنے لگیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خطاب کر کے نہایت ادب کے ساتھ **واحضر فی قلبک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقل السلام علیک ایھاالنبی ورحمتہ اللہ و برکاتہ** (احیاء العلوم جلد اول ص ۱۲۰) یعنی اے سلام کہنے والے تو اپنے دل میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاضر کر لے اور کہہ **السلام علیک ایھا النبی و رحمتہ اللہ و برکاتہ**۔

بالفاظ دیگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب سلام عرض کرنا ہو تو اس کی حق ادائی بہترین صورت میں اسی طرح ہوتی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مخاطب کر کے **یا ایھا** سے سلام عرض کریں' اس سے درجہ یہ ملتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ کوئی سلام کہنے والا مجھے سلام نہیں کہتا مگر میں اسی وقت اس کے سلام کا جواب دے دیتا ہوں (ابو داؤد) خواہ وہ دنیا کے کسی حصہ میں ہو (ابن قیم جلاء الافہام صفحات ۷۲، ۵۲، ۲۵، ۲۴)

امام قسطلانی رحمتہ اللہ علیہ حدیث ابو داؤد کی تشریح میں معترض کے اعتراض کو رفع کرتے وقت لکھتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان تو یہ ہے۔

کا لشمس فی وسط السما ونو رہا
یغشی البلا دمشارقا و مغار با

ترجمہ۔ آپ سورج کی مانند ہیں جو آسمان کے درمیان ہے اور اس کا نور مشرق اور مغرب کے شہروں پر چھا رہا ہے۔

امام العلامہ نبہانی شافعی رحمتہ اللہ علیہ اپنی کتاب "صلوات النبا" مطبوعہ بیروت کے ص ۹ پر لکھتے ہیں۔

عارف باللہ سیدی شیخ ابوالمواہب شاذلی رضی اللہ عنہ رات کو بھی ہزار دفعہ درود شریف پڑھا کرتے تھے اور دن کو بھی ہزار دفعہ۔ اور وہ درود شریف یہ تھا **اللھم صل علی سیدنا محمد و علی آل سیدنا محمد** پس آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب

میں دیکھا چونکہ آپ گنتی پوری کرنے کے لئے بہت جلدی کیا کرتے تھے اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تو نہیں جانتا کہ جلدی کرنا کار شیطان ہے پھر فرمایا **اللھم صل علی سیدنا محمد و علی آل سیدنا محمد** آہستگی سے اور ترتیب سے کہا کر۔ لیکن اگر وقت تنگ ہو جائے تو جلدی کرنے میں تجھ پر کوئی گرفت نہیں ہے۔ پھر فرمایا یہ جو میں نے تجھے بتلایا افضل ہے ورنہ جس طرح صلوٰۃ بھیجے گا وہ صلوٰۃ ہے اور بہتر یہ ہے کہ شروع اور آخر میں صلوٰۃ نامہ یعنی مکمل درود شریف پڑھ لیا کرے خواہ ایک ہی دفعہ ہو۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ صلوٰۃ نامہ یہ ہے۔

اللھم صل علی سیدنا محمد و علی اٰل سیدنا محمد کما صلیت علی سیدنا ابراہیم وعلی ال سیدنا ابراہیم و بارک علی سیدنا محمد و علی اٰل سیدنا محمد کما بارکت علی سیدنا ابراہیم و علی اٰل سیدنا ابراہیم فی العلمین انک حمید مجید السلام علیک ایھا النبی و رحمتہ اللہ و برکاتہ والحمد للہ رب العالمین

آخری الفاظ اس روایت کی بنا پر بڑھے کہ ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا بیشک تیرا شیخ ابو سعید صفروی مجھ پر صلوٰۃ نامہ بھیجتا ہے اور کثرت سے بھیجتا ہے اسے کہہ دے کہ جب درود شریف ختم کرے تو اللہ تعالیٰ کی حمد بھی کیا کرے۔

(ماہنامہ "شریعت" فیروز پور ص ۵ تا ۸ فروری ۱۹۳۴ء)

آپ پر ہزاروں درود و سلام ہوں

یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ پر ہزاروں درود و سلام ہوں، آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں، آپ کا مرتبہ اللہ عزوجل نے اتنا بلند کیا کہ آپؐ کی اطاعت اپنی اطاعت قرار دی۔ آپ کی عظمت اللہ تعالیٰ کے نزدیک اتنی زیادہ ہے کہ آپ کو سب انبیاء کرام علیہم السلام کے آخر میں مبعوث فرمایا لیکن سب انبیاء کرام علیہم السلام سے آپ کی تصدیق و ایمان کے لئے اقرار کرایا اور خود اس پر اپنی مہر ثبت فرمائی، آپ کو اللہ تعالیٰ نے وہ درجہ بلند عطا کیا۔۔ کہ آپ کے سبھی منکر اور نافرمان آخرت میں تمنا کریں گے کہ کاش! ہم نے آپ کی اطاعت کی ہوتی۔

آپ پر اللہ تعالیٰ اتنے مہربان ہیں کہ آپ کی حفاظت فرمانے کا وعدہ کیا۔ آپ کو بھی اطلاع دی اور دنیا کے سامنے بھی اسکا اعلان کر دیا اور آپ' جان کے دشمنوں کے نرغہ میں محفوظ رہے' آپ کا ذکر جمیل اور شان نبوت' اللہ عزو جل کو اتنی عزیز اور محبوب ہے کہ قیامت تک نیک شہرت اور پاکیزہ ذکر کے ساتھ آپ کا نام باقی و دائم رہے گا اور آپ کا دین اور شریعت یوم حساب تک جاری رہے گا۔ (صلی اللہ علیک وسلم)

یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیک وسلم) آپ پر ہزاروں درود و سلام ہوں' آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں' حضرت نوح علیہ السلام نے قوم کے انکار وایذاء رسانی سے گھبرا کر بارگاہ قدو سیت میں عرض کیا "پروردگارا مشرکین و کفار میں سے کسی کو زمین پر زندہ نہ رہنے دے" اگر حضور صلی اللہ علیک وسلم ہمارے حق میں بھی ایسی ہی بد دعا فرماتے تو ہم سب ہلاک ہو جاتے۔ آپ کو کچھ کو کم اذیتیں نہیں دی گئیں۔ کعبتہ اللہ نے بارہا آپ کی اذیت کے دل دوز مناظر دیکھے' طائف میں آفت و غم کی انتہا ہو گئی۔ جنگ احد میں کفار ومشرکین کی لائی ہوئی مصیبتیں اور آفتیں بارش کی طرح آئیں لیکن لب مبارک پر جب بھی کوئی دعا طاری ہوئی تو لوگوں نے یہی سنا "پرود گارا انہیں معاف کر دے۔ یہ ناواقف ہیں" حضرت نوح علیہ السلام نے اتنی بڑی عمر پائی لیکن بہت کم لوگ ایمان لائے' حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر شریف بہت مختصر تھی لیکن اس کثرت سے لوگ ایمان لائے کہ قیاس و تصور اور حصر و شمار سے ماورا ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اگر اللہ تعالیٰ نے ایک پتھر عنایت فرمایا تھا جس سے نہریں جاری ہو جاتی تھیں تو وہ آپؐ کی انگلیوں سے تو عجیب تر نہ تھا جن سے پانی کے فوارے جاری ہوئے۔۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے لئے اللہ عزو جل نے ہوا کو مسخر کیا تھا جس سے وہ مہینوں کی مسافت قلیل ترین وقت میں طے کر سکتے تھے لیکن یہ خصوصیت سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس براق ور فرف سے تو زیادہ عجیب نہیں تھی جس کے ذریعہ آپ نے ہفت سماوات' سدرۃ المنتہیٰ اور خدائے قدوس کے عرش علیٰ تک سفر فرمایا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ عزو جل نے مردہ کو زندہ کر دینے کی عظمت و خصوصیت عطا فرمائی تھی لیکن وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے حق جل مجدہ کی اس نوازش خاص سے زیادہ تو محیر العقول نہیں تھی کہ بھنی ہوئی بکری نے آپ سے شرف خطاب حاصل کیا۔ دستر خوان پر طشت میں رکھے ہوئے بکری کے بھنے ہوئے دست کے گوشت نے عرض کیا "مجھے تناول

نہ فرمایئے' میرے اندر زہر ہے"

یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) آپ پر ہزاروں درود و سلام ہوں' آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں' راتوں کا آرام قربان کر کے آپ نے خدا کی عبادت کی ہے۔ خدا کی بارگاہ رحمت میں سر بسجود ہو کر گریہ و زاری کی ہے' امت مسلمہ کے لئے دعائے خیر فرمائی ہے۔ گنہگاروں پر رحم و کرم کے لئے خدا سے التجا کی ہے اور یہ آپ ہی کی دعاؤں کا نتیجہ ہے کہ خدا کی نگاہ لطف واحسان ہمارے حال پر مبذول ہے' پھر بھی ہم ہر لحہ اپنے گناہوں اور خطاؤں سے خائف و ترساں ہیں' کہیں ہمارے گناہوں کا وبال خدا کی ان نعمتوں کو ہم سے زائل نہ کر دے' ہماری کوتاہیوں اور برائیوں' نسیان اور غفلت کی سیاہی سے وہ نور ایمان مدھم نہ ہو جائے جو دنیا میں خدا کی آخری امانت ہے اور آپ کے صدقہ سے اس امانت کے امین ہم بنائے گئے ہیں۔

یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) آپ پر ہزاروں درود و سلام ہوں' آپ پر میرے ماں باپ قربان' آپ کا دین قیامت تک کے لئے ہے' آپ کا ذکر جمیل اور بے مثال عزت و عظمت یوم حساب تک باقی رہنے والی ہے' اس لئے کوئی نہ کوئی قوم اس دین قیم کی حامل و امین رہے گی اور کسی نہ کسی قوم کو یہ سعادت حاصل ہوتی رہے گی کہ وہ آپ کے شرف غلامی سے بہرہ مند رہے' آپ ہمارے لئے دعا فرمایئے کہ ہم بھی اس دین قیم کے حامل و امین رہیں' ہماری زندگی بھی آپ کی نسبت غلامی سے شاد کام و با مراد رہے' مرضیات الٰہیہ اور کتاب و سنت کے رواج و فروغ کی خدمت ہم غلاموں سے بھی ادا ہوتی رہے ہماری زندگی کی ہر متاع عزیز کی قربانی اسی نصب العین کے لئے ہو' زندگی کا ایک ایک لحہ اسی مقصد کے لئے وقف ہو جائے اور جب زندگی کا آخری باب ختم ہو تو صرف اطاعت خداوندی اور آپ کی محبت ہی ہمارا سرمایہ حیات ہو اور ہمارا آخری کلمہ' کلمہ اسلام ہو۔ یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) آپ پر ہزاروں درود و سلام ہوں اور آپ پر میرے ماں باپ اور میری زندگی قربان ہو۔

(رسالہ نعت ص ۷۷)

درود و سلام
بحضور سید الانام صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

درود و سلام ان پر جن کے مولود مسعود کی بشارت حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور سری کرشن اور دیگر تمام رسولوں' پیغمبروں' رشیوں اور اوتاروں نے دی۔

درود و سلام ان پر جن کی ولادت باسعادت کی خبر تمام الہامی اور آسمانی کتابوں میں تھی اور جن کی ولادت کے وقت قصر کسریٰ کے کنگورے لرز گئے تھے۔

درود و سلام ان پر جنہوں نے بچپن میں بکریاں چرائیں۔

درود و سلام عبدالمطلب کے نورعین کو' سلام ابو طالب کے لخت جگر کو' سلام آمنہ کے لال جو شب چراغ تھا اور جس کی نورانی شعاعوں نے بت پرستی کے ظلمت کدوں میں روشنی پہنچائی۔

درود و سلام ان پر جن کے گھونگھروالے بالوں کو **اذایغشی** کہا گیا اور سلام ان پر جن کو **یاایھا المدثر** سے مخاطب فرمایا گیا۔

درود و سلام ان پر جن کو دنیا کے لئے رحمتہ للعالمین بنا کر بھیجا گیا اور جن کو **لولاک لما خلقت الافلاک** کا درجہ عطا فرما کر سربلند کر دیا گیا۔

درود و سلام اس مقدس آفتاب ہدایت کو جو غار حرا سے طلوع ہوا اور جس کی روشنی سے عرب و عجم کی تاریکی دور ہوئی۔

درودو سلام ان پر جنہوں نے ادائیگی فریضہ تبلیغ کے جرم میں طائف میں پتھر کھائے اور تن نازنین لہو لہان ہونے کے بعد بھی **اللھم اھد قومی انھم لا یعلمون** کہہ کر اس قطعہ زمین کو آسمانی عذاب سے محفوظ رکھا۔

درود و سلام اس فخر الاولین والاخرین پر جو پیام توحید پہنچانے کی وجہ سے شعب ابی طالب میں محصور ہوا اور اف نہ کی۔ سلام ان پر جن کو **سبحن الذی اسری بعبدہ** سے سرفراز فرما کر ان کے علو مرتبت کا اعلان کیا گیا۔

درود و سلام ان پر جن کو دعوت حق پرستی کے جرم میں بے جرمی میں آدھی رات کی تاریکی میں دشمنوں کی ننگی تلواروں کے حصار میں سے نکل کر ہجرت کرنی پڑی۔ اور جن کو **وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی** کا مجدد شرف عطا ہوا۔

درود و سلام ان پر جو دنیا کے بہترین فیلڈ مارشل تھے اور جن کے نقشے کبھی غلط نہیں ہوئے اور انہوں نے رن بھومی میں قدم آگے بڑھا کر کبھی پیچھے مڑ کر نہ دیکھا اور جو ایسے سینا پتی

تھے کہ اپنی فوج کو کھلا کر حریت و مساوات کا عملی درس دیتے۔

درود و سلام ان پر جنہوں نے کبھی لڑائی میں سبقت نہیں کی۔ جو انتہا درجہ کے حلیم تھے مگر زیادتی اور پیش قدمی کرنے والوں کا پوری طرح مقابلہ کر کے انکو کافی سزا دیتے تھے اور زیادتی کرنے سے منع کرتے تھے۔

درود و سلام عزم و استقلال کے اس کوہ وقار پر جو احد کے میدان میں ہجوم اعدا میں گھر جانے کے بعد احد کی چٹان سے زیادہ مضبوطی کے ساتھ اپنی جگہ کھڑا ہوا داد شجاعت دے رہا تھا۔

درود و سلام ان پر جنہوں نے فتح مکہ کے روز اپنے اشد ترین دشمنوں کو **لاتثریب علیکم الیوم** کہہ کر دنیا کے سامنے رحم و رافت کا ایک بے نظیر نمونہ پیش کیا۔

درود و سلام ان پر جنہوں نے غیر مذاہب کے بزرگوں اور عبادت گاہوں کی عزت کا حکم دیا۔ اور جنہوں نے حالت جنگ میں بھی غیر مسلم قوموں کے بڈھوں' بچوں اور عورتوں کے قتل اور دشمنوں کی کھیتیاں برباد کرنے سے منع فرمایا۔

درود و سلام ان پر جنہوں نے عہد کی پابندی کا حکم دیا اور جو مزدور کو فوراً" مزدوری ادا کرتے تھے اور عورتوں اور بچوں پر بہت مہربان تھے اور جنہوں نے دنیا کو پہلی مرتبہ جنس لطیف کی عزت سے آشنا کیا اور جو یتیموں کے والی' غلاموں کے مولا اور بیکسوں کے دستگیر تھے اور جو ہر قوم کے بیماروں کی عیادت کے لئے بہ نفس نفیس تشریف لے جاتے تھے۔

درود و سلام ان پر جو جوانی کی امنگوں اور شباب کی پر جوش خواہشوں کے زمانہ میں شرم و حیا کا پیکر عمل تھے۔ اور جن کی نگاہ کبھی محرم پر نہیں پڑی۔ اور جن کو کبھی برہنہ جسم کسی نے نہیں دیکھا۔ اور جنہوں نے کبھی کسی نشہ کو ہاتھ نہیں لگایا۔ اور جنہوں نے جوئے اور نشہ سے اپنی امت کو سختی سے منع کیا۔

درود و سلام ان پر جن کی زندگی بے حد سادہ تھی اور جنہوں نے کبھی فضول خرچی نہیں کی اور جنہوں نے برادری کی ناک کی خاطر کبھی قرض نہیں لیا۔ ان کو دنیا کی جھوٹی اور فانی دھوم دھام سے سخت نفرت تھی۔

درود و سلام ان پر جن کو غیبت' فحش گوئی اور سخت کلامی اور کاہلی اور بیکاری سے نفرت تھی۔ اور جنہوں نے کبھی ہٹے کٹے محنت مزدوری کے قابل مسلمانوں کو خیرات نہیں دی اور سب مسلمانوں کو بھی منع فرمایا اور جن کو جھوٹ سے بے حد نفرت تھی۔

درود و سلام اس نور مجسم کو جو ساری ساری رات عبادت میں گزارتا تھا مگر رہبانوں کی طرح تارک دنیا نہ تھا اور جس نے دنیا کے وسیع ملکوں کو تسخیر کیا مگر بادشاہوں کی مانند حکومت نہ کی کہ وہ تو دلوں پر حکومت کرنے کے لیے بھیجا گیا تھا۔ (رسالہ نعت ص ۸۳)

جناب عنایت عارف تحریر فرماتے ہیں:

سلام و درود اس نور پر جو اس وقت تھا جب کچھ بھی نہ تھا۔ جو اس وقت بھی تھا جب حضرت آدم علیہ السلام اپنے خمیر میں پڑے تھے اور ان کا یہ خمیر نقش گری کا محتاج تھا۔ سلام و درود ان پر جن کی نبوت اس وقت ثابت تھی جب آدم علیہ السلام روح و جسد کے ملاپ کے درمیان تھے۔ سلام و درود ان پر جن کے مبارک نام سے چشم آدم کو کھلتے ہی روشنی نصیب ہوئی۔ جن کے بارے میں ارشاد ربانی ہوا کہ اے آدمؑ! اگر محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نہ ہوتے تو میں تم کو بھی پیدا نہ کرتا۔ سلام اس باعث تخلیق ارض و سما پر جن کے پاک نام کا واسطہ دے کر حضرت آدم علیہ السلام نے اپنی لغزش (سنی مئولف کے نزدیک) کی مغفرت کے لیے بارگاہ الٰہی میں التجا کی تو خداوند قدوس نے ارشاد فرمایا: اے آدم! تم نے ہمارے محبوب کو کیسے پہچان لیا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے معبود حقیقی! آپ نے جب مجھے اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور اپنی روح میرے اندر پھونکی تو میں نے دیکھا کہ عرش اعظم کے پایوں پر کلمہ طیبہ لکھا تھا' جس سے میں نے سمجھ لیا کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ارض و سما کی تمام مخلوق میں سب سے زیادہ محبوب ہیں۔ اللہ نے فرمایا: اے آدم علیہ السلام! تم سچ کہتے ہو' وہ میرے نزدیک تمام مخلوقات میں سے سب سے زیادہ آپ کو محبوب ہیں' چونکہ تم نے ان کا واسطہ دیا ہے اس لیے میں نے تمہاری مغفرت کی۔ سلام و درود ان پر جن کے اسم مبارک کی برکت سے تعلق آدم و حوا کو قیام نصیب ہوا اور کائنات دو عالم کے اس ویرانے کو رونق ملی کیونکہ جب حضرت آدم علیہ السلام نے بارگاہ خداوندی میں عرض کی کہ حضرت حوا کا مہر کیا ہو' تو ارشاد ہوا کہ ہمارے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر بیس مرتبہ درود بھیجو۔

صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم!

لاکھوں سلام اس نور پر جو کشتی نوحؑ اور نار خلیلؑ پر سایہ فگن رہا۔ جن کی بدولت تمام

انبیاء کرام کو معجزات عطا ہوئے اور جن کے پاک نام کی برکت سے اس بلند ترین منصب کا آغاز ہوا۔ سلام و درود اس آفتاب فضل و کمال پر اور ماہتاب حسن و جمال پر جو حسن صورت و سیرت میں جمال انبیاء علیہم السلام کی تکمیل کا درجہ رکھتے ہیں اور اس جمال کی وہ انتہا ہیں جس کے بعد کوئی انتہا نہیں۔ سلام و درود ان پر جن کے بحر علم و کرم کی موجوں کا نام انبیاء علیہم السلام ہے۔ علم و کرم کے اس بحر بے پایاں کی ایک ننھی سی موج سے ایک پیغمبر عبارت ہوتا ہے اور ہر پیغمبر برحق کو اس دریائے معرفت سے ایک قطرہ نصیب ہوا ہے سلام و درود ان پر جن کے حضور میں تمام انبیاء علیہم السلام اپنی حدود اور مرتبے کے لحاظ سے کھڑے ہیں اور وہ اس کتاب علم و معرفت کے اعراب کی حیثیت رکھتے ہیں۔ سلام و درود ان پر جن پر تمام انبیاء کرام بھی درود بھیجنا سعادت سمجھتے ہیں۔

عاقب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

سلام و درود ان پر جن کا نور سب سے پہلے ظاہر ہوا اور جو سب کے بعد دنیا میں تشریف لائے۔ سلام و درودان پر جن کے لیے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی اور جن کی بشارت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دی۔ سلام و درودان پر جن کی صفت تورات میں یوں بیان فرمائی گئی کہ اے پیغمبر! ہم نے آپ کو امت کے حال کا گواہ بنا کر بھیجا ہے' آپ بشارت دینے والے اور اللہ کے قہر سے ڈرانے والے ہیں۔ آپ میرے بندے اور پیغمبر ہیں۔ میں نے آپ کا نام متوکل رکھا ہے۔ نہ آپ بد خلق ہیں اور نہ سخت مزاج اور برائی کا بدلہ برائی سے نہیں لیتے بلکہ معاف کر دیتے ہیں اور بخش دیتے ہیں۔ سلام و درودان پر جن پر اللہ کی ہر سچی کتاب نے سلام و درود بھیجا۔

سید البشر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

سلام و درودان پر جن کا نسب باکرامت اور جس کے تمام سلسلے پاکیزہ ہیں جن کے اصل و فرع میں کوئی آمیزش نہیں۔ جنکے نسب مطہر سے بنی نوع انسان کو شرف نصیب ہوا کیونکہ اس

نسب کو خالق حقیقی نے لوث جاہلیت' ہر نقص اور کدورت سے پاک و منزہ رکھا اور اس سے ہستی کائنات کو زینت نصیب ہوئی۔ آپ کے سلسلہ نسب میں عظیم ہی عظیم ہیں جن کی عظمت غیر فانی ہے اور وہ امور خیر کی طرف سے سب سے پہلے لپکنے والے ہیں۔ سلام و درود ان پر جنکے دادا عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے بدن سے مشک کی خوشبو آتی تھی' جن کی پیشانی میں محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا نور چمکتا تھا۔ سلام و درود ان پر' قریش قحط کے زمانے میں جن کے ذریعے اللہ کی رحمت مانگتے اور خداوند قدوس نور مصطفیٰ (علیہ التحیہ والثناء) کے صدقے ان پر باران رحمت نازل فرماتے۔ سلام و درود اس نور پر جو اس وقت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی پیشانی پر چمک رہا تھا جب ابرہہ نے کعبۃ اللہ کو منہدم کرنے کے لیے لشکر کے ساتھ چڑھائی کی۔ اس وقت یہ نور ہلال کی صورت میں ان کی پیشانی پر نمودار ہو کر خوب درخشاں ہوا یہاں تک کہ شعاعیں کعبتہ اللہ سے ہم آغوش ہو گئیں۔ یہی وہ نور تھا کہ جس کی ہیبت نے ابرہہ کو لرزہ براندام کر دیا اور وہ تعظیم کے لیے اپنے تخت سے نیچے اتر آیا اور حضرت عبدالمطلبؓ کو اپنے برابر بٹھایا۔ سلام و درود اس نور پر جو حضرت عبداللہؓ کی پیشانی پر نمودار ہوا اور پھر جب آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم منور ہو کر اپنے والدین سے ظاہر ہوئے تو آپ کے نور سے شمس و قمر کو جمال نصیب ہوا اور کائنات عالم کے ہونٹوں پر زمزمہ درود و سلام جاری ہو گیا۔

امین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

سلام و درود ان پر جنہیں کفار بھی امین کے لقب سے یاد کرتے تھے۔ جو سچائی اور راست بازی کی ایک ایسی مثال تھے جس کا جواب قیامت تک ممکن ہی نہیں۔ سلام و درود ان پر جن کی فراست ایمانی نے انسانیت کو قتل و غارت کے غیر متناہی سلسلے سے محفوظ کر دیا اور کعبتہ اللہ کی مرمت کے وقت جو طوفان اٹھا تھا' اسے چشم زدن میں ختم کر کے اپنے دست مبارک سے سنگ اسود کو نصیب فرما دیا۔ مبارک ہیں وہ ہونٹ جو اس پتھر کو بوسہ دینے کی سعادت حاصل کرتے ہیں کیونکہ اسے رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے مبارک ہاتھوں کا لمس نصیب ہو چکا ہے۔ سلام ان ہاتھوں پر جنہوں نے اس سنگ سیاہ کو نہ صرف حیات جاوداں عطا کر دی بلکہ اسے وہ مقام نصیب ہوا کہ دنیا بھر کے خزانے اور زمین کے بطن سے جتنے بھی ہیرے اور جواہرات ہیں' وہ

سب مل کر قیامت تک اس سنگ سیاہ کے ایک رائی برابر ریزے کے ہم قیمت بھی نہیں ہو سکتے۔ حجر اسود کے ہونٹوں پر قیامت تک درود و سلام کا نغمہ جاری رہے گا۔

سراج منیر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

سلام و درود ان پر جو حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ ایسی فرشتہ سیرت خاتون کے سہاگ کا تاج بنے۔ سلام و درود ان پر جو شعب ابی طالب میں درختوں کے پتے کھا کر اللہ کا شکر ادا کرتے رہے کیونکہ قوم قریش نے ان کا مقاطعہ کر دیا تھا اور اس مضمون کا ایک عہد نامہ کعبتہ اللہ میں لٹکا دیا تھا کہ کوئی شخص ان سے سروکار نہ رکھے کیونکہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم خدائے واحد کی پرستش کی تلقین کرتے تھے۔ سلام و درود ان پر جنہوں نے طائف کی سبز پوش وادی میں پتھر کھائے اور لہو لہان ہو کر بھی ان کے حق میں دعائے خیر فرمائی۔ سلام و درود ان پر جن پر ظلم و ستم نے اپنا ترکش ختم کر دیا مگر انہوں نے کبھی شکوہ تک نہ کیا۔ سلام و درود ان پر جو ظلم سہتے رہے اور دعائیں دیتے رہے۔

مبشر بشیر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

سلام و درود ان پر جو صاحب اسراء معراج ہوئے اور جنہیں خالق حقیقی نے رویت کے لیے منتخب فرمایا۔ سلام و درود ان پر جنہوں نے براق پر سوار ہو کر روشنی کی طرح سفر کیا۔ اس شان کے ساتھ کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے رکاب پکڑی اور حضرت میکائیل علیہ السلام نے لگام تھامی۔ سلام و درود ان پر جنہوں نے یثرب، مدین، بیت اللحم اور طور سینا کو اپنے سجدوں سے منور کیا اور پھر بیت المقدس میں تمام انبیاء کے امام ہوئے۔ سلام و درود ان پر جو اس مقام بلند تک پہنچے جہاں جبرائیل علیہ السلام کے بھی پر جلتے تھے اور وہ رک کر کہنے لگے۔

اگر یک سرموی بر تر پرم
فروغ تجلی بسوزد پرم

سلام و درود ان پر جو اللہ کے مہمان خاص ہوئے اور جن پر ارض و سما کے تمام اسرار

کھول دیے گئے۔ جو اس لحاظ سے بھی یکتا ہوئے کہ انہیں رویت سے سرفراز فرمایا گیا۔ سلام و درود ان پر جن پر ملا ئکہ نے درود بھیجا اور خود خدا نے درود پڑھا۔

قاسم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

سلام و درود ان پر جنہیں ہجرت کا حکم دیا گیا اور وہ رات کی تاریکی میں ننگی تلواروں کی باڑ سے نکل گئے۔ سلام و درود ان پر جن کے نور سے غار ثور روشن ہوئی' جن کی حفاظت کے لیے نہ کوئی قلعہ تعمیر ہوا اور نہ کوئی لشکر جرار ساتھ تھا بلکہ اللہ نے تار عنکبوت اور بیضہ کبوتر سے وہ کام لیا جو مضبوط قلعہ اور بہت بڑا لشکر بھی نہ دے سکتا تھا۔ سلام و درود ان پر جن کی برکت سے یثرب کے رہنے والے' شمس و قمر کے لیے باعث رشک بن گئے۔ سلام و درود ان پر جو سر زمین یثرب پر بدر کامل بن کر طلوع ہوئے اور حضرت ابو ایوب انصاریؓ کے گھر کو قیامت تک کے لیے منور کر دیا۔ سلام و درود ان پر جنہوں نے ام معبدؓ کے مقدر کو مہر درخشاں بنایا اور انصار و مہاجر میں اخوت و محبت کا ایسا رشتہ قائم کیا کہ تاریخ آج تک انگشت بدنداں ہے' جنہوں نے یثرت کو طیبہ بنا دیا۔ سلام و درود ان پر جن کی بدولت یہود کے مشہور عالم عبداللہ بن سلام دولت ایمان سے مالا مال ہوئے۔ سلام و درود ان پر جنہوں نے حضرت سلمانؓ فارسی کو سراپا عشق بنا دیا۔ سلام و درود ان پر جن پر سر زمین طیبہ کا ہر ذرہ درود بھیجتا ہے۔

حاشر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

سلام و درود ان پر جنہوں نے دس سال دو ماہ کی مدت میں جہاد فی سبیل اللہ کی عملی تعلیم دے کر دنیائے انسانیت کے لیے ایک غیر فانی مثال قائم کر دی۔ سلام و درود ان پر جنہوں نے صرف اللہ کے لیے جنگ کی اور اللہ کے لیے صلح فرمائی اور لڑائی کے ایسے اصول عطا کیے کہ اس میں نفس پرستی اور خود غرضی کی کوئی گنجائش باقی نہ رہی۔ سلام و درود اس فاتح پر جس نے عظیم الشان فتح حاصل کرنے کے بعد اپنے بد ترین دشمنوں کو بھی معاف کر دیا اور رحم و کرم کا ایسا فقید المثال مظاہرہ کیا کہ تاریخ انسانی قیامت تک اس کی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے۔ وہ اپنے بے

رحم، ظالم اور خونخوار دشمنوں کے لیے بھی امن و سلامتی کا پیغام بن کر اس شہر میں تشریف لائے جہاں سے انہیں رات کی تاریکی میں نکلنا پڑا تھا۔

صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

سلام و درود ان پر جو کنواری لڑکیوں سے زیادہ باحیا تھے جو اعلیٰ اخلاق کا مکمل ترین نمونہ تھے۔ حکمت و فراست جن کے قدموں کی خاک تھی۔ سلام و درود ان پر جن کی مجلس حلم، علم، صبر اور امانت کی مجلس تھی۔ سلام و درود ان پر جنہوں نے کبھی کسی کی خطاؤں اور غلطیوں کی اشاعت نہ کی۔ سلام و درود ان پر جو نہ سخت خو تھے اور نہ درشت گو۔ سلام و درود ان پر جن کے جسد مبارک کے سامنے عنبر اور مشک کی خوشبو، ہیچ تھی اور جن کی خوشبو سے لوگ جان جاتے تھے کہ وہ کون راستوں سے گزر کر گئے ہیں۔ جن کے پسینے کی خوشبو کے سامنے ہر خوشبو ہیچ تھی۔ سلام و درود ان پر جو عقل میں سب پر ترجیح رکھتے تھے، رائے میں سب سے افضل تھے اور جو ظلمت میں بھی اسی طرح دیکھتے تھے جس طرح روشنی میں۔ سلام و درود ان پر، شفاعت کبریٰ اور مقام محمود جن کے لیے مخصوص ہوئے اور جن و انس اور تمام خلائق کی طرف مبعوث ہو کر تشریف لائے۔ سلام و درود ان پر، جو فرمایا کرتے تھے کہ میرے لیے یہ بات خوش نہیں آتی کہ میرے لیے کوہ احد سونے کا بن جائے اور میں اور پھر رات کو اس میں سے ایک دینا بھی اپنے پاس رکھوں۔ سلام و درود ان پر جن کا خلق عظیم قرآن تھا، جو ایذا پا کر بھی سب سے زیادہ صابر اور سب سے بڑھ کر حلیم تھے، جو خیر میں ہوائے بارش ریز سے بھی زیادہ فیاض اور سخی تھے۔ سلام و درود ان پر جنہیں پہاڑ اور درخت سلام کہتے تھے، جن کے فراق میں مسجد نبویؐ کے ستون روتے تھے، جن کے سامنے مسجد نبویؐ کے ستون روتے تھے جن کے سامنے جانور سجدے کرتے تھے، جن کی مٹھی میں سنگریزے کلام کرتے تھے اور جن کی مبارک انگلیوں سے پانی کے چشمے بہہ نکلتے تھے۔ سلام و درود ان پر جو برکت ہی برکت اور رحمت ہی رحمت تھے۔

صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

سلام و درود ان پر جو ماحی اور حاشر تھے، نبی التوبہ اور رحمتہ للعالمین تے۔ شاہد اور نذیر تھے۔ صادق، مصدق اور رحم کرنے والے تھے۔ سلام و درود ان پر جو قیامت میں صاحب لواء الحمد ہوں گے۔ سلام و درود ان پر جن کے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے عشق کی شہادت عورہ

بن مسعود رئیس مکہ نے کفار کی مجلس میں ان الفاظ میں دی تھی کہ اے میری قوم! میں بادشاہوں کے پاس گیا ہوں اور قیصرو کسریٰ اور نجاشی کے پاس بھی گیا ہوں لیکن میں نے کسی بادشاہ کو نہیں دیکھا کہ اس کے مصاحب اس کی اس قدر تعظیم کرتے ہوں کہ جس قدر صحابہ رضی اللہ عنھم محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی کرتے ہیں۔ جب وہ تھوکتے ہیں تو وہ کسی نہ کسی کے ہاتھ میں پہنچتی ہے اور وہ اس کو اپنے چہرے اور بدن پر مل لیتا ہے اور جب ان کو کوئی حکم دیتے ہیں تو وہ آپ کے حکم کی طرف دوڑتے ہیں اور جب آپ وضو کرتے ہیں تو ان لوگوں کی یہ حالت ہوتی ہے کہ وضو کا پانی لینے کے لئے دیوانہ وار جمع ہو جاتے ہیں اور جب آپ کلام فرماتے ہیں تو وہ لوگ اپنی آوازوں کو پست کر لیتے ہیں اور کبھی آپ کی طرف تیز نگاہ سے نہیں دیکھتے۔

(رسالہ نعت ص ۱۱)

سعدیؒ کا نعتیہ قطعہ

رسالہ نعت جلد ۳ شمارہ نمبر ۵ کے ص ۵ پر پروفیسر محمد اکرم رضا تحریر فرماتے ہیں' میں نعت کہنے کے لئے درود و سلام کی ڈالیاں سجا کر تصور و تخیل کے سہارے عشق و عقیدت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام پر لب کشا ہونے کی جرأت کرتا ہوں تو مجھ پر کپکپی سی طاری ہونے لگتی ہے میرا وجدان میری ہمت بندھاتا ہے مگر ادب و احتیاط کے تقاضے میری زبان میں لرزش پیدا کر دیتے ہیں۔ ایک ذرہ ناچیز مہر عالمتاب نبوت کی لمعہ افشانیوں کا کس طور سامنا کر سکے گا۔ دل کہتا ہے کہ نگاہ رو برو' مگر اپنی کم مائیگی "کہاں میں اور کہاں یہ راستے پیچیدہ پیچیدہ" کی کیفیت سے مجھے یوں گزارتی ہے کہ اپنی بے بسی پر اشکبار ہونے لگتا ہوں۔ میں حسان بن ثابت کا سوز' کعب بن زہیر کی وارفتگی' بوصیری رحمتہ اللہ علیہ کی جذباتی لگن' جامی رحمتہ اللہ علیہ کی کسک' قدسی رحمتہ اللہ علیہ کی تڑپ' شہیدی رحمتہ اللہ علیہ کا شوق جانثاری' احمد رضا رحمتہ اللہ علیہ کی پاکیزگی خیال اور اقبال رحمتہ اللہ علیہ کے عشق کا حسن قبولیت کہاں سے لاؤں۔ یہاں تو فکر کمتر' جذبات سہمے سہمے' راہوار تخیل پابند احتیاط' عشق و عقیدت سرخروئی سے نا آشنا ہو کر میرے قلم اور ذہن کو اپنی گرفت میں لئے ہوئے ہیں۔ یہ کیفیت نجانے مجھے کب تک جذبہ عشق کے اظہار سے محرومی پر خون کے آنسو رلاتی کہ معاً میرے لاشعور کی تاریکیوں میں نور کا چھپاکا ہوا اور ایک بزرگ صورت اور حسین سیرت کے امتزاج سے روشنی پانے والی شخصیت کے خدوخال یادوں کے البم پر سج گئے' یہ شیخ سعدی تھے گلستان بوستاں والے' دانائے رموز حکمت'

سعدی نے میرے راہوار تخیل کو سہارا دیا' عشق کو بالیدگی عطا ہو گئی' اور میرا ادراک سعدی شیرازی کا نطق مستعار لے کر اس کے لافانی قطعے کو خضر راہ بنا کر سلطان سلاطین اقالیم دو عالم علیہ الصلوٰۃ و السلام کی شان میں کچھ عرض کرنے کے بہانے تلاش کرنے لگا۔ مجھے یوں محسوس ہوا جیسے افق کی سربلندیوں سے ندا ابھری ہو۔

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ

میرے حضور پر نور سید یوم النشور کا کیا کہنا۔ آپ صاحب کمال ہیں آپ نے اپنے کردار و سیرت کی خوشبو سے زمانے کو مہکا دیا۔ گماں آباد ہستی کو یقین کی دولت سے بہرہ ور کیا۔ رب کائنات نے **لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ** کہہ کر آپ کی سیرت کو شام ابد تک کے لئے مشعل راہ بنا دیا۔ کہیں **انک لعلی خلق عظیم** کا کمال عطا کیا تو کہیں **ورفعنا لک ذکرک** کی سربلندی بخشی کہ اقبال کو کہنا پڑ گیا۔

چشم اقوام یہ نظارا ابد تک دیکھے
رفعت شان ورفعنالک ذکرک دیکھے

اور پھر کون سا کمال تھا جو آپ کو عطا نہ کیا گیا۔ حسن یوسف علیہ السلام آپ سے خیرات مانگے دم عیسیٰ علیہ السلام آپ سے مسیحائی کا طالب ہو' صاحب ید بیضا آپ کے رخ ٹھہ سے تابندگی حاصل کریں۔ کہیں **ولسوف یعطیک ربک فترضی** کا تاج ابدی عطا ہوا تو کہیں **لولاک لما خلقت الافلاک** کا خلعت سرمدی بخشا گیا۔ کہیں رحمتہ للعالمینی کا پرچم عطا ہوا تو کہیں شفیع المذنبینی کا نشان امتیاز۔ کمالات ہی کمالات۔ اور کمالات و خصائص بھی اپنی انتہائی سر بلندیوں کو چھوتے ہوئے کہ جس سے فکر بشر کے پاؤں فگار ہو جائیں۔

ابھی میں سوچ ہی رہا تھا کہ سعدی اے خوش بخش بلبل شیراز! تو نے یہ مصرعہ موزوں کرتے ہوئے کتنی مٹھاس اور ایمانی حلاوت محسوس کی ہو گی کہ معاً" دوسرا مصرعہ مجھ سے خراج شاعری ہی نہیں بلکہ خراج عقیدت لینے کے لئے میرے حافظے کی زینت بن جاتا ہے۔

کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ

اے سعید قسمت شیرازی! تجھے کمال نبوت کا تذکرہ کرتے ہوئے حسن و جمال مصطفوی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا احساس منور کر گیا اور یہ حقیقت ہے کہ نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے جمال صورت اور کمال سیرت کو ایک دوسرے سے جدا نہیں کیا جا سکتا۔ ان دونوں کی ترکیب ہی تو اسم محمدؐ کو اجلا بخشتی ہے اور پھر جمال اس کا کہ جسکا نام ہی "محمد" ہو انتہائی تعریف کیا گیا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جس کا لقب "احمد" ہو جو نور کا پیکر، حسن مجسم، خوبصورتی کا مرکز، جمال ظاہری و باطنی کا موقع ہو۔ نہ صرف معدن نور بلکہ نور کی خیرات بانٹنے والا، اتنا حسین و جمیل کہ کاروان نعت گوئی کے سالار اول حسان رضی اللہ عنہ ایک نظر دیکھتے ہی پکار اٹھیں

"میری آنکھوں نے آج تک اتنا حسین و جمیل نہیں دیکھا، کسی ماں نے آپ سے زیادہ صاحب کمال اور حسین و جمیل جنم نہیں دیا۔ خدا نے آپ کو تمام ظاہری نقائص اور باطنی عیوب سے مبرا تخلیق کیا ہے اور یوں محسوس ہوتا ہے کہ آپ کو تخلیق کرتے ہوئے خالق نے آپ کی مرضی مد نظر رکھی ہو"

حسان رضی اللہ عنہ کے بعد کے شعراء تو اپنے محبوب و مطلوب کو حسان رضی اللہ عنہ کی نعتیہ شاعری میں تلاش کر کے کچھ عرض کرنے کے قابل ہوتے ہیں کہ

وہ کمال حسن حضورؐ ہے کہ گمان نقص جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں

میرے آقا و مولا (علیہ التحیتہ والثناء) کا چہرہ منور، پیشانی روشن، آنکھیں اسرار غیب سے آشنا، رخ پہ ضحیٰ و والشمس کی تابانیاں، آنکھوں میں **مازاغ البصر وما طغی** کا کاجل، زلفوں میں **واللیل** کی پھبن۔ رخ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) وہ آئینہ کہ وہم و خیال بھی اس تک رسائی سے قاصر رہے اور دکان آئینہ ساز میں ازل کی صبح سے ابد کی شام تک اس کے سوا اس جیسے کسی اور آئینہ جمال خداوندی کی جھلک نظر نہ آ سکے گی۔ مہر و ماہ کی تابانی جمال مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے عطا ہو، ستاروں کو حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے حسن کی اترن کے نام پر چمک کی سعادت بخشی جائے۔ جسکے جسم پر انوار کی دھول سے کہکشاں تخلیق ہو حتیٰ کہ وہ ساعت ہی زمانے کے طلسم رنگ و بو میں ابدی انوار کی مستحق قرار پائے جسے اس جمال جہاں آرا کے عالم وجود سے آنے پر اسے پہلی مرتبہ دیکھنے کا شرف عطا ہوا تھا۔

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

ابھی اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام کا سلسلہ دراز ہی تھا کہ سعدی شیرازی نے اس غیر فانی قطعے کے تیسرے مصرعے کے ساتھ میرے ذہن کے دریچوں پر دستک دی۔

حَسُنَتْ جَمِیعُ خِصَالِہٖ

اس تیسرے مصرعے پر پہنچتے ہی مجھے تاریخ عالم کے ابواب بڑی تیزی سے کھلتے ہوئے محسوس ہونے لگے۔ میں ہمہ تن گوش و نظر ہو گیا۔ مجھے تاریخ بہت کچھ کہتی ہوئی سنائی دینے لگی۔ تاریخ سے بڑھ کر کوئی کیا گواہی دے گا جس کے سینے میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محاسن و محامد اور خصائص و کمالات اپنی ظاہری معنوں تابشوں کے ساتھ پوشیدہ ہیں۔ آپ کو مجمع الخصائل بنایا گیا۔ آپ کو جامع الصفات تخلیق کیا گیا۔ آپ کو آغاز کائنات سے انتہائے کائنات تک جملہ خصائل کا جوہر عطا کیا گیا۔ جملہ انبیاء کی صفات کا مجموعہ آپ کے خصائل کو بخشا گیا۔ آپ کے ہر خصلت تاریخ ساز اور ہر ادا بقائے دوام کی مستحق ہے پتھر کھا کر جنت کے پھولوں کی بشارت دینے والے' کانٹوں پر چل کر اپنے اعدا کو گلزار جنت کا راستہ دکھانے والے' جان کے دشمنوں کو قبائیں بخشنے والے' گندگی پھینکنے والوں کو دعاؤں سے نوازنے والے' دشمنوں کو سینے سے لگانے والے' اعداء کو اپنا بنانے والے' گرتے ہوؤں کو اوپر اٹھانے والے' اپنی پہچان سے محروم انسانوں کو عرفان الٰہی کی لذت سے بہرہ یاب کرنے والے۔ گم کردہ راہوں کو صراط مستقیم کی پہچان دینے والے' قائم کرتا ہے۔ درود' عقیدت کا گلدستہ ہے' عشق کا گل کدہ ہے۔ محبت کی مہکتی ہوئی زبان ہے۔ عشق کی وارفتگی کی داستان ہے۔ آقا مولا (علیہ التحیتہ و الثناء) پر برکات ربانی کے نزول کا فرقان زمزمہ ہے۔ امتیوں کی طرف سے خدا کے حکم کی تعمیل میں ادا ہونے والا قرآنی نغمہ ہے۔ درود تحفہ بھی ہے محبتوں کا ارمغان بھی۔ حسن صوت بھی ہے اور وجہ تابش ایمان بھی۔ درود کیفیت بھی ہے اور سرور بھی۔ درود خوشبو بھی ہے اور نور بھی۔ درود طالب کی التجا بھی ہے اور مطلوب کی جانب سے قبولیت کا ظہور بھی۔ درود ایمان بھی ہے اور جان ایمان بھی۔ یہ حکم خداوندی کی تعمیل بھی ہے اور خدا کی سنت کو ادا کرنے کی سعادت بھی ہے۔ جونہی میرے اعصاب بوجھل اور جذبات شل ہونے لگتے ہیں سعدی شیرازی **صلوا علیہ والہ** کی تکرار کرتے ہوئے مجھے کیف و خوشبو کی وادیوں میں لے جاتے ہیں جہاں جا کر کوئی واپس آنا نہیں چاہتا۔ جہاں کے رنگ و بو میں کھو کر صاحب ایمان کا دل خود کو گم کرنے کے بہانے

ڈھونڈنے لگتا ہے۔

سعدی! اے سرزمین شیراز کے انتہائی خوش قسمت شاعر! تو گلستان کے علاوہ بوستان کا بھی خالق ہے تیری عمر سیاحی میں بسر ہوئی ہے مگر ان چار مصرعوں کی صورت میں تو نے اصحاب ایمان کی سرمدی کیف و سرور کا جو تحفہ عطا کیا ہے وہ انمول ہے یوں معلوم ہوتا ہے کہ تو نے زمینوں کو نہیں ماپا بلکہ زمانوں کی تیرے لئے کی ہے۔ زمینی فاصلوں کو نہیں دیکھا بلکہ قرنوں اور صدیوں کے دوش پر سفر کیا ہے تو نے ماضی' حال اور مستقبل تینوں ادوار کے باطن میں جھانکا ہے' جبھی تو تیرے یہ چار مصرعے تجھے شہرت عام اور بقائے دوام کے حق دار بن گئے۔

درود اور سلام میرے آقا و مولا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر۔ لاتعداد مرتبہ اور پھر سلام سعدی کی عظمتوں کو جس کے چار مصرعے بارگاہ مصطفوی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں یوں مقبول و محبوب ہوئے کہ ہر دور کی داستان عقیدت حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا مستقل حصہ بن گئے۔

صَلُّوا عَلَیہِ وَآلِہ

اپنی جاں نواز مسکراہٹ سے دلوں کو تسخیر کرنے والے' خلق عظیم کی جلوہ کاری سے اسلام دشمنوں کو اسلام کی محافظت کے قائل بنانے والے۔ سیرت و کردار کی روشنی سے گناہوں کی تاریکیوں میں غرق ماحول کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جگمگانے والے۔ امت کو بخشوانے کے لئے حریص' گنہگاروں کی شفاعت کے لئے بیقرار' سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سکہ جسموں پر بھی اور قبضہ دلوں پر بھی۔

کچھ ان کے خلق نے کر لی کچھ ان کے پیار نے کر لی
مسخر اس طرح دنیا شہ ابرار نے کر لی

خصائص و خصائل مصطفوی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی جامعیت اور ان کا حسن لافانی ایسا موضوع ہے کہ زندگیاں ختم ہو جائیں مگر جس تاریخ عالم انسانیت کا میں حوالہ دے چکا ہوں اس کے ایک باب کا مطالعہ نہ ہو سکے۔ آقائے دو عالم افتخار آدم و بنی آدم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کمال سیرت و جمال صورت اور خصائص و خصائل کی خوشبو میں ابھی الجھا ہوا ہی تھا کہ بلبل شیراز کے اس قطعے کا آخری مصرع ذہن پر کچھ اس شان سے وارد ہوا کہ میرے احساس اور جذبہ

استحسان کو عبادت کی لذت سے آشنا کر لیا۔

صلوا علیہ والہ

درودوں اور سلاموں کا غلغلہ بلند ہوا۔ یہ کوئی سعدی کی صدا تو نہیں ہے' یہ تو حکم ربانی ہے۔

"تحقیق اللہ اور اس کے فرشتے اپنے نبی (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان والو! تم اس محبوب (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) پر درود بھیجو اور سلام کی مہکتی ہوئی کلیاں بھی نذر کرو"

میں نے کہا یہ سعدی! یہ تو تو نے مجھے اپنے قطعے کے شعری و صوری حسن کا اسیر بنا کر خالق کا حکم یاد دلایا ہے۔ درود و سلام ہی تو وہ رابطہ ہے جو گنہگار غلاموں اور شفیع المذنبین آقا (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کے درمیان مناجات اور بخشش کا رشتہ

بلغ العلے بکمالہ
کشف الدجے بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ
صلوا علیہ و آلہ

وجوب اور استحباب

جناب راجا رشید محمود صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ قرآن کریم میں جو احکام دیئے گئے ہیں عموماً" ان کی کیفیت یہ ہوتی ہے کہ حکم دے دیا جاتا ہے وہ کس موقع کے لئے ہے' یہ بات نہیں بتائی جاتی۔ یہ بات حضور رسول کریم علیہ التحیتہ و التسلیم کے ارشادات اور آپ کے اسوہ احسنہ سے واضح ہوتی ہے۔ صلوٰۃ کے قیام کا بار بار حکم دیا گیا لیکن اس کے اوقات کی مکمل تعین و تفصیل اور اس کا طریق کار قرآن مجید میں بیان نہیں کیا گیا۔ زکوٰۃ ادا کرنے کی اہمیت اور زکوٰۃ ادا کرنے والوں کی تعریف قرآن پاک میں موجود ہے لیکن ہمیں اس کی تفصیلات و جزئیات کے لئے آقا حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے فرمودات سے رہنمائی حاصل کرنا ہوتی ہے۔ اسی طرح روزے فرض کر دیئے گئے' یہ بھی بتا دیا گیا ہے کہ کس کس کو رعایت ہے لیکن بہت سی جزئیات

ایسی ہیں جن کے متعلق ضروری ہدایات حضور انام علیہ الصلوٰۃ و السلام نے جاری فرمائیں۔

قرآن کریم میں مومنوں کو اپنے آقا و مولا علیہ التحیۃ و الثناء کی بارگاہ میں درود و سلام پیش کرنے کا حکم دے دیا گیا ہے لیکن یہ وضاحت نہیں فرمائی گئی کہ کب اور کن مواقع پر ایسا کرنا ہے۔ یہ رہنمائی ہمیں احادیث مبارکہ سے لینا پڑتی ہے۔ البتہ اللہ تعالیٰ نے اس حکم کے اجراء سے پہلے یہ اعلان کر کے اللہ اور اس کے فرشتے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں' ایک تو اپنے حکم کی اہمیت بتا دی کہ صرف تمہی کو یہ کام کرنے کو نہیں کہا جا رہا' ملا ئکہ مقربین اور خود خالق و مالک حقیقی جل و علا بھی یہ کام کرتے ہیں۔ دوسرے اس میں یہ اشارہ بھی پنہاں ہے کہ جس طرح اللہ اور اس کے فرشتوں کے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے کے اعلان میں دوام پایا جاتا ہے' اسی طرح اہل ایمان بھی درود و سلام پیش کرنے کا موقع نہ گنوائیں اور احادیث مقدسہ میں جس طرح رہنمائی ملے' اس پر عمل کریں۔

زیر قلم مضمون میں ہم اس امر کا جائزہ لیتے ہیں کہ درود و سلام کی فرضیت اور وجوب کے بارے میں کیا نظریات پیش کئے گئے ہیں۔ مولانا عبدالماجد دریا بادی نے **یاایھا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما** کے تفسیری حاشیے میں یہ کہہ کر بات ختم کر دی ہے "درود کے وجوب ہونے پر ہر مذہب کے فقہا کا اتفاق ہے لیکن فقہا حنفیہ اور بعض دوسرے آئمہ کی رائے ہے کہ عمر میں ایک بار بھی اگر پڑھ دیا تو فرض ادا ہو گیا" لیکن مولانا امین احسن اصلاحی کہتے ہیں کہ اس آیت سے "مقصود درود و سلام کی تکثیر ہے موقع و محل بھی اس مفہوم کا متقاضی ہے اور آیت کے الفاظ بھی اسی کے شاہد ہیں۔ اسی لئے کہ **سلموا تسلیما** میں مصدر تاکید و تکثیر کے مفہوم پر دلیل ہے۔ اس وجہ سے ہم ان فقہا کی رائے کو صحیح نہیں سمجھتے جو یہ کہتے ہیں کہ اگر عمر بھر میں ایک مرتبہ بھی کوئی درود پڑھ لے تو اس آیت کا حق ادا ہو جائے گا۔

صدر الافاضل مولانا محمد نعیم مراد آبادی کنز الایمان کے تفسیری حاشیے اور الخزائن العرفان میں لکھتے ہیں کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام بھیجنا واجب ہے' ہر ایک مجلس میں آپ کا ذکر کرنے والے پر بھی اور سننے والے پر بھی ایک مرتبہ ---- اور اس سے زیادہ مستحب ہے اور نماز کے قعدہ اخیر میں' بعد تشہد و شریف پڑھنا سنت ہے۔

مولانا اشرف علی تھانوی نے بھی لکھا کہ "صیغہ امر کا نص قطعی الثبوت و قطعی الدلائل میں فرضیت کے لئے ہے اور مقتضی تکرار کو ہے نہیں' اس لئے عمر بھر میں ایک بار تو فرض ہے

جیسا کلمہ توحید کا تلفظ ایک بار فرض ہے اور جس مجلس میں آپ کا ذکر مبارک ہو وہاں **نظرا الی الوعید الوارد فی الاحادیث والی الدلائل النافیته للحرج** ایک بار واجب ہے اور اس سے زیادہ **نظرا الی الفضائل** مستحب ہے اور نماز میں امام صاحب (حضرت امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ) کے نزدیک سنت ہے۔

مولانا ابو الاعلیٰ مودودی نے لکھا ہے کہ امام صاحب' امام مالک رحمتہ اللہ علیہ اور جمہور علماء کے مسلک کے مطابق درود عمر میں صرف ایک مرتبہ پڑھنا فرض ہے جس نے کلمہ شہادت کی طرح ایک دفعہ درود پڑھ لیا' وہ فریضہ صلوۃ علی النبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے سبکدوش ہو گیا۔ انہوں نے لکھا ہے کہ ایک دوسرے گروہ کے نزدیک ہر دعا میں اس کا پڑھنا واجب ہے کچھ لوگ اس کے قائل ہیں کہ جب بھی حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا نام آئے' درود پڑھنا واجب ہے اور ایک گروہ کے نزدیک ایک مجلس میں حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا ذکر خواہ کتنی ہی مرتبہ آئے' درود پڑھنا بس ایک دفعہ واجب ہے --- اس ساری گفتگو کے بعد مولانا مودودی لکھتے ہیں "یہ اختلافات صرف وجوب کے معاملہ میں ہیں باقی رہی درود کی فضیلت اور اس کا موجب اجر و ثواب ہونا اور اسکا ایک بہت بڑی نیکی ہونا تو اس پر ساری امت متفق ہے"

علامہ اقبال حکیم الامت کیسے بنے

مشہور صحافی م ۔ ش نے لکھا ہے کہ ۱۹۳۷ء کی گرمیوں میں ڈاکٹر عبدالحمید ملک نے علامہ اقبالؒ سے پوچھا کہ آپ حکیم الامت کیسے بنے؟ انہوں نے جواب دیا' میں نے گن کر ایک کروڑ مرتبہ درود شریف کا ورد کیا ہے۔ علامہ نے ڈاکٹر رؤف یوسف (لاہور) کو بتایا کہ میرا معمول ہے' میں روزانہ دس ہزار مرتبہ درود شریف پڑھتا ہوں۔

مشہور مسلم لیگی لیڈر راجا حسن اختر کہتے ہیں' میں نے ایک دفعہ از راہ عقیدت حضرت علامہ کی خدمت میں عرض کیا "اللہ تعالیٰ آپ کو مشرق و مغرب کے علوم کا جامع بنایا ہے" فرمانے لگے' ان علوم نے مجھے چنداں نفع نہیں پہنچایا۔ مجھے نفع تو صرف اس بات نے پہنچایا ہے جو میرے والد نے بتائی تھی۔ مجھے جستجو ہوئی' دل کو مضبوط کر کے عرض کیا۔" وہ بات پوچھنے کی میں جسارت کر سکتا ہوں" فرمانے لگے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلواۃ و درود۔

مولانا سید محمود احمد رضوی نے اپنے والد محترم مولانا ابوالبرکات سید احمد قادری اشرفی کے بارے میں لکھا ہے کہ انہیں ساقی کوثر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ذات اقدس سے بے حد عشق تھا۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام مبارک سنتے ہی وجد میں آجاتے اور فرماتے "درود بکثرت پڑھا کرو۔ جو کچھ میں نے پایا' درود پاک کے ورد سے پایا" ۔ (درود و سلام ص ۱۱۴ سطر ۴)

مخصوص واقعات

التذکرہ ص ۲۴ سطر ۳ پر تحریر ہے۔

(۱) علامہ سخاویؒ اور دوسرے محدثین کرام رحمہم اللہ سے منقول ہے کہ حضرت محمد بن سعد بن مصرفؒ کا معمول تھا کہ وہ روزانہ رات کو سونے سے قبل ایک خاص تعداد میں درود شریف پڑھ کر سویا کرتے تھے۔ ایک روز انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپؐ انکے گھر تشریف لائے ہیں اور تمام مکان آپؐ کے نور سے منور ہو گیا ہے اور آپؐ ارشاد فرما رہے ہیں کہ تم اپنے منہ کو جس سے تم مجھ پر درود بھیجتے ہو

میرے قریب لاؤ تاکہ میں اسے بوسہ دوں۔ حضرت محمد بن سعد فرماتے ہیں کہ مجھے اس بات سے شرم آئی کہ میں اپنے گندے منہ کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دہن پاک کے قریب لے جاؤں۔ بہر حال میں اپنے رخسارہ کو آپؐ کے دہن مبارک کے قریب لے گیا۔ تو آپ نے میرے رخسارہ کو بوسہ دیا۔ پھر جب میں بیدار ہوا تو میں نے دیکھا کہ پورے گھر میں مشک کی خوشبو پھیلی ہوئی ہے' اور آٹھ روز تک اس مشک کی خوشبو میرے رخسارہ سے برابر آتی رہی۔

(۲) صوفی شیخ احمد بن ابی بکر محدث اپنی کتاب میں روایت کرتے ہیں کہ "میرا ایک ہمسایہ مرگیا تو میں نے اس کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ حق تعالیٰ شانہ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ فرمایا۔ اس نے کہا کہ تم کیا پوچھتے ہو کہ میرے اوپر کیا کیا ہولناکیاں اور مصیبتیں گزریں۔ خصوصاً" جب منکر نکیر کے سوال کے وقت مجھ پر سخت تنگی گزری تو میں نے اپنے دل میں کہا کہیں ایسا تو نہیں کہ میری موت دین اسلام پر نہیں ہوئی۔ تو غیب سے ایک ندا آئی نہیں بلکہ یہ اس بات کی سزا ہے کہ دنیا میں تو نے اپنی زبان کو بیکار رکھا تھا۔ لیکن جب ملا ئکہ عذاب میری طرف بڑھے تو ایک نہایت خوبصورت خوشبوؤں میں مہکتا ہوا شخص آیا۔ اور میرے اور ان فرشتے کے درمیان حائل ہوگیا اور اس نے مجھے حجت ایمان یاد دلائی میں نے اس سے کہا خدا تجھ پر رحم کرے بتا تو کون ہے۔ اس نے کہا میں وہ شخص ہوں کہ مجھے خدا تعالیٰ نے تیرے کثرت درود شریف پڑھنے کی بدولت پیدا کیا ہے' مجھے حکم دیا ہے میں تیری ہر مصیبت و پریشانی کے وقت مدد کروں۔ اس قصہ کو مصباح الظلام میں بھی اجمالی طور پر بیان کیا ہے۔

(۳) اپنی کتاب میں حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ سے یہ بھی مروی ہے کہ حق تعالیٰ شانہ' نے حضرت موسیٰ علی نبینا علیہ الصلواۃ و السلام پر وحی نازل فرمائی ..... اے موسیٰ" ! کیا تو یہ چاہتا ہے کہ میں تجھ سے قریب ہو جاؤں۔ اس سے بھی قریب جو تیرے کلام کو تیری زبان سے قرب حاصل ہے۔ اور اس سے بھی قریب جو خطرات کو تیرے دل سے قرب حاصل ہے اور اس سے بھی قریب جو تیری روح کو تیرے جسم سے قرب حاصل ہے اور اس سے بھی زیادہ قریب جو تیری نگاہ کو تیری آنکھ سے قرب حاصل ہے۔ میں نے عرض

کیا ہاں ! اے پروردگار عالم یہی چاہتا ہوں۔ تو حق تعالیٰ شانہ ' نے فرمایا ۔ تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجا کر تاکہ تجھے یہ نسبت حاصل ہو جائے۔

ایک روایت میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پوچھا۔ اے موسیٰ ! کیا تو یہ چاہتا ہے کہ قیامت کی سخت پیاس تجھے نہ ہو۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا ہاں اے رب العزت حق تعالیٰ شانہ نے فرمایا تو تم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجا کرو۔

اس روایت کو ابو نعیم اصفہانی نے اپنی کتاب حلیتہ الاولیاء میں بیان کیا ہے۔

شیخ احمد بن ابی بکر اپنی کتاب میں روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنا پانی سے آگ کو بجھا دینے سے زیادہ گناہوں کو مٹا دینے والا ہے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام بھیجنا غلام آزاد کرنے سے زیادہ افضل ہے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت رکھنا اللہ کے راستہ پر تلوار اٹھانے سے زیادہ افضل ہے ۔ اس حدیث کو ابوالقاسم اصفہانی نے روایت کیا ہے۔

مصنف مذکور اپنی کتاب میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دو مسلمان جو آپس میں ملاقات کریں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجیں وہ دونوں ایک دوسرے سے بھی نہیں ہو پاتے کہ ان کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف کر دئے جاتے ہیں۔

اسی طرح کی ایک حدیث حضرت علی علیہ السلام بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص حج ادا کرے اس کے بعد جہاد کرے تو اسے چار سو حج کے برابر ثواب ملے گا۔ تو وہ لوگ جن میں یہ قدرت نہیں تھی کہ وہ حج اور جہاد کریں یہ حدیث شریف سن کر افسردہ ہو گئے۔ اس پر حق تعالیٰ شانہ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی نازل فرمائی کہ جو شخص آپ پر درود بھیجے اس کو چار سو غزووں کا ثواب ملے گا اور ہر غزوہ کا ثواب چار سو حج کے برابر ہے۔

ایک جگہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ وہ ایک مرتبہ حضرت

عائشہ رضی اللہ عنہا کے حضور میں حاضر ہوئے اور اس وقت اس مجلس میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر مبارک ہو رہا تھا۔ تو حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہر روز جب سورج طلوع ہوتا ہے تو آسمان سے ستر ہزار فرشتے نازل ہوتے ہیں اور وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ کو گھیر لیتے ہیں اور اپنے بازوؤں کو سمیٹ لیتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے رہتے ہیں۔ اسی طرح شام کو وہ عروج کر جاتے ہیں اور دوسرا گروہ آتا ہے۔

ایک جگہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی کہ انہوں نے فرمایا کہ درود شریف کے ثمرات اس کے پڑھنے والے آدمی کو اس کی اولاد در اولاد حاصل ہوتے ہیں۔

(۴) ایک حکایت منقول ہے کہ ایک صالح نیک آدمی تین ہزار دینار کا مقروض ہو گیا۔ قرض خواہ نے قاضی کے سامنے مقدمہ پیش کر دیا۔ چنانچہ قاضی نے ان صاحب کو ایک ماہ میں رقم ادا کرنے کی مہلت دے دی۔ یہ صاحب قاضی کے پاس سے واپس لوٹے اور محراب میں بیٹھ کر اللہ رب العزت کے سامنے خوب تضرع و زاری کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے میں مشغول ہو گئے۔ پھر انہوں نے مہینہ کی ستائیسویں شب کو خواب میں دیکھا کہ کوئی کہہ رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ تیرا قرض ادا کر دے گا۔ تو علی بن عیسیٰ وزیر کے پاس جا اور اس سے کہہ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ تو میرے اوپر جو تین ہزار دینار قرض ہے۔ وہ میری طرف سے ادا کر دے۔ وہ صاحب کہتے ہیں کہ جب میں نیند سے بیدار ہوا تو میں نے اپنی اندر خوشحالی کے آثار پائے اور میں نے اپنے دل میں کہا کہ اگر وزیر یہ کہے کہ اس واقعہ کی سچائی کی دلیل کیا ہے تو میں کیا جواب دوں گا۔ لہٰذا اس روز اس کے پاس جانے میں توقف کیا۔ اس کے بعد دوسرے روز میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خود خواب میں دیکھا آپ مجھ سے جو حکم پہلی رات دیا گیا تھا وہی حکم فرما رہے ہیں۔ لہٰذا میں خوش خوش بیدار ہوا لیکن یہ تقاضائے بشریت آج بھی میں نے علی بن عیسیٰ وزیر کے پاس جانے سے توقف کیا۔ تیسری شب میں دیکھتا ہوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے وزیر کے پاس نہ جانے

کا سبب دریافت فرما رہے ہیں۔ تو آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے درخواست کی کہ یا رسول اللہؐ اس واقعہ کی سچائی کی علامت حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات سن کر میری تحسین کی اور فرمایا کہ اگر علی بن عیسیٰ تم سے اس واقعہ کی سچائی طلب کرے تو تم اس سے کہہ دینا کہ تم روزانہ صبح کو کسی دوسرے بات کرنے سے پہلے نماز فجر کے بعد طلوع آفتاب تک پانچ ہزار مرتبہ تحفہ درود و سلام بھیجتے ہو' اور تمہارے اس عمل کو سوائے اللہ تعالیٰ' ملائکہ کراماً کاتبین اور تمہارے سوا کوئی دوسرا نہیں جانتا۔ لہٰذا یہ خواب دیکھ کر جب میں وزیر کے پاس گیا اور اس کو خواب کا یہ تمام قصہ سنایا اور اس قصہ کی سچائی کی علامت جو آپؐ نے فرمائی تھی اس کو بتائی۔ تو وہ بہت ہی خوش ہوا اور کہنے لگا مرحبا برسول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حقاً۔ (ترجمہ: آفرین و مرحبا ہو تمہارے لئے اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قاصد تم نے صحیح کہا) اس کے بعد اس نے مجھ کو تین ہزار لا کر دیئے اور کہا یہ تم اپنے قرض میں ادا کر دو۔ پھر تین ہزار دینار لا کر دیئے اور کہا کہ ان کو تم اپنے بال بچوں کے خرچ کے لئے لے جاؤ۔ پھر تین ہزار مزید لا کر دیئے اور کہا کہ ان کو لے کر تم ان سے تجارت کرو اور انکو تجارت میں لگاؤ اور مجھے قسم دی کہ تم مجھ سے رابطہ محبت منقطع نہ کرنا اور تم کو جو بھی ضرورت ہو میرے پاس آ کر کہنا۔ چنانچہ وہ تین ہزار دینار قاضی کے پاس لے گیا تاکہ اس کے سامنے قرضخواہ کو ادا کر دوں۔ تو میں نے دیکھا کہ وہی قرضخواہ قاضی کے سامنے حیرت زدہ اور مبہوت کھڑا ہوا ہے میں نے وہ دینار شمار کر کے اس کو دیئے اور ساتھ ہی ان لوگوں کو قصہ بھی سنا دیا۔ تو قاضی نے کہا یہ ساری کرامتیں وزیر ہی کیوں لے لے میں تمہارے اس دَین کو ادا کرتا ہوں۔ یہ سن کر قرض خواہ نے کہا یہ تمام کرامتیں میں تم لوگوں کو ہی کیوں حاصل ہوں میں زیادہ اہل ہوں اس بات کا کہ اس دَین کی برات تمہارے ذمہ کر دوں۔ میں نے اپنا دین اللہ اور اس کے رسول کے واسطے معاف کر دیا۔ تو قاضی نے کہا کہ میں اللہ اور اس کے رسول کے واسطے جو چیز گھر سے باہر نکال لایا ہوں اس کو ہرگز واپس نہیں لے سکتا۔ وہ مرد صالح فرماتے ہیں۔ چنانچہ وہ تمام مال لے کر باہر آیا اور حق تعالیٰ شانہ کی نعمت پر مزید شکر ادا کیا۔

(۵) اسی طرح کا ایک واقعہ تذکرۃ الاولیا میں ہے جس رات حضرت رابعہ بصریؒ پیدا ہوئیں۔ باپ کے گھر اتنا بھی نہ تھا کہ روغن لاتا اور آپ کے پیٹ پر ملتا۔ گھر میں چراغ تک نہ تھا اور کوئی کپڑا بھی نہ تھا جس میں آپ کو لپیٹا جاتا آپ کی والدہ نے کہا کہ فلاں ہمسایہ کے پاس جاؤ اور تھوڑا سا روغن لے آؤ تاکہ ہم چراغ جلائیں لیکن آپ کے والد نے یہ عہد کر رکھا تھا کہ کسی سے کچھ طلب نہیں کریں گے۔ گھر سے باہر آئے ہمسایہ کے دروازہ پر ہاتھ رکھا اور پھر واپس ہوئے اور اہلیہ سے کہا کہ دروازہ بند ہے اسی غم میں سو گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ آپ نے فرمایا غمگین نہ ہو تیری بیٹی سیدہ ہے میری امت کے ستر ہزار افراد اس کی شفاعت میں ہوں گے اور حکم دیا کہ عیسیٰ زاروں کے پاس جاؤ اور امیر بصرہ ہے اور کاغذ پر لکھ لو اور اس تک پہنچا دو کہ تو ہر رات سو بار درود شریف مجھ پر بھیجتا تھا اور جمعہ کی رات کو چار سو بار۔ پچھلی جمعرات جو گزر گئی ہے کیا وجہ تو نے درود شریف نہیں بھیجا۔ اب اس کے عوض میں چار سو دینا بطور کفارہ اس آدمی کو دیدے۔ آپ یعنی حضرت رابعہ بصریؒ کے والد جب بیدار ہوئے تو روتے ہوئے اٹھے اور یہ سب کچھ لکھ کر دربان کے ہاتھ بھیجا۔ امیر نے جب یہ دیکھا تو دس ہزار درم درویش کو بانٹنے کا حکم دیا۔ اس شکرانہ میں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یاد فرمایا ہے اور حکم دیا کہ چار سو دینار دیا جائے انہوں نے کہا کہ اس بات کو جائز نہیں سمجھتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیغامبر ہو کر میرے پاس آئے میں اپنی داڑھی سے ان کے گھر کی خاکروبی کروں گا۔ چنانچہ امیر نے حضرت رابعہ بصری کے والد سے کہا کہ تمہیں خدا کی قسم ہے تمہیں جب کبھی بھی ضرورت محسوس ہو مجھ سے ضرور کہیئے۔ (تذکرۃ الاولیا)

(۶) ایک صاحب کسی بیمار کے پاس گئے ان پر نزع کی حالت طاری تھی' ان سے پوچھا موت کی تلخی کیسی ہے انہوں نے کہا مجھے تو کچھ بھی معلوم نہیں ہوتا اس لئے کہ میں نے سنا ہے کہ جو شخص کثرت سے درود شریف پڑھتا ہے وہ موت کی تلخی سے محفوظ رہتا ہے۔ (نزہتہ البساتین)

(۷) ایک واقعہ روض الفائق' میں لکھا ہوا ہے کہ ایک عورت تھی اس کا لڑکا بہت

ہی گنہ گار تھا اس کی ماں اس کو بار بار نصیحت کیا کرتی تھی مگر وہ بالکل نہیں مانتا تھا اسی حال میں وہ مرگیا اس کی ماں کو بہت ہی رنج تھا کہ وہ بغیر توبہ کے مرا۔ اس کی ماں کو بڑی تمنا تھی کہ وہ کسی طرح اس کو خواب میں دیکھے اس کو خواب میں دیکھا تو عذاب میں مبتلا تھا اس کی وجہ سے اس کی ماں کو اور بھی صدمہ ہوا۔ ایک زمانہ کے بعد اس کو دوبارہ خواب میں دیکھا تو بہت ہی اچھی حالت میں تھا نہایت ہی خوش و خرم اس کی ماں نے پوچھا یہ کیا ہوگیا اس نے کہا ایک بہت ہی بڑا گنہ گار شخص اس قبرستان پر سے گذرا قبروں کو دیکھ کر اس کو کچھ عبرت ہوئی وہ اپنی حالت پر رونے لگا اور سچے دل سے توبہ کی اور کچھ قرآن شریف اور بیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر اس قبرستان والوں کو بخشا جس میں میں بھی تھا۔ اس بیس سے جو حصہ مجھے ملا ہے اس کا یہ اثر ہے جو تم دیکھ رہی ہو۔ "میری ماں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود دلوں کا نور ہے ۔ گناہوں کا کفارہ ہے اور زندہ و مردہ دونوں کے لئے رحمت ہے"۔

(۸) ایک عورت حضرت حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ کے پاس آئی اور عرض کیا کہ میری لڑکی کا انتقال ہوگیا ہے میری یہ تمنا ہے کہ میں اس کو خواب میں دیکھوں۔ حضرت حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ عشاء کی نماز پڑھ کر چار رکعت نفل نماز پڑھ اور ہر رکعت میں الحمد کے بعد الھکم التکاثر پڑھ اس کے بعد لیٹ جا اور سونے تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھتی رہ اس نے ایسا ہی کیا اور رات میں لڑکی کو خواب میں دیکھا کہ نہایت ہی سخت عذاب میں گرفتار ہے۔ تارکول کا لباس اس پر ہے دونوں ہاتھ اس کے جکڑے ہوئے ہیں اور اس کے پاؤں آگ کی زنجیروں سے بندھے ہوئے ہیں ۔ صبح کو اٹھ کر پھر حضرت حسن بصریؒ کے پاس گئی حضرت حسن بصری نے فرمایا اس کی طرف سے صدقہ کر شاید اللہ جل شانہ اس کی وجہ سے تیری لڑکی کو معاف فرما دے۔ اگلے دن حضرت حسن بصری نے خواب میں دیکھا کہ جنت کا ایک باغ ہے اور اس پر ایک بہت اونچا تخت ہے اس پر ایک نہایت ہی حسین و جمیل و خوبصورت لڑکی بیٹھی ہوئی ہے اس کے سر پر نور کا ایک تاج ہے وہ کہنے لگی حسن تم نے مجھے بھی پہچانا؟ میں نے کہا نہیں۔ میں نے تو نہیں پہچانا۔ میں وہی لڑکی ہوں جس کی ماں کو تم نے درود شریف پڑھنے کا

حکم دیا تھا حضرت حسن نے فرمایا تیری ماں نے توں تیرا حال اس کے بالکل برعکس دیکھا تھا جو میں دیکھ رہا ہوں اس نے کہا میری حالت وہی تھی جو میری ماں نے بیان کی تھی۔ میں نے پوچھا پھر یہ مرتبہ کیسے حاصل ہو گیا اس نے کہا ہم ستر ہزار آدمی اس عذاب میں مبتلا تھے جو میری ماں نے آپ سے بیان کیا۔ صلحا میں سے ایک بزرگ کا گذر ہمارے قبرستان پر ہوا انہوں نے ایک مرتبہ درود شریف پڑھ کر اس کا ثواب ہم سب کو پہنچا دیا ان کا درود شریف اللہ نے ہاں ایسا مقبول ہوا کہ اس کی برکت سے ہم سب اس عذاب سے آزاد کر دیئے گئے۔ اور ان بزرگ کی برکت سے یہ مرتبہ نصیب ہوا۔ (بدیع)

(۹) عبدالرحیم بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ غسلخانہ میں گرنے کی وجہ سے میرے ہاتھ میں سخت چوٹ آ گئی۔ اس کی وجہ سے میرے ہاتھ پر ورم ہو گیا میں نے رات بہت بے چینی میں گذاری میری آنکھ لگ گئی تو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں زیارت کی۔ میں نے اتنا ہی عرض کیا تھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ تیرے کثرت درود نے مجھے گھبرا دیا۔ میری آنکھ کھلی تو تکلیف بالکل جاتی رہی تھی اور ورم بھی جاتا رہا تھا۔ (بدیع فی الصلوۃ علی حبیب الشفیع)

(۱۰) روض الفائق میں ایک قصہ نقل کیا ہے وہ حضرت سفیان ثوریؒ سے نقل کرتے ہیں کہ میں طواف کر رہا تھا کہ میں نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ ہر قدم پر درود ہی پڑھتا ہے اور کوئی چیز تسبیح و تہلیل وغیرہ نہیں پڑھتا میں نے اس سے پوچھا کہ اس کی کیا وجہ ہے اس نے پوچھا تو کون ہے میں نے کہا میں سفیان ثوری ہوں اس نے کہا اگر تو اپنے زمانہ کا یکتا نہ ہوتا تو میں نہ بتاتا اور اپنا راز نہ کھولتا۔ پھر اس نے کہا کہ میں اور میرے والد صبح کو جا رہے تھے ایک جگہ پہنچ کر میرا باپ بیمار ہو گیا میں علاج کا انتظام کرتا رہا کہ ایک دم ان کا انتقال ہو گیا۔ اور منہ کالا ہو گیا میں دیکھ کر بہت رنجیدہ ہوا اور انا للہ پڑھی اور کپڑے سے منہ ڈھک دیا۔ اتنے میں میری آنکھ لگ گئی میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک صاحب جن سے سے زیادہ حسین میں نے کسی کو نہیں دیکھا اور ان سے صاف ستھرا لباس کسی کا نہیں دیکھا اور ان سے زیادہ بہترین خوشبو میں نے کہیں نہیں دیکھی تیزی سے قدم بڑھاتے چلے آ رہے ہیں انہوں نے میرے باپ کے منہ سے کپڑا ہٹایا اور ان کے چہرہ پر ہاتھ پھیرا تو ان

کا چہرہ سفید ہو گیا وہ واپس جانے لگے تو میں نے جلدی سے ان کا کپڑا پکڑ لیا اور میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے' آپ کون ہیں کہ آپ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے میرے باپ پر مسافرت میں رحم فرمایا وہ کہنے لگے تو مجھے نہیں پہچانتا۔ میں محمد بن عبداللہ صاحب قرآن ہوں (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) "یہ تیرا باپ بڑا گنہ گار تھا لیکن مجھ پر کثرت سے درود بھیجتا تھا جب اس پر مصیبت نازل ہوئی تو اس کی فریاد کو پہنچا اور میں ہر اس شخص کی فریاد کو پہنچتا ہوں جو مجھ پر کثرت سے درود پڑھے"۔

(۱۱) زاد السعید میں لکھنؤ کے ایک خوشنویس کی حکایت لکھی ہے کہ ان کی عادت تھی کہ جب صبح کے وقت کتابت شروع کرتے تو اول ایک بار درود شریف ایک بیاض پر جو اسی غرض سے بنائی تھی لکھ لیتے اس کے بعد کتابت کا کام شروع کرتے جب ان کا انتقال کا وقت قریب آیا تو ممکنہ فکر آخرت سے خوفزدہ ہو کر کہنے لگے کہ دیکھئے وہاں جا کر کیا ہوتا ہے ایک مجذوب آ نکلے اور کہنے لگے بابا کیوں گھبراتا ہے وہ بیاض سرکار میں پیش ہے اور اس پر صادبن رہے ہیں۔

(۱۲) اسی کتاب میں شیخ ابن حجر مکی کی سند سے ایک صالح آدمی کا واقعہ لکھا ہے کہ کسی نے مرنے کے بعد ان کو خواب میں دیکھا ان سے حال پوچھا انہوں نے کہا خدا تعالیٰ نے مجھ پر رحم کیا اور مجھے بخش دیا اور جنت میں داخل کیا سبب پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ فرشتوں نے میرے گناہ اور میرے درود کو شمار کیا سو شمار درود کا زیادہ نکلا حق تعالیٰ نے فرمایا اتنا بس ہے اس کا حساب مت کرو اور اس کو بہشت میں لے جاؤ۔

(۱۳) شیخ جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ اپنی کتاب جمع الجوامع کے دیباچہ میں لکھتے ہیں کہ ابن عساکر اپنی تاریخ میں حفص بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابوزراعہ کو ان کی موت کے بعد خواب میں دیکھا کہ وہ آسمان دنیا پر فرشتوں کی امامت کر رہے ہیں میں نے پوچھا تم نے یہ مرتبہ کس عمل کے بدولت پایا انہوں نے فرمایا کہ میں اپنے ہاتھ سے ہزار ہا حدیثیں لکھیں ہیں اور میں نے ہر حدیث میں عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لکھا تھا۔ اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا اس پر اللہ دس بار رحمت نازل فرمائے گا۔

(۱۴) ان سب کے آخر میں راقم الحروف خود اپنا واقعہ کمال شکر گذاری کے ساتھ درج کرتا ہے کہ میں ۱۹۳۷ء سے ضیق النفس (دمہ) کے عارضہ میں مبتلا تھا۔ ادھر موسم سرما شروع ہوا اور سخت دورے پڑنے شروع ہو گئے۔ یہ دورے اتنے شدت اختیار کر جاتے کہ ہر سال دو ایک مہینے صاحب فراش رہنا پڑتا۔ ہر قسم کی دوا ایلو پیتھی' یونانی کرتا تھا مگر کوئی فرق نہیں آتا تھا۔ اور کوئی سال ناغہ نہیں جاتا تھا' بلکہ ایک سال سے دوسرے سال دوروں میں شدت بڑھتی جاتی تھی اور ساتھ ہی ساتھ روز بروز ضعف بڑھتا جاتا تھا یہاں تک کہ رمضان المبارک ۱۹۵۲ء جب آیا تو بے حد کمزور ہو چکا تھا اور مایوسی طاری تھی میں نے سوچا کہ شاید میری زندگی کا آخری رمضان ہو اس لئے میں روزہ ضرور رکھ لوں۔ لیکن روزہ افطار کرنے کے بعد حالت اور غیر ہو گئی پیشانی سے پسینہ اس طرح چلنے لگا جیسے سکرات موت میں چلا کرتا ہے۔ میں نے کوشش کی کہ عشاء کی نماز تیمم کر کے بیٹھ کے پڑھ لوں۔ مگر چار رکعت نماز ختم ہوتے ہوتے میری حالت ناقابل برداشت ہو گئی۔ بمشکل فرض پورا کرنے پایا تھا کہ لیٹ گیا لیٹا تو خیال آیا کہ شب جمعہ ہے اور جو نوافل درود شریف جمعہ میں حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خواب میں زیارت کی نیت دے پچھے بارہ برس سے پڑھتا چلا آ رہا تھا وہ بھی اس شدت مرض و کمزوری کی وجہ سے نہیں پڑھ سکتا تھا۔ یہ سوچ کر کہ

یہ کس امید پر کہیئے کہ آرزو کیا ہے

آنکھوں میں آنسو آ گئے معاً" مجھے نیند آ گئی حالانکہ شدت تکلیف میں نیند کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ نیند آئی تو فوراً" ہی حضورؐ کی زیارت با سعادت سے مشرف ہوا۔ اللھم صل علٰی محمد و علٰی آل محمد اللھم صل علٰی سیدنا محمد طبیب القلوب ودوائھا۔ و عافیتہ الابدان و شفائھا و نور الابصار وضیائھا و علٰی آلہ وسلم

اس کے بعد میں نیند سے بیدار ہوا تو بالکل اچھا تھا چنانچہ خوش و خرم اٹھا غسل خانہ میں جا کر وضو کیا اور سارے نوافل کھڑے ہو کر بلا تکلیف پڑھے اس دن کے بعد

آج تک پھر کبھی کوئی دورہ نہیں پڑا (بحمد اللہ) آج تیئس برس ہو رہے ہیں کہ بحمد اللہ اس موذی مرض سے نجات حاصل ہے۔

ایک بات اور قابل ذکر ہے کہ اس رات تک اپنے دل میں دنیا کے حاصل کرنے کی خواہش محسوس ہوتی تھی مگر اس شب کے بعد یہ خواہش دل سے بالکل جاتی رہی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک و علیٰ کل نعمائہ

حکایات

جناب مولانا محمد زکریا صاحب فضائل درود شریف ص ۱۰۰ سطر ۱۰ پر تحریر فرماتے ہیں۔

درود شریف کے بارے میں اللہ تعالیٰ شانہ کے حکم اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاک ارشادات کے بعد حکایات کی کچھ زیادہ اہمیت نہیں رہتی۔ لیکن لوگوں کی عادت کچھ ایسی ہے کہ بزرگوں کے حالات سے ترغیب زیادہ ہوتی ہے اسی لئے اکابر کا دستور اس ذیل میں کچھ حکایات لکھنے کا بھی چلا آ رہا ہے۔ حضرت تھانوی نور اللہ مرقدہ نے ایک فصل زاد السعید میں مستقل حکایت میں لکھی ہے، جس کو بعینہ لکھتا ہوں۔ حضرت تحریر فرماتے ہیں "فصل پنجم حکایات واخبار متعلقہ درود شریف کے بیان میں"

مواہب لدنیہ میں تفسیر قشیری سے نقل کیا ہے کہ قیامت میں کسی مومن کی نیکیاں کم وزن ہو جائیں گی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک پرچہ سر انگشت کے برابر نکال کر میزان میں رکھ دیں گے جس سے نیکیوں کا پلہ وزنی ہو جائے گا۔ وہ مومن کہے گا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں آپ کون ہیں؟ آپ کی صورت اور سیرت اچھی ہے آپ فرمائیں گے میں تیرا نبیؐ ہوں اور یہ درود شریف ہے جو تو نے مجھ پر پڑھا تھا، میں نے تیری حاجت کے وقت اس کو ادا کر دیا۔ (حاشیہ حصین)

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ شام سے مدینہ منورہ کو خاص قاصد بھیجتے تھے کہ ان کی طرف سے روضہ شریفہ پر حاضر ہو کر سلام عرض کرے۔ (حاشیہ حصن از فتح القدیر)

روضۃ الاحباب میں امام اسمٰعیل بن ابرہیم مزنی سے جو امام شافعیؒ کو بعد انتقال

خواب میں دیکھا اور پوچھا اللہ تعالیٰ نے آپ سے کیا معاملہ فرمایا۔ وہ بولے مجھ بخش دیا اور حکم فرمایا کہ مجھ کو تعظیم و احترام کے ساتھ بہشت میں لے جائیں اور یہ سب برکت ایک درود کی ہے جس کو میں پڑھا کرتا تھا میں نے پوچھا وہ کونسا درود ہے؟ فرمایا یہ ہے اللھم صل علٰی محمد کلا ذکرہ الذاکرون و کلما غفل عن ذکرہ الغافلون۔ (حاشیہ حصن)

مناہج الحسنات میں ابن فاکہانی کی کتاب فخر منیر سے نقل کیا ہے کہ ایک بزرگ نیک صالح موسیٰ ضریرؒ بھی تھے انہوں نے اپنا گزرا ہوا قصہ مجھ سے نقل کیا ہے کہ ایک جہاز ڈوبنے لگا اور میں اس میں موجود تھا۔ اس وقت مجھ کو غنودگی سی ہوئی' اس حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ کو یہ درود تعلیم فرما کر ارشاد فرمایا کہ جہاز والے اس کو ہزار بار پڑھیں۔ ہنور تین سو بار نوبت پہنچی تھی کہ جہاز نے نجات پائی اور بعد الممات کے انک علٰی کل شئی قدیر بھی اس میں پڑھنا معمول ہے اور خوب ہے وہ درود یہ ہے۔ اللھم صل علٰی سیدنا محمد صلوۃ تنجینا بھا من جمعی الاھوال والآفات و تقضی لنا بھا جمیع الحاجات و تطھرنا بھا من جمیع السئیات و ترفعنا بھا اعلی الدرجات و تبلغنا بھا اقصی الغایات من جمع الخیرات فی الحیواۃ و بعد الممات۔ اور شیخ مجدالدینؒ صاحب قاموس نے بھی اس حکایات کو بسند خود ذکر کیا ہے۔

بعض رسائل میں عبیداللہ بن عمر قواریریؒ سے نقل کیا ہے کہ ایک کاتب میرا ہمسایہ تھا' وہ مرگیا۔ میں نے اس کو خواب میں دیکھا اور پوچھا' اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ کہا مجھے بخش دیا۔ میں نے سبب پوچھا' کہا میری عادت تھی جب نام رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کتاب میں لکھتا تو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بڑھاتا۔ خدائے تعالیٰ نے مجھ کو ایسا کچھ دیا کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا' نہ کسی دل پر گزرا۔ (گلشن جنت)

دلائل الخیرات کی وجہ تالیف مشہور ہے کہ مولف کو سفر میں وضو کے لئے پانی کی

ضرورت تھی اور ڈول رسی کے نہ ہونے کی وجہ سے پریشان تھے۔ ایک لڑکی نے یہ حال دیکھ کر دریافت کیا اور کوئیں کے اندر تھوک دیا۔ پانی کنارے تک ابل آیا۔ مولف نے حیران ہو کر وجہ پوچھی۔ اس نے کہا کہ یہ برکت ہے درود شریف کی جس کے بعد انہوں نے یہ کتاب دلائل الخیرات تالیف کی۔

شیخ زروق رحمتہ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ مولف دلائل الخیرات کی قبر سے خوشبو مشک و عنبر کی آتی ہے اور یہ سب برکت درود شریف کی ہے۔

ایک معتدم دوست نے راقم سے ایک خوشنویس لکھنؤ کی حکایت بیان کی ان کی عادت تھی کہ جب صبح کے وقت کتابت شروع کرتے تو اول ایک بار درود شریف ایک بیاض پر جو اسی غرض سے بنائی تھی لکھ لیتے اس کے بعد کام شروع کرتے جب ان کے انتقال کا وقت آیا تو غلبہ فکر آخرت سے خوفزدہ ہو کر کہنے لگے کہ دیکھیے وہاں جا کر کیا ہوتا ہے ایک مجذوب آ نکلے اور کہنے لگے بابا کیوں گھبراتا ہے وہ بیاض سرکار میں پیش ہے اور اس پر صاد بن رہے ہیں۔

مولانا فیض الحسنؒ صاحب سہارنپوری مرحوم کے داماد نے مجھ سے بیان کیا کہ جس مکان میں مولوی صاحب کا انتقال ہوا وہاں ایک مہینے تک خوشبو عطر کی آتی رہی۔ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب رحمتہ اللہ علیہ سے اس کو بیان کیا فرمایا یہ برکت درود شریف کی ہے۔ مولوی صاحب کا معمول تھا کہ ہر شب جمعہ کو بیدار رہ کر درود شریف کا شغل فرماتے۔

ابوزرعہ رحمتہ اللہ علیہ نے ایک شخص کو خواب میں دیکھا کہ آسمان میں فرشتوں کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہے۔ اس سے سبب حصول اس درجے کا پوچھا۔ اس نے کہا میں نے دس لاکھ حدیثیں لکھی ہیں۔ جب نام مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آتا' میں درود لکھتا تھا۔ اس سبب سے مجھے یہ درجہ ملا۔ (فیض) زادالسعید :۔ یہ قصہ اسی طرح نقل کیا ہے۔ بندہ کے خیال میں کاتب سے غلطی ہوئی صحیح یہ ہے کہ ابوزرعہ کو ایک شخص خواب میں دیکھا۔

امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ کی ایک اور حکایت ہے کہ ان کو بعد انتقال کے کسی نے

خواب میں دیکھا اور مغفرت کی وجہ پوچھی۔ انہوں نے فرمایا یہ پانچ درود شریف جمعہ کی رات کو میں پڑھا کرتا تھا۔ اللھم صل علٰی محمد بعد دمن صلی علیہ و صل علٰی محمد بعد دمن لم یصل علیہ وصل علٰے محمد کما امرت بالصواۃ علیہ وصل علٰی محمد کما تحب ان یصلی علیہ وصل علٰی محمد کما ینبغی ان تصلی علیہ ○ اس درود کو درود خمسہ کہتے ہیں۔ (فیض) امام شافعی کے متعلق اور بھی حکایت نقل کی گئی ہیں۔

شیخ ابن حجر مکیؒ نے نقل کیا ہے کہ ایک صالح کو کسی نے خواب میں دیکھا اس سے حال پوچھا اس نے کہا اللہ تعالیٰ نے مجھ پر رحم کیا اور مجھے بخش دیا اور جنت میں داخل کیا۔ سبب پوچھا گیا تو اس نے کہا فرشتوں نے میرے گناہ اور درود شریف کو شمار کیا سو درود شریف کا شمار زیادہ نکلا حق تعالےٰ نے فرمایا اتنا بس ہے اس کا حساب مت کرو اور اس کو بہشت میں لے جاؤ۔

شیخ ابن حجر مکی نے لکھا ہے کہ ایک مرد صالح نے معمول مقرر کیا تھا کہ ہر رات کو سوتے وقت درود بعدد معین پڑھا کرتا تھا ایک رات کو خواب میں دیکھا کہ جناب حضور صلی اللہ و آلہ وسلم اس کے پاس تشریف لائے اور تمام گھر اس کا روشن ہو گیا آپؐ نے فرمایا وہ منہ لاؤ جو درود پڑھتا ہے کہ میں بوسہ دوں۔ اس شخص نے شرم کی وجہ سے رخسارہ سامنے کر دیا۔ آپؐ نے اس رخسارہ پر بوسہ دیا بعد اس کے وہ بیدار ہو گیا تو سارے گھر میں مشک کی خوشبو باقی رہی۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ نے مدارج النبوۃ میں لکھا ہے کہ جب حضرت حوا علیہا السلام پیدا ہوئیں۔ حضرت آدمؑ نے ان پر ہاتھ بڑھانا چاہا۔ ملائکہ نے کہا صبر کرو جب تک نکاح نہ ہو جائے اور مہر ادا نہ کردو۔ انہوں نے پوچھا کہ مہر کیا ہے؟ فرشتوں نے کہا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر تین بار درود شریف پڑھنا اور ایک روایت میں بیس بار آیا ہے۔ فقط یہ واقعات زاد السعید میں نقل کئے ہیں۔ ان میں سے بعض کو دوسرے حضرات نے بھی نقل کیا ہے اور ان کے علاوہ بھی بہت سے واقعات اور بہت سے خواب درود شریف کے سلسلہ میں مشائخ نے لکھے ہیں جن میں سے بعض کا ذکر

اس رسالہ میں کیا جاتا ہے جو زادالسعید کے قصوں پر اضافہ ہے۔

علامہ سخاوی لکھتے ہیں کہ رشید عطار نے بیان کیا کہ ہمارے یہاں مصر میں ایک بزرگ تھے جنکا نام ابوسعید خیاط تھا۔ وہ بہت یکسو رہتے تھے لوگوں سے میل جول بالکل نہ رکھتے تھے۔ اس کے بعد انہوں نے ابن رشیق کی مجلس میں بہت کثرت سے جانا شروع کر دیا اور بہت اہتمام سے جایا کرتے۔ لوگوں کو اس پر تعجب ہوا لوگوں نے ان سے دریافت کیا تو انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت بتائی اور کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے خواب میں ارشاد فرمایا کہ ان کی مجلس میں جایا کر اس لئے کہ یہ اپنی مجلس میں مجھ پر کثرت سے درود پڑھتا ہے۔

ابوالعباس احمد بن منصور کا جب انتقال ہو گیا تو اہل شیراز میں سے ایک شخص نے ان کو خواب میں دیکھا کہ وہ شیراز کی جامع مسجد میں محراب میں کھڑے ہیں اور ان پر ایک جوڑا ہے اور سر پر ایک تاج ہے جواہر اور موتیوں سے لدا ہوا ہے خواب دیکھنے والے نے ان سے پوچھا۔ انہوں نے کہا اللہ جل شانہ نے میری مغفرت فرمادی اور میرا بہت اکرام فرمایا اور مجھے تاج عطا فرمایا اور یہ سب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت درود کی وجہ سے۔ (قول بدیع)

صوفیاء میں سے ایک بزرگ نقل کرتے ہیں کہ میں نے ایک شخص کو کہ جس کا نام مسلح تھا اور وہ اپنی زندگی میں دین کے اعتبار سے بہت ہی بے پرواہ اور بے باک تھا (یعنی گناہوں کی کچھ پرواہ نہیں کرتا تھا) مرنے کے بعد خواب میں دیکھا میں نے اس سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے کیا معاملہ کیا اس نے کہا اللہ تعالیٰ شانہ نے میری مغفرت فرمادی میں نے پوچھا یہ کس عمل سے ہوئی اس نے کہا کہ میں ایک محدث کی خدمت میں حدیث نقل کر رہا تھا۔ استاذ نے درود شریف پڑھا میں نے بھی ان کے ساتھ بہت آواز سے درود پڑھا۔ میری آواز سن کر سب مجلس والے نے درود پڑھا اللہ تعالیٰ نے اس وقت ساری مجلس کی مغفرت فرمادی۔ (قول بدیع)

نزہۃ المجالس میں بھی اسی قسم کا ایک اور قصہ نقل کیا ہے کہ ایک بزرگ کہتے ہیں کہ میرا ایک پڑوسی تھا۔ بہت گناہگار تھا میں اس کو بار بار توبہ کی تاکید کرتا تھا مگر وہ نہیں

کرتا تھا جب وہ مرگیا تو میں نے اسے جنت میں دیکھا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ تو اس مرتبہ پر کیسے پہنچ گیا؟ اس نے کہا میں ایک محدث کی مجلس میں تھا انہوں نے یہ کہا کہ جو شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر زور سے درود پڑھے اس کے لئے جنت واجب ہے میں نے آواز سے درود پڑھا اس پر اور لوگوں نے بھی پڑھا اور اس پر ہم سب کی مغفرت ہو گئی اس قصہ کو روض الفائق میں بھی ذرا تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ صوفیا میں سے ایک بزرگ نے کہا کہ میرا پڑوسی تھا بہت گناہگار' ہر وقت شراب کے نشہ میں مدہوش رہتا تھا۔ اس کو دن رات کی بھی خبر نہ رہتی تھی۔ میں اس کو نصیحت کرتا تو سنتا نہیں تھا۔ میں توبہ کو کہتا تو وہ مانتا نہیں تھا جب وہ مرگیا تو میں نے اس کو خواب میں اونچے مقام پر اور جنت کے لباس فاخرہ میں دیکھا' بڑے اعزاز و اکرام میں تھا۔ میں نے اس کا سبب پوچھا تو اس نے اوپر والا قصہ محدث کا ذکر کیا۔

ابوالحسن بغدادی دارمی کہتے ہیں کہ انہوں نے ابو عبداللہ بن حامد کو مرنے کے بعد کئی دفعہ خواب میں دیکھا ان سے پوچھا کیا گذری؟ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت فرمادی اور مجھ پر رحم فرمایا۔ انہوں نے ان سے پوچھا کہ مجھے کوئی ایسا عمل بتاؤ جس سے میں سیدھا جنت میں داخل ہو جاؤں۔ انہوں نے بتایا کہ ایک ہزار رکعت نفل پڑھ اور ہر رکعت میں ایک ہزار مرتبہ قل ہو اللہ انہوں نے کہا کہ پھر ہر شب میں ایک ہزار مرتبہ درود پڑھا کر۔ دارمی کہتے ہیں میں نے اپنا معمول بنا لیا۔ (بدیع)

ایک صاحب نے ابو حفص کاغذی کو ان کے مرنے کے بعد خواب میں دیکھا ان سے پوچھا کہ کیا معاملہ گزرا۔ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر رحم فرمایا۔ میری مغفرت فرما دی۔ مجھے جنت میں داخل کرنے کا حکم دے دیا۔ انہوں نے کہا یہ کیسے ہوا؟ انہوں نے بتایا کہ جب میری پیشی ہوئی تو ملائکہ کو حکم دیا گیا۔ انہوں نے میرے گناہ اور درود شریف کو شمار کیا تو میرا درود شریف گناہوں پر بڑھ گیا۔ تو میرے مولیٰ جل جلالہ نے ارشاد فرمایا کہ اے فرشتو! بس بس آگے حساب نہ کرو اور اس کو میری جنت میں لے جاؤ۔ (بدیع)

علامہ سخاوی بعض تواریخ سے نقل کرتے ہیں بنی اسرائیل میں ایک شخص بہت گناہ گار تھا جب وہ مرگیا تو لوگوں نے اس کو ویسے ہی زمین پر پھینک دیا۔ اللہ تعالیٰ نے

حضرت موسیٰ علیٰ نبیناء علیہ الصلوٰۃ و السلام پر وحی بھیجی کہ وہ اس کو غسل دے کر اس پر جنازہ کی نماز پڑھیں' میں نے اس شخص کی مغفرت کر دی ۔ حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا یا اللہ یہ کیسے ہو گیا؟ اللہ جل شانہ نے فرمایا کہ اس نے ایک دفعہ تورات کو کھولا تھا اس میں محمد (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کا نام دیکھا تو اس نے ان پر درود پڑھا تو میں نے اس کی وجہ سے اس کی مغفرت کر دی۔ (بدیع)

اس قسم کے واقعات میں کوئی اشکال کی بات نہیں نہ تو ان کا یہ مطلب ہے کہ ایک دفعہ درود پڑھ لینے سے سارے گناہ کبیرہ اور حقوق العباد سب معاف ہو جاتے ہیں اور نہ اس قسم کے واقعات میں کوئی مبالغہ یا جھوٹ وغیرہ ہے' یہ مالک کے قبول کر لینے پر ہے۔ وہ کسی شخص کی معمولی سی عبادت ایک دفعہ کا کلمہ طیبہ قبول کر لے جیسا کہ فصل اول کی حدیث ۱۱ میں حدیث البطاقہ میں گزر چکا ہے تو اس کی برکت سے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ و یغفر ما دون ذلک لمن یشاء اللہ تعالیٰ کا قرآن پاک میں ارشاد ہے " بے شک اللہ تعالیٰ شانہ اس کی تو مغفرت نہیں فرماتے کہ ان کے ساتھ کسی کو شریک کیا جائے' (یعنی مشرک و کافر کی تو مغفرت ہے نہیں) اس کے علاوہ جس کو چاہیں گے بخش دیں گے" اس لئے ان قصوں میں اور اس قسم کے دوسرے قصوں میں کوئی اشکال نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ شانہ کو کسی کا ایک دفعہ کا درود پڑھنا پسند آجائے اور وہ اس کی وجہ سے سارے گناہ معاف کردے' با اختیار ہے۔ ایک شخص کے کسی کے ذمہ ہزاروں روپے قرض ہیں۔ وہ قرضدار کی کسی بات پر جو قرض دینے والے کو پسند آگئی ہو یا بغیر ہی کسی بات کے اپنا سارا قرضہ معاف کر دے تو کسی کو کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ اسی طرح اللہ جل شانہ اگر کسی کو محض اپنے لطف و کرم سے بخش دے تو اس میں کیا اشکال کی بات ہے۔ ان قصوں سے اتنا ضرور معلوم ہوتا ہے کہ درود شریف کو مالک کی خوشنودی میں بہت زیادہ دخل ہے اس لئے بہت ہی کثرت سے پڑھتے رہنا چاہئے نہ معلوم کس وقت کا پڑھا ہوا اور کس محبت کا پڑھا ہوا پسند آجائے ایک دفعہ کا بھی پسند آجائے تو بیڑا پار ہے۔

بس ہے اپنا ایکی نالہ اگر پہنچے وہاں گرچہ کرتے

ہیں بہت سے نالہ و فریاد ہم

ایک بزرگ نے خواب میں ایک بہت ہی بری بد ہیئت صورت دیکھی۔ انہوں نے اس سے پوچھا تو کیا بلا ہے؟ اس نے کہا میں تیرے عمل ہوں۔ انہوں نے پوچھا تجھ سے نجات کی کیا صورت ہے؟ اس نے کہا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود کی کثرت۔ (بدیع)

ہم میں سے کونسا شخص ایسا ہے جو دن رات بداعمالیوں میں مبتلا نہیں ہے' اس کے بدرفقہ کے لئے درود شریف بہترین چیز ہے' چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے جتنا بھی پڑھا جا سکے دریغ نہ کیا جائے کہ یہ اکسیر اعظم ہے۔

شیخ المشائخ حضرت شبلی نور اللہ مرقدہ سے نقل کیا گیا ہے کہ میرے پڑوس میں ایک آدمی مرگیا۔ میں نے اس کو خواب میں دیکھا میں نے اس سے پوچھا کیا گزری۔ اس نے کہا شبلی بہت ہی سخت سخت پریشانیاں گزریں اور مجھ پر منکر نکیر کے سوال کے وقت گڑبڑ ہونے لگی میں نے اپنے دل میں سوچا کہ اللہ یہ مصیبت کہاں سے آ رہی ہے کیا میں اسلام پر نہیں مرا۔ مجھے ایک آوازی آئی کہ یہ دنیا میں تیری زبان کی بے احتیاطی کی سزا ہے۔ جب ان دونوں فرشتوں نے میرے عذاب کا ارادہ کیا تو فوراً" ایک نہایت حسین شخص میرے اور ان کے درمیان حائل ہو گیا۔ اس میں سے نہایت ہی بہتر خوشبو آ رہی تھی۔ اس نے مجھ کو فرشتوں کے جوابات بتا دیے میں نے فوراً" کہہ دیے میں ان سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے آپ کون ہیں؟ انہوں نے کہا میں ایک آدمی ہوں جو تیری کثرت درود سے پیدا کیا گیا ہوں۔ مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں ہر مصیبت میں تیری مدد کروں۔ (بدیع)

نیک اعمال بہترین صورتوں میں اور برے اعمال قبیح صورتوں میں آخرت میں ممثل ہوتے ہیں۔ فضائل صدقات حصہ دوم میں مردہ کے جو احوال تفصیل سے ذکر کئے گئے ہیں اس میں تفصیل سے یہ ذکر کیا گیا ہے کہ میت کی نعش جب قبر میں رکھی جاتی ہے تو نماز اس کی دائیں طرف روزہ بائیں طرف اور قرآن پاک کی تلاوت اور اللہ کا ذکر سر کی طرف وغیرہ وغیرہ کھڑے ہو جاتے ہیں اور جس جانب سے عذاب آتا ہے وہ مدافعت کرتے ہیں۔ اسی طرح سے برے اعمال خبیث صورتوں میں زکواۃ کا مال ادا نہ کرنے کی صورت،

میں تو قرآن پاک اور احادیث میں کثرت سے یہ ذکر کیا گیا ہے کہ وہ مال اژدہا بن کر اس کے گلے کا طوق ہو جاتا ہے۔ اللھم احفظنک

حضرت عبداللہ بن سمرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لائے اور ارشاد فرمایا کہ میں نے رات کو ایک عجیب منظر دیکھا کہ ایک شخص ہے وہ پل صراط کے اوپر کبھی تو گھسٹ کر چلتا ہے، کبھی گھٹنوں کے بل چلتا ہے، کبھی کسی چیز میں اٹک جاتا ہے اتنے میں مجھ پر درود پڑھنا اس شخص کا پہنچا اور اس نے اس کو کھڑا کر دیا، یہاں تک کہ وہ پل صراط سے گزر گیا۔ (بدیع عن الطبرانی وغیرہ)

حضرت سفیان بن عینیہؒ، حضرت خلفؒ سے نقل کرتے ہیں کہ میرا ایک دوست تھا جو میرے ساتھ حدیث پڑھا کرتا تھا۔ اس کا انتقال ہو گیا، میں نے اس کو خواب میں دیکھا کہ وہ نئے سبز کپڑوں میں دوڑتا پھر رہا ہے، میں نے اس سے کہا کہ تو حدیث پڑھنے میں تو ہمارے ساتھ پھر یہ اعزاز و اکرام تیرا کس بات پر ہو رہا ہے؟ اس نے کہا کہ حدیثیں تو میں تمہارے ساتھ ہی لکھا کرتا تھا لیکن جب بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پاک نام حدیث میں آتا میں اس کے نیچے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لکھ دیتا تھا۔ اللہ جل شانہ نے اس کے بدلہ میں میرا یہ اکرام فرمایا جو تم دیکھ رہے ہو۔ (بدیع)

ابو سلیمان محمد بن الحسن حرانیؒ کہتے ہیں کہ ہمارے پڑوس میں ایک صاحب تھے کہ جن کا نام فضل تھا۔ بہت کثرت سے نماز روزہ میں مشغول رہتے تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں حدیث لکھا کرتا تھا لیکن اس میں درود شریف نہیں لکھتا تھا۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ سلم کو خواب میں دیکھا۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ جب تو میرا نام لکھتا ہے یا لیتا ہے تو درود شریف کیوں نہیں پڑھتا۔ (اس کے بعد انہوں نے درود کا اہتمام شروع کر دیا) اس کے کچھ دنوں بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت کی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ سلم نے ارشاد فرمایا کہ تیرا درود میرے پاس پہنچ رہا ہے جب میرا نام لیا کرے تو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہا کر۔ (بدیع)

انہیں ابو سلیمان حرانیؒ کا خود اپنا قصہ نقل کیا گیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت کی۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا۔ ابو

سلیمان جب تو حدیث میں میرا نام لیتا ہے اور اس پر درود بھی پڑھتا ہے تو وَسَلَّم کیوں نہیں کہا کرتا۔ یہ چار حرف ہیں اور ہر حرف پر دس نیکیاں ملتی ہیں۔ تو تو چالیس نیکیاں چھوڑ دیتا ہے۔ (بدیع) فضل چہارم کے اخیر میں آداب کے سلسلہ میں زاد السعید سے بھی اس نوع کا حصہ گزر چکا ہے۔

ابراہیم نفسیؒ کہتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت کی تو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کچھ اپنے سے منقبض پایا تو میں نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک کو بوسہ دیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں تو حدیث کے خدمتگاروں میں ہوں' اہل سنت سے ہوں' مسافر ہوں۔ حضورؐ نے تبسم فرمایا اور یہ ارشاد فرمایا کہ جب تو مجھ پر درود بھیجتا ہے تو سلام کیوں نہیں بھیجتا۔ اس کے بعد میرا معمول ہو گیا کہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لکھنے لگا۔ (بدیع)

ابن ابی سلیمان کہتے ہیں میں نے اپنے والد کو انتقال کے بعد خواب میں دیکھا میں نے ان سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ شانہ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت فرما دی۔ میں نے پوچھا کس عمل پر؟ انہوں نے فرمایا کہ ہر حدیث میں میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود لکھا کرتا تھا۔ (بدیع)

جعفر عبداللہؒ کہتے ہیں کہ میں نے (مشہور محدث) حضرت ابوزرعہ کو خواب میں دیکھا کہ وہ آسمان پر ہیں اور فرشتوں کی امامت نماز میں کر رہے ہیں۔ میں نے پوچھا کہ یہ عالی مرتبہ کس چیز سے ملا انہوں نے کہا کہ میں نے اپنے اس ہاتھ سے دس لاکھ حدیثیں لکھی ہیں اور جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام مبارک لکھتا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام نامی پر صلوٰۃ و سلام لکھتا۔ اور حضورؐ کا ارشاد ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس پر دس دفعہ درود (رحمت) بھیجتے ہیں۔ (بدیع) اس حساب سے حق تعالیٰ شانہ کی طرف سے ایک کروڑ درود ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ شانہ کی تو ایک ہی رحمت سب کچھ ہے پھر جبکہ ایک کروڑ۔

حضرت امام شافعی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے متعلق ایک دو قصے زاد السعید سے بھی

گزر چکے ہیں حضرت موصوف کے متعلق اس نوع کے کئی خواب منقول ہیں علامہ سخاوی قول بدیع میں عبداللہ بن عبدالحکیم سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام شافعی کو خواب میں دیکھا میں نے ان سے پوچھا کہ اللہ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ انہوں نے کہا کہ اللہ نے مجھ پر رحم فرمایا' میری مغفرت فرمادی اور میرے لئے جنت ایسی مزین کی گئی جیسا کہ دلہن کو مزین کیا جاتا ہے اور میرے اوپر ایسی بکھیر کی گئی جیسا دولہن پر کی جاتی ہے۔ (شادی میں دولہا اور دلہنوں پر روپے پیسے نچھاور کئے جاتے ہیں) میں نے پوچھا کہ یہ مرتبہ کیسے پہنچا؟ مجھ سے کسی کہنے والے نے یوں کہا کہ کتاب الرسالہ میں جو درود لکھا ہے اس کی وجہ سے میں نے پوچھا وہ کیا ہے مجھ سے بتایا گیا کہ وہ صلی اللہ علٰی محمد عدد ما ذکرہ الذاکرون و عدد ما غفل عن ذکرہ الغافلون ہے جب میں صبح کو اٹھا تو میں نے امام صاحب کی کتاب الرسالہ میں یہ درود اسی طرح پایا۔ نمیری وغیرہ نے امام مزنی کی روایت سے ان کے خوابکا قصہ اس طرح نقل کیا ہے کہ میں نے حضرت امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا۔ میں نے پوچھا کہ آپ کے ساتھ اللہ نے کیا معاملہ کیا؟ انہوں نے کہا میری مغفرت فرما دی ایک درود کی وجہ سے جو میں نے اپنی کتب رسالہ میں لکھا تھا۔ وہ یہ ہے اللھم صل علٰی محمد کلما ذکرہ الذاکرون و صل علٰی محمد کلما غفل عن ذکرہ الغافلون۔ بیہقی نے ابو الحسن شافعی سے ان کا اپنا خواب نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت کی۔ میں نے حضورؐ سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) امام شافعی نے جو اپنے رسالہ میں درود لکھا ہے صلی اللہ علٰی محمد عدد ما ذکرہ الذاکرون و عدد ما غفل عن ذکرہ الغافلون آپکی طرف سے ان کو اس کا کیا بدلہ دیا گیا ہے؟ حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ میری طرف سے یہ بدلہ دیا گیا ہے کہ وہ حساب کے لئے نہیں روکے جائیں گے۔

ابن بنان اصبانی کہتے ہیں میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت کی میں نے پوچھا یا رسولؐ اللہ ! محمد بن ادریس یعنی امام شافعی آپ کے چچا کی اولاد ہیں۔ (چچا کی اولاد اس وجہ سے کہا کہ آپؐ کے دادا ہاشم پر جا کر ان کا نسب مل جاتا

ہے۔ وہ عبد یزید بن ہاشم کی اولاد میں ہیں) آپ نے کوئی خصوصی اکرام ان کے لئے فرمایا ہے حضور نے ارشاد فرمایا ہاں میں نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی ہے کہ قیامت میں ان کا حساب نہ لیا جائے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ اکرام ان پر کس عمل کی وجہ سے رہا؟ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ارشاد فرمایا میرے اوپر درود ایسے الفاظ کے ساتھ پڑھا کرتا تھا جن الفاظ کے ساتھ کسی اور نے نہیں پڑھا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ کیا الفاظ ہیں؟ حضور نے ارشاد فرمایا اللھم صل علٰی محمد کلما ذکرہ الذکرون وصل علٰی محمد کلما غفل عن ذکرہ الغافلون۔ (بدیع)

ابو القاسم مروزی کہتے ہیں کہ میں اور میرے والد رحمتہ اللہ تعالیٰ رات میں حدیث کی کتاب کا مقابلہ کیا کرتے تھے خواب میں یہ دیکھا گیا کہ جس جگہ ہم مقابلہ کیا کرتے تھے اس جگہ ایک نور کا ستون ہے جو اتنا اونچا ہے کہ آسمان تک پہنچ گیا ہے۔ کسی نے پوچھا یہ ستون کیسا ہے۔ تو یہ بتایا گیا کہ وہ درود شریف ہے جس کو یہ دونوں کتاب کے مقابلہ میں پڑھا کرتے تھے۔ صلی اللہ علیہ وسلم وشرف وکرم (بدیع)

ابو اسحٰق نشل کہتے ہیں کہ میں حدیث کی کتاب لکھا کرتا تھا اور اس میں حضور کا پاک نام اس طرح لکھا کرتا تھا قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم تسلیما" میں نے خواب میں دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری لکھی ہوئی کتاب کو ملاحظہ فرمائی اور ملاحظہ فرما کر ارشاد فرمایا کہ یہ عمدہ ہے (بظاہر لفظ تسلیما" کے اضافہ کی طرف اشارہ ہے) علامہ سخاوی نے اور بھی بہت سے حضرات کو خواب اس قسم کے لکھے ہیں کہ ان کو مرنے کے بعد جب بہت اچھی حالت میں دیکھا گیا اور ان سے پوچھا گیا کہ یہ اعزاز کس وجہ سے ہے تو انہوں نے بتایا کہ ہر حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاک نام پر درود لکھنے کی وجہ سے۔ (بدیع) حسن بن موسےٰ الخضرفی جو ابن عجینہ کے نام سے مشہور ہیں کہتے ہیں کہ میں حدیث پاک نقل کیا کرتا تھا اور جلدی کے خیال سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت کی۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تو حدیث لکھتا ہے تو مجھ پر درود کیوں نہیں لکھتا جیسا کہ

ابو عمر طبری لکھتے ہیں' میری آنکھ کھلی تو مجھ پر بڑی گھبراہٹ سوار تھی میں نے اسی وقت عہد کر لیا کہ اب سے جب کوئی بھی حدیث لکھوں گا تو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ضرور لکھوں گا۔ (بدیع)

ابو علی حسن بن علی عطار کہتے ہیں کہ مجھے ابو طاہر نے حدیث پاک کے چند اجزاء لکھ کر دیے میں نے ان میں دیکھا بھی کہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پاک نام آیا وہ حضور کے پاک نام کے بعد صلی اللہ علیہ وسلم تسلیما کثیرا" کثیرا" کثیرا" لکھا کرتے تھے۔ میں نے پوچھا کہ اس طرح کیوں لکھتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ میں اپنی نو عمری میں حدیث پاک لکھا کرتا تھا اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاک نام پر درود نہیں لکھا کرتا تھا۔ میں نے ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت کی۔ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے سلام عرض کیا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منہ پھیر لیا میں نے دوسری جانب حاضر ہو کر سلام عرض کیا۔ حضور نے ادھر سے بھی منہ پھیر لیا۔ میں تیسری دفعہ چہرہ انور کی طرف حاضر ہوا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ مجھ سے روگردانی کیوں فرما رہے ہیں؟ حضور نے ارشاد فرمایا کہ اس لئے کہ جب تو اپنی کتاب میں میرا نام لکھتا ہے تو مجھ پر درود نہیں بھیجتا۔ اس وقت سے میرا یہ دستور ہو گیا کہ جب بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پاک نام لکھتا ہوں تو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تسلیما" کثیرا" کثیرا" کثیرا" لکھتا ہوں۔ (بدیع)

ابو حفص سمرقندی اپنی کتاب رونق المجالس میں لکھتے ہیں کہ بلخ میں ایک تاجر تھا جو بہت زیادہ مالدار تھا اس کا انتقال ہوا۔ اس کے دو بیٹے تھے میراث میں اس کا مال آدھا آدھا تقسیم ہو گیا لیکن ترکہ میں تین بال بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موجود تھے۔ ایک ایک دونوں نے لے لیا' تیسرے بال کے متعلق بڑے بھائی نے کہا اس کو آدھا آدھا کر لیں چھوٹے بھائی نے کہا ہرگز نہیں' خدا کی قسم حضورؐ کا موئے مبارک نہیں کاٹا جا سکتا۔ بڑے بھائی نے کہا کیا تو اس پر راضی ہے کہ یہ تینوں بال تو لے لے اور یہ سارا مال میرے حصے لگا دے۔ چھوٹا بھائی خوشی سے راضی ہو گیا۔ بڑے بھائی نے سارا مال لے لیا

اور چھوٹے بھائی نے تینوں موئے مبارک لے لئے۔ وہ ان کو اپنی جیب میں ہر وقت رکھتا اور بار بار نکالتا ان کی زیارت کرتا اور درود شریف پڑھتا۔ تھوڑا ہی زمانہ گزرا تھا کہ بڑے بھائی کا سارا مال ختم ہو گیا اور چھوٹا بھائی بہت زیادہ مالدار ہو گیا جب اس چھوٹے بھائی کی وفات ہوئی تو صلحائیں سے بعض نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت کی۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ جس کسی کو کوئی ضرورت ہو اس کی قبر کے پاس بیٹھ کر اللہ جل شانہ سے دعا کرے۔ (بدیع)

نزہتہ المجالس میں بھی یہ قصہ مختصر نقل کیا ہے لیکن اتنا اس میں اضافہ ہے کہ بڑا بھائی جس نے سارا مال لے لیا تھا بعد میں فقیر ہو گیا تو اس نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت کی اور حضورؐ سے اپنے فقر و فاقہ کی شکایت کی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں فرمایا "او محروم تونے میرے بالوں میں بے رغبتی کی اور تیرے بھائی نے ان کو لے لیا اور وہ جب ان کو دیکھتا ہے مجھ پر درود بھیجتا ہے اللہ جل شانہ نے اس کو دنیا اور آخرت میں سعید بنادیا" جب اس کی آنکھ کھلی تو آکر چھوٹے بھائی کے خادموں میں داخل ہو گیا۔ (بدیع)

ایک عورت حضرت حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ کے پاس آئی اور عرض کیا کہ میری لڑکی کا انتقال ہو گیا۔ میری یہ تمنا ہے کہ میں اس کو خواب میں دیکھوں۔ حضرت حسن بصری نے فرمایا کہ عشاء کی نماز پڑھ کر چار رکعت نفل نماز پڑھ اور ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد الھکم التکاثر پڑھ اور اس کے بعد لیٹ جا اور سونے تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھتی رہ۔ اس نے ایسا ہی کیا اس نے لڑکی کو خواب میں دیکھا کہ نہایت ہی سخت عذاب میں ہے۔ تارکول کا لباس اس پر ہے' دونوں ہاتھ اس کے جکڑے ہوئے ہیں اور اس کے پاؤں آگ کی زنجیروں میں بندھے ہوئے ہیں۔ میں صبح اٹھ کر پھر حضرت حسن بصری کے پاس گئی۔ حضرت حسن بصری نے فرمایا کہ اس کی طرف سے صدقہ کر شاید اللہ جل شانہ اس کی وجہ سے تیری لڑکی کو معاف فرمادے۔ اگلے دن حضرۃ حسن نے خواب میں دیکھا کہ جنت کا ایک باغ ہے اور اس میں ایک بہت اونچا تخت ہے اور اس پر ایک بہت نہایت حسین جمیل خوبصورت لڑکی بیٹھی ہوئی ہے اس کے سر پر ایک نور کا

تاج ہے وہ کہنے لگی حسن تم نے مجھے بھی پہچانا۔ میں نے کہا نہیں میں نے تو نہیں پہچانا۔ کہنے لگی میں وہی لڑکی ہوں جس کی ماں کو تم نے درود شریف پڑھنے کا حکم دیا تھا۔ (یعنی عشاء کے بعد سونے تک) حضرت حسن نے فرمایا کہ تیری ماں تو تیرا حال اس کے بالکل بر عکس بتایا تھا جو میں دیکھ رہا ہوں اس نے کہا میری حالت وہی تھی جو ماں نے بیان کی تھی۔ میں نے پوچھا پھر یہ مرتبہ کیسے حاصل ہو گیا۔ اس نے کہا ہم ستر ہزار آدمی اس عذاب میں مبتلا تھے جو ماں نے آپ سے بیان کیا صلحاء میں سے ایک بزرگ کا گزر ہمارے قبرستان پر ہوا۔ انہوں نے ایک درود شریف پڑھ کر اس کا ثواب ہم سب کو پہنچا دیا ان کا درود اللہ تعالیٰ کے یہاں ایسا قبول ہوا کہ اس کی برکت سے ہم سب اس عذاب سے آزاد کر دیے گئے اور ان بزرگ کی برکت سے یہ رتبہ نصیب ہوا۔ (بدیع)

روض الفائق میں اسی نوع کا ایک دوسرا قصہ لکھا ہے کہ ایک عورت تھی اس کا لڑکا بہت ہی گناہگار تھا اس کی ماں اس کو بار بار نصیحت کرتی مگر ہو بالکل نہیں مانتا تھا۔ اسی حال میں وہ مر گیا اس کی ماں کو بہت ہی رنج تھا کہ وہ بغیر توبہ کے مرا۔ اس کو بڑی تمنا تھی کہ کسی طرح اس کو خواب میں دیکھے اس کو خواب میں دیکھا تو عذاب میں مبتلا تھا۔ اس کی وجہ سے اس کی ماں کو اور بھی زیادہ صدمہ ہوا۔ ایک زمانہ کے بعد اس نے دوبارہ خواب میں دیکھا تو وہ بہت اچھی حالت میں تھا۔ نہایت خوش و خرم ماں نے پوچھا کہ یہ کیا ہو گیا۔ اس نے کہا کہ ایک بہت بڑا گناہگار شخص اس قبرستان پر گذرا قبروں کو دیکھ کر اس کو کچھ عبرت ہوئی وہ اپنی حالت پر رونے لگا اور سچے دل سے توبہ کی اور کچھ قرآن شریف اور بیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر اس قبرستان والوں کو بخشا جس میں میں تھا اس میں جو حصہ مجھے ملا اس کا یہ اثر ہے جو تم دیکھ رہی ہو۔ میری اماں حضورؐ پر درود دلوں کا نور ہے گناہوں کا کفارہ ہے اور زندہ اور مردہ دونوں کے لئے رحمت ہے۔

حضرت کعب احبار جو تورات کے بہت بڑے عالم ہیں وہ کہتے ہیں کہ اللہ جل شانہ نے حضرت موسیٰ علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ و السلام کے پاس وحی بھیجی کہ اے موسیٰ! اگر دنیا میں ایسے لوگ نہ ہوں جو میری حمد و ثنا کرتے رہتے ہیں تو آسمان سے ایک قطرہ پانی کا نہ ٹپکاؤں اور زمین سے ایک دانہ نہ اگاؤں اور بھی بہت سی چیزوں کا ذکر کیا۔ اس کے بعد

ارشاد فرمایا اے موسیٰ اگر تو یہ چاہتا ہی کہ میں تجھ سے اس سے بھی زیادہ قریب ہو جاؤں جتنا تیری زبان سے تیری کلام اور جتنے تیرے دل سے اس کے خطرات اور تیرے بدن سے اس کی روح اور تیری آنکھ سے اس کی روشنی۔ حضرت موسیٰ علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرض کیا یا اللہ ضرور بتائیں۔ ارشاد ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر کثرت سے درود پڑھا کر۔ (بدیع)

محمد بن سعید بن مطرف جو نیک لوگوں میں سے ایک بزرگ تھے کہتے ہیں کہ میں نے اپنا یہ معمول بنا رکھا تھا کہ رات کو جب میں سونے کے واسطے لیٹتا تو ایک مقدار معین درود شریف کی پڑھا کرتا تھا۔ ایک رات کو میں بالاخانہ پر اپنا معمول پورا کر کے سو گیا تو حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی میں نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بالاخانہ کے دروازے سے اندر تشریف لائے۔ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تشریف آوری سے بالا خانہ سارا ایک دم روشن ہو گیا۔ حضورؐ میری طرف کو تشریف لائے اور ارشاد فرمایا کہ لا اس منہ کو جس سے تو کثرت سے مجھ پر درود پڑھتا ہے میں اس کو چوموں گا مجھے اس سے شرم آئی کہ میں دہن مبارک کی طرف منہ کروں تو میں نے ادھر سے اپنے منہ کو پھیر لیا تو حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے میرے رخسار پر پیار کیا۔ میری گھبرا کر ایک دم آنکھ کھل گئی میری گھبراہٹ سے میری بیوی جو میرے پاس پڑی ہوئی تھی اس کی بھی ایک دم آنکھ کھل گئی تو سارا بالا خانہ مشک کی خوشبو سے مہک رہا تھا اور مشک کی خوشبو میرے رخسار میں سے آٹھ دن تک آتی رہی۔ (بدیع)

محمد بن مالکؒ کہتے ہیں کہ میں بغداد گیا تاکہ قاری ابوبکر بن مجاہدؒ کے پاس کچھ پڑھوں۔ ہماری ایک جماعت ان کی خدمت میں حاضر تھی اور قرات ہو رہی تھی اتنے میں ایک بڑے میاں ان کی مجلس میں آئے جن کے سر پر بہت ہی پرانا عمامہ تھا ایک پرانا کرتا تھا ایک پرانی سی چادر تھی۔ ابوبکرؒ ان کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے اور ان کو اپنی جگہ بٹھایا اور ان سے ان کے گھر والوں کی اہل و عیال کی خیریت پوچھی ان بڑے میاں نے کہا رات میرے ایک لڑکا پیدا ہوا۔ گھر والوں نے مجھ سے گھی اور شہد کی فرمائش کی۔ شیخ ابوبکرؒ کہتے ہیں کہ میں ان کا حال سن کر بہت ہی رنجیدہ ہوا اور اسی رنج و غم کی حالت میں میری آنکھ لگ گئی تو میں نے خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اتنا رنج کیوں ہے علی بن عیسٰی وزیر کے پاس جا اور اس کو میری طرف سے سلام کہنا اور یہ علامت بتانا کہ ہر جمعہ کی رات میں تو نے سات سو مرتبہ درود پڑھا تھا کہ تیرے پاس بادشاہ کا آدمی بلانے آگیا تو وہاں چلا گیا اور وہاں سے آنے کے بعد تو نے اس مقدار کو پورا کیا۔ یہ علامت بتانے کے بعد اس سے کہنا کہ اس نومولود کے والد کو سو دینار (اشرفیاں) دے دے تاکہ یہ اپنی ضروریات میں خرچ کر لے قاری ابوبکرؒ اٹھے اور ان بڑے میاں نومولود کے والد کو ساتھ لیا اور دونوں وزیر کے پاس پہنچے قاری ابوبکر نے وزیر سے کہا ان بڑے میاں کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمہارے پاس بھیجا ہے وزیر کھڑے ہو گئے اور ان کو اپنی جگہ بٹھایا اور ان سے سارا قصہ سنایا جس سے وزیر کو بہت ہی خوشی ہوئی اور اپنے غلام کو حکم دیا کہ ایک توڑا نکال کر لائے (توڑا ہمیانی تھیلی جس میں دس ہزار کی مقدار ہوتی ہے) اس میں سے سو دینار اس نومولود کے والد کو دیے اس کے بعد سو اور نکالے تاکہ شیخ ابوبکرؒ کو دے۔ شیخ نے ان کو لینے سے انکار کیا۔ وزیر نے اصرار کیا کہ ان کو لے لیجئے اس لئے کہ یہ اس بشارت کی وجہ سے ہے جو آپ نے مجھے اس واقعہ کے متعلق سنائی اس لئے کہ یہ واقعی یعنی ایک ہزار درود والا ایک راز ہے جس کو میرے اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ پھر سو دینار اور نکالے اور یہ کہا کہ یہ اس خوشخبری کے بدلہ میں ہیں کہ تم نے مجھے اس کی بشارت سنائی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو میرے درود شریف پڑھنے کی اطلاع ہے اور پھر سو اشرفیاں نکالیں اور یہ کہا

کہ یہ اس مشقت کے بدلے میں ہے جو تم کو یہاں آنے میں ہوئی اور اسی طرح سے سو سو اشرفیاں نکالتے رہے یہاں تک کہ ایک ہزار اشرفیاں نکالیں مگر انہوں نے یہ کہہ کر انکار کر دیا ہم اس مقدار یعنی سو دینار سے زائد نہیں لیں گے جن کا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم فرمایا ہے۔ (بدیع)

عبدالرحیم بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ ایک دفعہ غسل خانے میں گرنے کی وجہ سے میرے ہاتھ میں بہت ہی سخت چوٹ لگ گئی اس کی وجہ سے ہاتھ پر ورم ہو گیا میں نے رات بہت بے چینی میں گزاری میری آنکھ لگ گئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں زیارت کی میں نے اتنا ہی عض کیا تھا کہ یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ تیری کثرت درود نے مجھے گھبرا دیا میری آنکھ کھلی تو تکلیف بالکل جاتی رہی تھی اور ورم بھی جاتا رہا تھا۔ (بدیع)

علامہ سخاوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے شیخ احمد بن رسلان کے شاگردوں میں سے ایک معتمد نے کہا کہ ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں یہ کتاب قول بدیع فی الصلوٰۃ علی الحبیب الشفیع جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود ہی کے بیان میں علامہ سخاوی کی مشہور تالیف ہے اور اس رسالہ کے اکثر مضامین اسی سے لئے گئے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں یہ کتاب پیش کی گئی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو قبول فرمایا بہت طویل خواب ہے جس کی وجہ سے مجھے انتہائی مسرت ہوئی اور میں اللہ کے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے اس کی قبولیت کی امید رکھتا ہوں اور انشاء اللہ دارین میں زیادہ سے زیادہ ثواب کا امیدوار ہوں پس تو بھی اور مخاطب اپنے پاک نبیؐ کا ذکر خوبیوں کے ساتھ کرتا رہا کر اور دل میں زبان سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجتا رہا کر اس لئے کہ تیرا درود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حضور کی قبر اطہر میں پہنچتا ہے اور تیرا نام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔ (بدیع)

علامہ سخاوی ابوبکر بن محمد رحمتہ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں حضرت ابوبکر

بن مجاہد کے پاس تھا کہ اتنے میں شیخ المشائخ حضرت شبلی رحمتہ اللہ علیہ آئے ان کو دیکھ کر ابوبکر بن مجاہد کھڑے ہو گئے ان سے معانقہ کیا ان کی پیشانی کو بوسہ دیا میں نے ان سے عرض کیا کہ میرے سردار آپ شبلی کے ساتھ یہ معاملہ کرتے ہیں حالانکہ آپ اور سارے علماء بغداد یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ پاگل ہیں انہوں نے فرمایا کہ میں نے وہی کیا کہ جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کرتے دیکھا پھر انہوں نے اپنا خواب بتایا کہ مجھے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں شبلی حاضر ہوئے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہو گئے اور ان کی پیشانی کو بوسہ دیا اور میرے استفسار پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ ہر نماز کے بعد لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ اَنفُسِكُمْ آخر سورۃ تک پڑھتا ہے اور اس کے بعد مجھ پر درود پڑھتا ہے ایک اور روایت میں ہے کہ جب بھی فرض نماز پڑھتا ہے اس کے بعد یہ آیت شریفہ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ اَنفُسِكُمْ پڑھتا ہے اور اس کے بعد تین مرتبہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ پڑھتا ہے۔ ابوبکر کہتے ہیں کہ اس خواب کے بعد شبلی آئے تو میں نے ان سے پوچھا کہ نماز کے بعد کیا درود پڑھتے ہو تو انہوں نے یہی بتایا۔

ایک اور صاحب سے اسی نوع کا ایک قصہ نقل کیا گیا ہے۔ ابوالقاسم خفاف کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت شبلی ابوبکر بن مجاہد کی مسجد گئے ابوبکر ان کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے ابوبکر کے شاگردوں میں اس کا چرچا ہوا انہوں نے استاد سے عرض کیا کہ آپ کی خدمت میں وزیراعظم آئے ان کے لئے تو آپ کھڑے ہوئے نہیں شبلی کے لئے کھڑے ہو گئے انہوں نے فرمایا کہ میں ایسے شخص کے لئے کیوں نہ کھڑا ہوں جس کی تعظیم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود کرتے ہوں اس کے بعد استاد نے اپنا ایک خواب بیان کیا اور یہ کہا رات میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی تھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں ارشاد فرمایا تھا کہ کل کو تیرے پاس ایک جنتی شخص آئے گا جب وہ آئے تو اس کا اکرام کرنا ابوبکر کہتے ہیں کہ اس واقعہ کے دو ایک دن کے بعد پھر حضور صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں ارشاد فرمایا کہ اے ابوبکر اللہ تمہارا بھی ایسا ہی اکرام فرمائے جیسا کہ تم نے ایک جنتی آدمی کا اکرام کیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ! شبلی کا یہ اعزاز آپ کے ہاں کس وجہ سے ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ پانچوں نمازوں کے بعد یہ آیت پڑھتا ہے لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ الآیتہ اور اسی برس سے اس کا یہ معمول ہے۔ (بدیع)

امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ نے احیاء العلوم میں عبدالواحد بن زید بصری سے نقل کیا ہے کہ میں حج کو جا رہا تھا ایک شخص میرا رفیق سفر ہو گیا وہ ہر وقت چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجا کرتا تھا میں نے اس سے اس کثرت درود کا سبب پوچھا اس نے کہا کہ جب میں سب سے پہلے حج کے لئے حاضر ہوا تو میرے باپ بھی ساتھ تھی جب ہم لوٹنے لگے تو ہم ایک منزل پر سو گئے میں نے خواب میں دیکھا کہ مجھ سے کوئی شخص کہہ رہا ہے کہ اٹھ تیرا باپ مر گیا اور اس کا منہ کالا ہو گیا میں گھبرا کر اٹھا تو اپنے باپ کے منہ پر سے کپڑا اٹھا کر دیکھا تو واقعی میرے باپ کا انتقال ہو چکا تھا اور اس کا منہ کالا ہو رہا تھا۔ مجھ پر اس واقعہ سے اتنا غم سوار ہوا کہ میں اس کی وجہ سے بہت ہی مرعوب ہو رہا تھا اتنے میں میری آنکھ لگ گئی میں نے دوبارہ خواب میں دیکھا کہ میرے باپ کے سر پر چار حبشی کالے چہرے والے جن کے ہاتھ میں لوہے کے بڑے بڑے ڈنڈے ہیں تھے مسلط ہیں۔ اتنے میں ایک بزرگ نہایت حسین صورت دو سبز کپڑے پہنے ہوئے تشریف لائے اور انہوں نے حبشیوں کو ہٹا دیا اور اپنے دست مبارک کو میرے باپ کے منہ پر پھیرا اور مجھ سے ارشاد فرمایا کہ اٹھ اللہ تعالیٰ نے تیرے باپ کا چہرہ سفید کر دیا۔ میں نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ کون ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرا نام محمد ہے (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس کے بعد سے میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود کبھی نہیں چھوڑا۔

نزہتہ المجالس میں ایک اور قصہ اسی نوع کا ابو حامد قزوینی کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ ایک شخص اور اس کا بیٹا دونوں سفر کر رہے تھے راستہ میں باپ کا انتقال ہو گیا اور

اس کا سر (منہ وغیرہ) سور جیسا ہو گیا وہ بیٹا بہت رویا اور اللہ جل شانہ کی بارگاہ میں دعاء اور عاجزی کی اتنے میں اس کی آنکھ لگ گئی تو خواب میں دیکھا کوئی شخص کہہ رہا ہے کہ تیرا باپ سود کھایا کرتا تھا اس لئے یہ صورت بدل گئی ہے۔ لیکن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے اس لئے کہ جب یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر مبارک سنتا تو درود بھیجا کرتا تھا آپ کی سفارش سے اس جو اس کی اپنی اصلی صورت پر لوٹا دیا گیا ہے۔

روض الفائق میں اسی نوع کا واقعہ نقل کیا ہے وہ حضرت سفیان ثوری سے نقل کرتے ہیں کہ میں طواف کر رہا تھا میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ہر قدم پر درود ہی پڑھتا ہے اور کوئی چیز تسبیح تہلیل وغیرہ نہیں پڑھتا میں نے اس سے پوچھا اس کی کیا وجہ؟ اس نے پوچھا تو کون ہے میں نے کہا میں سفیان ثوری ہوں اس نے کہا کہ اگر تو اپنے زمانہ کا یکتا نہ ہوتا تو میں نہ بتاتا اور اپنا راز نہ کھولتا پھر اس نے کہا کہ میں اور میرے والد حج کو جا رہے تھی ایک جگہ پہنچ کر میرا باپ بیمار ہو گیا میں علاج کا اہتمام کرتا رہا کہ ایک دم ان کا انتقال ہو گیا اور منہ کالا ہو گیا میں دیکھ کر بہت رنجیدہ ہوا اور انا للہ پڑھی اور کپڑے سے ان کا منہ ڈھک دیا اتنے میں میری آنکھ لگ گئی میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک صاحب جن سے زیادہ حسین میں نے کسی کو نہیں دیکھا اور ان سے زیادہ صاف ستھرا لباس کسی کا نہیں دیکھا اور ان سے زیادہ بہترین خوشبو میں نے کہیں نہیں دیکھی تیزی سے قدم بڑھائے چلے آ رہے ہیں انہوں نے میرے باپ کے منہ پر سے کپڑا ہٹایا اور اس کے چہرہ پر ہاتھ پھیرا تو اس کا چہرہ سفید ہو گیا وہ واپس جانے لگے تو میں نے جلدی سے ان کا کپڑا پکڑ لیا اور میں نے کہا اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے آپ کون ہیں کہ آپ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے میرے باپ پر مسافرت میں احسان فرمایا وہ کہنے لگے کہ تو مجھے نہیں پہچانتا میں محمد بن عبداللہ صاحب قرآن ہوں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ تیرا باپ بڑا گناہگار تھا لیکن مجھ پر کثرت سے درود بھیجتا تھا جب اس پر یہ مصیبت نازل ہوئی تو میں اس کی فریاد کو پہنچا اور میں ہر اس شخص کی فریاد کو پہنچتا ہوں جو مجھ پر کثرت سے درود بھیجے۔

۱ یا من یجیب دعاء المضطر فی الظلم

یا کاشف الضر والبلوٰی مع السقم

۲ شفع نبیک فی ذلی و مسکنتی

واستر فانک ذو فصل و ذو کرم

۳ واغفر ذنوبی و سامحنی بها کرما

تفضلا" منک یاذا الفضل والنعم

۴ ان لم تغثنی بعفو منک یا املی

واخجلتی واحیائی منک واندمی

۵ یا رب صل علی المختار من مضر

ازکی الخلائق من عرب و من عجم

۶ یا رب صل علی الهادی البشیر و من

له الشفاعته فی العاصی اخی الندم

۷ یا رب صل علٰی خیر الانام و من

سادا القبائل فی الانساب والشیم

۸ صل علیه الذی اعطاه منزلته

علیاء اذ کان حقا افضل الامم

۹ صل علیه الذی اعلاه مرتبته

ثم اعطفه حیبا باری النسم

۱۰ صلی علیه صلواة لا انقطاع لها مولاه ثم علی صحب قرذی رحم

۱۔ "اے وہ پاک ذات جو مضطر کی اندھیریوں کی دعائیں قبول کرتا ہے اے وہ پاک ذات جو مضرتوں کو بلاؤں کو بیماریوں کو زائل کرنے والا ہے"

۲۔ "اپنے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی شفاعت میری ذلت اور عاجزی میں قبول فرما لے اور میرے گناہوں کی پردہ پوشی فرما بیشک تو احسان اور کرم والا ہے"

۳۔ "میرے گناہوں کو معاف فرما اور ان سے مسافحت فرما اپنے کرم اور احسان کی وجہ سے اے احسان والے اور اے نعمتوں والے"

۴۔ "اے میری امید گاہ اگر تو اپنی عفو سے میری مدد نہیں فرمائے گا تو مجھے کتنی خجالت ہو گی کتنی تجھ سے شرم آئے گی اور کتنی ندامت ہو گی"۔

۵۔ "اے رب درود بھیج اس شخص پر جو قبلہ مضر میں سب سے زیادہ برگزیدہ ہے اور جو ساری مخلوق میں عرب کی ہو یا عجم کی سب سے افضل ہے"۔

۶۔ "اے میرے رب درود بھیج ہادی بشیر پر اور اس ذات پر جس کے لئے شفاعت کا حق ہے گناہ گار اور ندامت والے کے حق میں" ۷۔ "اے رب درود بھیجیے اس شخص پر جو ساری دنیا سے افضل ہے اور اس شخص پر جو تمام قبائل کا سردار بن گیا ہے' نسب کے اعتبار سے بھی اور اخلاق کے اعتبار سے بھی"

۸۔ "جس پاک ذات نے اس کو اعلیٰ مرتبہ عطا فرمایا ہے وہی اس پر درود بھی بھیجے بیشک وہ اس درجہ کا مستحق بھی ہے اور ساری مخلوق سے افضل" ۹۔ "وہی پاک ذات اس پر درود بھیجے جس نے اس کو اعلیٰ مرتبہ عطا فرمایا پھر اس کو اپنا محبوب بنانے کے لئے چھانٹا وہ پاک ذات جو مخلوق کو پیدا کرنے والی ہے"

۱۰۔ "اس کا مولیٰ اس پر ایسا درود بھیجے جو کبھی ختم ہونے والا نہ ہو اس کے بعد اس کے صحابہؓ پر درود بھیجے اور اس کے رشتہ داروں پر" ج (روض الفائق)

نزہتہ المجالس میں لکھا ہے کہ ایک صاحب کسی بیمار کے پاس گئے (ان کی نزع کی حالت تھی) ان سے پوچھا کہ موت کی کڑواہٹ کیسی مل رہی ہے؟ انہوں نے کہا کہ مجھے

کچھ نہیں معلوم ہو رہا ہے اس لئے کہ میں نے علماء سے سنا ہے کہ جو شخص کثرت سے درود شریف پڑھتا ہے وہ موت کی تلخی سے محفوظ رہتا ہے۔

نزہتہ المجالس میں لکھا ہے کہ بعض صلحاءمیں سے ایک صاحب کو حبس بول ہو گیا انہوں نے خواب میں عارف باللہ حضرت شیخ شہاب الدین بن رسلان کو جو بڑے زاہد اور عالم تھی دیکھا اور ان سے اپنے مرض کی شکایت و تکلیف کہی انہوں نے فرمایا تو تریاق مجرب سے کہاں غافل ہے یہ درود پڑھا کرے۔ اللھم صل وسلم و بارک علٰی روح سیدنا محمد فی الارواح و صل وسلم علٰی قلب سیدنا محمد فی القلوب وصل وسلم علٰی جسد محمد فی الاجساد وصل وسلم علٰی قبر سیدنا محمد فی القبور۔ خواب سے اٹھنے کے بعد ان صاحب نے اس درود کو کثرت سے پڑھا اور ان کا مرض زائل ہو گیا۔

حافظ ابو نعیم حضرت سفیان ثوری رحمتہ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں ایک دفعہ باہر جا رہا تھا میں نے ایک جوان کو دیکھا کہ جب وہ قدم اٹھاتا ہے یا رکھتا ہے تو یوں کہتا ہے اللھم صل علٰی محمد وعلٰی آل محمد میں نے اس سے پوچھا کیا کسی علمی دلیل سے تیرا یہ عمل ہے؟ (یا محض اپنی رائے سے) اس نے پوچھا تم کون ہو؟ میں نے کہا سفیان ثوری اس نے کہا کیا عراق والے سفیان میں نے کہا ہاں! کہنے لگا تجھے اللہ کی معرفت حاصل ہے میں نے کہا ہاں اس نے پوچھا کس طرح معرفت حاصل ہے؟ میں نے کہا رات سے دن نکالتا ہے دن سے رات نکالتا ہے ماں کے پیٹ میں بچے کی صورت پیدا کرتا ہے اس نے کہا کہ کچھ نہیں پہچانا میں نے کہا پھر تو کس طرح پہچانتا ہے اس نے کہا کسی کام کا پختہ ار ادہ کرتا ہوں اس کو فسخ کرنا پڑتا ہے اور کسی کام کے کرنے کی ٹھان لیتا ہوں مگر نہیں کر سکتا اس سے میں نے پہچان لیا کہ کوئی دوسری ہستی ہے جو میرے کاموں کو انجام دیتی ہے میں نے پوچھا یہ تیرا درود کیا چیز ہے؟ اس نے کہا میں اپنے ماں کے ساتھ حج کو گیا تھا میری ماں وہیں رہ گئی (یعنی مر گئی) اس کا منہ کالا ہو گیا اس کا پیٹ پھول گیا جس سے مجھے یہ اندازہ ہوا کہ کوئی بہت بڑا سخت گناہ ہوا ہے اس سے میں نے اللہ جل شانہ کی طرف دعا کے لئے ہاتھ اٹھایا تو میں نے دیکھا کہ تہامہ (حجاز) سے ایک ابر آیا اس نے ایک

آدمی ظاہر ہوا اس نے اپنا مبارک ہاتھ میری ماں کے منہ پر پھیرا جس سے وہ بالکل روشن ہو گیا اور پیٹ پر ہاتھ پھیرا تو وہ ورم بالکل جاتا رہا میں نے ان سے عرض کیا کہ آپ کون ہیں کہ میری اور میری ماں کی مصیبت کو آپ نے دور کیا ہے انہوں نے فرمایا کہ میں تیرا نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں میں نے عرض کیا مجھے کوئی وصیت کیجئے تو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی قدم رکھا کرے یا اٹھایا کرے تو اللھم صل علٰی محمد و علٰی آل محمد پڑھا کر۔ (نزہتہ)

صاحب احیاء نے لکھا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ رو رہے تھے اور یوں کہہ رہے تھے کہ یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ایک کھجور کا تنا جس پر سہارا لگا کر آپ منبر بننے سے پہلے خطبہ پڑھا کرتے تھے پھر جب منبر بن گیا اور آپ اس پر تشریف لے گئے تو وہ کھجور کا تنا آپ کے فراق سے رونے لگا یہاں تک کہ آپ نے اپنا دست مبارک اس پر رکھا جس سے اس کو سکون ہوا (یہ حدیث کا مشہور قصہ ہے) یا رسول اللہ آپ کی امت آپ کے فراق سے رونے کی زیادہ مستحق ہے بہ نسبت اس تنے کے (یعنی امت اپنے سکون کے لئے توجہ کی زیادہ محتاج ہی) یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ کا عالی مرتبہ اللہ کے نزدیک اس قدر اونچا ہوا کہ اس نے آپ کی اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دیا چنانچہ ارشاد مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔ یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ کی فضیلت اللہ کے نزدیک اتنی اونچی ہوئی کہ آپ سے مطالبہ سے پہلے معافی کی اطلاع فرما دی۔ چنانچہ ارشاد فرمایا عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ اللہ تعالیٰ تمہیں معاف کرے تم نے ان منافقوں کو جانے کی اجازت دی ہی کیوں۔ یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان آپکا علوشان اللہ کے نزدیک ایسا ہے کہ آپ اگرچہ زمانہ کے اعتبار سے آخر میں آئے لیکن انبیاء کے میثاق میں آپ کو سب سے پہلے ذکر کیا گیا۔ چنانچہ ارشاد ہوا وَ اِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ وَ مِنْكَ وَ مِنْ نُّوْحٍ وَّ اِبْرٰهِيْمَ (الا یتہ) یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ کی فضیلت کا اللہ کے یہاں یہ حال ہے کہ کافر جہنم میں پڑے ہوئے اس

کی تمنا کریں گے کہ کاش اپ کیؓ اطاعت کرتے اور کہیں گے ۔ یٰلَیتَنَآ اَطَعنَا اللّٰہَ وَاَطَعنَا الرَّسُولَ یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان اگر حضرت موسیٰ علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ جل شانہ نے یہ معجزہ عطا فرمایا ہے کہ پتھر سے نہریں نکال دیں تو یہ اس سے زیادہ عجیب نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی انگلیوں سے پانی جاری کر دیا (کہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا یہ معجزہ مشہور ہے) یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان کہ اگر حضرت سلیمان علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کہ ہوا ان کو صبح کے وقت میں ایک مہینہ کا راستہ طے کرا دے اور شام کے وقت میں ایک مہینہ کا طے کرا دے تو یہ اس سے زیادہ عجیب نہیں کہ ا۔ آپ کا براق رات کے وقت میں آپ کو ساتویں آسمان سے بھی پرے لے جائے اور صبح کے وقت آپ مکہ مکرمہ واپس آجائیں صلے اللہ علیک اللہ تعالیٰ ہی آپ پر درود بھیجے۔ یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان اگر حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالےٰ نے یہ معجزہ فرمایا کہ وہ مردوں کو زندہ فرما دیں تو یہ اس سے زیادہ عجیب نہیں کہ ایک بکری جس کے گوشت کے ٹکڑے آگ میں بھون دیے گئے ہوں وہ آپ سے یہ درخواست کرے کہ آپ مجھے نہ کھائیں اس لئے کہ منہ میں زہر ملایا گیا ہے۔ یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان حضرت نوح علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی قوم کے لئے یہ ارشاد فرمایا رَبِّ لَا تَذَر عَلَی الاَرضِ مِنَ الکٰفِرِینَ دَیَّارا" اے رب کافروں میں سے زمین پر بسنے والا کوئی نہ چھوڑ اگر آپ بھی ہمارے لئے بد دعا کر دیتے تو ہم میں سے ایک بھی باقی نہ رہتا۔ بے شک کافروں نے آپ کی پشت مبارک کو روندا (کہ جب آپ نماز میں سجدہ میں تھے آپ کی پشت مبارک پر اونٹ کا بچہ دان رکھ دیا تھا اور غزوہ احد میں) حضو صلی اللہ علیہ و آلہ سلم کا چہرہ مبارک کو خون آلود کیا آپ کے دندان مبارک کو شہید کیا اور آپ نے بجائے بددعا کے یوں ارشاد فرمایا اَللّٰھُمَّ اغفِر لِقَومِی فَاِنَّھُم لَا یَعلَمُونَ اے اللہ میری قوم کو معاف فرما کہ یہ لوگ نہیں جانتے (جاہل ہیں) یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ کی عمر کے بہت تھوڑے سے حصے میں (کہ نبوت کے تیئس ہی سال طے) اتنا بڑا مجمع آپ پر ایمان لایا کہ حضرت نوح علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ کی طویل عمر (ایک ہزار برس) میں اتنے

آدمی مسلمان نہ ہوئے (کہ حجتہ الوداع میں ایک لاکھ چوبیس ہزار تو صحابہ تھے اور جو لوگ غائبانہ مسلمان ہوئے حاضر نہ ہو سکے ان کی تعداد تو اللہ ہی کو معلوم ہے) آپ پر ایمان لانے والوں کی تعداد بہت زیادہ سے زیادہ ہے (بخاری کی مشہور حدیث عرضت علی الامم میں ہے رَاَیتُ سَوَادا" کَثِیراً سَدَّ الاُفقَ کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کو اتنی کثیر مقدار میں دیکھا کہ جس نے سارے جہان کو گھیر رکھا تھا) اور حضرت نوح علیہ السلام پر ایمان لانے والے بہت تھوڑے ہیں۔ (قرآن پاک میں ہے وَمَآ اٰمَنَ مَعَهٗٓ اِلَّا قَلِیل) یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان اگر آپ اپنے ہم جنسوں ہی کے ساتھ نشست و برخواست فرماتے تو آپ ہمارے پاس کبھی نہ بیٹھتے اور اگر آپ نکاح نہ کرتے مگر اپنے ہی ہم مرتبہ سے تو ہمارے میں کسی سے کسی کے ساتھ بھی آپ کا نکاح نہ ہو سکتا اور اگر آپ اپنے ساتھ کھانا نہ کھلایا بالوں کے کپڑے پہنے (عربی) گدھے پر سواری فرمائی اور اپنے پیچھے دوسرے کو بٹھایا اور زمین پر (دسترخوان بچھا کر) کھانا کھایا اور کھانے کے بعد انگلیوں کو (زبان سے) چاٹا اور یہ سب امور آپ نے تواضع کے طور پر اختیار فرمائے صلی اللہ علیک وسلم اللہ تعالیٰ ہی آپ پر درود و سلام بھیجے۔

نزہتہ البساتین میں حضرت ابراہیم خواص سے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ مجھ کو سفر میں پیاس معلوم ہوئی اور شدت پیاس سے۔ بے ہوش ہو کر گر پڑا کسی نے میرے منہ پر پانی کا چھڑکا میں نے آنکھیں کھولیں تو ایک مرد حسین خوبرو کو گھوڑے پر سوار دیکھا۔ اس نے مجھ کو پانی پلایا اور کہ میرے ساتھ رہو تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ اس جوان نے مجھ سے کہا تم کیا دیکھتے ہو میں نے کہا یہ مدینہ ہے اس نے کہا اتر جاؤ۔ میرا سلام حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہنا اور عرض کرنا آپ کا بھائی خضر آپ کو سلام کہتا ہے۔ شیخ ابوالخیرا قطع فرماتے ہیں میں مدینہ منور میں آیا پانچ دن وہاں قیام کیا کچھ مجھ کو ذوق و لطف حاصل نہ ہوا میں قبر شریف کے پاس حاضر ہوا اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سلام کیا اور عرض کیا اے رسول اللہ آج میں آپ کا مہمان ہوں پھر وہاں سے ہٹ کر منبر کے پیچھے سو رہا۔ خواب میں حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو

دیکھا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے داہنی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ کے بائیں جانب تھے اور حضرت علی علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آگے تھے حضرت علیؑ نے مجھ کو ہلایا اور فرمایا کہ اٹھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے ہیں میں اٹھا اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونوں آنکھوں کے درمیان چوما۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک روٹی مجھ کو عنایت فرمائی میں نے آدھی کھائی اور جاگا تو آدھی میرے ہاتھ میں تھی یہ شیخ ابوالخیر کا قصہ علامہ سخاوی نے قول بدیع میں بھی نقل کیا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ نزہتہ کے ترجمہ میں کچھ تسامح ہوا۔ قول بدیع کے الفاظ یہ ہیں اقمت خمسۃ ایام ما ذقت ذواقا جس کا ترجمہ یہ ہے کہ میں پانچ دن رہا اور مجھے ان دنوں میں کوئی چیز چکھنے کو بھی نہیں ملی ذوق و شوق حاصل نہ ہونا ترجمہ کا تسامح ہے اس ناکارہ کے رسالہ فضائل حج کے زیارت مدینہ کے قصوں میں ۸ پر بھی یہ قصہ گزر چکا ہے اور س میں اسی نوع کا ایک قصہ ۲۳ پر ابن الجلاء کا بھی وفا الوفا سے گزر چکا ہے اور اسی نوع کے اور بھی متعدد قصے اکابر کے ساتھ پیش آچکے ہیں جو وفا الوفا میں کثرت سے ذکر کئے گئے ہیں ہمارے حضرت اقدس شیخ المشائخ مسند ہند امیر المومنین فی الحدیث حضرت شاہ ولی اللہ صاحب نور اللہ مرقدہ اپنے رسالہ حرز ثمین فی مبشرات النبی الامین جس میں انہوں نے چالیس خواب یا مکاشفات اپنے یا اپنے والد ماجد کے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کے سلسلہ میں تحریر فرمائے ہیں اس میں ۱۴ پر تحریر فرماتے ہیں کہ ایک روز مجھے بہت ہی بھوک لگی (نہ معلوم کتنے دن کا فاقہ ہو گا) میں نے اللہ جل شانہ سے دعا کی تو میں نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک روٹی تھی گویا اللہ جل شانہ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرمایا تھا کہ یہ روٹی مجھے مرحمت فرمائیں۔ ۱۳ پر تحریر فرماتے ہیں کہ ایک دن مجھے رات کو کھانے کو کچھ نہیں ملا تو میرے دوستوں میں سے ایک شخص دودھ کا پیالہ لایا جس کو میں نے پیا اور سو گیا خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ دودھ میں نے ہی بھیجا تھا یعنی میں نے توجہ سے اس کے دل میں یہ بات ڈالی تھی

کہ وہ دودھ لے کر جائے۔ ۔ اور جب اکابر صوفیا کی توجہات معروف و متواتر ہیں تو پھر سید الاولین و الاخرین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توجہ کا کیا پوچھنا حضرت شاہ صاحب ۱۵ پر تحریر فرماتے ہیں کہ میرے والد نے مجھ سے بتایا کہ وہ ایک دفعہ بیمار ہوئے تو خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا میرے بیٹے کیسی طبیعت ہے اس کے بعد شفا کی بشارت عطا فرمائی اور اپنی داڑھی مبارک میں سے دو بال مبارک مرحمت فرمائے مجھے اسی وقت صحت ہو گئی اور جب میری آنکھ کھلی تو وہ دونوں بال میرے ہاتھ میں تھے۔

حکایات درود شریف

خزینہ درود شریف ص ۳۳ سطر ۴ پر تحریر ہے۔
درود شریف کی برکات کے چند واقعات حسب ذیل ہیں۔

(۱) درود پاک کے ذریعے قبر میں نجات کا واقعہ

حضرت شیخ شبلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ میرا ایک ہمسایہ فوت ہو گیا تھا میں نے اسے خواب میں دیکھا اور اس سے پوچھا کہ تیرے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کیا معاملہ کیا؟ اس نے جواب دیا حضرت ! آپ کیا پوچھتے ہیں؟ بڑے بڑے خوفناک منظر میرے سامنے آئے منکر و نکیر کے سوال و جواب کا وقت تو مجھ پر بڑا ہی خطرناک اور دشوار آیا حتیٰ کہ میں سوچ میں پڑ گیا کہ میرا ایمان پر خاتمہ ہوا ہے کہ نہیں۔

اچانک مجھ سے کہا گیا کہ دنیا میں تیری زبان بے کار رہی اس وجہ سے تجھ پر یہ مصیبت آئی ہے پھر جب عذاب کے فرشتوں نے مجھے مارنے کا قصد کیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ میرے اور فرشتوں کے درمیان ایک نوری انسان حائل ہو گیا جو کہ نہایت حسین و جمیل تھا اور اس کے جسم پاک سے خوشبو مہکتی تھی۔

منکر و نکیر کے سوالات کے جوابات وہ مجھے پڑھاتا گیا اور میں فرشتوں کو جواب دیتا گیا اور کامیاب ہوتا گیا۔ پھر میں نے اس نوری انسان سے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ اس نے جواب دیا میں تیرا درود پاک ہوں جو تو نے دنیا میں اللہ تعالےٰ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پڑھا اب تو فکر نہ کر میں تیرے ساتھ ہی رہوں گا قبر میں حشر میں پل صراط میزان پر ہر مشکل مقام پر تیرے ساتھ رہوں گا اور تیرا مددگار رہوں گا۔

(۲) درود پاک نے قبر میں ساتھ دیا

نیز حضرت شیخ جزولی صاحب "دلائل الخیرات" قدس سرہ کے وصال کے ستتر سال بعد آپ کو قبر مبارک سے نکالا گیا اور سوس سے مراکش منتقل کیا گیا جب آپ کا جسد مبارک کھولا گیا تو دیکھا کہ آپ کا کفن بھی بوسیدہ نہیں ہوا تھا اور آپ صحیح و سالم ہیں جیسے

کہ آج ہی لیٹے ہیں۔

نہ تو زمین نے آپ کو چھیڑا ہے نہ آپ کو کوئی حالت بدلی ہے بلکہ جب آپ کا وصال ہوا تھا تو آپ نے تازہ تازہ خط بنوایا تھا اور ستتر سال کے بعد جب آپ کا جسد مبارک نکالا گیا تو ایسے تھا جیسے آج ہی خط بنوایا ہے بلکہ کسی نے براہ امتحان آپ کے رخسار مبارک پر انگلی رکھ کر دبایا اور انگلی اٹھائی تو اس جگہ سے خون ہٹ گیا اور وہ جگہ سفید نظر آ رہی تھی پھر تھوڑی دیر بعد وہ جگہ سرخ ہو گئی جیسے کہ زندوں کے جسم میں خون رواں ہوتا ہے اور دبانے سے یوں ہی ہوتا ہے اور یہ ساری بہاریں (درود) پاک کی برکت سے ہیں۔ (مطالع المسرات)

(۳) درود پاک پڑھنے سے جان کنی میں آسانی ہو گئی

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے زمانہ میں ایک مال دار آدمی تھا جس کا کردار اچھا نہیں تھا لیکن اسے درود پاک پڑھنے کا بڑا شوق تھا کسی وقت وہ درود پاک سے غافل نہیں رہتا تھا جب اس کا آخری وقت آیا اور جان کنی کی حالت طاری ہوئی تو اس کا چہرہ سیاہ ہو گیا اور بہت زیادہ تنگی لاحق ہوئی۔

حتیٰ کہ جو دیکھتا ڈر جاتا تو اس نے جان کنی میں ندا دی "اے اللہ تعالیٰ کے محبوب! میں آپ سے محبت رکھتا ہوں اور درود پاک کی کثرت کرتا ہوں"

ابھی اس نے ندا پوری بھی نہ کی تھی کہ اچانک ایک پرندہ آسمان سے نازل ہوا اور اس نے اپنا پر اس آدمی کے چہرہ پر پھیر دیا فوراً اس کا چہرہ چمک اٹھا اور کستوری کی خوشبو مہک گئی اور وہ کلمہ طیبہ پڑھتا ہوا دنیا سے رخصت ہو گیا اور پھر جب اس کی تجہیز و تکفین کر کے قبر کی طرف لے گئے اور اسے لحد میں رکھا تو ہاتف سے آواز سنی ہم نے اس بندے کو قبر میں رکھنے سے پہلے ہی کفایت کی اور اس درود پاک نے جو یہ میرے حبیب پر پڑھ کرتا تھا اسے قبر سے اٹھا کر جنت میں پہنچا دیا۔

یہ سن کر لوگ متعجب ہوئے اور پھر جب رات ہوئی تو کسی نے دیکھا کہ زمین و آسمان کی درمیان چل رہا ہے اور پڑھ رہا ہے اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی

النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تسليما" (درۃ الناصحین ص ۲۷۲)

(۴) عالم برزخ میں راحت کا واقعہ

ایک عورت نے حضرت خواجہ حسن بصری قدس سرہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میری بیٹی فوت ہو گئی ہے میں چاہتی ہوں کہ خواب میں میری اس کے ساتھ ملاقات ہو جائے۔

حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا "جا کر نماز عشاء کے بعد چار رکعت نفل پڑھ! اور ہر رکعت میں فاتحہ شریف کے بعد سورۃ الہاکم التکاثر ایک مرتبہ پڑھ کر لیٹ جا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھتی سو جا!"

اس عورت نے ایسا ہی کیا جب سو گئی تو اس نے خواب میں اپنی لڑکی کو دیکھا کہ وہ عذاب میں مبتلا ہے گندھک کا لباس پہنا ہوا ہے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ہیں اور پاؤں میں آگ کی بیڑیاں ہیں۔

یہ دیکھ کر گھبرا کر بیدار ہوئی اور پھر حضرت خواجہ قدس سرہ کی خدمت میں واقعہ بیان کیا آپ نے سن کر فرمایا کچھ صدقہ کر! شاید اللہ تعالیٰ اس کو معاف کر دے۔ ازاں بعد حضرت خواجہ قدس سرہ نے خواب میں دیکھا کہ ایک باغ ہے باغ میں تخت بچھا ہوا ہے اور اس پر ایک لڑکی بیٹھی ہوئی ہے اور اس کے سر پور نورانی تاج ہے اس نے دیکھ کر عرض کی "حضرت! آپ مجھے پہنچانتے ہیں؟" حضرت خواجہ نے فرمایا نہیں!"

عرض کیا "حضرت میں ہی ہوں جس کی والدہ نے بیان کیا تھا اس طرح صرف میری حالت ہی نہیں تھی بلکہ اس قبرستان میں ستر ہزار مردہ تھا جن کو عذاب ہو رہا تھا ہماری خوش نصیبی کہ ہمارے قبرستان کے پاس سے ایک عاشق رسول گذرا اور اس نے درود پاک پڑھ کر ثواب ہمیں بخش دیا تو اللہ تعالیٰ نے اس درود پاک کو قبول فرما کر ہم سب سے عذاب معاف کر دیا اور سب کو یہ انعام و اکرام عطا فرمایا جو آپ مجھ پر دیکھ رہے ہیں"

(نزہتہ المجالس)

(۵) آگ سے بچنے کا ذریعہ

سید محمد کردی رحمتہ اللہ علیہ نے "باقیات صالحات" میں لکھا ہے میری والدہ ماجدہ نے خبر دی کہ میرے والد ماجد جن کا نام محمد تھا نے مجھے وصیت کی تھی کہ "جب میں فوت ہو جاؤں اور جب مجھے غسل دے لیا جائے تو چھت سے میرے کفن پر ایک سبز رنگ کا رقعہ گرے گا اس میں لکھا ہو گا یہ آگ سے محمد کے لئے برات نامہ ہے اور اس رقعہ کو میرے کفن میں رکھ دینا"

چنانچہ غسل کے بعد وہ رقعہ گرا اس پر لکھا ہوا تھا "ھذہ براۃ محمد العالم بعلمہ من النار" اور اس کاغذ کی یہ نشانی تھی کہ جس طرف سے پڑھو سیدھا ہی لکھا نظر آتا تھا پھر میں نے اپنی والدہ ماجدہ سے پوچھا کہ میرے نانا جان کا عمل کیا تھا؟ تو امی جان نے فرمایا ان کا عمل تھا ہمیشہ ذکر اور درود پاک کی کثرت صلی اللہ تعالٰی علی النبی الامی الکریم وعلٰی آلہ واصحابہ اجمعین (سعادۃ الدارین ص ۱۳۷)

(۶) ایک عجیب فرشتے کا واقعہ

شب معراج سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو عجائبات دیکھے ان میں سے ایک یہ دیکھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک فرشتہ دیکھا اس کے پر جلے ہوئے تھے۔

یہ دیکھ کر فرمایا "اے جبریل! اس فرشتے کو کیا ہوا؟" عرض کی "یا رسول اللہ! اس فرشتے کو اللہ تعالٰی نے ایک شہر تباہ کرنے کے لئے بھیجا تھا اس نے وہاں پہنچ کر ایک شیر خوار بچے پر رحم آگیا یہ اسی طرح واپس آگیا تو اللہ تعالٰی نے اسے یہ سزا دی ہے"

یہ سن کر حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عرض کی "قرآن پاک میں موجود ہے وانی الغفار لمن تاب یعنی جو توبہ کرے میں اسے بخش دیتا ہوں"

یہ سن کر سید دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دربار الٰہی میں عرض کی "یا اللہ! اس پر رحمت فرما! اس کی توبہ قبول فرما"۔ اللہ تعالٰی نے فرمایا "اس کی توبہ یہ ہے کہ آپ

پر دس بار درود پاک پڑھے" آپؐ نے فرشتے کو حکم سنایا تو اس نے دس بار درود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ نے اس کو پر بال عطا فرمائے اور وہ اوپر کو اڑ گیا اور ملائکہ میں یہ شور برپا ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے درود پاک کی برکت سے کرنبیں پر رحم فرمایا ہے۔ (رونق المجالس ۱۱)

(۷) درود پاک پڑھنے سے سونے کے دینار مل گئے

ایک مرتبہ چند کافر ایک جگہ بیٹھے تھے ایک سائل آیا اور اس نے ان سے کچھ سوال کیا انہوں نے تمسخر کے طور پر کہہ دیا کہ تم علی کے پاس جاؤ ! وہ تمہیں کچھ دیں گے۔ سائل جب حضرت علی علیہ السلام کیپاس آیا اور اس نے کہا "للہ ! مجھے کچھ دیجئے تنگدست ہوں"

آپ کے پاس اس وقت بظاہر کوئی چیز نہ تھی لیکن فراست سے جان گئے کہ کافروں نے تمسخر کے لئے بھیجا ہے آپ نے اس بار درود پاک پڑھ کر سائل کی ہتھیلی پر پھونک مار کر فرمایا۔ ہتھیلی کو بند کر لو اور وہاں جا کر کھولنا جب سائل کافروں کے پاس آیا تو انہوں نے پوچھا تجھے کیا دیا ہے اس نے مٹھی کھولی تو اللہ کی رحمت سے سونے کے دیناروں سے بھری ہوئی تھی یہ دیکھ کر کئی کافر مسلمان ہو گئے۔ (راحت القلوب)

(۸) درود پاک کی بدولت قبر میں راحت ملے گی

حضرت احمد بن ثابت مغربی قدس سرہ نے فرمایا میں نے جو درود پاک کی برکتیں دیکھی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ میں ایک رات تہجد کے لئے اٹھا تہجد پڑھ کر بیٹھ کر درود پاک پڑھنا شروع کر دیا پڑھتے پڑھتے مجھے اونگھ آگئی تو میں نے دیکھا کہ ایک شخص کو فرشتے پکڑے ہوئے گھسیٹتے لے جا رہے ہیں جس کے گلے میں طوق تھا۔

گندھک کا لباس جو کہ ٹخنوں تک تھا پہنا ہوا ہے اور وہ بڑے جسم والا بڑے سر والا آدمی تھا اس کا چہرہ سیاہ ناک بڑی اور منہ پر چیچک کے داغ تھے۔ میں نے ان گھسیٹنے والوں سے کہا "میں تمہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام دے کر پوچھتا ہوں کہ بتاؤ یہ کون ہے؟"۔

انہوں نے جواب دیا "یہ ابو جہل ملعون ہے" تو میں نے اس سے کہا "اے خدا تعالےٰ کے دشمن! تیری یہی سزا ہے اور یہ سزا اس کی ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کفر کرے پھر میں نے دعا کی "یا اللہ! یہ تو تھا تیرا اور تیرے پیارے نبی کا دشمن!' یا اللہ! اب مجھے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار سے مشرف فرما! یا اللہ! مجھے یہ انعام عطا کر! تو ارحم الراحمین ہے پھر میں نے دیکھا کہ میں ایک ایسی جگہ میں ہوں جس کو میں پہچانتا نہیں اچانک ایک جان پہچان والا دوست جو کہ حاجی اور نیک بزرگ تھا میں نے اسے سلام کہا اس نے جواب دیا میں نے پوچھا آپ کہا جا رہے ہیں۔

فرمایا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد شریف کو جا رہا ہوں میں بھی اس کے ساتھ ہو لیا ایک گھڑی گزری تھی کہ ہم مسجد نبوی شریف میں پہنچ گئے تو ساتھی نے فرمایا یہ ہے ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد مبارک۔

میں نے کہا یہ تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد ہے لیکن مسجد والے آقا کہاں ہیں؟ اس نے کہا ذرا صبر کرو! ابھی حضور تشریف لانے والے ہیں۔ تو شاہ کونین عالی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے آئے اور ان کے ساتھ ایک اور کامل بزرگ بھی تھے جن کے چہرہ انور میں نور تھا میں نے آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور سلام عرض کیا تو حضورؐ نے فرمایا اللہ کے پیارے خلیل ابراہیم علیہ السلام کو بھی سلام عرض کرو پھر میں نے ان کی خدمت بابرکت میں بھی سلام عرض کیا اور دونوں سرکاروں سے دعا کی درخواست کی تو دونوں حضرات نے دعا فرمائی۔

پھر میں نے دونوں کے حضور عرض کی کہ آپ دونوں میرے ضامن ہو جائیں تو آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں تیرے لئے اس بات کا ضامن ہوں کہ تیرا خاتمہ ایمان پر ہو گا۔ پھر میں نے عرض کی کہ مجھے کوئی نصیحت فرمائیں جس سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع عطا کرے یہ سن کر فرمایا **نروفی الصلواۃ علی** یعنی مجھ پر درود پاک کی کثرت کرو!

پھر میں نے عرض کیا "یا رسول اللہ! جب میں درود پاک پڑھتا ہوں تو کیا آپ میرا

درود پاک سنتے ہیں تو فرمایا ہاں! سنتا ہوں اور تیری مجلس میں ملائکہ مقربین بھی آتے ہیں۔ پھر میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ میرے ضامن ہو جائیں! تو فرمایا تو میری ضمانت میں ہے میں نے عرض کی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے متوسلین کے بھی ضامن ہو جائیں فرمایا "میں ان کا بھی ضامن ہوا"

میں نے عرض کی "حضور! میرے متوسلین میں سے فلاں بھی ہے" فرمایا "وہ نیکو کاروں سے ہے" پھر میں نے اپنے شیخ کے متعلق عرض کی تو فرمایا "وہ اولیاء اللہ میں سے ہے" پھر میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میں چاہتا ہوں کہ حضور ان سب کے ضامن ہو جائیں۔ جو میری اس کتاب کو پڑھیں جو میں نے درود پاک کے متعلق لکھی ہے فرمایا "میں اس کتاب کے پڑھنے والوں کا اور جو اس میں مندرجہ درود پاک پڑھنے والے ہیں سب کا ضامن ہوا اور تجھ پر لازم ہے کہ تو اس درود پاک کو پڑھے اور کثرت کرے اور تیرے لئے ہر وہ نعمت ہے جو تو نے سوال کیا"

پھر میں بیدار ہو گیا اور اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں کہ وہ مجھے درود پاک کی کثرت کی توفیق عطا فرمائے گا اور یہ کہ وہ ہمیں اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے دونوں جہان میں محروم نہیں رکھے گا۔ (سعادۃ الدارین ص ۱۰۶)

(۹) درود پاک کثرت سے پڑھنے کی وصیت

حضرت شیخ احمد بن ثابت غربی نے بیان کیا ہے کہ میں نے خواب میں سید علی الحاج رحمتہ اللہ علیہ کو بعد وصال دیکھا اور پوچھا حضرت "آپ کے ساتھ دربار الٰہی میں کیا معاملہ پیش آیا؟" فرمایا "اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و رحمت سے مجھے اکرام عطا فرمایا ہے اور میں نے رب تعالیٰ جل شانہ کو بڑا ہی رحیم و کریم پایا ہے"۔

پھر میں نے ان دوستوں کے متعلق پوچھا جو کہ پاس ہی مدفون تھے فرمایا "وہ سب خیریت سے ہیں" پھر میں نے عرض کی "آپ مجھے کچھ وصیت کریں" فرمایا "تجھ پر اپنی اپنی والدہ کی خدمت لازم ہے کیونکہ وہ بڑی نیک ہے" پھر میں نے عرض کی "میں آپ سے اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام سے پوچھتا ہوں کہ

آپ کو ہمارے حال سے کچھ پتہ چلا ہے یا نہیں؟"

فرمایا کہ تجھے بڑی تاکید سے نصیحت کرتا ہوں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود پاک کی کثرت رکھو اور جو آپ نے درود پاک کے متعلق لکھا اس کو پڑھو اور زیادہ پڑھو!" میں نے پوچھا "آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ میں نے درود پاک کے متعلق کتاب لکھی ہے حالانکہ میں نے آپ کے انتقال کے بعد لکھی ہے" فرمایا "اللہ کی قسم! اس کا نور ساتویں آسمان اور ساتویں زمین میں چمک رہا ہے۔ (سعادۃ الدارین)

(۱۰) درود شریف پڑھنے والے مولوی کا خواب

ایک مولوی صاحب جو کہ عموماً" ترغیب دیتے رہتے تھے اور خود بھی لوگوں میں بیٹھ کر درود پاک پڑھا کرتے تھے۔ ان کا ایک شاگرد حج کرنے گیا جب وہ مدینہ منورہ حاضر ہوا تو اس کا بیان ہے کہ میں روضہ انور کے مواجہ شریف کے سامنے کھڑا نعت پاک پڑھ رہا تھا اسی حالت میں نیند آ گئی۔

دیکھا کہ سید دو عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جلوہ افروز ہیں اور پیچھے کافی لوگ بیٹھے ہیں اور اس حالت میں بھی نعت پاک پڑھ رہا ہوں جب نعت پاک ختم ہوئی تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے میری جھولی میں کچھ ڈال دیا۔ اس کے بعد میں نے عرض کی "حضور! صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کوئی اور بھی فرمان ہے؟" فرمایا "اپنے استاد صاحب کو ہمارا سلام کہہ دینا"

(۱۱) خواب میں زیارت کا واقعہ

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ صحابی فرماتے ہیں کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آیا سلام کرنے کے لئے، تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا "مرحبا! اے میرے بھائی! میں نے رات عالم رویا میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی زیارت کی ہے مجھے حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے پانی کا ڈول دیا میں نے اس میں سے سیر ہو کر پیا ہے جس کی ٹھنڈک میں ابھی تک محسوس کر رہا ہوں" میں نے پوچھا "حضرت آپ پر

یہ عنایت کس وجہ سے ہے" فرمایا "کثرت درود پاک کی وجہ سے" (سعادۃ دارین)

(۱۲) درود پڑھنے کی بدولت قرض کی پریشانی سے نجات مل گئی

کسی شخص نے کسی دوست سے تین ہزار دینار قرض لیا اور واپسی کی تاریخ مقرر ہو گئی۔ جو اللہ تعالےٰ کو منظور ہو وہی ہوتا ہے۔ اس شخص کا کاروبار معطل ہو گیا اور وہ بالکل کنگال ہو گیا۔ قرض خواہ نے تاریخ مقررہ پر پہنچ کر قرضہ کی واپسی کا مطالبہ کیا۔ اس مقروض نے معذرت چاہی کہ بھائی میں مجبور ہوں میرے پاس کوئی چیز نہیں ہے۔ قرض خواہ نے قاضی کے ہاں دعویٰ دائر کر دیا۔ قاضی صاحب نے اس مقروض کو طلب کیا اور سماعت کے بعد اس مقروض کو ایک ماہ کی مہلت دی اور فرمایا کہ اس قرضہ کی واپسی کا انتظام کرو۔ وہ مقروض عدالت سے باہر آیا اور سوچنے لگا کہ کیا کروں آخر اسے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی یاد آیا کہ جس بندے پر کوئی مصیبت یا پریشانی آجائے تو وہ مجھ پر درود پاک کی کثرت کرے کیوں کہ درود پاک مصیبتوں پریشانیوں کو لے جاتا ہے اور رزق بڑھاتا ہے۔ الحاصل اس نے عاجزی اور زاری سے مسجد کے گوشے میں بیٹھ کر درود پاک پڑھنا شروع کر دیا جب وہ ستائیس دن گزر گئے تو اسے رات کو خواب دکھائی دیا کوئی کہنے والا کہتا ہے "اے بندے! تو پریشان نہ ہو' اللہ تعالیٰ کار ساز ہے تیرا قرض ادا ہو جائے گا۔ تو علی بن عیسیٰ وزیر سلطنت کے پاس جا اور جا کر اسے کہہ دے کہ قرضہ ادا کرنے کے لئے مجھے تین ہزار دینا دے دے۔ چنانچہ نیند سے جب وہ شخص بیدار ہوا تو بڑا خوش ہوا کہ پریشانی ختم ہونے کی تدبیر ملی مگر اس کے ساتھ ہی یہ خیال آیا کہ اگر وزیر صاحب نے کوئی دلیل یا نشانی طلب کریں تو میرے پاس کوئی دلیل نہیں ہے کیا کروں گا۔ آخر جب پھر رات ہوئی تو خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار نصیب ہوا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی علی بن عیسیٰ وزیر کے پاس جانے کا ارشاد فرمایا جب آنکھ کھلی تو خوشی کی انتہا نہ تھی تیسری رات پھر خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وزیر علی بن عیسیٰ کے پاس جاؤ اور اسے یہ فرمان سنادو۔ عرض کیا "یا رسول اللہ! میں کوئی دلیل یا علامت چاہتا ہوں جو کہ ارشاد کی صداقت کی دلیل ہو" یہ سن

کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر وزیر تجھ سے کوئی علامت دریافت کرے تو کہہ دینا اس سچائی کی علامت یہ ہے کہ تم نماز فجر کے بعد کسی کے ساتھ کلام کرنے سے پہلے پانچ ہزار بار درود پاک کا تحفہ دربار رسالت میں پیش کرتے ہو جسے اللہ تعالیٰ اور کراماً کاتبین کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

یہ فرما کر سید دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے گئے میں بیدار ہوا نماز فجر کے بعد مسجد سے باہر قدم رکھا اور آج مہینہ پورا ہو چکا تھا کہ وہ شخص وزیر صاحب کی رہائش گاہ پر پہنچا اور وزیر صاحب سے سارا قصہ کہہ سنایا جب وزیر صاحب نے کوئی دلیل طلب کی تو اس نے حضور محبوب کبریا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد سنایا تو وزیر صاحب خوشی اور مسرت سے چمک اٹھے اور فرمایا "مرحبا! برسول اللہ حقاً" اور پھر وزیر صاحب اندر گئے اور نو ہزار دینار لے کر آ گئے ان میں سے تین ہزار گن کر میری جھولی میں ڈال دیئے اور فرمایا "یہ تین ہزار قرضہ کی ادائیگی کے لئے" اور پھر تین ہزار اور دیئے "کہ یہ تیرے بال بچے کا خرچہ" اور پھر تین ہزار اور دیئے اور فرمایا "یہ تیرے کاروبار کے لئے" اور ساتھ ہی وداع کرتے وقت قسم دے کر کہا کہ اے بھائی! تو میرا دینی اور ایمانی بھائی ہے خدارا یہ تعلق محبت والا نہ توڑنا اور جب بھی آپ کو کوئی کام کوئی حاجت درپیش ہو' بلا روک ٹوک آجانا میں آپ کے کام دل و جان سے کیا کروں گا فرمایا کہ میں وہ رقم لے کر سیدھا قاضی صاحب کی عدالت میں پہنچ گیا اور جب فریقین کو بلاوا ہوا تو میں قاضی صاحب کے ہاں پہنچا اور دیکھا کہ قرض خواہ مبہوت کھڑا ہے۔

میں نے تین ہزار دینار گن کر قاضی صاحب کے سامنے رکھ دیئے اب قاضی صاحب نے سوالکر دیا کہ بتا تو یہ اتنی دولت کہاں سے لے آیا ہے؟ حالانکہ تو مفلس تھا' کنگال تھا۔ میں نے سارا واقعہ بیان کر دیا۔ قاضی صاحب یہ سن کر خاموشی سے اٹھ کر گھر گئے اور گھر سے تین ہزار دینار لے کر آ گئے اور فرمایا "ساری برکتیں وزیر صاحب ہی کیوں لوٹ لیں میں بھی اسی سرکار کا غلام ہوں تیرا یہ قرضہ میں ادا کرتا ہوں۔ جب صاحب دین (قرض خواہ) نے یہ ماجرا دیکھا تو وہ بولا کہ ساری رحمتیں تم لوگ ہی کیوں سمیٹ لو' میں بھی ان کی رحمت کا حقدار ہوں۔ یہ کہہ کر اس نے تحریر کر دیا کہ میں نے اس کا قرض اللہ

جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے معاف کر دیا۔ اور پھر مقروض نے قاضی صاحب سے کہا "آپ کا شکریہ! لیجئے اپنی رقم سنبھال لیجئے" تو قاضی صاحب نے فرمایا "اللہ اور اس کے پیارے رسول کی محبت میں جو دینار لایا ہوں وہ واپس لینے کو ہرگز تیار نہیں ہوں یہ آپ کے ہیں لہٰذا آپ انہیں لے جائیں" تو وہ شخص بارہ ہزار دینار لے کر گھر آ گیا اور قرضہ بھی معاف ہو گیا یہ برکت ساری کی ساری درود پاک کی تھی۔ (جذب القلوب ص ۲۶۳ مع تصرف)

(۱۳) پانچ سو درہم ملنے کا واقعہ

ایک شخص کے ذمہ پانچ صد درہم قرضہ تھا۔ مگر حالات ایسے تھے کہ وہ قرضہ ادا نہیں کر سکتا تھا۔ اس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عالم رویا میں دیدار نصیب وہا اور اپنی پریشانی کی شکایت کی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے امتی کو پریشانی کی کہانی سن کر فرمایا "تم ابوالحسن کیسائی کے پاس جاؤ اور میری طرف سے انہیں کہو کہ وہ تمہیں پانچ سو درہم دے دیں وہ نی ے اپور میں ایک سخی مرد ہے۔ ہر سال دس ہزار غریبوں کو [illegible] دیتا ہے اور اگر وہ کوئی نشانی طلب کرے تو کہہ دینا کہ تم ہر روز دربار رسالت میں سو بار درود پاک کا تحفہ حاضر کرتے ہو مگر کل تم نے درود نہیں پڑھا"

وہ شخص بیدار ہوا اور ابوالحسن کیسائی کے پاس پہنچ گیا اور اپنا حال زار بیان کیا مگر اس نے کچھ توجہ نہ دی پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیغام دیا تو اس نے نشانی طلب کی اور جب نشانی بیان کی تو ابو الحسن سنتے ہی تخت سے زمین پر گر پڑا اور دربار الٰہی میں سجدہ شکر ادا کیا اور پھر کہا "اے میرے بھائی! یہ میرے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ایک راز تھا کوئی دوسرا اس راز سے واقف نہ تھا۔ واقعی کل میں درود پاک پڑھنے سے محروم رہا تھا۔

پھر ابوالحسن کیسائی نے اپنے کارندوں کو حکم دیا کہ اسے پانچ سو کے بجائے دوب ہزار پانچ سو درہم دے دو۔ اور ابوالحسن کیسائی نے عرض کیا "اے بھائی یہ ہزار درہم آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیغام اور بشارت لانے کا شکرانہ ہے اور یہ ہزار

درہم آپ کے یہاں قدم رنجہ فرمانے کا شکرانہ ہے اور پانچ سو درہم سرکار کے حکم کی تکمیل ہے" اور مزید کہا کہ آپ آئندہ کوئی ضرورت درپیش ہو تو میرے پاس تشریف لائیں۔ (معارج النبوۃ ص ۳۲۹ جلد اول)

(۱۴) درود پاک جنت میں لے گیا

ایک بزرگ فرماتے ہیں میرا ایک ہمسایہ تھا جو کہ اوباش ذہن کا فسق و فجور میں مبتلا تھا۔ میں اسے توبہ کی تلقین کیا کرتا تھا لیکن وہ اس طرف نہیں آتا تھا۔

جب وہ مرگیا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ وہ جنت میں ہے میں نے اس سے پوچھا تو یہاں کیسے اور کس عمل کی وجہ سے تجھے جنت نصیب ہوئی۔ اس نے کہا کہ میں ایک محدث کی مجلس میں حاضر ہوا تو میں نے ان کو یہ بیان کرتے سنا کہ جو کوئی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بلند آواز سے درود پاک پڑے اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے یہ سن کر میں نے اور سب حاضرین نے بلند آواز سے درود پاک پڑھا تو اللہ تعالیٰ نے ہم سب کو بخش دیا اور جنت عطا کر دی۔ (نزہتہ المجالس ص ۱۱۲)

یہ لکھ کر علامہ صفوری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے الموردالعذب میں حدیث پاک دیکھی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو دنیا میں مجھ پر درود پاک پڑھتے وقت آواز بلند کرتا ہے آسمانوں میں فرشتے اس پر صلواۃ کے لئے آواز بلند کرتے ہیں۔۔

(۱۵) درود پاک کے ذریعے قیامت کے روز نجات ملے گی

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا کہ روز قیامت اللہ تعالیٰ کے حکم سے ابو البشر آدم علیہ السلام عرش الٰہی کے پاس سبز حلہ پہن کو تشریف فرما ہوں گے اور یہ دیکھتے ہوں گے کہ میری اولاد میں کس کس کو جنت میں لے جاتے ہیں اور کس کس کو دوزخ لے جاتے ہیں۔

اچانک آدم علیہ السلام دیکھیں گے کہ حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک

امتی کو فرشتے دوزخ کی طرف لے جا رہے ہیں حضرت آدم علیہ السلام یہ دیکھ کر ندا دیں گے "اے اللہ تعالیٰ کے حبیب! آپ کے امتی کو ملائکہ کرام دوزخ لے جا رہے ہیں سید دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں یہ سن کر میں اپنا تہبند مضبوط پکڑ کر فرشتوں کے پیچھے دوڑوں گا اور کہوں گا اے رب تعالیٰ کے فرشتو! ٹھہر جاؤ!

فرشتے یہ سن کر عرض کریں گے "یا حبیب اللہ! ہم فرشتے اور اللہ تعالیٰ کے حکم عدولی نہیں کر سکتے اور ہم وہ کام کرتے ہیں جس کا ہمیں دربار الٰہی سے حکم ملتا ہے" یہ سن کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی ریش مبارک کو پکڑ کر دربار الٰہی میں عرض کریں گے "اے میرے رب کریم! کیا تیرا میرے ساتھ یہ وعدہ نہیں تھا کہ تجھے تیری امت کے بارے میں رسوا نہیں کروں گا"

تو عرش الٰہی سے حکم آئے گا "اے فرشتو! میرے حبیب کی اطاعت کرو! اور اس بندے کو واپس میزان پر لے چلو!" فرشتے اس کو فوراً میزان کے پاس لے جائیں گے اور جب اس کے اعمال کا وزن کریں گے تو اپنے جیب سے ایک نور کا سفید کاغذ نکالوں گا اور اس کو بسم اللہ شریف پڑھ کر نیکیوں کے پلڑے میں رکھ دوں گا تو اس کا نیکیوں والا پلڑا وزنی ہو جائے گا۔

اچانک ایک شور برپا ہو گا کہ "کامیاب ہو گیا کامیاب ہو گیا اس کی نیکیاں وزنی ہو گئیں اس کو جنت لے جاؤ!" جب فرشتے اس کو جنت کو لے جاتے ہوں گے تو وہ کہے گا "اے میرے رب کے فرشتو! ٹھہرو اس بزرگ سے کچھ عرض کر لوں"

پھر وہ عرض کرے گا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں آپ کا کیسا نورانی چہرہ ہے اور آپ کا خلق کتنا عظیم ہے آپ نے میرے آنسوؤں پر رحم کھایا اور میری لغزشوں کو معاف کرایا۔ آپ کون ہیں؟" فرمائیں گے "میں تیرا نبی محمد مصطفےٰ ہوں اور یہ تیرا درود پاک تھا جو تو نے مجھ پر پڑھا ہوا تھا وہ میں نے تیرے آج دن کے لئے محفوظ رکھا ہوا تھا۔۔ (معارج النبوت)

(۱۶) درود پاک کی بدولت روٹی مل گئی

کتاب مصباح الظلام میں ہے کہ حضرت ابو حفص حداد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

"میں مدینہ منورہ حاضر ہوا ایک وقت ایسا آیا کہ کھانے کو کچھ نہ تھا بھوک سخت لگی ہوئی تھی یوں ہی پندرہ دن گزر گئے"

جب میں زیادہ ہی نڈھال ہو گیا تو میں نے اپنا پیٹ روضہ مقدسہ کے ساتھ لگا دیا اور کثرت سے درود پاک پڑھا اور عرض کی "یارسول اللہ ! صلی اللہ علیہ وآلہ سلم اپنے مہمان کو کچھ کھانا کھلایئے بھوک نے نڈھال کر دیا ہے" وہیں پر اللہ تعالیٰ نے مجھ پر نیند غالب کر دی اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا۔

مجھے حضرت علی علیہ السلام نے بلایا اور فرمایا "اٹھ ! سرکار تشریف لائے ہیں" میں اٹھا اور دست بوسی کی۔ آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے روٹی عنایت فرمائی میں نے آدھی کھا لی اور آنکھ کھل گئی میں بیدار ہوا تو آدھی روٹی میرے ہاتھ میں تھی۔ (سعادۃ الدارین)

(۱۷) شیخ احمد کا ایک خواب

حضرت شیخ احمد بن ثابت مغربی قدس سرہ نے فرمایا "میں نے جو درود پاک کی برکتیں دیکھی ہیں ان میں سے ایک یہ کہ میں نے خواب میں دیکھا میں دوزخ میں ہوں اور درد پاک پڑھ رہا ہوں اور دوزخ کی آگ نے مجھ پر کسی قسم کا اثر نہیں کیا اور میں نے وہاں ایک عورت دیکھی جس کا خاوند میرا دوست تھا۔

مجھے دیکھ کر اس عورت نے کہا "اے شیخ احمد ! کیا آپ کو معلوم نہیں کہ آپ کا دوست اور اس کی بیوی دوزخ میں ہیں" یہ سن کر مجھے بڑا صدمہ ہوا کہ میرا دوست دوزخ میں ہے میں اس کے گھر میں (جو اس کا ٹھکانہ دوزخ میں تھا) داخل ہوا اور دیکھا کہ ہنڈیا ہے اور اس میں کھولتا ہوا گندھک ہے اور اس عورت نے کہا یہ آپ کے دوست کے لئے پینے کی چیز ہے میں نے پوچھا کہ اسے یہ سزا کیسے ملی؟ حالانکہ وہ ظاہر میں نیک آدمی تھا" تو اس کی بیوی نے جواب دیا "اس نے مال جمع کیا تھا خواہ وہ حلال تھا یا حرام"

پھر میں نے دوزخ میں بڑی بڑی آگ کی خندقیں اور وادیاں دیکھیں پھر میں نے ہوا میں آسمان کی طرف پرواز کی حتیٰ کہ میں آسمان کی بلندی تک پہنچ گیا اور میں نے

فرشتوں کو سنا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس اور توحید بیان کر رہے ہیں پھر میں نے کسی کہنے والے کو کہتے سنا اے شیخ احمد! تجھے خیر کی بشارت ہو کہ تو اہل خیر سے ہے۔

پھر میں نیچے اتر آیا اور اسی جگہ اترا جہاں سے اوپر گیا تھا اور وہی عورت کھڑی ہے اور پھر دروازہ کھلا تو اس کا خاوند نکلا اور کہا ہمیں اللہ تعالیٰ نے تیری وجہ سے اور درود پاک کی برکت سے نجات عطا فرما دی ہے۔ پھر وہاں سے چلا تو ایسی جگہ پہنچ گیا جس سے اچھی جگہ کسی دیکھنے والے نے نہ دیکھی ہو۔ اس میں ایک بالا خانہ دیکھا جو کہ نہایت ہی عالی شان اور بلند ہے اور اس میں ایک عورت کہ اس جیسی حسین و جمال والی عورت نہیں دیکھی گئی بیٹھی آٹا گوندھ رہی ہے۔

میں نے اس آٹے میں ایک بال دیکھا میں نے اس عورت سے کہا اللہ تجھ پر رحم کرے اس بال کو آٹے میں سے نکال دے کہ اس بال نے سارا آٹا خراب کر رکھا ہے وہ بولی یہ بال میں نہیں نکال سکتی یہ تو ہی نکال سکتا ہے اور یہ بال تیرے دل میں دنیا کی محبت کا بال ہے لہٰذا اگر تو چاہے تو اس کو نکال دے چاہے تو رہنے دے اور اس عورت کی بات پر میں بیدار ہو گیا۔ (سعادۃ الدارین ص ۱۱۸)

(۱۸) درود کی بدولت بلا حساب جنت میں داخل ہونے کا واقعہ

ابو الحفص کاغذی رحمتہ اللہ علیہ کو ان کے فوت ہو جانے کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا اور پوچھا "کیا حال ہے؟ اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا کیا" فرمایا "اللہ تعالیٰ نے مجھ پر رحم فرمایا مجھے بخش دیا اور مجھے جنت میں بھیج دیا"

دیکھنے والے نے پھر سوال کیا کس عمل کی وجہ سے آپ کو یہ انعامات حاصل ہوئے تو فرمایا کہ جب میں دربار الٰہی میں حاضر کیا گیا تو اللہ نے فرشتوں سے فرمایا اس کے گناہ شمار کرو! چنانچہ فرشتوں نے میرے نامہ اعمال میرے صغیرہ کبیرہ غلطیاں لغزشیں سب شمار کر کے دربار الٰہی میں پیش کر دیئے۔

پھر فرمان الٰہی ہوا کہ اس بندے نے اپنی زندگی میں میرے حبیب پر جتنا درود پاک پڑھا ہے وہ بھی شمار کرو۔ جب فرشتوں نے درود پاک شمار کیا تو وہ گناہوں کی نسبت زیادہ

نکلا تو مولیٰ کریم جل مجدہ الکریم نے فرمایا " اے فرشتو! میں نے اس کا حساب بھی معاف کر دیا ہے لہٰذا اسے بغیر حساب و کتاب کے جنت =میں لے جاؤ!" (القول البدیع)

(۱۹) شیخ ابوالحسن کی غربت دور ہونے کا واقعہ

حضرت شیخ ابوالحسن بن حارث لیثی رحمتہ اللہ علیہ جو کہ پابند شرع اور متبع سنت اور درود پاک کی کثرت کرنے والے تھے فرماتے ہیں کہ مجھ پر گردش کے دن آ گئے فقر و فاقہ کی نوبت آ گئی اور عرصہ گزر گیا یہاں تک کہ عید آ گئی اور میرے پاس کوئی چیز نہ تھی کہ جس سے میں بچوں کو عید کرا سکوں۔

جب عید کی رات آئی وہ رات میرے لئے نہایت ہی کرب و پریشانی کی رات تھی رات کی کچھ گھڑیاں گزری ہوں گی کہ کسی نے میرا دروازہ کھٹکھٹایا اور یوں معلوم ہوتا تھا کہ میرے دروازے پر کچھ لوگ ہیں جب میں نے دروازہ کھولا تو دیکھا کہ کافی لوگ ہیں انہوں نے شمعیں (قندیلیں) اٹھائی ہوئی ہیں اور ان میں سے ایک سفید پوش جو کہ اپنے علاقے کا رئیس تھا۔ وہ آگے آیا ہم حیران رہ گئے کہ یہ اس وقت کیوں آئے ہیں؟ اس رئیس نے بتایا کہ آپکو بتاؤں کہ ہم کیوں آئے ہیں آج رات میں سویا تو کیا دیکھتا ہوں کہ شاہ کونین امت کے والی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے ہیں اور مجھے فرمایا کہ "ابوالحسن اور اس کے بچے بڑی تنگدستی اور فقر و فاقہ کے دن گزار رہے ہیں تجھے اللہ تعالیٰ نے بہت کچھ دے رکھا ہے جا! جا کر ان کی خدمت کر اس کے بچوں کے کپڑے لے جاؤ! اور دیگر ضروریات خرچہ وغیرہ تاکہ وہ اچھے طریقے سے عید کر سکیں اور خوش ہو جائیں" لہٰذا یہ کچھ سامان عید قبول کیجئے! اور میں درزی بلا کر ساتھ لایا ہوں جو یہ کھڑے ہیں لہٰذا آپ آپ بچوں کو بلائیں تاکہ ان کے لباس کی پیائش کر لیں ان کے کپڑے سل جائیں پھر اس نے درزیوں کو حکم دیا کہ پہلے بچوں کے کپڑے تیار کرو بعد میں بڑوں کے لہٰذا صبح ہونے سے پہلے پہلے سب کچھ تیار ہو گیا اور صبح کو گھر والوں نے خوشی خوشی عید منائی۔ (سعادۃ الدارین ص ۱۴۸)

(۲۰) درود پاک کی بدولت دینار مل گئے

محمد بن فائک نے بیان کیا کہ ہم شیخ القراء ابوبکر بن مجاہد رضی اللہ عنہ سے پڑھتے تھے کہ ایک دن ایک شخص آیا جس نے پھٹی پرانی پگڑی باندھی ہوئی تھی اور پھٹا پرانا اس کا لباس تھا۔

ہمارے استاد اٹھے اور اسی اپنی جگہ بٹھا کر خیریت پوچھی اس آنے والے نے عرض کی "آج میرے گھر بچہ پیدا ہوا ہے اور گھر والے مجھ سے گھی وغیرہ کا مطالبہ کرتے ہیں اور میرے پاس کچھ نہیں ہے" شیخ ابوبکر بن مجاہد فرماتے ہیں کہ میں پریشانی کے عالم میں رات کو سویا تو غریبوں کے والی بے سہاروں کے سہارے حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلوہ گر ہوئے اور فرمایا "یہ کیا پریشانی ہے؟ جاؤ! علی بن عیسیٰ وزیر کے ہاں! اور اسے میرا سلام کہو اور اسے حکم دو کہ وہ اس شخص کو سو دینار دے دے اور اس کی سچائی کی علامت یہ بیان کرنا کہ تم ہر جمعہ کی رات ہزار بار مجھ پر درود پاک پڑھتے ہو اور گزشتہ شب جمعہ تم نے سات سو بار درود پڑھا تھا کہ بادشاہ کی طرف سے آپ کو بلاوا آگیا تھا اپ وہاں گئے اور باقی درود واپس آکر پڑھا تھا۔

حضرت شیخ ابوبکر اٹھے اور اس شخص کو ساتھ لیا اور وزیر صاحب کے گھر پہنچ گئے پہنچ کر وزیر سے فرمایا "وزیر صاحب یہ آپ کی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے قاصد ہے" یہ سنتے ہی وزیر فورا" کھڑے ہو گئے اور بڑی تعظیم و توقیر کی اور ان کو اپنی مسند پر بٹھایا اور غلام کو حکم دیا کہ وہ دیناروں والی تھیلی لائے۔

وزیر صاحب نے ہزار دینار لا کر سامنے رکھ دیئے اور عرض کیا "اے شیخ! آپ نے سچ فرمایا ہے یہ بھید میرے اور میرے رب کے درمیان تھا" پھر وزیر صاحب نے عرض کیا حضرت! یہ سو دینار قبول کریں یہ اس بچے کے باپ کے لئے ہیں اور پھر سو دینار گن کر اور حاضر کئے اور کہا یہ اس لئے کہ آپ سچی بشارت لے کر تشریف لائے ہیں۔ اور پھر سو دینار اور حاضر کئے کہ آپ کو یہاں آنے میں تکلیف اٹھانا پڑی یوں کرتے کرتے وزیر صاحب نے ہزار دینا حاضر کیا مگر شیخ ابوبکر نے فرمایا ہم اتنے ہی لیں گے جتنے ہمیں ..... شیخ ابوبکر نے فرمایا ہے اتنے ہی لیں گے جتنے ہمیں آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لینے کو فرمایا ہے یعنی سو دینار" (سعادۃ الدارین ص ۱۲۳ رونق المجالس ص ۱۱)

(۲۱) شیخ احمد مغربی کا خواب

نیز حضرت شیخ احمد بن ثابت مغربی قدس سرہ نے فرمایا کہ میں نے درود پاک کے فضائل جو دیکھے ان میں سے ایک یہ ہے کہ ایک رات میں نے خواب میں دیکھا کہ دو آدمی آپس میں جھگڑتے ہیں ایک نے کہا "آ میرے ساتھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے فیصلہ کرالیں"

چنانچہ وہ دونوں چلے تو میں بھی ان کے پیچھے ہو لیا دیکھا تو سید دو عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ایک بلند جگہ پر جلوہ افروز ہیں جب حاضر ہوئے تو ایک نے عرض کی "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم! اس شخص نے مجھ پر گھر جلا دینے کا الزام لگایا ہے"

یہ سن کر شاہ کونین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا "اس نے تجھ پر افترا کیا ہے اسے آگ کھا جائے گی" پھر میں بیدار ہو گیا اور میں دربار رسالت میں کوئی عرض نہ کر سکا۔ پھر میں نے دربار الٰہی میں دعا کی یا اللہ! مجھے پھر زیارت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے مشرف فرما! دعا کے بعد میں سو گیا دیکھتا ہوں کہ منادی ندا کر رہا ہے کہ جو شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی زیارت کرنا چاہتا ہے وہ ہمارے ساتھ چلے اور میں نے دیکھا کہ کافی لوگ اس ندا کرنے والے کے پیچھے جا رہے ہیں جن کے لباس سفید ہیں تو میں نے ایک سے پوچھا کہ خدا کے لئے اور رسول اکرم کے لئے مجھے بتاؤ کہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہاں تشریف فرما ہیں؟"

اس نے کہا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فلاں مکان میں جلوہ گر ہیں یہ سن کر میں نے دعا کی یا اللہ! درود پاک کی برکت سے مجھے اپنے حبیب پاک تک ان لوگوں سے پہلے پہنچا دے (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) تاکہ میں تنہائی میں زیارت کر سکوں اور اپنی مراد حاصل کر سکوں۔ تو مجھے کسی چیز نے بجلی کی طرح حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے دربار میں حاضر کر دیا جب حاضر ہوا تو دیکھا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تنہا قبلہ رو تشریف فرما ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے چہرہ انور سے نور چمک رہا ہے۔ میں نے عرض کی الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ یہ سن

کر حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مرحبا! فرمایا تو میں اپنے چہرے کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی گود مبارک میں لوٹ پوٹ ہو گیا۔ پھر میں نے عرض کی یا رسول اللہ مجھے کوئی نصیحت فرمایئے جس سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع دے۔ فرمایا "درود پاک کی کثرت کرو" پھر میں نے عرض کی حضور! آپ اس بات کے ضامن ہو جائیں کہ ہم اللہ کے ولی بن جائیں۔

تو فرمایا "میں تیرا ضامن ہوں کہ تیرا خاتمہ ایمان پر ہو گا" پھر میں نے وہی عرض کی تو فرمایا کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ولی سارے کے سارے اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتے ہیں کہ خاتمہ ایمان پر ہو جائے تو لہٰذا میں تیرا ضامن ہوں کہ تیرا خاتمہ ایمان پر ہو گا۔

میں نے عرض کی "ہاں! یا اللہ مجھے منظور ہے" پھر میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ اللہ تعالیٰ مجھے حضرت خضر علیہ السلام کی زیارت کرائے۔ یہ دربار رسالت میں عرض کرنے ہی والا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا مجھ پر درود پاک کی کثرت کو لازم پکڑو اور اس مقام کی زیارت اور ہر وہ بات جو تجھے درجات تک پہنچانے والی ہے ہم اس کو پورا کریں گے۔

پھر میرے دل میں اس بات کی حشمت و رعب پیدا ہوا کہ جب میں کون و مکان زمین و آسمان کے آقا کی زیارت سے نوازا گیا ہوں تو مجھے اور کیا چاہئے؟ تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ! ہر نبی و رسول ہر ولی اور حضرت خضر علیہ السلام نے حضور کے نور سے ہی اقتباس کیا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بحر ذخار سے سب نے چلو بھرا ہے تو جب مجھے حضور کی زیارت ہو گئی تو گویا میں نے سب کی زیارت کر لی اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔

زاں بعد باقی لوگ جن کو میں پیچھے چھوڑ آیا تھا وہ حاضر ہو گئے اور وہ بلند آواز سے پڑھتے آ رہے تھے الصلوۃ السلام علیک یا رسول اللہ جب وہ حاضر ہوئے تو میں آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے حضور ایک جانب بیٹھا تھا۔ رسول اکرم شفیع معظم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ان کی طرف متوجہ ہوئے اور ان

کو بشارتیں دیں لیکن ان کے ساتھ ایک شخص اور بھی آیا تھا اس کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دھتکار دیا اور فرمایا اے مردود! اے آگ کے چرے والے! تو پیچھے ہٹ جا! میں نے اس کی صورت دیکھی تو وہ آنے والوں جیسی نہ تھی کیونکہ وہ شیطان تھا اور پھر سید دو عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان حاضرین کے ساتھ گفتگو سے فارغ ہوئے تو فرمایا اب تم جاؤ! اللہ تعالیٰ تمہیں برکتیں عطا کرے اور مجھے میرے پوتے کے ساتھ (میری طرف اشارہ کر کے) رہے دو۔

تو میں نے عرض کی "یا رسول اللہ! میں سید ہوں؟" فرمایا "ہاں تو سید ہے" میں نے عرض کی کیا "میں حضور کی اولاد پاک سے ہوں" فرمایا "ہاں تو میری نسل پاک سے ہے" تو میں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا پھر میں نے عرض کیا "حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے نصیحت فرمایئے جس کے ساتھ اللہ مجھے نفع دے" تو فرمایا "تجھ پر لازم ہے کہ درود پاک کی کثرت کرے اور کھیل تماشے سے پرہیز کرے"

میں بیدار ہوا تو میں نے سوچا کون سا کھیل تماشا ہے کہ میں اسے ترک کر دوں تو میں نے بہتیرا غور کیا مگر مجھے معلوم نہ ہو سکا کہ وہ کیا ہے؟ پھر میں نے خیال کیا شاید کوئی آئندہ رونما ہونے والی کوئی بات ہو "لا حول ولا قوۃ الا باللہ" فعل بد سے وہی بچ سکتا ہے جس پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔ (سعادۃ الدارین)

(۲۲) درود کی برکت سے کھجور کی گٹھلیاں دینار بن گئیں

جب شیخ الاسلام حضرت فرید الدین گنج شکر قدس سرہ نے درود پاک کے فضائل بیان فرمائے تو اچانک پانچ درویش حاضر ہوئے سلام عرض کیا تو آپ نے فرمایا "بیٹھ جاؤ! وہ بیٹھ گئے اور عرض کی ہم مسافر ہیں خانہ کعبہ کی زیارت کے لئے جا رہے ہیں لیکن خرچہ پاس نہیں ہے مہربانی فرمایئے" یہ سن کر حضرت خواجہ نے مراقبہ کیا اور سر اٹھا کر کھجور کی چند گٹھلیاں لیں اور کچھ پڑھ کر ان پر پھونکا اور ان درویشوں کو دے دیں وہ حیران ہو گئے کہ ہم ان گٹھلیوں کو کیا کریں گے؟

شیخ الاسلام قدس سرہ نے فرمایا "حیران کیوں ہوتے ہو؟ ان کو دیکھو تو سہی" جب

دیکھا تو وہ سونے کے دینار تھے۔ آخر شیخ بدرالدین اسحاق سے معلوم ہوا کہ حضرت خواجہ نے درود پاک پڑھ کر پھونکا تھا تو وہ گٹھلیاں درود پاک کی برکت سے دینار بن گئے۔ (راحۃ القلوب ص ۶۱)

(۲۳) درود پاک پڑھنے والی مکھی کا واقعہ

ایک دن آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم اسلامی لشکر کے ساتھ جہاد کے لئے تشریف لے جا رہے تھے راستے میں ایک جگہ پڑاؤ کیا اور حکم دیا کہ "یہیں پر جو کچھ کھانا ہے کھالو!"

جب کھانا کھانے لگے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! روٹی کے ساتھ سالن نہیں ہے پھر صحابہ نے دیکھا کہ ایک شہد کی مکھی ہے اور بڑے زور زور سے بھنبھناتی ہے عرض کیا "یا رسول اللہ! یہ مکھی کیوں شور مچاتی ہے؟" فرمایا یہ کہہ رہی ہے کہ مکھیاں بے قرار ہیں اس وجہ سے کہ صحابہ کے پاس سالن نہیں ہے حالانکہ یہاں قریب ہی غار میں ہم نے چھتہ لگایا ہوا ہے کہ وہ کون لائے کیونکہ ہم تو اسے نہیں لا سکتیں"

پھر فرمایا پیارے علی! اس مکھی کے پیچھے پیچھے جاؤ اور شہد لے آؤ چنانچہ حضرت علی علیہ السلام ایک چوبی پیالہ پکڑ کر اس کے پیچھے ہو لئے وہ مکھی آگے آگے اس غار میں پہنچ گئی اور آپ نے وہاں جا کر شہد صاف مصفا نچوڑ لیا اور دربار رسالت میں حاضر ہو گئے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے وہ شہد تقسیم فرما دیا جب صحابہ کرام کھانا کھانے لگے تو مکھی پھر آ گئی اور بھنبھنانا شروع کر دیا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی "یا رسول اللہ! مکھی پھر اسی طرح شور کر رہی ہے" تو فرمایا میں نے اس سے ایک سوال کیا ہے اور یہ اس کا جوب دے رہی ہے میں نے اس سے پوچھا ہے کہ تمہاری خوراک کیا ہے مکھی کہتی ہے کہ پہاڑوں اور بیابانوں میں جو پھول ہوتے ہیں وہی ہماری خوراک ہے۔

میں نے پوچھا پھول تو کڑوے بھی ہوتے ہیں پھیکے بھی بدمزہ بھی ہوتے ہیں تو تیرے منہ میں جا کر نہایت شیریں اور صاف شہد کیسے بن جاتا ہے تو مکھی نے جواب دیا یا رسو اللہ ہمارا ایک امیر اور سردار ہے جب ہم پھولوں کا رس چوستی ہیں تو ہمارا امیر آپ کی ذات مقدسہ پر درود پاک پڑھنا شروع کرتا ہے اور ہم بھی اس کے ساتھ مل کر درود پاک پڑھتی ہیں تو وہ بدمزہ اور کڑوے پھلوں کا رس درود پاک کی برکت سے میٹھا ہو جاتا ہے اور اسی کی برکت و رحمت کی وجہ سے شہد شفاء بن جاتا ہے۔

اگر درود پاک کی برکت سے کڑوے اور بدمزہ پھولوں کا رس نہایت میٹھا شہر بن سکتا ہے تلخی شیرینی میں بدل سکتی ہے تو درود پاک کی برکت سے گناہ بھی نیکیوں میں تبدیل ہو سکتے ہیں۔ (مقاصد الساکین ص ۵۴)

(۲۴) حضرت شاہ رحیم کا واقعہ

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے والد ماجد حضرت شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا ایک دفعہ مجھے بخار کا عارضہ لاحق ہوا اور بیماری طول پکڑ گئی۔ حتیٰ کہ زندگی سے ناامیدی ہو گئی اس دوران مجھے غنودگی ہوئی تو میں نے دیکھا کہ شاہ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کیف حالک یا بنی "اے میرے بیٹے! کیا حال ہے"

اس ارشاد گرامی کی لذت مجھ پر ایسی غالب ہوئی کہ مجھے وجد آ گیا اور زاری بے قراری کی عجیب حالت مجھ پر طاری ہوئی پھر مجھے میرے آقا امت کے والی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس طرح گود مبارک میں لے لیا کہ حضور کی ریش مبارک میرے سر پر تھی اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا پیراہن مبارک میرے آنسوؤں سے تر ہو گیا۔ پھر آہستہ آہستہ یہ حالت سکون سے بدل گئی پھر میرے دل میں خیال آیا کہ مدت گزر گئی۔

اس شوق سے کہ کہیں سے سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بال مبارک دستیاب ہوں کتنا کرم ہو گا اگر آقا مجھے یہ دولت عنایت فرمائیں۔ بس یہ خیال آنا

ہی تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری اس خطرہ پر مطلع ہوئے اور شاہ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ریش مبارک پر ہاتھ مبارک پھیرا اور دو بال مبارک مجھے عنایت فرمائے۔

پھر مجھے یہ خیال آیا کہ بیدار ہونے کے بعد یہ نعمت (بال مبارک) میرے پاس رہے گی یا نہیں تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فوراً" فرمایا "بیٹا یہ دونوں بال مبارک تیرے پاس رہیں گے" ازاں بعد سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے صحت کلی اور درازی عمر کی بشارت دی تو مجھے اسی وقت آرام ہو گیا۔

میں نے چراغ منگایا اور دیکھا تو میرے ہاتھ میں وہ موئے مبارک نہ تھے میں غمگین ہو کر پھر دربار رسالت کی طرف متوجہ ہوا اور دیکھا کہ آقائے دو جہاں جلوہ افروز ہیں اور فرما رہے ہیں "بیٹا ہوش کر! میں نے دونوں بال تیرے تکئے کے نیچے احتیاط سے رکھ دیئے ہیں وہاں سے لے لو"

میں نے بیدار ہوتے ہی تکیئے کے نیچے سے لے لئے۔ اور ایک پاکیزہ جگہ میں نہایت تعظیم و تکریم کے ساتھ محفوظ کر لئے۔ ازاں بعد چونکہ بخار یک دم اتر گیا تو کمزوری غالب آ گئی حاضرین نے سمجھا کہ شاید موت کا وقت آ گیا ہے اور وہ رونے لگے چونکہ مجھ میں بات کرنے کی طاقت نہ تھی اس لئے میں اشارہ کرتا رہا۔ پھر کچھ عرصہ بعد مجھے قوت حاصل ہو گئی اور میں بالکل تندرست ہو گیا۔

نیز حضرت موصوف فرماتے ہیں کہ ان دونوں موئے مبارک کا خاصہ تھا کہ آپس میں لپٹے تھے لیکن جب درود پڑھا جاتا تو علیحدہ علیحدہ ہو کر کھڑے ہو جاتے تھے۔

ایک مرتبہ تین آدمی جو اس معجزے کے منکر تھے آئے اور آزمائش چاہی میں بے ادبی کے خوف سے آزمانے پر رضامند نہ ہوا لیکن جب مناظرہ طول پکڑ گیا تو عزیزوں نے وہ بال مبارک پکڑے اور دھوپ میں لے گئے اسی وقت بادل آیا اور اس نے سایہ کر دیا حالانکہ سخت دھوپ تھی اور بادل کا موسم بھی نہ تھا۔ یہ دیکھ کر ان میں سے ایک نے توبہ کر لی اور مان گیا۔

دوسرے دونوں نے کہا "یہ اتفاقی امر تھا" دوسری بار پھر وہ موئے مبارک دھوپ

میں لے گئے تو پھر بادل نے آکر سایہ کر دیا دوسرا بھی تائب ہوا تیسرے نے کہا "اب بھی اتفاقی امر ہے" تیسری بار پھر دھوپ میں لے گئے تو پھر فوراً بادل نے سایہ کر دیا تو تیسرا بھی تائب ہو کر مان گیا۔

ایک بار کچھ لوگ موئے مبارک کی زیارت کے لئے آئے تو میں موئے مبارک والا صندوق کو باہر لایا لوگ کافی جمع تھے میں نے تالا کھولنے کے لئے چابی لگائی تو تالا نہ کھلا۔ بڑی کوشش کی مگر میں تالا کھولنے میں کامیاب نہ ہو سکا۔ پھر میں اپنے دل کی طرف متوجہ ہوا تو معلوم ہوا کہ ان لوگوں میں فلاں آدمی جنبی ہے اس کی شامت ہے کہ تالا نہیں کھل رہا میں نے پردہ پوشی کرتے ہوئے سب کو کہا جاؤ! دوبارہ طہارت کر کے آؤ! جب وہ جنبی مجمع سے باہر ہوا تو تالا کھل گیا ہم سب نے زیارت کی۔

حضرت شاہ ولی اللہ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب میرے والد ماجد نے آخری عمر میں تبرکات تقسیم فرمائے تو ایک بال مبارک مجھے بھی عنایت ہوا۔ والحمد للہ رب العالمین (انفاس العارفین ص ۳۹)

(۲۵) درود کی برکت سے شفا مل گئی

حضرت ابو سعید شعبان قریشی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مکہ مکرمہ میں ۸۱۱ھ میں بیمار ہو گیا' ایسا بیمار ہوا کہ موت کے قریب پہنچ گیا۔ تو میں نے وہ قصیدہ جس میں میں دوجہاں کے سردار رفیع الشان شفیع اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح لکھی تھی' پڑھ کر جناب الٰہی میں فریاد کی اور شفا طلب کی اور میری زبان درود پاک کے ورد سے تر تھی۔

جب صبح ہوئی تو مکہ مکرمہ کا ایک باشندہ شہاب الدین احمد آیا اور کہا "آج رات میں نے بڑا اچھا خواب دیکھا ہے کہ میں اپنے گھر سویا ہوا تھا اور اذان کا وقت تھا میں نے دیکھا کہ میں حرم شریف میں باب عمرہ کے پاس کھڑا ہوں اور کعبہ مکرمہ کی زیارت کر رہا ہوں اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چل رہے ہیں اور خلق خدا محو نظارہ ہے۔

میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باب مدرسہ منصوریہ سے گزر کر باب ابراہیم کی

طرف تشریف لا کر رباط حوری کے دروازی کے پاس ضیا خموی کے چبوترے پر تشریف لائے۔ اور تو اس چبوترے پر بیٹھا تھا۔ تیرے نیچے سبز رنگ کا جائے نماز تھا اور تو رکن یمانی کی طرف منہ کر کے بیت اللہ کی زیارت کر رہا ہے۔

جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیرے سامنے تشریف لائے تو اپنے داہنے دست مبارک کی شہادت کی انگشت مبارک سے اشارہ فرمایا اور دو مرتبہ فرمایا وعلیک السلام یا شعبان یہ میں اپنے کانوں سے سن رہا تھا اور اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا۔

میں نے شیخ شہاب الدین احمد سے پوچھا کہ میں اس وقت کس حال میں تھا؟ تو فرمایا "تو اپنے قدموں پر کھڑا عرض کر رہا تھا یا سیدی یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وعلیٰ آلک واصحابک پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باب صفا سے اوپر چڑھ گئے اور تو اپنے مکان کی طرف لوٹ گیا" یہ سن کر میں نے شیخ شہاب الدین سے کہا اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے اور آپ پر احسان کرے اگر میری جان میرے ہاتھ میں ہوتی تو آپ کی خدمت میں بطور نذرانہ پیش کر دیتا۔ (سعادۃ الدارین ص ۱۴۰)

(۲۶) درود کی برکت سے شفا مل گئی

ایک مولوی صاحب نے ایک شخص کو بطور وظیفہ روزانہ پڑھنے کے لئے درود پاک بتا دیا اور ساتھ ہی کچھ فوائد درود پاک کے سنا دیئے۔

وہ شخص بڑے شوق ذوق سے دن رات درود پاک پڑھتا رہا اور ایسا اس میں محو ہوا کہ دنیا کے کام چھوٹ گئے اس کی بیوی فاجرہ تھی جب کبھی خاوند کو دیکھتی تو اس کے منہ سے درود پاک کا ورد جاری رہتا اسے بے حد ناگوار معلوم ہوتا۔ ایک دن وہ عورت بولی "ارے بدبخت! کیا تم ہر وقت صل علیٰ محمد کہتے رہتے ہو اس کو چھوڑو آدمی بنو کچھ کما کر لاؤ" مگر اس کا خاوند باوجود ایسی طعن و تشنیع کے درود پاک کا ورد نہ چھوڑتا تھا۔ اتفاق سے وہ شخص کسی مہاجن کا مقروض تھا۔ اس کے ذمہ سو روپیہ مہاجن کا قرضہ تھا۔ اس نے مطالبہ کیا یہ نہ دے سکا مہاجن نے عدالت میں دعویٰ دائر کر دیا۔

اب اس کی عورت کو اور بھی موقع مل گیا خوب زبان درازی کی اور خاوند کو برا

بھلا کہا وہ مرد صالح تنگ آ کر آدھی رات کو اٹھا اور دربار الٰہی میں نہایت ہی زاری کی اور عاجزی سے عرض کی "یا اللہ ! تو سب کچھ جانتا ہے میں بیوی اور مہاجن سے لاچار ہو گیا ہوں تو بے سہاروں کا سہارا ہے تو حاجت مندوں کا حاجت روا ہے" دریائے رحمت جوش میں آیا اور اس مرد صالح پر اللہ تعالیٰ نے نیند مسلط کر دی اور اس نے خواب میں دیکھا کہ ایک بزرگ نہایت ہی حسین و جمیل پاکیزہ صورت سامنے آئے اور نہایت شیریں زبان سے گویا ہوئے۔ "اے پیارے ! کیوں اتنے بے قرار ہو؟ گھبراؤ نہیں ! تمہارا سارا کام بن جائے گا میں خود تمہارا مددگار ہوں۔ اس مرد صالح نے عرض کی کہ آپ کون ہیں؟ فرمایا "میں وہی ہوں جن پر تو درود پاک پڑھتا رہتا ہے"

یہ سن کر بہت خوش ہوا اور دل کی ساری بے قراری دور ہو گئی اور پھر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں تم صبح وزیر اعظم کے پاس جانا اور اس کو وظیفہ کی مقبولیت کی خوشخبری سنانا"۔ جب وہ مرد درویش بیدار ہوا اور صبح کو اپنے ٹوٹے پھوٹے لباس کے ساتھ وزیر اعظم کی رہائش گاہ کی طرف روانہ ہوا۔ دروازہ پر جا کر دربانوں ... سے کہا "میں وزیر صاحب سے ملنا چاہتا ہوں" دربان اس کی حیثیت اور لباس دیکھ کر مسکرا دیئے اور کہا "کیا آپ وزیر اعظم کے ساتھ ملاقات کرنے کے قابل ہیں' چلو یہاں سے بھاگو!" لیکن ان دربانوں میں ایک رحم دل بھی تھا۔ اس کو رحم آ گیا اور کہا "بھائی ! ٹھہر جا میں وزیر صاحب سے عرض کرتا ہوں اگر اجازت ہو گئی تو ملاقات کر لینا" جب وزیر صاحب سے ماجرا بیان کیا گیا تو انہوں نے کہا "اس آدمی کو بلالو" جب وہ وزیر کے ہاں پہنچا تو وزیر کے استفسار پر سارا واقعہ بیان کر دیا۔ وزیر وظیفہ کی مقبولیت کی خوشخبری سن کر بہت خوش ہوا اور اسے بجائے ایک سو کے تین سو روپیہ دے کر رخصت کیا۔

جب وہ مرد صالح وہ روپیہ لے کر گھر پہنچا اور بیوی کو دیا تو وہ بھی خوش ہو گئی وہ مرد صالح بیوی کو روپے دے کر اپنے کام یعنی درود پاک پڑھنے میں مشغول ہو گیا۔ جب مقدمہ کی تاریخ آئی تو وہ سو روپیہ لے کر عدالت میں جا پہنچا اور حاکم کے سامنے رکھ دیا اور وہ قرضہ خواہ مہاجن روپیہ دیکھ کر حاکم سے کہنے لگا "جناب ! یہ روپیہ کہیں سے چوری

کر کے لایا ہے کیونکہ اس کے پاس تو کچھ بھی نہیں تھا" یہ سن کر حاکم نے پوچھا "بتاؤ! یہ روپیہ کہاں سے لیا ہے؟ ورنہ قید کر لئے جاؤ گے" اس نے کہا "یہ بات وزیر اعظم سے معلوم کرو کہ میرے پاس روپیہ کہاں سے آیا ہے"

حاکم نے وزیر اعظم کی خدمت خط لکھا' وزیر صاحب نے خط پڑھ کر جواب لکھا "جج صاحب! خبردار! خبردار! اگر اس بندے کے ساتھ ذرا بھی بے ادبی کرو گے تو معزول کر دیئے جاؤ گے" جج صاحب یہ جواب پڑھ کر خوفزدہ ہو گئے اور مرد صالح کو اپنی کرسی پر بٹھایا اور بڑی خاطر داری کی اور جو سو روپیہ اس مرد صالح نے دیا تھا وہ واپس کر کے مہاجن کو اپنی طرف سے سو روپیہ دے دیا مہاجن نے جب یہ منظر دیکھا تو خیال کیا کہ جب وزیر اعظم اور حاکم بھی اس کے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ خدا بھی اس کے ساتھ ہے' اس نے وہ سو روپیہ واپس دے دیا معلوم ہوا کہ درود پاک دونوں جہان کی مرادیں پوری کرتا ہے۔ (آب کوثر)

(۲۷) درود کی بدولت فرشتے کی کوتاہی معاف ہو گئی

زہرۃ الریاض میں ہے کہ ایک دن جبریل علیہ السلام دربار رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کی "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں نے آج ایک عجیب و غریب واقعہ دیکھا ہے" حضورؐ نے پوچھا "وہ واقعہ کیا ہے؟"

جبریل علیہ السلام نے عرض کی "یا رسول اللہ! مجھے کوہ قاف جانے کا اتفاق ہوا مجھے وہاں آہ و فغاں رونے چلانے کی آوازیں سنائی دیں جدھر سے آوازیں آ رہی تھیں میں ادھر کو گیا۔ تو مجھے ایک فرشتہ دکھائی دیا' جس کو میں نے اس سے پہلے آسمان پر دیکھا تھا۔ جو کہ اس وقت بڑے اعزاز و اکرام میں رہتا تھا۔ وہ ایک نورانی تخت پر بیٹھا رہتا۔ ستر ہزار فرشتے اس کے گرد صف بستہ کھڑے رہتے تھے۔ وہ فرشتہ سانس لیتا تو اللہ تعالیٰ اس سانس کے بدلے ایک فرشتہ پیدا کر دیتا تھا۔

لیکن آج میں نے اسی فرشتہ کو کوہ قاف کی وادی میں سرگرداں و پریشان آہ زاری کنندہ دیکھا ہے میں نے پوچھا "کیا حال ہے؟ اور کیا ہو گیا"

اس نے بتایا "معراج کی رات جب میں اپنے نورانی تخت پر بیٹھا تھا میرے قریب سے اللہ تعالیٰ کے حبیب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گزرے تو میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم و تکریم کی پرواہ نہ کی۔ اللہ کو میری یہ ادا یہ بڑائی پسند نہ آئی اور اللہ تعالیٰ نے مجھے ذلیل کر کے نکال دیا اور اس بلندی سے اس پستی میں پھینک دیا۔ پھر اس نے کہا "اے جبریل! اللہ کے دربار میں میری سفارش کر دو کہ اللہ تعالیٰ میری اس غلطی کو معاف فرمائے اور مجھے پھر بحال کر دے"

یا رسول اللہ! میں نے اللہ تعالیٰ کے دربار بے نیاز میں نہایت عاجزی کے ساتھ معافی کی درخواست کی۔ دربار الٰہی سے' ارشاد ہوا "اے جبریل! اس فرشتہ کو بتا دو اگر وہ معافی چاہتا ہے تو میرے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر درود پاک پڑھے"

یا رسول اللہ! جب میں نے اس فرشتہ کو فرمان الٰہی سنایا تو وہ سنتے ہی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس پر درود پاک پڑھنے میں مشغول ہو گیا اور پھر میرے دیکھتے ہی دیکھتے اس کے بال و پر نکلنا شروع ہو گئے اور پھر وہ اس ذلت و پستی سے اڑ کر آسمان کی بلندیوں پر جا پہنچا اور اپنی مسند اکرام پر براجمان ہو گیا" (معارج النبوۃ ص ۳۱۷ جلد اول)

(۲۸) درود کی بدولت مغفرت کا واقعہ

ایک شخص مطح نامی جو کہ آزاد طبع نفسانی خواہشات کا پیروکار تھا۔ وہ فوت ہو گیا بعد وفات کسی صوفی بزرگ نے خواب میں دیکھا پوچھا کیا حال ہے اس نے جواب دیا کہ مجھے اللہ نے بخش دیا ہے پوچھا کس سبب بخشش ہوئی؟

کہا میں نے ایک محدث صاحب کے ہاں حدیث پاک باسند پڑھی حضرت شیخ محدث نے سید دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھا اور میں نے بھی بلند آواز سے درود پاک پڑھا اور جب اہل مجلس نے سنا تو انہوں نے بھی درود پاک پڑھا تو اللہ تعالیٰ نے درود پاک کی برکت سے ہم سب کو بخش دیا ہے۔ (القول البدیع ص ۱۱۷)

(۲۹) درود پاک پڑھنے کا صلہ

ابن ہبیرہ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا "میں شفیع اعظم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھا کرتا تھا ایک دن میں درود پاک پڑھ رہا تھا کہ میری آنکھیں بند تھیں تو میں نے دیکھا کہ ایک لکھنے والا سیاہی کے ساتھ میرا درود پاک لکھ رہا ہے اور میں کاغذ پر حروف دیکھ رہا تھا۔ میں نے آنکھ کھولی تو وہ مجھ سے چھپ گیا اور میں نے اس کے کپڑوں کی سفیدی دیکھی۔ (سعادۃ الدارین)

(۳۰) موت کے بعد راحت کا واقعہ

منصور ابن عمار کو موت کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا اور پوچھا اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ جواب دیا کہ مجھے میرے مولیٰ نے کھڑا کیا اور فرمایا "تو منصور بن عمار ہے؟" میں نے عرض کی "اے رب العالمین! میں وہی منصور بن عمار ہوں" پھر فرمایا "تو ہی ہے جو لوگوں کو دنیا سے نفرت دلاتا تھا اور خود دنیا میں راغب تھا"

میں نے عرض کی یا اللہ! یوں ہی ہے لیکن جب بھی میں نے کسی مجلس میں وعظ شروع کیا تو پہلے تیری حمد و ثناء کی اس کے بعد تیرے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھا اس کے بعد لوگوں کو وعظ و نصیحت کی۔

اس عرض پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو نے سچ کہا ہے اور حکم دیا اے فرشتو! اس کے لئے آسمانوں میں منبر رکھو! تاکہ جیسے دنیا میں بندوں کے سامنے میری بزرگی بیان کرتا تھا آسمانوں میں یہ فرشتوں کے سامنے میری بزرگی اور عظمت بیان کرے۔ (سعادۃ الدارین)

(۳۱) درود پاک کے باعث بخشش ہو گئی

حضرت شیخ عبد الواحد بن زید رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میرا ایک ہمسایہ تھا جو کہ بادشاہ کا ملازم تھا جو فسق و فجور اور غفلت میں مشہور تھا ایک دن میں نے خواب میں دیکھا کہ سید دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک میں ہاتھ دیا ہوا ہے یہ دیکھ کر میں نے عرض کی یا رسول اللہؐ! یہ بد کردار بندہ ہے یہ اللہ تعالیٰ سے منہ پھیرے ہوئے ہے تو اس نے اپنا ہاتھ سرکار کے دست مبارک میں کیسے رکھ دیا ہے تو میرے آقا رحمت دو

عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں اس کی حالت کو جانتا ہوں اور میں اسے دربار الٰہی میں لے جا رہا ہوں اس کے لئے دربار الٰہی میں شفاعت کروں گا۔

میں نے یہ سن کر عرض کیا "یا رسول اللہ" ! کس سبب سے اس کو یہ مقام حاصل ہوا ہے اور کس وجہ سے اس پر سرکار کی اتنی زیادہ نظر عنایت ہے آپ" نے فرمایا کہ یہ سب کچھ اس کے درود پاک پڑھنے کی وجہ سے ہے کیونکہ یہ روزانہ رات کو سونے سے پہلے مجھ پر ہزار مرتبہ درود پاک پڑھتا ہے۔ اور میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے امید رکھتا ہوں کہ وہ غفور و رحیم میری شفاعت قبول فرمائے گا۔ پھر میں بیدار ہوا اور جب صبح ہوئی تو دیکھا وہی شخص مسجد میں داخل ہوا اور رو رہا تھا۔ اور میں اس وقت رات والا واقعہ دوستوں اور نمازیوں کو سنا رہا تھا۔

وہ آیا اور سلام کر کے میرے پاس بیٹھ گیا اور مجھ سے کہا آپ اپنا ہاتھ بڑھائیں کہ میں آپ کے ہاتھ پر توبہ کر لوں کیونکہ مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھیجا ہے کہ عبدالواحد کے ہاتھ پر جا کر توبہ کر لو پھر میں نے رات والے خواب کے متعلق پوچھا تو اس نے بتایا رات سرکار دو عالم تشریف لائے اور میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا میں تیرے لئے اپنے رب کریم کے دربار شفاعت کرتا ہوں کیونکہ تو مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے اور مجھے دربار الٰہی میں لے جا کر شفاعت کر دی اور فرمایا پچھلے گناہ میں نے معاف کرا دیئے ہیں اور آئندہ کے لئے صبح جا کر شیخ عبدالواحد کے ہاتھ پر توبہ کر لے اور اس توبہ پر قائم رہو اور نیک اعمال کرو۔ (سعادۃ الدارین)

(۳۲) درود پڑھنے سے شفا مل گئی

ایک بادشاہ بیمار ہوا بیماری کی حالت میں چھ مہینے گزر گئے کہیں سے آرام نہ آیا بادشاہ کو پتہ چلا کہ شیخ شبلی رضی اللہ عنہ یہاں آئے ہوئے ہیں اس نے عرض کر بھیجا کہ تشریف لائیں جب آپ تشریف لائے تو دیکھ کر فرمایا فکر نہ کرو! اللہ تعالیٰ کی رحمت سے آج ہی آرام ہو جائے گا آپ نے درود پاک پڑھ کر جسم پر ہاتھ پھیرا تو اسی وقت وہ تندرست ہو گیا یہ برکت ساری درود پاک کی ہے۔ (راحت القلوب)

(۳۳) درود پاک کی بدولت پریشانی دور ہو گئی

حضرت قاضی شرف الدین بارزی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب توثیق عری الایمان میں حضرت شیخ محمد بن موسیٰ ابن نعمان کا واقعہ نقل فرمایا ہے۔

شیخ ابن نعمان نے فرمایا ۶۳۷ھ میں ہم حج سے واپس لوٹے قافلہ رواں دواں تھا کہ مجھے راستہ میں حاجت پیش آئی اور میں اپنی سواری سے اترا اور پھر مجھ پر نیند غالب ہو گئی اور میں سو گیا اور بیدار اس وقت ہوا جب سورج غروب ہونے کو تھا میں نے بیدار ہو کر دیکھا کہ میں غیر آباد جنگل میں ہوں میں بڑا خوف زدہ ہوا اور ایک طرف چل دیا لیکن مجھے معلوم نہیں تھا کہ کس طرف جانا ہے؟ اور ادھر رات کی تاریکی چھا گئی مجھ پر اور زیادہ خوف اور وحشت طاری ہوئی پھر مصیبت پر مصیبت یہ کہ پیاس کی شدت تھی اور پانی کا نام و نشان تک نہ تھا گویا میں ہلاکت کے کنارے پہنچ چکا تھا اور موت کا منہ دیکھ رہا تھا۔

زندگی سے نا امید ہو کر رات کی تاریکی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھنا شروع کر دیا اور تھوڑی دیر کے بعد میں نے آواز سنی "ادھر آؤ!" میں نے دیکھا کہ ایک بزرگ ہیں انہوں نے میرا ہاتھ تھام لیا بس ان کا میرے ہاتھ کو تھامنا تھا کہ نہ تو کوئی تھکاوٹ رہی نہ پریشانی نہ پیاس اور مجھے ان سے انس سا ہو گیا پھر وہ مجھے لے کر چلے چند قدم چلے تھے کہ سامنے وہی حاجیوں کا قافلہ جا رہا تھا اور امیر قافلہ نے آگ روشن کی ہوئی تھی اور وہ قافلہ والوں کو آواز دے رہا تھا۔

اچانک میں کیا دیکھتا ہوں کہ میری سواری میرے سامنے کھڑی ہے میں مارے خوشی کے پکار اٹھا اور اس بزرگ نے فرمایا "یہ تیری سواری ہے" اور مجھے اٹھا کر سواری پر بٹھا کر چھوڑ دیا اور وہ واپس ہونے پر فرمانے لگے جو ہمیں طلب کرے اور ہم سے فریاد کرے ہم اس سے نامراد نہیں چھوڑتے اس وقت مجھے پتہ چلا کہ یہی تو حبیب خدا ہیں تو امت کے والی اور امت کے غم خواہ ہیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جب سرکار واپس تشریف لے جا رہے تھے تو اس وقت میں دیکھ رہا تھا کہ رات کے اندھیرے میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انوار چمک رہے تھے پھر مجھے سخت شدید کوفت ہوئی کہ ہائے قسمت! میں

نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دست بوسی کیوں نہ کی؟ ہائے میں کیوں آپؐ کے قدموں سے نہ لپٹ گیا؟ میری ساری پریشانی درود شریف کی بدولت ختم ہو گئی۔ (نزہۃ الناظرین ص ۲۳)

(۳۴) حضور کی زیارت کا واقعہ

صاحب تنبیہہ الانام قدس سرہ نے فرمایا "مذکورہ بالا زیارت کے کچھ عرصہ بعد پھر مجھے خواب میں دیدار نصیب ہوا یوں کہ آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے گھر تشریف لائے ہیں اور میرا گھر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ انور کے نور سے جگمگا رہا ہے اور میں نے تین مرتبہ کہا الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ حضور! میں آپ کے جوار میں ہوں اور حضور کی شفاعت کا امیدوار ہوں۔

جب یہ عرض کیا تو رحمت دو عالم شفیع اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر مسکراتے ہوئے بوسہ دیا اور فرمایا ای واللہ ای واللہ ای واللہ نیز میں نے دیکھا کہ ہمارا ہمسایہ جو کہ فوت ہو چکا تھا جو مجھ سے کہہ رہا ہے کہ تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خدام سے ہے جو کہ سرکار کی مدح سرائی کرنے والے ہیں میں نے اس سے کہا کہ تجھے کیسے معلوم ہوا؟ تو اس نے کہا ہاں! اللہ کی قسم! تیرا ذکر تو آسمانوں میں ہو رہا تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسکرا رہے تھے میں بیدار ہو گیا اور وہ نہایت ہی ہشاش بشاش تھا۔۔ (سعادۃ الدارین ص ۱۳۶)

(۳۵) درود پاک پڑھنے پر خوشخبری

سیدی عبدالجلیل مغربی نے "تنبیہہ الانام" کے مقدمہ میں لکھا ہے کہ جب میں درود پاک کے متعلق کتاب لکھ رہا تھا اس دوران میں نے دیکھا کہ خچر پر سوار ہوں اور میں اس قوم کے ساتھ ملنا چاہتا ہوں جو کہ کسی امر کی تلاش میں مجھ سے آگے جا رہے ہیں میرا خچر پیچھے رہ گیا میں نے اسے ڈانٹا تو وہ تیز چلنے لگا اور اسے ایک آدمی نے لگام سے پکڑ کر روک لیا اور میں اس کی اس حرکت سے پریشان ہو گیا اچانک ایک صاحب تشریف لائے جو

کہ نہایت ہی پاکیزہ صورت' پاکیزہ سیرت تھے۔

انہوں نے اس شخص کو ڈانٹا اور میرے خچر کو اس کے ہاتھ سے یہ کہہ کر چھڑایا کہ "چھوڑو اس کو! کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت کر دی ہے اور اس کے گھر والوں کے لئے شفاعت کنندہ بنایا ہے اور اس سے بوجھ اتار دیا ہے"

میں بیدار ہوا تو نہایت خوش تھا اور میرے دل میں آیا کہ جس شخص نے مجھے مذکور کے ہاتھ سے چھڑایا اور مندرجہ بالا کلمات فرمائے ہیں یہ حضرت علی شیر خدا علیہ السلام تھے اور مجھے معلوم ہوا کہ یہ ساری عنایت سید الانام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھنے کی برکت سے ہے۔ (سعادۃ الدارین)

(۳۶) گناہوں کی معافی کا واقعہ

بنی اسرائیل میں ایک شخص جو کہ نہایت کنہگار اور مجرم تھا اس نے سو سال یا دو سو سال فسق و فجور میں گزار دیئے جب وہ مرگیا تو لوگوں نے اسے گھسیٹ کر کوڑا کرکٹ کی جگہ ڈال دیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلواۃ و السلام پر وحی بھیجی "اے پیارے کلیم! ہمارا ایک بندہ فوت ہو گیا ہے اور بنی اسرائیل نے اسے گندگی میں پھینک دیا ہے آپ اپنی قوم کو حکم دیں کہ وہ اسے وہاں سے اٹھائیں تجہیز تکفین کر کے اس کا جنازہ پڑھیں اور لوگوں کو بھی جنازہ پڑھنے کی رغبت دلائیں۔

جب کلیم اللہ علیہ الصلواۃ والسلام وہاں پہنچے تو اس میت کو دیکھ کر پہچان لیا تعمیل حکم کے بعد عرض کی "یا اللہ! یہ شخص مشہور ترین مجرم تھا تو بجائے سزا کے یہ اس عنایت کا حق دار کیسے ہوا؟" فرمان آیا کہ "بے شک یہ بہت بڑی سزا و عذاب کا مستحق تھا لیکن اس نے ایک دن توریت مبارکہ کھولی اور اس میں میرے حبیب محمد مصطفےٰ کا نام پاک لکھا ہوا دیکھا محبت سے اسے بوسہ دیا اور درود پاک پڑھا۔ تو اس نام پاک کی تعظیم کرنے کی وجہ سے میں نے اس کے سارے گناہ معاف کر دیئے"۔ (القول البدیع)

(۳۷) درود پاک کی برکت کا ایک واقعہ

حضرت شیخ احمد بن ثابت مغربی فرماتے ہیں کہ میں نے جو درود پاک کی برکتیں

دیکھی ہیں ان میں سے ایک یہ کہ جب میری شادی ہو گئی تو میرے دل میں یہ شوق پیدا ہوا کہ کچھ طلبہ ہونے چاہئیں تاکہ نماز باجماعت پڑھی جا سکے اور دیگر دینی فوائد حاصل ہوں اور خیر خواہی کے طور پر ارادہ کر لیا کہ قرآن مجید پڑھنے والے طلبہ رکھ لیں تاکہ ان کی خدمت کرنے سے نفع حاصل ہو اور اس امید پر کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان طالب علموں کے ساتھ حشر کے دن اٹھائے۔

اور جب طالب علم زیادہ ہو گئے تو ان کی کثرت کی وجہ سے ہمیں زیادہ اہتمام و انتظام کرنا پڑا اور ان کے کھانے پینے کی ضروریات کے لئے ہمیں حیلہ کرنا پڑا اور اس وجہ سے میں دنیا کے دروازے میں داخل ہو گیا اور دنیا نے مجھے ایسا شکار کیا کہ دن رات اسی دھن میں گزرتے گئے اور اباحت کی حدود میں رہتے ہوئے ہمیں کچھ کمانا پڑا اور اس کو ہم شریعت مطہرہ کی رو سے مستحق جانتے تھے۔

میرے بعض مخلص دوست مجھے اس سے منع کرتے رہے لیکن میں نے ان کی نصیحت ان سنی کر کے اپنے اس شغل کو جاری رکھا حتیٰ کہ میں نے ایک دن خواب میں دیکھا کیا دیکھتا ہوں کہ کچھ نوجوان لڑکیاں ہیں جیسے حوریں ان جیسا جمال و کمال دیکھنے میں نہیں آیا انہوں نے سبز حلے پہن رکھے ہیں وہ مجھے دیکھ کر میری طرف آئیں جب وہ میرے قریب آ گئیں تو میں نے ان میں سے اپنی نانی صاحبہ کو پہچان لیا اور شریفتہ الطرفین سید زادی اور بڑی ہی نیک و پارسا خاتون تھیں میں نے اپنی نانی صاحبہ کو سلام کیا اور پوچھا کیا آپ فوت نہیں ہو چکی تھیں۔ فرمایا ہاں میں نے پوچھا اللہ تعالیٰ کے دربار کیا معاملہ پیش آیا؟ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ پر اپنے فضل سے رحم فرمایا ہے اور مجھے عزت و اکرام عطاء کیا اور میں خاتون جنت حضرت فاطمۃ الزہرا علیہا السلام کے پڑوس میں رہتی ہوں اور وہ تشریف لا رہی ہیں۔

جب سیدۃ النساء الجنت تشریف لائیں تو ایک نور تھا جگمگاتا اور فرمایا کیا یہ ہے احمد بن ثابت؟ جو کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود پاک کثرت سے پڑھتا ہے؟ میں نے عرض کیا یہی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی فضل و کرم سے اس کام کی توفیق عطاء کی ہے یہ سن کر فرمایا تجھے کیا ہو گیا ہے کہ دنیا میں مشغول ہو کر ہم سے پیچھے ہٹ گیا ہے

دنیاوی شغل ترک کر دے اور یہ اہتمام چھوڑ دے۔

میں نے عرض کی بہت اچھا فرمایا ہم تجھے ایسے نہیں چھوڑ دیں گے۔ تاوقتیکہ تو ہمارے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار حاضر ہو اور حضور تجھ سے عہد و میثاق لیں کہ تو آئندہ ایسا نہیں کرے گا۔ ہم چلتے رہے حتیٰ کہ ایک شہر آگیا جس کو میں نہیں پہچانتا تھا وہاں بہت سرے لوگ تھے جو بلند آواز سے درود پاک پڑھ رہے تھے۔

میں نے بھی درود پاک پڑھنا شروع کر دیا اور ان کے درمیان چلتا جاتا تھا حتیٰ کہ ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار حاضر ہو گئے اور سیدۃ النساء خاتون جنت علیہا السلام نے مجھے سید کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور کھڑا کر دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرات عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ کھانا تناول فرما رہے تھے اور میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک میں بکری کا بازو دیکھا حضورؐ اس سے گوشت تناول فرما رہے تھے اور ساتھ ساتھ آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کرام سے رک گیا اور جی میں کہا کھانے سے فارغ ہو لیں تو سلام عرض کروں اور میرے ساتھ آنے والے لوگ درود پاک پڑھتے رہے اور میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت بھی کرتا رہا اور پھر ساتھیوں کی بلند آواز سے درود پاک پڑھنے کی وجہ سے میں بیدار ہو گیا۔ (سعادۃ الدارین ص ۱۱۰)

(۳۸) درود پاک لکھنے کا اجر

شیخ احمد بن ثابت مغربی نے فرمایا کہ جب میں نے درود پاک کے متعلق کتاب لکھنا شروع کی میں غار ملح میں جو کہ شیخ علی مکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر مبارک کے قریب سے تھا۔ مین نے تقریبا دو باب لکھے تھے کہ میرے پاس میرے پیر بھائی حضرت احمد بن ابراہیم حیدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے اور ہم دونوں شیخ احمد بن موسیٰ کے ساتھ اکٹھے ہوئے جب ہم نے عشاء کی نماز ادا کی اور ہر ایک نے اپنا اپنا وظیفہ پڑھا تو اپنے اپنے بستروں پر لیٹ گئے میرے ساتھی تو سو گئے اور میں درود پاک کے متعلق سوچ رہا تھا جب ایک تہائی رات گزر گئی تو شیخ احمد بن ابراہیم بیدار ہوئے انہوں نے تازہ وضو کیا نوافل

پڑھی اور دعا مانگ کر پھر سو گئے اور میں اپنے کام میں مشغول وہ پھر بیدار ہوئے اور مجھ سے کہا اے بھائی میرے لئے دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس دعا سے نفع عطا کرے۔ میں نے کہ آپ کو میرے حال سے کیا ظاہر ہوا ہے آپ کے لئے دعا کروں۔

یہ سن کر فرمایا میں نے خواب دیکھا ہے کہ ایک شخص منادی کر رہا ہے جو کوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرنا چاہتا ہے وہ ہمارے ساتھ چلے تو آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور ہم دونوں چلنے والوں کے ساتھ چل رہے ہیں اچانک ایک مکان سامنے آگیا اس کا دروازہ بند تھا اور سب لوگ منتظر تھے کہ کب کھلے چنانچہ میں آگے بڑھا تاکہ دروازہ کھولوں۔

میں نے کوشش کی لیکن مجھ سے دروازہ نہ کھل سکا اور پھر آپ نے کہا پیچھے آجاؤ میں کھولتا ہوں' آپ نے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا تو کھل گیا جب دروازہ کھلا تو میں آپ کو پیچھے کر کے خود آگے ہو کر جلدی سے اندر داخل ہوا دیکھا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلوہ افروز ہیں۔

میں نے جب حضور کو دیکھا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا چہرہ انور مجھ سے دوسری طرف پھیر لیا بلکہ چہرانور ڈھانپ لیا اور مجھے فرمایا اے فلاں! پیچھے ہٹ جاؤ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف متوجہ ہوئے اور آپ کو پکڑ کر سینہ انور کے ساتھ لگا لیا تو میں پریشان ہو کر بیدار ہوا اور وضو کر کے نوافل پڑھے کچھ تلاوت کی اور یہ دعا کر کے سو گیا کہ یا اللہ! مجھے پھر اپنے حبیب کی زیارت کرا۔

جب میں سو گیا تو پھر منادی کی صدا سنائی دی پھر آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور ہم نے بھاگنا شروع کیا جب اس مکان پر پہنچے تو اسی طرح اسے بند پایا اور لوگ کھلنے کے انتظار میں کھڑے ہیں میں اسی طرح آگے بڑھا مجھ سے نہ کھلا اور آپ نے آگے بڑھ کر کھولا اور پھر میں آپ سے آگے ہو کر جلدی سے اندر داخل ہوا تو دیکھا حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلوہ افروز ہیں پھر مجھے فرمایا اے فلاں! مجھ سے دور ہو جا اور جب آپ حاضر ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ پر بڑی شفقت فرمائی اور آپ کو پکڑ کر سینہ انور کے ساتھ لگا لیا تو مجھے یقین ہو گیا کہ آپ کا کوئی عمل ہے جس نے رحمتہ اللعالمین صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کو آپ سے راضی کر دیا ہے اس لئے میں کہتا ہوں کہ آپ میرے لئے دعائے خیر کریں۔

اس واقعہ سے میں نے جان لیا کہ میری نیت خیر ہے اور میرا درود پاک مقبول ہے اور ہم اللہ تعالیٰ سے امید رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنا فضل ہم پر زیادہ کرے گا اور ہم پر اپنے حبیب کی زیارت سے احسان فرمائے۔ بحرمت اس ذات والا صفات کے جس پر وہ خود اور اس کے جن و انس سب درود بھیجتے ہیں۔ (سعادۃ الدارین ص ۱۰۳)

(۳۹) ایک عاشق رسول کا واقعہ

بلخ میں ایک امیر کبیر سوداگر تھا اس کے دو لڑکے تھے اور اس خوش نصیب کے پاس دنیاوی دولت کے علاوہ ایک نعمت عظمیٰ یہ تھی کہ اس کے پاس سید دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تین بال مبارک تھے۔ جب وہ خوش بخت فوت ہوا تو اس کے دونوں بیٹوں نے باپ کی جائیداد آپس میں تقسیم کر لی اور جب موئے مبارک کی باری آئی تو بڑے لڑکے نے ایک بال مبارک خود لے لیا اور ایک اپنے چھوٹے بھائی کو دے دیا اور تیسرے بال مبارک کے متعلق بڑے نے کہا ہم اس کو آدھا آدھا کر لیں چھوٹے نے کہا "اللہ کی قسم! میں ایسا نہیں ہونے دوں گا" کون ہے جو رسول اکرم نبی محترم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بال مبارک کو توڑے۔

بڑے نے جب چھوٹے بھائی کی عقیدت اور ایمانی تقاضا دیکھا تو بولا اگر تجھے اس بال کے ساتھ اتنی ہی محبت ہے تو یوں کر! کہ یہ تینوں بال تو لے لے اور باپ کی جائیداد کا اپنا حصہ مجھے دے دے۔ چھوٹے نے یہ سن کر کہا "واہ رے قسمت مجھے اور کیا چاہئے ایمان والا ہی اس نعمت عظمیٰ کی قدر جانتا ہے دنیا دار کمینہ کیا جانے چنانچہ بڑے نے دنیا کی دولت لے لی اور چھوٹے نے تینوں موئے مبارک لے لئے اور انہیں بڑے ادب و احترام سے رکھ لیا جب شوق غالب ہوتا تو ان موئے مبارک کی زیارت کرتا اور درود پاک پڑھتا اور پھر اس بے نیاز جل جلالہ کی بے نیازی دیکھو کہ اس بڑے بھائی کا مال چند دنوں میں ختم ہو گیا اور وہ فقیر کنگال ہو گیا۔

اور اللہ تعالیٰ نے چھوٹے کے مال میں برکت دی کہ اس کا مال بہت زیادہ ہو گیا پھر جب وہ حبیب خدا کا عاشق یعنی چھوٹا بھائی فوت ہوا تو کسی بزرگ نے رات خواب میں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا اور ساتھ اسے بھی دیکھا۔

سید دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اے میرے امتی! تو لوگوں میں اعلان کر دے کہ جس کسی کو کوئی حاجت کوئی مشکل در پیش ہو وہ اس کی قبر پر حاضر ہو کر اللہ تعالیٰ سے سوال کرے اس نے بیدار ہو کر اعلان کر دیا تو اس عاشق رسول کی قبر مبارک کو ایسی مقبولیت نصیب ہوئی کہ لوگ دھڑا دھڑ اس قبر مبارک پر حاضر ہونے لگے اور پھر یہاں تک نوبت پہنچی کہ اگر کوئی سوار ہو کر اس مزار کے پاس سے گذرتا تو براہ ادب سواری سے اتر جاتا اور پیدل چلتا۔ (القول البدیع ص ۱۲۸)

(۴۰) ایک تاجر کا واقعہ

بغداد میں ایک تاجر رہتا تھا جو کہ بہت مالدار صاحب ثروت تھا اس کا کاروبار اتنا وسیع تھا کہ سمندروں اور خشکی میں اس کے قافلے رواں دواں رہتے تھے لیکن اتفاق سے گردش کے دن آ گئے۔

کاروبار ختم ہو گیا قرضے سر پر چڑھ گئے ہاتھ خالی ہو گئے قرض خواہوں نے پریشان کر دیا ایک صاحب دین آیا اس نے اپنے قرض کا مطالبہ کیا مقروض نے معذرت کی لیکن صاحب دین نے کہا ہم نے تیرے ساتھ وفا کا معاملہ کیا تھا مگر تجھ میں وفا نہیں پائی مقروض نے کہا خدا کے لئے مجھے رسوا نہ کر میرے ذمے اور لوگوں کے بھی قرضے ہیں آپ کے ایسا کرنے سے وہ بھی بھڑک اٹھیں گے حالانکہ میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔ صاحب دین نے کہا تجھے ہرگز نہیں چھوڑوں گا۔ اور اسے عدالت میں قاضی کے ہاں لے گیا۔

قاضی صاحب نے پوچھا تو نے اس سے قرض لیا ہوا ہے؟ مقروض نے کہا ہاں لیا تھا! لیکن اس وقت میرے پاس کوئی چیز نہیں کہ میں ادا کر سکوں۔ قاضی صاحب نے ضامن مانگا ضامن دو ورنہ جیل جاؤ ضامن لینے گیا مگر کوئی شخص ضمانت اٹھانے کے لئے تیار نہ ہوا۔ صاحب دین نے اسے جیل بھیجنے کا مطالبہ کیا مقروض نے منت سماجت کی لیکن کسی کو

رحم نہ آیا۔ آخر کار صاحب دین سے عرض کیا کہ اللہ کے نام پر مجھے آج رات بچوں میں گزارنے کی مہلت دی جائے کل میں خود حاضر ہو جاؤں گا اور پھر مجھے بے شک جیل بھیج دینا پھر میری قبر بھی وہیں ہو گی مگر یہ کہ اللہ کوئی سبیل بنا دے۔

یہ سن کر صاحب صاحب دین نے ایک رات کے لئے بھی ضامن مانگا مقروض نے کہا اس رات کے لئے میرے ضامن مدینے کے تاجدار ہیں صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم صاحب دین نے منظور کر لیا اور مقروض گھر آگیا لیکن غمزدہ حد درجے کا پریشان دیکھ کر بیوی نے سبب پوچھا تو سارا ماجرا کہہ سنایا اور بتایا کہ آج کی رات کے لئے آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو ضامن دے کر آیا ہوں۔

بیوی جو کہ نہایت ہی بیدار بخت عورت تھی اس نے تسلی دی کہ غم نہ کھا فکر کرنے کی کوئی بات نہیں جس کے ضامن رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہوں وہ کیوں مغموم و پریشان ہو؟ یہ سن کر غم کافور ہوے ڈھارس بندھ گئی ۔ رات کو درود پاک پڑھنا شروع کیا اور درود پاک پڑھتے پڑھتے سو گیا جب سویا تو امت کے والی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تشریف لائے اور تسلی دی اور بشارت سنائی (میرے پیارے امتی کیوں پریشان ہے فکر مت کر!) تم صبح صبح بادشاہ کے وزیر کے پاس جانا اور اسے کہنا تمہیں اللہ تعالیٰ کے رسول نے سلام فرمایا ہے اور فرمایا ہے کہ میری طرف سے پانصد دینار قرض ادا کر دو کیونکہ قاضی نے اس کے بدلے مجھے جیل جانے کا حکم صادر کیا ہے۔ اور میں اللہ کے حبیب کی ضمانت پر آج باہر ہوں اور اس امر کی صداقت کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے یوں فرمایا ہے اس کی نشانی یہ ہے کہ آپ محبوب کبریا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر ہر رات ہزار مرتبہ درود پاک پڑھتے ہیں لیکن گزشتہ رات آپ کو غلطی لگ گئی اور آپ شک میں پڑ گئے کہ پورا ہزار مرتبہ پڑھا گیا ہے یا نہیں حالانکہ وہ تعداد پوری ہی تھی۔

یہ فرما کر امت کے والی تشریف لے گئے اور وہ مقروض ہوا بڑا ہی خوش تھا مسرت سے پھولا نہیں سماتا تھا صبح نماز پڑھا کر وزیر صاحب کی رہائش گاہ پر پہنچا تو وزیر صاحب دروازے پر کھڑے تھے اور سواری تیار تھی پہنچ کر فرمایا "السلام علیکم ! وزیر صاحب نے سلام کا جواب دیتے ہوئے پوچھا کون ہو؟" فرمایا مجھے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و آلہ

وسلم نے بھیجا ہے پوچھا کس لئے بھیجا ہے؟ فرمایا اس لئے کہ آپ میرا قرض جو پانصد دینار ہے ادا کریں جب وزیر نے نشانی طلب کی تو سید العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان سنا دیا۔

وزیر صاحب نے سنتے ہی اسے مکان کے اندر لے گیا اور بہترین جگہ بٹھا کر عرض کیا ایک مرتبہ پھر مجھے میرے آقا کا پیغام سنا دیجئے وزیر سن کر باغ باغ ہو گیا اور اس نے آنے والے کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا کہ یہ رحمت دو عالم امت کے والی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کر کے آیا ہوا ہے نیز وزیر صاحب نے کہا "مرحبا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم"

پھر وزیر صاحب نے اسے پانصد دینار دیئے کہ یہ آپ کے گھر والوں کے لئے، پھر پانچ سو دیا کہ یہ آپ کے بچوں کے لئے، پھر پانچ سو دیا کہ اس لئے کہ آپ خوشخبری لائے ہیں اور پھر ناصد دینار پیش کئے کہ آپ نے سچا خواب سنایا ہے وہ مقروض یہ رقم لے کر خوشی خوشی گھر آیا اور ان میں سے پانچ سو دینار گن کر لے لئے اور صاحب دین کے گھر آیا اور اسے کہا کہ چلو میرے ساتھ قاضی کی عدالت میں چلو اور اپنا قرض وصول کر لو!

جب قاضی کی عدالت میں پہنچے تو قاضی صاحب اٹھ کر کھڑے ہو گئے اور قاضی صاحب نے اس مقروض کو مودبانہ سلام پیش کیا اور کہا کہ رات مدینہ کے تاجدار احمد مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عالم رویا میں تشریف لائے تھے اور مجھے حکم دیا کہ اس مقروض کا قرض ادا کر دے اور اتنا اپنے پاس سے دے دے یہ سن کر صاحب دین نے کہا میں نے قرض معاف کیا اور پانچ سو میں اس کو بطور نذانہ پیش کرتا ہوں کیونکہ مجھے بھی سرکار دو عالم حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یوں ہی حکم دیا ہے وہ شخص بخوشی گھر واپس آگیا اور اس کے پاس چار ہزار دینار تھے۔ (سعادۃ الدارین)

(۴۱) حضور کے دیدار سے شرف یابی

شیخ مسعود درازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو کہ بلاد فارس کے صلحاء میں سے تھے ان کا طرہ امتیاز یہ تھا کہ وہ عاشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے ان کا شغل یہ تھا کہ

وہ موقف میں جہاں مزدور لوگ آکر بیٹھتے ہیں تاکہ ضرورت مند لوگ ان کو مزدوری کے لئے لے جاتے اور جتنے مزدور مل جاتے ان کو اپنے مکان میں لے آتے اور ان مزدوروں کو یہ گمان ہوتا کہ شاید کوئی تعمیر وغیرہ کا کام ہو گا جس کے لئے ہم بلائے گئے ہیں۔

مگر حضرت موصوف ان کو بٹھا کر فرماتے کہ درود پاک پڑھو! اور خود بھی ساتھ بیٹھ کر پڑھتے جب بوقت عصر چھٹی کا وقت آتا تو جیسے کام کرنے والے لوگ مزدوروں سے کہا کرتے ہیں تھوڑا سا کام اور ہے کر لو ایسے ہی آپ انہیں کہتے کہ تھوڑا سا کام اور کر لو پھر ان کی پوری پوری مزدوری دے کر رخصت کرتے اور شیخ مسعود رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے عشق و محبت کی بنا پر بیدار میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے دیدار سے مشرف ہوتے تھے۔ (سعادۃ الدارین ص ۱۲۷)

(۴۲) پلہ بھاری ہو گیا

مواہب لدنیہ میں تفسیر قشیری سے منقول کیا ہے کہ قیامت میں کسی مومن کی نیکیاں کم وزن ہو جائیں گی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ایک پرچہ سرانگشت کے برابر نکال کر میزان میں رکھ دیں گے جس سے نیکیوں کا پلہ وزنی ہو جائے گا۔ وہ مومن کہے گا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں آپ کون ہیں؟ آپ کی صورت اور سیرت کیسی اچھی ہے آپ فرمائیں گے میں تیرا نبی ہوں اور یہ درود شریف ہے جو تونے مجھ پر پڑھا تھا' میں نے تیری حاجت کے وقت اس کو ادا کر دیا۔

(۴۳) درود پڑھنے والی مچھلی کا واقعہ

ایک مرتبہ کسی سوداگر کا بحری جہاز سمندر میں جا رہا تھا اس میں ایک آدمی روزانہ درود پاک پڑھا کرتا تھا ایک دن وہ درود پاک پڑھ رہا تھا دیکھا کہ ایک مچھلی جہاز کے ساتھ آ رہی ہے اور درود پاک سن رہی ہے بعد ازاں وہ مچھلی اتفاق سے شکاری کے جال میں پھنس گئی شکاری اس کو پکڑ کر بازار میں فروخت کرنے لئے لے گیا وہ ایک صحابی رضی

اللہ تعالیٰ عنہ نے خرید لی کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت کروں گا۔

وہ مچھلی لے کر گھر گئے اور بیوی صاحبہ سے فرمایا کہ اس کو اچھی طرح بنا کر پکاؤ اس نے مچھلی کو ہنڈیا میں ڈال کر چولہے پر رکھا اور نیچے آگ جلائی مچھلی کا پکنا تو درکنار آگ بھی نہ جلتی تھی جب آگ جلاتے بجھ جاتی تھک ہار کر دربار رسالت میں حاضر ہو کر ماجرا عرض کیا گیا۔

حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دنیا کی آگ تو کیا اسے تو دوزخ کی آگ بھی نہیں جلا سکتی کیوں کہ جہاز پر سوا ایک آدمی درود پاک پڑھ رہا تھا یہ سنتی رہی ہے۔ (منقول از وعظ بے نظیر ص ۲۲)

(۴۴) درود شریف کی برکت کا واقعہ

حضرت عبداللہ شاہ صاحب اپنے پیر و مرشد کے خلیفہ عالم شاہ صاحب کے ساتھ جا رہے تھے راستہ میں ایک آوہ آیا جس میں آگ بھڑک رہی تھی خلیفہ صاحب نے فرمایا "عبداللہ شاہ تم ہماری بات مانو گے انہوں نے کہا ہاں! خلیفہ صاحب نے فرمایا اچھا اس پزوے (آوے) میں جا کر کھڑے ہو جاؤ"

یہ حکم سنتے ہی عبداللہ شاہ صاحب اس بھڑکتی ہوئی شعلہ زن آگ میں جا کھڑے ہوئے اور خلیفہ صاحب باہر جنگل کو چلے گئے جب جنگل سے فارغ ہو کر اندازاً" آدھ گھنٹے بعد واپس آئے تو دیکھا عبداللہ شاہ صاحب اسی پزادہ میں کھڑے ہیں اور آگ خوب جل رہی ہے مگر ان کا کپڑا تک نہیں جلا۔

آخر ان کو بلایا گیا تو وہ خاموش کھڑے رہے بہت آوازیں دیں تو وہ کسی قدر باہر آئے پھر لوگوں نے ان کا ہاتھ پکڑ کر باہر نکالا بدن پر پسینہ تھا خلیفہ صاحب نے پوچھا کیا حال ہے؟ عرض کیا جب میں اس پزادہ میں داخل ہوا تو مدینہ منورہ کیطرف خیال کر کے درود شریف پڑھنے لگا اچانک مدینہ منورہ کی طرف سے ایک نور آیا اس نور کو میں نے چادر کی طرح اپنے تمام جسم پر لپیٹ لیا اور آگ کی گرمی مجھے بالکل نہیں ہوئی اور یہ جو میرے بدن پر پسینہ ہے یہ آگ کی گرمی سے نہیں بلکہ نور کی گرمی سے آیا ہے۔ (ذکر خیر ص ۱۴۹۰)

دور جدید کے چند ایمان افروز واقعات

درود و سلام ص ۱۰۹ سطر ۴ پر تحریر ہے

(۱) محترم فیاض حسین چشتی نظامی بتاتے ہیں کہ محترمہ رضیہ لال شاہ صاحبہ تہجد گزار تھیں اور درود شریف کی کثرت کیا کرتی تھیں۔ انہیں دربار تہجد کے وقت حضور آقائے کائنات علیہ السلام والصلواۃ کی زیارت ہوئی۔ تیسری مرتبہ دن کے گیارہ بجے گنگ محل گلبرگ میں بیداری کے عالم میں زیارت ہوئی اس کا ذکر پہلے آ چکا ہے۔

(۲) ہمارے ایک دوست محمود احمد بٹ دفتر کے ملازمین کی تنخواہیں لے کر جا رہے تھے کہ راستے میں ڈاکو رقم لے اڑے۔ یہ ملازمت سے معطل ہو گئے۔ فیاض حسین چشتی نظامی کے بتانے پر یا رحمت للعالمین صلی اللہ علیک وسلم نظر کرم! کا ورد جاری رکھا ڈاکو پکڑے گئے اور یہ ملازمت پر باعزت بحال ہوئے۔

(۳) میں نے پہلی بار سفر حرمین شریفین اختیار کیا تو والدہ صاحبہ (اللہ انہیں جنت میں سیدہ آمنہ سلام اللہ علیہا اور سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کی خدمت کا شرف بخشے) اور خالہ جان ساتھ تھیں۔ واپسی پر جدہ ائر پورٹ پر یہ دونوں معزز و محترم خواتین میری تلاش میں کسی قطار میں لگے بغیر پولیس کی تلاش کے بعد لاؤنج میں چلی گئیں اور انہیں ادھر ادھر ڈھونڈتا پھرا۔ ان کے پاسپورٹ میرے پاس تھے جب میں انہیں بلانے یا ان سے رابطہ کرنے میں ناکام ہوا اور عرب صاحب پاسپورٹ کے مالکان کو دیکھے بغیر "خروج" کی مہر لگانے پر کسی صورت راضی نہ ہوئے' تو میں نے درود پاک پڑھنا شروع کر دیا۔ کاؤنٹر پر بیٹھے عرب صاحب نے مجھ سے دو تین بار بات کرنا چاہی مگر میں اپنے کام میں مصروف تھا' کوئی جواب نہ دیا -------- آخر کار انہوں نے پاسپورٹ پر "خروج" کا اندراج کر دیا --------- آج تک کوئی نہیں مانتا کہ انہوں نے پاسپورٹ ہولڈر کو دیکھے بغیر خروج کیسے لگا دیا' لیکن یہ واقعہ ہے۔

(۴) ۱۹۹۱ء میں عید الاضحیٰ سے کوئی دو ہفتے بعد ہم اہل خانہ جھیل سیف الملوک پر درود پاک پڑھنے کی نیت سے درود پاک پڑھتے چلے اور ہفتے کے بعد درود پاک پڑھتے واپس ہوئے۔ رات ۹ بجے کے بعد ہم گھر پہنچے تو ہمارے گھر کے گیٹ کا تالا کھلا ہوا اور کمرے کا

ٹوٹا ہوا ملا۔ کمرے کا پنکھا چل رہا تھا لیکن گھر کی سوئی بھی ادھر ادھر نہیں ہوئی تھی۔ فللہ الحمد

(۵) ہمارے دوست پروفیسر خلیل احمد نوری (لاہور) کا پیارا سا بیٹا ٹی بی کے موذی مرض میں مبتلا تھا' بہت علاج کرایا افاقہ نہ ہوا ---------- تو انہوں نے اہل خانہ کے ساتھ مل کر ہر جمعہ کو بعد نماز عصر "حلقہ درود پاک" قائم کیا اور اب اللہ کے فضل و کرم اور سرکار محبوب کبریا علیہ الصلواۃ والسلام کی رحمت سے' کئی بار کی تحقیق و تفتیش کے بعد بھی ٹی بی کا کہیں سراغ نہیں ہے' اللہ محفوظ رکھے۔

(۶) ہمارے دوست شیخ سعید احمد اختلال دماغی کا شکار تھے' کاروباری لحاظ سے بھی ان کی پوزیشن بہت خراب تھی الحمد للہ کہ درود و سلام کی برکت سے ذہنی طور پر عام آدمی سے زیادہ صحت مند اور کاروباری لحاظ سے مطمئن ہیں اور اللہ کے فضل سے ہر روز پانچ ہزار درود پاک کا ہدیہ آقا و مولا صلی اللہ علیہ و آلہ سلم کی بارگاہ میں پیش کرنے کا مزا لیتے ہیں۔

(۷) ایک اور دوست ملک سلطان محمود کو ہر قسم کی پریشانیوں نے گھیر رکھا تھا درود و سلام پر لگے تو ہر پریشانی دور ہو گئی ہے' اور اب وہ ہم سب دوستوں سے زیادہ درود پاک پڑھتے ہیں۔ روزانہ چودہ ہزار مرتبہ

(۸) میرے ۱۹۹۱ء کے سفر حرمین کے ساتھی جو دفتر میں بھی میرے ساتھی ہیں رفیق احمد خان ------ رہائش کے معاملے میں سخت پریشان تھے اہل خانہ کے ساتھ مل کر درود پاک پڑھنا شعار کیا ہے تو اللہ کریم نے بہت خوبصورت دیدہ زیب مکان بھی بنوا دیا ہے اور الحمد للہ کہ خوشحالی نے ان کا گھر بھی دیکھ لیا ہے۔

(۹) محترم فیاض حسین چشتی نے لکھا ہے کہ ان کی ہمشیرہ محترمہ کے سسرال میں ایک عورت آپا صغریٰ آتی تھیں اور کچھ دن قیام کے بعد چلی جاتی تھیں۔ ان کی ساس صاحبہ آپا کی خدمت پر ان کی ہمشیرہ کی ڈیوٹی لگا رکھی تھی جسے یہ کسی قدر ناگواری کے احساس سے انجام دیتی تھیں۔ لیکن ایک رات ہمشیرہ محترمہ نے خواب میں دیکھا کہ آپا صغریٰ کا جنازہ گھر کے صحن میں رکھا ہے اور سب لوگ پریشان ہیں کہ جنازہ کون پڑھائے گا۔ اسی اثناء میں

حضور فخر آدم و نبی آدم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کالی کملی اوڑھے صحن کی سیڑھیوں پر سے اترتے ہوئے فرما رہے تھے کہ اس کی نماز جنازہ میں پڑھاؤں گا کیونکہ اس کا مجھ پر ادھار ہے۔ اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے نماز جنازہ پڑھائی۔ صبح ہمشیرہ صاحبہ نے اپنی ساس صاحبہ سے خواب کا ذکر کیا تو انہوں نے بتایا کہ آپا صغریٰ رات رات بھر درود شریف پڑھتی ہیں اور اب تو ان کی یہ حالت ہو گئی ہے کہ نماز میں بھی قیام و سجود کے دوران بھی درود شریف ہی پڑھتی رہتی ہیں۔ آپا صغریٰ نے ۱۹۸۸ء کے اواخری میں وفات پائی۔

یہ چند واقعات تو نمونے کے طور پر لکھے گئے ہیں ورنہ حقیقت یہ ہے کہ ایک ایک قوم پر درود و سلام کے فیوض و برکات درود خواں کو اپنے گھیرے میں لئے رکھتے ہیں اور کسی دکھ پریشانی کو قریب نہیں پھٹکنے دیتے۔ میرا مشاہدہ بھی ہے اور تجربہ بھی کہ اگر درود خواں کی قسمت میں کوئی حادثہ کوئی مصیبت لکھی ہوئی ہو تو وہ بھی یوں آتی ہے اور یوں گزر جاتی ہے کہ مصیبت لگتی ہی نہیں راحت میں تبدیل ہو جاتی ہے جو آدمی اس وظیفہ خداوندی کو شعار کر لے گا وہ دیکھتی آنکھوں ان ہونیاں ہوتی دیکھے گا۔

شفاء القلوب ص ۱۸۵ سطر پر تحریر ہے

بغداد میں کسی زمانے میں ابوبکر نامی ایک نیک عالم دین بزرگ رہتے تھے ایک دن حضرت شبلی رحمتہ اللہ علیہ ان کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت شبلی کو دیکھتے ہی وہ بزرگ ازراہ ادب اٹھے اور ان کی پیشانی اور آنکھیں چوم لیں شبلی ان دنوں حالت سکر اور جذب میں رہتے تھے شبلی چلے گئے تو لوگوں نے ابوبکر سے از راہ تعجب پوچھا حضرت آج آپ نے خلاف معمول ایک مجذوب کی بہت عزت کی اور بلا تکلف اٹھ کر پیشانی چومنی شروع کر دی۔ حالانکہ اس سے پہلے آپ نے کبھی شبلی کی طرف توجہ نہیں دی۔

ابوبکر نے لوگوں کو بتایا گذشتہ رات میں نے خواب میں دیکھا کہ شبلی رسالتماب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے میں نے دیکھا کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے شبلی کو اپنے پاس بٹھایا اور اپنے گلے لگایا میں نے حضور سے نہایت ادب سے عرض کی یا رسول اللہ شبلی پر کس وجہ سے اتنی شفقت فرمائی جا رہی ہے حضور نے فرمایا یہ شخص بعد از نماز سورہ توبہ کی آخری آیت پڑھ کر مجھے اس درود کا ہدیہ بھیجتا ہے۔

اللّٰھمّ صل علی سیدنا محمد ملاءالسموت و ملاءالارض و ملاء العرش العظیم

حضرت شبلی رحمتہ اللہ علیہ اس واقعہ کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میری زندگی کی سیاہ راتوں میں ماہ مدینہ نے روشنی کر دی مجھے ہدایت کے آفتاب کی شعاعوں نے نوازا مجھے دافع غم اور بحر کرم نے نوازتے ہوئے فرمایا۔ شبلی! وہ منہ میرے نزدیک لاؤ جس سے تم میرے لیے درود پڑھتے ہو میں اس منہ کو چومتا ہوں میں حضور کی یہ شفقت دیکھ کر شرما گیا میرے جیسے گندے منہ کو نور مجسم چومیں میں کانپنے لگا حضور کے لب شیریں اطہر مجھ جیسے گناہگار کے منہ پر لگیں لیکن حکم کی اتباع میں میں نے اپنا منہ آگے کیا اور اپنے رخسار پیش کر دیئے۔

صبح نیند سے بیدار ہوا تو رات کے خواب کے اثرات سے میرا گھر خوشبوؤں سے بسا ہوا تھا میرے گھر میں آٹھ دن تک خوشبو رہی میرے رخسارے ایک سرور کی کیفیت

میں رہے مجھے آج تک یاد رہے کہ میرے گھر کی خوشبو کے سامنے عنبر اور کستوری کی خوشبو ہیچ تھی۔

مجدد الدین فیروز آبادی رحمتہ اللہ علیہ نے اس درود پاک کی فضیلت بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ مدینہ پاک میں ایک شخص یہ درود پاک پڑھا کرتا تھا میں نے ایک رات نگاہ ڈالی تو مجھے مدینہ کی سرزمین پر فرشتوں کے انبوہ نظر آئے فرشتے زمین سے لے کر آسمان تک دکھائی دے رہے تھے۔ یہ برکات تھیں اس درود پاک کی۔

حکایت

ایک بزرگ حکایت کرتے ہیں کہ میرا ایک ہمسایہ جسے میں دل و جان سے محبت کرتا تھا فوت ہو گیا مرنے کے دوسرے دن مجھے خواب میں ملا۔ میں نے اس کی خیریت دریافت کی اور پوچھا سناؤ! مرنے کے بعد کیا سلوک ہوا کہنے لگا میرے اللہ کریم نے مجھے بخش دیا میں نے پوچھا اللہ کو کونسا عمل پسند آیا کہنے لگا۔ زندگی بھر میرا معمول رہا ہے کہ جب کبھی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا اسم گرامی لکھتا تو ساتھ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم لکھ دیا کرتا تھا اللہ تعالیٰ نے مجھے اس بات کا انعام بخشا ہے۔

دشمن کی تباہی کے لیے

یہ درود پاک دشمن کی تباہی کے لیے نہایت مجرب ہے اس کو سورہ توبہ کے آخریں آیت کے بعد ایک سو بارہ پڑھنا چاہیے مگر یاد رہے بلا وجہ عمل کرنے سے الٹا نقصان ہوگا ہے۔

اللھم صل علی سیدنا محمد و علی آل سیدنا محمد لا یبقی من الصلوٰۃ شیئی و ارحم علی سیدنا محمد حتی لا یبقی من الرحمۃ شئی و بارک علی سیدنا محمد و علی آل سیدنا محمد حتی لا یبقی من البرکۃ شئی وسلم علی سیدنا محمد و علی آل سیدنا

محمد حتی لا یبقی من الاسلام شیئ۔

مندرجہ ذیل درود پاک کے فضائل مسبعات عشر میں درج کئے گئے ہیں مگر اس کی ایک فضیلت یہ ہے کہ جو شخص اس درود پاک کو متواتر پڑھے گا اس کا مطلب پورا ہو جائے گا۔

اللھم صل علی محمد افضل ما صنیت علی احمد من خلقک صلوۃ دائما بسُنایک باقیۃ بقائک صلوۃ تکون لک رضا و بحقہ اداء صلوٰۃ مقبولۃ من لربک معروضۃ علیہ و علی آلہ و اصحابہ و بارک وسلم۔

حکایت

"جذب القلوب" میں ایک نیک آدمی کی حکایت بیان کی گئی ہے کہ اسپر تین ہزار درہم قرضہ تھا۔ قرض خواہوں نے اسے بڑا تنگ کیا بعض نے عدالتوں میں دعوے کر دئے قاضی نے اسے ایک ماہ کی مہلت دی کہ جہاں کہیں سے بھی ہو سکے روپے لا کر قرض بیباق کرو۔ وہ اس فیصلہ سے بہت پریشان ہوا پریشانی کے عالم میں مسجد میں آگیا۔ اور نہایت عجز و انکساری سے درود پاک پڑھنے لگا اس مہینے کی ستائیسویں رات اس نے خواب دیکھا کہ ایک شخص اسے کہہ رہا ہے کہ اٹھو! اور اس ملک کے وزیر کے پاس جاؤ اور اسے کہو سید الرسل جناب رسول پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ میرا تین ہزار قرضہ ادا کرو۔ وہ شخص بیان کرتا ہے کہ میں صبح بیدار ہوا تو مجھے فکر لاحق ہوا کہ اگر وزیر نے مجھے اس حکم کی کوئی نشانی طلب کی تو میں کیا کروں گا اس فکر کے باوجود مجھے رات کے خواب نے اتنا مسرور کیا تھا کہ میرے بدن کے بال بال میں اعتماد اور خوشی کی لہر دوڑ رہی تھی تاہم میں نے سارا دن اسی سوچ میں گزار دیا۔

دوسری رات مجھے سرکار دو جہاں پھر خواب میں ملے فرمایا تم نے کل والی بات پر عمل نہیں کیا میں نے عرض کی یا رسول اللہ! وہ میری بات پر کیسے اعتبار کرے گا کوئی دلیل یا نشانی تو ہونی چاہیے! حضور نے فرمایا اگر وہ تمہاری بات پر شک کرے تو اسے کہنا کہ تم نماز فجر کے بعد کسی آدمی سے بات کرنے سے پہلے ہم پر ایک ہزار بار درود پاک پڑھتے ہو

تمہارے اس راز کو صرف اللہ جانتا ہے یا دو فرشتے! وہ شخص دوسرے روز وزیر کے دربار میں پہنچا اور اسے خواب کا واقعہ بیان کیا وزیر نے سنتے ہی اسے مرحبا کہا اور گلے لگا لیا۔ حضور نے سچ فرمایا ہے تین ہزار درہم کے بدلے نو ہزار درہم پیش کر رہا ہوں تین ہزار قرض خواہوں کو ادا کرو تین ہزار اپنے اہل و عیال پر خرچ کرو اور تین ہزار سے کوئی کاروبار کرو لیکن مجھے کبھی کبھی ملتے رہا کرو تمہارے ملنے سے مجھے راحت ہوتی ہے۔

وہ شخص تین ہزار روپے لے کر قاضی کی عدالت میں حاضر ہوا اور قرضہ عدالت میں ادا کر دیا ساتھ ہی اس نے قاضی کو واقعہ اور اس پر وزیر کا عمل سنا دیا۔ قاضی نے اسی وقت کہا تمہارا قرضہ اب میرے ذمہ ہے اسے میں ادا کروں گا لیکن جب قرض خواہوں نے یہ واقعہ سنا تو انہوں نے عدالت میں اعلان کیا کہ ہم قرضے سے دستبردار ہوتے ہیں ہم اللہ اور رسول کے لیے اس شخص کا قرضہ معاف کرتے ہیں لیکن قاضی نے اصرار کیا کہ یہ قرضہ ادا کرنے کی مجھے سعادت ملنی چاہیے چنانچہ وہ گھر گیا اور رقم لا کر قرض خواہ کو نہایت شکریہ سے ادا کر دی۔

فوائد درود و سلام ۔ واقعات کی روشنی میں

آقا حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے

۱۔ حضرت شیخ شبلی رحمتہ اللہ علیہ کو اہل بغداد دیوانہ خیال کرتے تھے۔ وہ ابو بکر بن مجاہد رحمتہ اللہ علیہ کے پاس آئے تو انہوں نے شبلی کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔ سوال پر بتایا کہ انہوں نے خواب میں شبلی کی دونوں آنکھوں کے درمیان حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو بوسہ لیتے دیکھا ہے۔ اور وجہ یہ ارشاد فرمائی کہ شبلی ہر نماز کے بعد پڑھتا ہے۔

"لَقَد جَاءَكُم رَسُولٌ مِّن أَنفُسِكُم عَزِيزٌ عَلَيهِ مَا عَنِتُّم حَرِيصٌ عَلَيكُم بِالمُؤمِنِينَ رَؤُفٌ رَّحِيم فَإِن تَوَلَّوا حَسبِيَ اللَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيهِ تَوَكَّلتُ وَ هُوَ رَبُّ العَرشِ العَظِيم اور اس کے بعد تین مرتبہ صلی اللہ

علیک یا محمد پڑھتا ہے۔ سعادت الدارین ص ۳۴۳

۲۔ محمد بن مطرف رحمتہ اللہ علیہ ہر روز ایک خاص تعداد درود و سلام پڑھ کر سوتے تھے۔ ایک دن خواب میں حضور رحمت ہر عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تشریف لے آئے۔ فرمایا' تو جس منہ سے مجھ پر درود پڑھتا ہے' لا' میں اسے بوسہ دوں۔ انہوں نے شرم سے سر جھکا لیا تو سرکار والا تبار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رخسار پر بوسہ دیا۔ رخسار سے آٹھ دن تک خوشبو کی لپیٹیں نکلتی رہیں۔ القول البدیع ص ۳۵

۳۔ حضرت یحییٰ کرمانی علیہ الرحمتہ کہتے ہیں کہ وہ حضرت ابا علی بن شاذان علیہ الرحمتہ کے پاس تھے۔ ایک نوجوان آیا' ابو علی کے بارے میں پوچھ کر انہیں بتایا کہ حضور آقا و مولا علیہ التحیہ والثنا نے خواب میں مجھے فرمایا ہے کہ آپ سے مل کر سرکار صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا سلام پہنچا دوں۔ حضرت ابو علی نے آبدیدہ ہو کر فرمایا کہ اس کرم بے انتہا کے لائق میرا اور تو کوئی عمل نہیں' بس میں احادیث پڑھا کرتا ہوں اور جہاں حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا نام پاک یا ذکر پاک آتا درود و سلام پڑھتا ہوں۔ سعادت الدارین ص ۳۵۱

"امتی ہو تو درود و سلام کا تحفہ کیوں نہیں بھیجتے"

"ملا معین واعظ کاشفی رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ ایک شخص نیک پرہیز گار پابند صوم و صلوٰۃ ہونے کے باوجود درود پاک پڑھنے میں کوتاہی کرتا تھا۔ خواب میں زیارت رسول انام علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مشرف ہوا تو سرکار صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اس کی طرف توجہ نہ فرمائی۔ بار بار سامنے آتا لیکن توجہ نصیب نہ ہوئی۔ عرض کی یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! آپ مجھ سے ناراض ہیں؟ فرمایا نہیں۔ میں تجھے پہچانتا نہیں ہوں۔ عرض کی یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) میں آپ کا امتی ہوں۔ فرمایا امتی ہو تو درود و سلام کا تحفہ کیوں نہیں بھیجتے۔ پھر وہ شخص درود پاک کا عامل ہو گیا۔ (معارج النبوت جلد ۱ ص ۳۲۸)

درود خواں کو خوش نہ کیا تو حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ناراض ہوئے

حضرت ابو محمد جزری قدس سرہ کہتے ہیں' ایک دن ان کی رباط (سرائے) میں ایک مفلوک

الحال نوجوان آیا اور آتے ہی دو رکعت پڑھ کر درود پاک پڑھنے بیٹھ گیا۔ شام کو ہمیں شاہی پیغام ملا کہ سرائے والوں کی بادشاہ کے ہاں دعوت ہے۔ میں نے اس درویش سے بھی چلنے کو کہا۔ اس نے کہا' مجھے بادشاہ کے ہاں جانے کی ضرورت نہیں' ہاں میرے لیے گرم گرم حلوہ لیتے آنا۔ حضرت جزری کہتے ہیں میں نے سوچا میں کوئی اس کا ملازم ہوں چنانچہ میں حلوہ نہیں لایا۔ رات کو خواب میں حضور سید الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والثنا کی بارگاہ میں حاضری کا شرف ملا مگر حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مجھے دیکھ کر منہ دوسری طرف پھیر لیتے تھے۔ میں نے پوچھا' یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مجھ سے کوئی غلطی ہو گئی ہے جو آپ کی توجہ سے محروم ہوں؟ فرمایا ہمارے ایک درویش کی خواہش تم نے کیوں پوری نہیں کی۔ میں نیند سے بیدار ہوتے ہی بھاگا تو وہ درود خواں باہر جا رہا تھا۔ میں نے اس سے گزارش کی کہ وہ کھانا کھا کر جائے تو اس نے کہا' ایک روٹی کی ضرورت نہیں۔ وہ درویش چلا گیا' اور حضرت ابو محمد جزری کہتے ہیں' میں آج تک پچھتا رہا ہوں (سعادت الدارین ۳۷۱)

سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام درود خواں کی شفاعت فرمائیں گے

حضرت ابراہیم بن علی بن عطیہ نے فرمایا' میں خواب میں حضور محبوب کبریا علیہ السلام و الثناء کے دیدار سے مشرف ہوا اور عرض کی' یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! میں آپ سے شفاعت کا سوالی ہوں۔ فرمایا کثرت سے درود و سلام پڑھا کر۔ (سعادت الدارین ص ۳۳۶)

درود شریف لکھنے والے کو آخرت کی فکر کیا

مولانا اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں۔ لکھنؤ میں ایک کاتب تھا۔ وہ ہر روز کتابت شروع کرنے سے پہلے ایک بیاض میں درود پاک لکھتا تھا۔ جانکنی کے وقت فکر آخرت ہوئی تو ایک مجذوب آ پہنچے اور فرمانے لگے۔ بابا! گھبراتا کیوں ہے۔ تیری بیاض سرکار صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے دربار میں پیش ہے اور اس پر صاد بن رہے ہیں۔ (زادالسعید ص ۱۳)

درود پاک پر کتاب لکھنے والا صدیقین میں شمار ہو گا

حضرت شیخ احمد بن ثابت مغربی فرماتے ہیں' میرا ایک دوست فوت ہو گیا۔ خواب میں مجھ سے ملا تو میں نے اپنے بارے میں اس سے پوچھا۔ اس نے کہا۔ بھائی' تجھے بشارت ہو' تو اللہ کے نزدیک صدیقوں میں سے ہے۔ میں نے پوچھا' کس وجہ سے؟ تو اس نے بتایا' اس لئے کہ تو نے درود پاک کے متعلق کتاب لکھی ہے۔ (آب کوثر ص ۱۵۹)

درود و سلام کی کثرت کا صلہ

۱۔ ابوالحفص کاندی قدس سرہ السامی کو ان کی وفات کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا اور حال پوچھا تو فرمایا' اللہ تعالیٰ نے مجھ پر رحم فرمایا اور مجھے جنت میں بھیج دیا۔ تفصیل پوچھی تو فرمایا' میری لغزشوں' غلطیوں اور گناہوں کے شمار سے درود و سلام زیادہ نکلا۔ (القول البدیع ص ۱۱۸)

۲۔ حضرت حسین بن احمد بسطامی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا' میں نے ابو صالح موذن کو خواب میں دیکھا کہ بہت شاندار حالت میں ہیں۔ حالات پوچھے تو فرمایا' اگر آقا حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ذات گرامی پر درود و سلام کی کثرت نہ کی ہوتی تو میں تباہ ہو گیا ہوتا (سعادت الدارین ص ۳۳۳)

عبداللہ بن حکم علیہ الرحمہ نے حضرت امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا اور حال پوچھا تو فرمایا' اللہ تعالیٰ نے مجھ پر رحم فرمایا' مجھے بخش دیا اور مجھے جنت میں اس طرح لے جایا گیا جس طرح دلھن کو لے جایا کرتے ہیں' مجھ پر رحمت کے پھول اس طرح نچھاور کئے گئے جس طرح دلھن پر نچھاور کئے جاتے ہیں۔ میں نے پوچھا' یہ عزت افزائی کس بات کا صلہ ہے تو کہنے والے نے مجھے کہا کہ تو نے اپنی کتاب "الرسالہ" میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر جو درود لکھا ہے' یہ اس کا صلہ ہے۔ عبداللہ کہتے ہیں۔ میں نے پوچھا' وہ درود شریف کس طرح ہے؟ امام شافعی علیہ الرحمہ نے فرمایا۔

و صلی اللّٰہ علی محمد عدد ما ذکرہ الذاکرون و عدد ما غفل عن ذکرہ الغافلون (جلا الافہام ص ۲۴۷)

درود ا ف

حضرت سید محمد بن سلیمان جزولی رحمتہ اللہ علیہ کو ایک جگہ وضو کرنا تھا لیکن کنوئیں سے پانی نکالنے کا سامان نہیں تھا۔ پریشان تھے تو ایک بچی نے اپنے مکان کے اوپر سے پوچھا کہ آپ کیا تلاش کر رہے ہیں ؟ حضرت جزولی نے معاملہ بتایا تو بچی نے کنوئیں میں اپنا لعاب دہن ڈال دیا۔ پانی کناروں تک آ پہنچا۔ استفسار پر لڑکی نے بتایا کہ یہ درود پاک کی برکت ہے اور یہ کہ درود پاک پڑھنے والا اگر جنگل میں جائے تو درندے چرندے اس کے دامن میں پناہ لیں۔ یہ دیکھ کر حضرت جزولی قدس سرہ نے قسم کھائی کہ درود و سلام پر کتاب لکھیں گے چنانچہ انہوں نے "دلائل الخیرات" لکھی۔ جسے دنیا بھر میں عقیدت و احترام سے پڑھا جاتا ہے۔ سعادت الدارین ص ۱۴۴

درود شریف کی حفاظت میں

علامہ راغب احسن قیام پاکستان کے وقت کلکتہ والے مکان کی چوتھی منزل میں مقیم تھے۔ بھارتی حکومت نے وارنٹ گرفتاری جاری کر دئے۔ پولیس نے مکان کو گھیرے میں لے لیا۔ علامہ نے ضروری کاغذات بغل میں لیے اور درود پاک پڑھتے ہوئے سیڑھیاں اترنے لگے۔ اس وقت پولیس کے افسر اور اہلکار سیڑھیاں چڑھ رہے تھے لیکن کوئی انہیں نہ دیکھ سکا۔ علامہ ہوائی اڈے پر پہنچے' ٹکٹ لے کر ہوائی جہاز سے ڈھاکہ پہنچ گئے۔ آب کوثر ص ۱۳۹

جانکنی میں آسانی

۱۔ "نزہتہ المجالس" میں ہے' ایک مریض نزع کی حالت میں تھا۔ اس کے دوست نے جانکنی کی تلخی کے بارے میں پوچھا تو مریض نے کہا' مجھے کوئی تکلیف نہیں محسوس ہو رہی کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ جو شخص حبیب خداوند کریم علیہ التحیتہ والتسلیم پر درود پاک کی کثرت کرے' اسے اللہ تعالیٰ موت کی تلخی سے امن دیتا ہے۔ آب کوثر ص ۲۰۲

۲۔ میری والدہ محترمہ (نور فاطمہ) رحمہا اللہ تعالیٰ درود شریف کی کثرت کرتی تھی۔ زیارت حرمین شریفین کے بعد تو ہمہ وقت اسی شغل میں مصروف رہتی تھیں۔ ۲۱

اگست ۱۹۹۰ء کو رات بارہ بجے تک ہم سب اہل خانہ مل کر درود پاک پڑھتے رہے۔ والدہ صاحبہ ٹھیک ٹھاک تھیں۔ صبح چار بجے سے پہلے ایک دم خون کی قے آئی۔ میں نے اٹھ کر سنبھالا تو حوصلے میں تھیں۔ دو تین بار اوپر تلے قے آئی' ایک لمحے کو آنکھوں میں تحیر کی کیفیت ابھری' انہوں نے ٹانگیں سیدھی کیں اور گردن ڈال دی۔ واللہ انہیں ہچکی بھی نہیں آئی۔ میں نے اپنی زندگی میں اس قدر آسانی سے موت کی راہ پر چلے کسی کو نہیں دیکھا۔ (شفاء القلوب کے ص ۱۱۶ سطر ا پر تحریر ہے)

درود پاک کی قبولیت کی ایک مثال!

ایک جلیل القدر بادشاہ اپنے وزیر کی عزت بڑھانے کے لیے تمام رعایا کو حکم دیتا ہے کہ میرے وزیر کی عزت کیا کرو۔ بادشاہ کے حکم کی تعمیل میں لوگ اس وزیر کا بے حد احترام کرنے لگے ہوں تو بھی عزت افزائی کی ایک مثال ہے مگر وہی بادشاہ بذات خود اپنے وزیر کا احترام کرے اور پھر رعایا کو بھی احترام کا حکم دے اس صورت میں وزیر کی عزت بے پناہ ہوگی۔

درود و سلام پڑھنے کا حکم دینے سے پہلے اللہ کی ذات کریم خود بھی اپنے حبیب پر درود پڑھتی ہے اور اپنے بندوں کو بھی تاکیدی حکم دیتی ہے اگر کوئی شخص حبیب مکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا اسم گرامی سن کر درود نہیں پڑھتا تو اس کے لیے سرزنش ہے۔

یا صاحب الجمال و یا سید البشر
من وجہک المنیر لقد نورالقمر

لایمکن الثناء کما کان حقہ !
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

بزرگان طریقت نے فرمایا ہے کہ اگر سالک راہ طریقت راہ سلوک میں قدم رکھنا چاہے تو اسے درود پاک سے آغاز کرنا چاہیے تاکہ وہ اپنی منزل مقصود تک آسانی سے پہنچ

جائے اسے درود شریف کے علاوہ وردوں پر کم بھروسہ کرنا چاہیے۔

حضور تک رسائی کا یہی ایک ذریعہ ہے اور اسی وسیلے سے اللہ تک رسائی ہو سکتی ہے حضور کے وسیلہ سے ہی اللہ کی پہچان ہوتی ہے نبی اللہ کی دلیل ہے یاد رہے دل اخلاص اور فیضان الٰہی کا مقام ہے اگر یہی دل غیر اللہ اور غیر رسول کے ذکر میں مشغول ہوگا تو ہوا و ہوس کا نشانہ بن جائے گا اگر اللہ کو چھوڑ کر خواہشات دنیا کے پیچھے لگے تو نفس کے احکام پر چلے گا اور وہ برائیوں اور سیاہ کاریوں میں ملوث ہوتا جائے گا جن امور سے شریعت نے منع فرمایا ہے انہیں کا ارتکاب کرے گا۔ اس کے وجود میں بخل، تکبر، حسد اور عجب جیسے عیب پیدا ہونے لگیں گے۔ وہ شر و فساد کی طرف بڑھنے لگے گا۔ زنا جیسے جرائم کے ارتکاب سے بھی نہیں رکے گا۔ غرضیکہ اللہ تعالیٰ کے احکام کے خلاف وہ پڑھتا رہے گا ان جرائم اور گناہوں کی موجودگی میں نئے نئے گناہوں کی طرف رغبت ہونے لگے گی خواہشات نفسانی کا تابع ہوتا جائے گا۔ سرکش نفس کی راہنمائی میں تمام برائیاں مباح جاننے لگے گا۔

اگر کوئی شخص اسے نصیحت کرے گا تو اسے قبول کرنے کو تیار نہ ہوگا لہٰذا جن کاموں میں نفس پلید کی خوشی ہوا سے ہرگز نہیں کرنا چاہیے۔ ورنہ گمراہی کے گڑھے میں لا پھینکے گا۔ ہزاروں مکر و فریب کر کے نفس ہی انسان کو حرام کی طرف کھینچتا رہتا ہے۔ ایک عارف نے فرمایا ہے کہ نفس ایک منہ زور گھوڑا ہے جسے خاص ماہر سوار ہی لگام ڈال سکتا ہے۔ اس کافر نفس کی اتباع کی بجائے اسلامی راہوں پر چلنے کی کوشش کریں تاکہ منزل مقصود تک رسائی ہو سکے سیاہ کالی راتوں میں اگر روشنی کی رمق دکھائی دے تو اس میں چہرہ محبوب نظر آئے گا ان ظلمات میں نوری مشعل لے کر آگے بڑھنا پڑتا ہے جن کے پاس اکسیر ہوتی ہے وہ لوہے کو بھی سونا بنا دیتے ہیں اسے گمراہی کی بجائے فلاح و کامیابی کی راہیں نصیب ہوتی ہیں اور نورانی ملائکہ میں نام لکھا جاتا ہے۔ وہ ہادی جو ان اندھیروں میں مشعل مہیا کرے گا جس سے تمام سالکوں اور طالبوں کی روشنی میسر ہوئی ہے وہ دل کی صفائی کرتا ہے اور تمام رزائل اور بری چیزوں کو نکال دیتا ہے وہ محبت کا مقام پیدا کرتا ہے ایسا ہادی مرشد دل کے باغ میں خوشبو سے بھرے پودے لگا دیتا ہے۔ مسند عجز بچھ جاتی ہے

جہاں حسن و جمال کی جلوہ گری ہوتی ہے ایسا مقام ہی محبوب کے قیام کے لیے موزوں ہے محبوب ہی تخت قلب پر بیٹھ کر حکمرانی کر سکتا ہے۔ الصلوٰۃ ۔ علیٰ نور۔ درود پاک نور کی مشعل ہے۔ الصلوٰت طہارت القلوب۔ درود پاک ہی دل کی طہارت کا ذریعہ ہے درود سے ہی دل کی سیاہیاں دھل جاتی ہیں اور درود سے ہی دل میں روشنی آتی ہے۔ درود سے ہی گناہوں کی آلائشیں ختم ہوتی ہیں اور درود ہی وہ اکسیر ہے کہ لوہے کو سونا بنا دیتا ہے۔

مرشد حقانی کے لیے ضروری ہے کہ اپنے مرید صادق کو پہلے درود پاک کا نسخہ دے حضور کا ذکر مرید کے تن من میں جاری کرا دے۔ مرید کے دل میں حضور کی محبت کے گلستان آباد کرے۔ درود کے ذریعے حضور کی محبت کو بیدار کرے اور صفات حمیدہ پیدا کرتا جائے طالب کو حضور کی محبت سے ہی مقام حاصل ہو سکتا ہے حضور پر درود پاک کی کثرت کے بغیر نہ دل کی صفائی ہوتی ہے اور نہ محبت پیدا ہوتی ہے۔ من احب شیاء اکثر ذکرہ۔ جو شخص کسی سے محبت کرتا ہے اس کا ذکر کرتا رہتا ہے۔

سالک کے لیے فقر کی شرع میں ذکر محبوب لازم ہے ذکر خداوندی بھی ذکر محبوب کے ساتھ زندہ رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کا ذکر اپنے نام کے ساتھ جاری رکھا ہے۔

ایک سوال اور اس کا جواب

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تو پہلے سے ہی تمام کمالات کے مالک ہیں۔ وَلَسَوفَ یُعطِیکَ رَبُّکَ فَتَرضٰی (بہت جلدی ہی اللہ تعالیٰ آپ کو وہ چیز عطا فرمائے گا کہ آپ راضی ہوجائیں گے' ایک اور جگہ پر انا اعطیناک الکوثر (ہم نے تو آپ کو حوض کوثر اور کثرت خیر عطا فرما دیئے ہیں۔ یہ آیات قرآنی ثابت کرتی ہیں کہ اب حضور کو کسی مزید کمال یا مراتب کی ضرورت نہیں پھر حضور پر درود پڑھنا۔ فرشتوں کا درود و سلام بھیجنا اور پھر اللہ تعالیٰ کا درود پڑھنا کیا معنی رکھتا ہے؟

اس سوال کا ایک جواب تو ہم ایسے لوگوں کو جو درود نہیں پڑھنا چاہتے یہ دیں گے کہ۔

اندر کمال احمد مرسل چہ کم بود بوجہل گر زجہل نگوید درود داد

دوسری بات یہ ہے کہ درود پاک سے حضور علیہ السلام کی عزت اور عظمت کا اظہار ہوتا ہے اس اعتراف عظمت پر ہم گناہگاروں کو بے حد و حساب اجر مل جاتا ہے جس طرح اللہ جل جلالہ کی ذات کریم اپنے ذکر اور تسبیح کی محتاج نہیں۔ لیکن ذکر الٰہی کرنے والوں کو قرب الٰہی کا انعام تو ضرور حاصل ہوتا ہے ہمارے درود پاک کی بھی بارگاہ رسالت میں محتاج نہیں ہے لیکن اس ذریعہ سے ہم جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے قرب حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ دوسری وجہ یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ سے اس کی رحمت کی دعا طلب کی جاتی ہے اس طرح بارگاہ رسالت میں عجز اور تواضع ہمارے اخلاص کی علامت ہے۔

سرکار دو عالم صلی اللہ کو اپنے تمام بلند و بالا اوصاف کے باوجود عبودیت کی صفت بہت پسند تھی اللہ تعالیٰ نے بھی اپنے محبوب کی صفت عبودیت کو بہت پسند فرمایا ہے سُبحَانَ الَّذِی اَسرٰی بِعَبدِہٖ پھر اَوحٰی اِلٰی عَبدِہٖ مَآ اَوحٰی ○ تمام انبیاء کرام کو کئی اوصاف سے نوازا گیا۔ مگر ہر ایک پیغمبر کو صفت عبدیت میں نرالی شان نظر آتی تھی۔

مقام عبودیت پر پہنچ کر عبد کی حقیقت ختم ہونے لگتی ہے اور وہ اپنی خودی اپنی ذات کو مٹا کر ذات باری میں گم ہونا شروع کرتا ہے وہ اپنی ہستی کو فنا کر کے اللہ کی ذات میں محو ہوتا ہے اسے مشاہدہ الٰہی کے بغیر کوئی چیز نظر نہیں آتی۔ اپنی ہستی کو بالکل فانی کرنے کے بعد اللہ کی قربت اور اس کی محبت نصیب ہوتی ہے اللہ تعالیٰ بھی اسے اپنی شفقت سے نوازتا ہے اللہ تعالیٰ کے جاہ و جلال کے سامنے انسان کی کوئی حیثیت نہیں اس لئے ایک عبد کے لئے دعویٰ کرنا بے معنی سی بات ہے۔ صحیح طریقہ یہ ہے کہ ہر لحہ وہ عجز و انکساری کو اپنائے اپنی عبدیت کا اقرار کر کے اللہ تعالیٰ سے ہر حاجت طلب کرے اس کے خیال میں اللہ تعالیٰ کے بغیر کسی دوسرے کا خیال نہ ہو اس مقام پر پہنچ کر اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی شان کو بڑھاتا ہے اس کے کاموں کو اپنا کام کہہ کر یاد کرتا ہے۔ اپنے غلاموں کو مختار بنا دیتا ہے۔

کائنات خداوندی میں جو چاہے کرتا ہے اور اس کے تصرف میں سیاہ و سفید دے دیا جاتا ہے وہ بندہ جو اپنی جان کو اپنی جان نہ جانے ولا املک نفسی (میں تو اپنے آپ کا بھی مالک نہیں ہوں) اس کا مقام اور ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے لا املک الا نفسی و اخی (مجھے اپنی جان اور اپنے بھائی کے علاوہ کسی پر اختیار نہیں) فرما کر اپنا مقام اور بنایا تھا۔

یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے تو اپنی جان عزیز کی ملکیت کو بھی اللہ کی ملکیت ظاہر فرمایا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے صرف اپنی جان اور اپنے بھائی کی جان کو اپنا رکھا باقی ساری چیزوں کو اللہ کے سپرد کر دیا بس یہی ایک لطیف نکتہ ہے جہاں درجات کا تعین ہوتا ہے مقام عبودیت میں دونوں کی شان کے مراتب بھی ایسے ہی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک کو اَلیَومَ اَکمَلتُ لَکُم دِینَکُم (آج ہم نے آپ کا دین مکمل فرما دیا) کی بشارت دی پھر سابقہ انبیاء کے اوصاف بھی آپ کی ذات میں جمع فرما دیا) کی بشارت دی پھر سابقہ انبیاء کے اوصاف بھی آپ کی ذات میں جمع فرما دیئے پھر حضور نے ان تمام ہدایت یافتہ اور ہدایت دہندہ انبیاء کی تصدیق و تائید بھی فرمائی۔ اس طرح آپ تمام انبیاء کے اوصاف و سلوک کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی محبوبیت کے مقام پر پہنچے اور ربوبیت کے تمام الطاف آپ پر مکمل ہوتے گئے شب معراج کو وجود حقیقی نے کمال ہدایت کا انعام بخشا قاب قوسین اور او ادنیٰ کا قرب عنایت فرمایا اوحی الی عبدہ ما اوحی کے انعامات حاصل ہوئے پھر اَتمَمتُ عَلَیکُم نِعمَتِی (ہم نے آپ پر اپنی نعمت پوری کر دی) کا تاج حاصل ہوا۔

ان انعامات خداوندی کی تفصیل ایک حدیث میں بیان کی گئی ہے قیامت کے دن تمام انبیاء نفسی نفسی پکاریں گے اور حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے منہ سے امتی امتی نکلے گا اس کی وجہ یہ ہے کہ حضور نے اپنے نفس کو فنا کر کے اپنے آپ کو محبت الٰہی میں محو کر لیا تھا۔ نعمت خداوندی تو ہر پیغمبر پر وارد ہوئی مگر اللہ کی نعمت کا جو حصہ بچا تھا اس کی تکمیل محبوب خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر کی گئی۔ حضور نے فرمایا۔ انبیاء سابقین کے سامنے میری مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص محل بنائے محل مکمل ہونے کے بعد لوگوں کو

اجازت عام دے دی جائے کہ اسے دیکھیں اور اس میں کوئی کمی ہو تو آگاہ کریں اسی محل میں ایک اینٹ کا خلا موجود پایا جس سے تکمیل محل ہو جاتی ہے۔ یاد رہے وہ اینٹ میری ذات ہے میرے آنے سے قصر نبوت مکمل ہو گیا۔

یاد رہے کہ نفس مرجانے کے بعد فنا فی اللہ کا جو مقام حاصل ہوتا ہے وہ کامل عبدیت کا ہوتا ہے کامل عبدیت حاصل ہونے پر اللہ تعالیٰ پورے اختیار سونپ دیتا ہے پھر اس انعام کے علاوہ اپنے تمام فرشتوں کے ساتھ اپنے اس (عبدہ) خاص پر درود شریف پہنچاتا ہے پھر اہل ایمان کو بھی حکم دیتا ہے کہ وہ بھی اس کے محبوب (عبدہ) پر درود بھیجیں۔ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا میرے لیے اللہ تعالیٰ سے مقام محمود مانگا کرو۔ یہ وہ مقام ہے جہاں سے حضور شفاعت فرمائیں گے اس دعا میں راز یہ ہے کہ حضور محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے لیے کسی قسم کی دعا اللہ تعالیٰ کو بڑی پسند آتی ہے۔

اللہ تعالیٰ حضور کے امتیوں کی دعاؤں سے اپنے محبوب کے درجات بلند کرتا جاتا ہے دوسری طرف دعا کرنے والوں پر اللہ کی رحمتیں نازل ہوتی رہتی ہیں جس طرح حضور پر یہ فرض ہے کہ وہ اللہ کے لیے دعوت اسلام عام کریں اسی طرح اس نعمت کا شکر ادا کرنے کے لیے ہر امتی پر فرض ہے کہ وہ حضور کی بارگاہ میں ہدیہ درود بھیجے جس پیغمبر نے اپنی امت مرحومہ کی خاطر بے پناہ تکالیف برداشت کیں وہ امت کے ناتوان اور ضعیفوں کے لیے ہمیشہ اللہ کا فضل طلب فرماتے رہے اگر میں گلاب کے عطر سے منہ دھولوں حضور کے احسانات کا شکریہ ادا کروں تو حق ادا نہیں ہو سکتا۔

اللہ تعالیٰ نے جن و انسان کو اس لیے پیدا فرمایا تھا کہ وہ اس کی معرفت حال کر سکیں مگر جن و انسان نے غیروں سے تعلقات استوار کر لئے اور اس طرح خدا سے بیگانہ ہوتے گئے انہیں شیطانی وسواس نے اور شہوانی خیالات نے گھیر لیا۔ وہ شیطانی افعال کی گہرائیوں میں گرتے چلے گئے دوسری طرف اللہ کی ذات پاک اور اعلیٰ ہے ہر نفس و عیب سے پاک ہے اندریں حالات گناہوں میں گھرے ہوئے انسانوں سے اس پاک اور اعلیٰ ہستی سے کیا نسبت قائم ہو سکتی ہے۔ فیض دینے والے اور فیض پانے والے میں ایک معنوی

نسبت کو پیدا کیا گیا ہے ہمیں اس نسبت کو برقرار رکھنے یا اس نسبات ادنیٰ و اعلیٰ کو قائم کرنے کے لیے ہمیں کسی ایسے واسطے یا شخصیت کی خدمت محسوس ہوئی جو اس رشتے کو مضبوط کر سکے۔

قرآن پاک میں وَ ابتَغُوا اِلَیہِ الوَسِیلَۃَ (اللہ کی طرف کوئی وسیلہ تلاش کرو) کا حکم ہے چنانچہ ہم ناقص اور خدائے بر تر کے درمیان نبی علیہ السلام کی ذات کریمانہ ہی بہترین وسیلہ ہے ایک عام مثال ہے کہ لکڑی کے ساتھ بوجھل لوہا بھی تیرتا رہتا ہے اسی طرح ہم دامن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کاک وسیلہ پکڑ کر بارگاہ خداوندی میں حاضر ہونے کے قابل ہو سکتے ہیں۔ حضور اکرم جیسا کامل وسیلہ اور دوسرا نہیں ہو سکتا۔ جو خالق اور مخلوق کے درمیان ایک برزخ کا حکم رکھتا ہے آپ شب معراج میں عرش الٰہی کی بلندیوں میں۔ لا مکان کے مقامات میں بھی ہمارے لیے وسیلہ ہیں۔

قرآن پاک میں الرحمٰن علی العرش استوی آیا ہے اللہ کا یہ استوا تو کسی انسان کی عقل و فکر میں نہیں آ سکتا۔ حضور کے بغیر کوئی اس مقام کو نہیں پا سکتا۔ لہٰذا خلق اور خالق کے درمیان کامل ترین وسیلہ تو آپ کی ذات ہی ہو سکتی ہے جس طرح حضور کی ذات مبارک اللہ کے نور سے اور حضور کے نور سے ساری مخلوق پیدا ہوئی ہے اسی طرح آپ کی ذات ہی وسیلہ بن سکتی ہے۔ حضور کی ذات گرامی ایک طرف سے اللہ کی بارگاہ میں موجود ہے دوسری طرف وہ مخلوق میں موجود ہو کر ان کے دکھ درد سے واقف ہے۔

ادھر اللہ سے واصل ادھر مخلوق میں شامل خواص اس برزخ اعلیٰ میں ہے حرف مشدد کا

حضور کی قربت کے لیے بھی ہمیں وسیلے کی ضرورت اور یہ وسیلہ درود و سلام سے بڑھ کر اور کوئی نہیں ہو سکتا اگرچہ درود شریف کے لیے ہم تمام شرائط اور آداب پورے نہیں کر سکتے۔ تاہم جس قدر ممکن ہو ہم درود شریف کو جاری رکھیں۔

حضور سرور کائنات اپنی امت کے روحانی باپ ہیں قرآن پاک میں والدین کا شکریہ ادا کرنا اخلاق عالیہ میں شمار کیا گیا ہے۔ حضور کے احسانات کا شکریہ درود پاک کی صورت میں ادا کر سکتے ہیں حضور ایسے باپ ہیں جن پر لاکھوں والدین قربان کیے جا سکتے ہیں کوئی باپ اپنے بیٹے کو دوزخ کی گہرائیوں سے نکالنے پر قدرت نہیں رکھتا یہ خاصہ تو سرور

دو عالم کا ہی ہے کہ اپنی گناہ گار امت کو دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل کر دیا جائے دنیا کی ساری نعمتیں تو حضور کے صدقے سے ملتی ہیں ایسا باپ ایسا شفیق اور پھر ایسا غمخوار باپ کہاں سے میسر ہے اگر ہم ساری عمر بھی درود پڑھتے رہیں پھر بھی حضور کے احسانات کا شکرانہ ادا کرنے سے قاصر رہیں گے۔ اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے درود و سلام کو شکریہ ادا کرنے کا ذریعہ بنایا ہے تاکہ امت محمدیہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی امت کی طرح گمراہ نہ ہو جائے انہوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا کہنا شروع کر دیا تھا حضور پر درود شریف کی کثرت حضور کی امت کو اس لغزش اور گمراہی سے محفوظ رکھتی ہے۔

ایک سوال اور اس کا جواب

(اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ)

(بے شک اللہ اور اس کے فرشتے اپنے نبی پر درود بھیجتے ہیں) یہاں مقام نبوت کو بلند تر بتایا گیا ہے حالانکہ مقام رسالت نبوت سے بلند تر ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ذات میں اگرچہ رسالت اور نبوت کے دونوں اوصاف موجود ہیں مگر یہاں درود و سلام بھیجنے کے لیے نبی کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔

اس کا جواب علماء دین نے یہی دیا ہے کہ جب مقام نبوت کے لیے اتنا رتبہ اور اتنی عزت ہے تو شان رسالت کے لیے کیا کیا انعامات اور اعزاز نہ ہوں گے حقیقت یہ ہے کہ حضور کے اوصاف کو بیان کرنے کی کسی میں ہمت نہیں ہے اور اللہ کی ذات کے بغیر آپ کے اوصاف کوئی بیان کر بھی نہیں سکتا۔ اس آیہ کریمہ میں حضور کی صفت نبوت کو ہی بیان فرمایا ہے اور آپ کا ظاہری نام یا ذاتی نام استعمال نہیں کیا گیا۔ یصلی علی محمد کہنے کی بجائے علی النبی فرمایا گیا ہے۔ یہ عظمت اور احترام حضور کے شرف و تعظیم کی وجہ سے ہے مگر شان رسالت کے اوصاف بیان کرنے سے اللہ تعالیٰ کی مرضی تھی کہ آپ کے مراتب کو اور بلند فرمائے اس طرح آپ کو عالم علوی۔ سفلی اور سماوی میں مشہور فرما دیا۔ اور سابقین اور متاخرین سلب میں عزت او رشان کو بڑھایا گیا دوسرے انبیاء کرام کو اللہ تعالیٰ ان کے ذاتی ناموں سے یاد فرماتا ہے۔ مگر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے

صفات جمیلہ سے یاد فرمایا گیا ہے۔

نام حضرت کے پہ لاکھ بار درود　　بے عدد و حد بے شمار درود
سب کو پڑھنا خدا نصیب کرے　　دمبدم اور بار بار درود!
کون جانے درود کی قیمت　　ہے عجب درد شاہوار درود

آپ خدا کے حبیب اور ہمارے لیے شافع روز محشر ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی عزت اور عظمت کو بیان فرماتا رہتا ہے جس طرح ہر رعیت کا ایک حاکم ہوتا ہے۔ اسی طرح ہر امت کا ایک نبی بھی ہوتا ہے امت کا داعی اپنی امت کی رعایت کرتا ہے اسی طرح حضور کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی امت کی اصلاح فرمائیں۔ آپ اپنی امت کے ظاہری و باطنی حالات کو درست فرمائیں دونوں جہاں کی مشکلات کا حل تجویز کریں۔ مخلوق الٰہی کو اللہ تعالیٰ کی قربت میں جب دشواری پیدا ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ذات گرامی ہی ایک وسیلہ بنی آپ ہی تمام موجودات کے وجود کی تخلیق کا سبب ہیں۔ ابیت عند ربی آپ کی ہی شان اعلیٰ ہے۔

آپ اول ہادی ہیں اور آخر میں شافع ہیں آپ اپنے خالق کی عنایت کو مخلوق میں تقسیم کرتے جاتے ہیں اور دونوں جہاں میں اللہ کے تمام انعامات کے قاسم ہیں۔ حضور کے بغیر نہ کوئی چیز حاصل ہو سکتی ہے نہ کوئی انعام و اکرام پایا جاتا ہے آپ کے اقوال و امثال کا اتباع ہر طالب کے لیے ضروری ہے صادق محبت کی یہی علامت ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایک بار اپنے ایک صحابی کو فرمایا۔ لو جو کچھ چاہو مجھ سے مانگ لو! اس صحابی کی خواہش کے قربان جائیں عرض کیا حضرت! میں آپ سے کچھ نہیں مانگتا بس آپ کی غلامی مانگتا ہوں میں اس زندگی میں آپ کے قدموں میں رہوں اور دوسری زندگی میں بھی جنت میں آپ کے پاس رہوں۔ حضرت نے پھر فرمایا مانگ لو۔ شرماؤ نہیں! اللہ کے خزانوں میں کوئی کمی نہیں۔ اس صحابی کو بجز محبت رسول کسی چیز کی تمنا نہ تھی دوبارہ عرض کیا حضور میرا دل چاہتا ہے آپ کو دیکھتا ہی رہوں۔

جن لوگوں نے حقیقت محمدیہ کے بحر ناپیدا کنار میں غوطہ زنی کی ہے انہیں حضور کی محبت سے تمام مرادیں حاصل ہوئی ہیں

حضور سے تعلق پیدا کرنے کے دو طریقے

نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے تعلق قائم کرنے کے دو ہی طریقے ہیں ایک تو تعلق صورتی ہے اس کی دو قسمیں بیان کی گئی ہیں پہلی قسم تو یہ ہے کہ آپ کے قول و فعل پر پوری طرح عمل کیا جائے شرع محمدی پر پوری استقامت کی جائے اور اعتقادی طور پر حضور کے افعال و اقوال کا اتباع ایسے ہی کیا جائے جس طرح بزرگان دین کرتے آئے ہیں بعض لوگ حضور کی اتباع کے آسان آسان راستے تلاش کرتے رہتے ہیں وہ ہر طریقہ کار میں آسانی کی رائیں تلاش کرتے رہتے ہیں اور نفس و ہوا کی خواہشات کے پیچھے پھیرتے ہیں۔ ایسے حالات میں کسی مرشد کامل کی تلاش نہایت ضروری ہوتی ہے کیوں کہ شیخ کی راہنمائی کے بغیر کوئی مقام حاصل نہیں ہوتا۔ مرشد کامل علاج کر کے تمام بیماریوں کو دور کرتا ہے انسان کے اندر جیسی بیماری ہو ویسی ہی دوائی تجویز کرتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ابتدائے کار میں اکثر غار میں قیام فرمایا کرتے تھے مگر ایک وقت آیا کہ آپ نے خلوت کو چھوڑ کر جلوت اختیار کی۔ یہ طالب کے لیے ایک راہنمائی ہے کہ وہ مرشد تلاش کر کے اللہ تعالیٰ کی معرفت کا راستہ پائے۔ اگر اللہ تعالیٰ کے راستے کی راہنمائی کرنے والا مرشد مل جائے۔ تو پھر اسے چھوڑنے کی غلطی نہیں کرنی چاہیے اگر آسمانی طوفان تمہیں ذرہ ذرہ کر جائیں پھر بھی مرشد کا ہاتھ دامن سے نہیں چھوڑنا چاہیے پھر یاد رہے کہ مرشد سے کوئی راز پوشیدہ نہیں رکھنا چاہیے تاکہ اس کی نگاہ تمہاری راہنمائی کرتی جائے اور تمہیں قرب الٰہی نصیب ہو جائے۔

اگر خدانخواستہ تمہیں کسی اہل اللہ کا دامن نہیں ملتا پھر بھی اہل اللہ کے طریقے پر گامزن ہونا ضروری ہے غیر اللہ سے دور رہنا چاہیے اللہ کی ذات کو ہر عیب اور نقص سے پاک جانیں اپنے نفس کی خواہشات کے خلاف قدم اٹھائیں اور اپنی زبان قلب اور روح کو ذکر خداوندی سے معمور بنائے رکھیں۔ یہی ایک طریقہ ہے جو تمہاری مشکلات کو دور کر سکتا ہے۔

معنوی

حضور پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے تعلق قائم کرنے کے لیے اوپر صوری قسم کا بیان کیا گیا ہے اسی طرح دوسری قسم معنوی ہے اس سلسلہ میں حضور کی اطاعت میں مستغرق ہونا ہے تاکہ جسم و جان میں ذوق محبت پیدا ہو حضور کی شکل و صورت کو ہمیشہ آنکھوں کے سامنے رکھے اگر حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو خواب میں دیکھا جائے تو اس تصور کو آنکھوں کے سامنے رکھے اگر یہ سعادت اب تک نصیب نہیں ہوئی تو گنبد خضریٰ کے تصور کو سامنے رکھے۔ اگر حضور کی صورت اور روضہ اطہر کا نقشہ بھی تصور میں نہیں ٹھہرتا تو ایک طریقہ یہ ہے کہ آپ کی ذات بابرکات پر ہمیشہ درود و سلام بھیجا جائے اور یوں تصور کیا جائے کہ میں بارگاہ نبوی میں کھڑا ہوں جس طرح نبی پاک کو زندگی میں دیکھو آداب و حیا کو مد نظر رکھنا ضروری ہے ویسے ہی اپنے تصور پر تمام آداب کو بجا لایا جائے۔

یوں محسوس کرنا چاہیے کہ حضور سرور کائنات بھی مجھے اپنی نگاہ شفقت سے دیکھ رہے ہیں میری باتیں سن رہے ہیں اور اپنے تمام اوصاف جمیلہ کے ساتھ نظر رحمت فرما رہے ہیں انا جلیس من ذکرنی (میں اس کے پاس ہوتا ہوں جو میرا ذکر کرتا ہے) یہ اللہ تعالیٰ کے اوصاف میں سے ایک صفت ہے یہی صفت حضور میں پائی جاتی ہے کہ آپ اپنے درود و سلام بھیجنے والے کے ساتھ ہوتے ہیں جس طرح آتشیں شیشہ سورج کی شعاعوں سے متاثر ہو کر سامنے والی چیز کو جلا دیتا ہے اور جس طرح صاف شفاف پانی میں چاند اور سورج کا عکس جھلملاتا ہے اس طرح اگر حضور کی ذات والا پر درود و سلام کثرت سے بھیجا جائے تو آپ کے اثرات درود پڑھنے والے کے دل و دماغ پر جھلملانے لگتے ہیں۔

یوں محسوس کرنا ضروری ہے کہ آپ میرے درود کو سن رہے ہیں اور ادب و حیا کے سارے تقاضوں کو پورا کرنے سے بے پناہ اثرات حاصل ہوتے ہیں۔

غیروں سے مشغول رہنے سے روح مردہ ہو جاتی ہے مگر حضور کے ذکر سے دل و روح زندہ ہوتے ہیں۔

حضور نے فرمایا اکثر کم علی صلوۃ اقربکم۔ جو کثرت سے درود پڑھے گا وہ میرے انتہائی قریب ہوگا۔ چنانچہ درود و سلام کی کثرت سے انسان حضور کی قربت

حاصل کرتا جاتا ہے اور دن بدن حضور کی محبت کے اثرات وارد ہونے لگتے ہیں پھر ایک وقت آتا ہے اور دن بدن حضور کی محبت کے اثرات وارد ہونے لگتے ہیں پھر ایک وقت آتا ہے کہ حضور کے جمال باکمال کے بغیر دل کو صبر و قرار نہیں آتا۔ دل میں ہر وقت تصور رسول رہتا ہے یہ تصور مرشد کامل کی طرح راہنمائی کرتا ہے جب حضور کی قربت نصیب ہوجاتی ہے تو نبی علیہ السلام کے فرمان کے مطابق المرء مع من احب ۔ انسان اس کے ساتھ ہوتا ہے جس سے محبت کرتا ہے حقیقت یہ ہے کہ جس کے ساتھ محبت ہو اسی کے ساتھ حشر بھی ہوتا ہے۔ حضور نے ایک اور مقام پر فرمایا جو شخص دوسرے کے لیے کوئی دعا کرتا ہے تو فرشتے اس کے لیے اللہ کے حضور یہ دعا کرتے ہیں "اے اللہ ! اسے بھی ان نعمتوں سے نواز"۔ اس حدیث کی روشنی میں جب فرشتوں کی دعائیں عام لوگوں کے لیے ثابت ہیں تو پھر جو حضور کے لیے دعا کرے اس کے لیے کتنی خصوصی دعائیں ہوتی ہوں گی۔

حضور نے فرمایا جس مسلمان کے دل میں میرے لیے اس کی اولاد اور مال سے زیادہ محبت نہیں وہ سچا مومن نہیں ہو سکتا اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْن (یعنی نبی کریم مومنوں سے اولیٰ ہیں) قرآن پاک نے بیان فرمایا ہے اس لیے ہر مومن کے لیے حضور کی محبت درجہ اولیٰ رکھتی ہے اگر کسی کے ہاں اولاد اور مال سے محبت رسول زیادہ نہیں ہے تو اسے استغفار کرنا چاہیے اگر حضور کی محبت کا نقش دل میں منقش ہو گیا تو یاد رکھو حشر میں حضور کا ساتھ ہوگا۔ ایک ولی اللہ کا قول ہے کہ حضور کی محبت میرے دل اور روح میں سمائی ہوئی ہے اس کا اثر یہ ہے کہ مجھے میرے رونگٹوں میں بھی اس کی ٹھنڈک محسوس ہوتی ہے میں یوں محسوس کرتا ہوں جس طرح ایک پیاسا سخت پیاس کے عالم میں پانی کی ٹھنڈک پاتا ہے مدارج النبوت جلد دوم دیکھیں۔

دوسری قسم

حضور سرور کائنات سے تعلق پیدا کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ آپ کے احکام کی اتباع سختی سے کی جائے آپ کے قول و فعل پر چل کر تمام امراض روحانی کا خاتمہ کیا جائے حقیقت یہ ہے کہ حضور کی اتباع بے چوں چرا جب تک نہ کی جائے ایمان کی

پختگی نہیں آتی۔ حضور کو دیکھنا یا آپ کی صحبت میں رہنا ہی کافی نہیں بلکہ حضور کے اشارہ ابرو پر اپنی خواہشات کو قربان کر دینا ہی ایمان کی علامت ہے۔ منافقین نے حضور کو بھی دیکھا اور صحبت میں بھی رہے مگر اتباع رسول سے محروم رہے ان کے دل ایمان سے خالی رہے اس زمانے میں بھی حضور کی اتباع کے بغیر منافق لوگ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ڈینگیں مارتے رہتے ہیں مگر حضور کے مقام نبوت اور عظمت سے آشنا رہتے ہیں۔

حضور کی اتباع میں فائدہ جلیلہ

ہمارے تجربات میں یہ بات آئی ہے کہ حضور کی اتباع کرنے والے کا کوئی دینی یا دنیاوی کام نہیں رکتا۔ اجعلت لک صلوت کلہا۔ یا رسول اللہ کیا میں آپ پر ساری رات درود پڑھا کروں ؟ حضرت ابی بن کعب نے ایک دن بارگاہ نبوی میں عرض کی یا رسول اللہ کیا میں ہمیشہ آپ پر درود پڑھا کروں آپ نے فرمایا اگر تم ایسا کر لو تو تمہاری کوئی مشکل نہیں رہے گی"۔

اس سلسلہ میں عملی طور پر بہترین طریق کار یہ ہے کہ سب سے پہلے صاف عقیدے کے ساتھ حضور کی اتباع پر کاربند ہوا جائے آپ کی اتباع میں ہی فیض حاصل ہوگا۔ پھر ان کی زیارت کے لیے اپنے آپ کو یاد کرے۔ ظاہر و باطن کو پاکیزہ بنانے پر توجہ دے۔ لباس و خیالات کو حضور کی منشاء کے مطابق بنائے پھر شیخ کامل کی رہنمائی میں کوچہ محبوب کی راہنمائی حاصل کرے اور اس طرح حضور کی بارگاہ میں رسائی کے لیے ایک وسیلہ اور ذریعہ تلاش کرے مرشد کامل کی نگرانی میں حضور پر درود پاک کی کثرت کرے پھر درود کے آداب و شرائط کو ملحوظ خاطر رکھے اس طرح دل و ایمان سے عمل کرتے ہوئے بارگاہ نبوی میں رسائی حاصل ہو سکتی ہے شیخ کامل نور مصطفوی کا ایک ذریعہ ہے۔ اس وسیلے کے بغیر انوار محمدیہ کی تاب لانا مشکل ہے دل کی گہرائیوں میں تصور حضور رکھا جائے اور حقیقت یہ ہے کہ یہی تصور جہاں کی بادشاہ سے زیادہ سکون اور عزت بخشے گا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ آلِہٖ وَسَلِّم

مندرجہ بالا درود پاک کو ایک ہزار بار پڑھنے سے اللہ کی ایک سو رحمت نازل ہوتی ہے جس سے پڑھنے والے کی ہر حاجت پوری ہوتی ہے اس کے غم و اندوہ ختم ہو جاتے ہیں اور لوگ اس سے محبت کرنے لگتے ہیں آنکھوں میں سرمہ ڈالتے وقت مندرجہ بالا درود پاک پڑھنے سے آنکھیں روشن رہتی ہیں اور تمام بیماریوں سے محفوظ رہتی ہیں۔

اللھم صل علٰی سیدنا محمو علٰی آل سیدنا محمد طب القلوب و دوائھا دعافیۃ الابدان و شفا ئھا نورالابصار و ضیائھا و علٰی آلہ وسلم

حکایت

مجد الدین فیروز آبادی نے اپنی جامع میں اور علامہ فاکہانی رحمتہ اللہ نے "قمر منیر" میں یہ واقعہ درج کیا ہے کہ شیخ موسیٰ نے بتایا تھا کہ ہم ایک قافلے کے ساتھ ایک جہاز میں سوار سفر کر رہے تھے کہ جہاز طوفان کی زد میں آگیا یہ طوفان ایک قہر خداوندی بن کر جہاز کو ہلانے لگا۔ ہم لوگ یقین کر بیٹھے کہ چند لمحوں کے بعد جہاز ڈوب جائے گا اور ہم لقمہ اجل بن جائیں گے کیوں کہ ملاحوں نے بھی یہ سمجھ لیا تھا کہ اتنے تند و تیز طوفان سے کوئی قسمت والا جہاز ہی بچتا ہے۔

شیخ فرماتے ہیں اس عالم افراتفری میں مجھ پر نیند کا غلبہ ہو گیا چند لمحے غنودگی طاری ہوئی میں نے دیکھا کہ ماۂ بطحا حضرت محمد الرسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تشریف لائے اور مجھے حکم دیا کہ تم اور تمہارے ساتھی یہ درود ہزار بار پڑھو میں بیدار ہوا اپنے دوستوں کو جمع کیا وضو کیا اور درود پاک پڑھنا شروع کر دیا۔ ابھی ہم نے تین سو بار درود پاک پڑھا تھا کہ طوفان کا زور کم ہونے لگا آہستہ آہستہ طوفان رک گیا اور تھوڑے ہی وقت میں آسمان صاف ہو گیا اور سمندر کی سطح پر امن ہو گئی اس درود پاک کی برکت سے تمام جہاز والوں کو نجات مل گئی۔

اس درود پاک کا نام تنجی یا تنجینا رکھا گیا اس کے بے پناہ فضائل ہیں اور بزرگان

دین نے بارہا مرتبہ آزمایا ہے جناب شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک شخص نہایت مشکل میں گرفتار ہو گیا اس نے وضو کر کے معطر ہو کر یہ درود پاک پڑھنا شروع کیا تو مشکل حل ہو گئی اس درود پاک کو جو شخص ادب و احترام سے قبلہ رو ہو کر ہر روز تین سو بار پڑھے گا اللہ کے فضل سے اس کی سخت سے سخت مشکل حل ہو جائے گی۔

شرح دلائل الخیرات کے مولف نے لکھا ہے کہ جسے نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی زیارت کا شوق ہو وہ خالص نیت سے یہ درود پڑھے اور بعد از نماز عشاء ایک ہزار بار پورا کرے اور بستر کو معطر کر کے باوضو ہی سو جائے انشاء اللہ تعالیٰ چالیس روز کے اندر اندر ہی زیارت رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہو گی اگر اللہ کرم کرے تو ہو سکتا ہے ایک ہفتے کے اندر اندر ہی زیارت ہو جائے گی۔

حضور کے ایک عاشق صادق حضرت محی الدین رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص اس درود پاک کو صبح و شام کو دس دس بار پڑھے گا تو اس پر اللہ کی رضامندی نازل ہو گی اللہ کے قہر سے نجات ملے گی اللہ تعالیٰ اسے برائیوں سے محفوظ رکھے گا اور اس کے غم و اندوہ مٹ جائیں گے۔ (شفاء القلوب ص ۹۲ سطر ۱۰)

درود شریف پڑھنے کے اوقات و مقامات

شفاء القلوب ص ۲۰۳ سطر ۲ پر تحریر ہے۔

جن اوقات یا مقامات پر درود پڑھنا ضروری ہے ان کو ہم نیچے درج کرتے ہیں۔ قارئین کو درود شریف کے لئے ایسے مقامات و اوقات کو ذہن نشین کر لینا چاہئے۔

۱۔ یہودی اپنے زمانہ اقتدار میں ہفتہ کے روز غلام آزاد کیا کرتے تھے امت رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے لئے ضروری ہے کہ ہفتے کے دن کثرت درود سے درکار ورد کریں۔

۲۔ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ تم ہر کام رومی عیسائیوں کے خلاف کیا کرو۔ وہ اتوار کو اپنے بت خانے میں جا کر پوجا کیا کرتے تھے میری امت کے لوگوں کو چاہئے کہ اتوار کو نماز فجر کے بعد سورج طلوع ہونے تک بیٹھ کر درود شریف پڑھیں دو نفل

ادا کرنے کے بعد تلاوت قرآن کریں۔ پھر سات دفعہ درود پاک پڑھیں اس کلام پاک کا ثواب اپنے لئے والدین کے لئے اور تمام مومنوں کیلئے طلب کریں اگر اسے کوئی حاجت ضروری ہو تو خدا سے طلب کریں انشاء اللہ پوری ہو گی۔

۳۔ پیر کے دن درود شریف پڑھنے کی بے پناہ فضیلت ہے کیوں کہ یہ حضور کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی پیدائش کا دن ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا دستور تھا کہ پیر کے دن روزہ رکھا کرتے جلوگوں کے اعمال اسی دن پیش ہوتے ہیں پیر کے دن مکہ سے مدینہ پاک کو ہجرت کی گئی تھی حجر اسود بروز پیر کعبتہ اللہ میں نصب کیا گیا حضور اسی روز معراج کو گئے اسی روز حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا۔ اسی دن ابو لہب کے عذاب میں رعایت ملتی ہے یہی دن حضور کی پیدائش کا دن ہے اس دن تو ابو لہب نے بھی اظہار مسرت کیا تھا۔

۴۔ بدھ کا دن نافرمان قوموں کے عذاب کا دن ہے یہ نحس دن ہے اگر کوئی شخص اس دن غسل کر کے درود پڑھے گا تو نحوستوں سے محفوظ رہے گا۔

۵۔ جمعرات ایک فضیلت کا دن ہے اس دن ارواح اپنے عزیزوں کی طرف آتی ہیں جو شخص اس دن واصل بحق ہو گا اللہ تعالیٰ اسے عذاب قبر سے بچائے گا اس دن ایک بار درود پڑھنے والے کو اسّی درودوں کا ثواب ملے گا اسّی بار پڑھا جائے تو اسّی سال کا ثواب نصیب ہو گا۔

۶۔ جمعہ کے روز درود پڑھنے کا لامقدار ثواب ہے احادیث میں اس روز کی فضیلت کے پیش نظر درود پاک پڑھنے کی تاکید کی گئی ہے۔ حضرت شافعی فرماتے ہیں جمعہ کی رات شب قدر کی طرح با فضیلت رات ہے اس لئے اس دن کثرت سے درود پڑھنا چاہئے۔

۷۔ سبزہ دیکھ کر درود پڑھنا ضروری ہے۔

۸۔ پھول سونگھتے وقت درود پڑھنا باعث ثواب ہے۔

۹۔ صاف پانی بہتا دیکھ کر درود پڑھنا ضروری ہے۔

۱۰۔ کھلا میدان دیکھ کر درود پڑھنا ضروری ہے۔

۱۱۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا نام لیتے وقت یا سنتے وقت درود پڑھنا

ضروری ہے۔

۱۲۔ نیک سفر یا منزل پر جاتے وقت درود پڑھے۔

۱۳۔ زرعی کھیت دیکھ کر درود پاک پڑھے۔

۱۴۔ دعا کرتے وقت اول و آخر درود پڑھنا چاہئے۔

۱۵۔ معانقہ کرتے وقت۔

۱۶۔ مصافحہ کرتے وقت۔

۱۷۔ قبرستان میں داخل ہوتے وقت۔

۱۸۔ ہر نیک کام کرتے وقت۔

۱۹۔ کوئی وظیفہ پڑھنے سے پہلے یا قرآن پاک کے ختم کے وقت درود پڑھنا ضروری ہے۔

۲۰۔ نہریں جاری ہوتے دیکھ کر دریا دیکھ کر اور چشمے ابلتے دیکھ کر درود پڑھے۔

۱۲۔ باغ میوہ دار پودے دیکھ کر درود پڑھے۔

۲۲۔ بارش برستے وقت۔

۲۴۔ دوپہر کے وقت۔

۲۵۔ عصر کے وقت۔

۲۶۔ مغرب کے وقت اور عشاء کے وقت

۲۷۔ مدینہ طیبہ جاتے وقت

۲۸۔ روضہ منورہ نظر آتے وقت ایسے سفر میں سوائے درود پاک کے کوئی شغل نہ رکھے نجدی ایسے اشغال سے روکتے ہیں مگر عاشقان رسول نجدیوں کی باتوں کی طرف توجہ نہیں دیتے حضور کی بارگاہ میں پہنچ کر کثرت سے درود پڑھے حج سے فارغ ہو کر زیارت روضہ مبارک کے وقت لحہ بہ لحہ درود پڑھا کرے۔

۲۹۔ کسی مجلس میں داخل ہوتے وقت درود پاک پڑھے ورنہ اسے ایسی حسرت ہو گی جو جنت کے داخلہ سے بھی دور نہیں ہو سکے گی۔

۳۰۔ صبح و شام دس دس بار درود پڑھے اس سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

شفاعت نصیب ہو گی۔

۳۱۔ مسجد میں داخل ہوتے وقت۔

۳۲۔ اذان کے بعد درود پڑھے۔ ابوداؤد شریف کی روایت ہے جسے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا ہے اذا سمعتم والموذن فقولوامثل ما یقول ثم صلوا علی فانہ من صل علیٰ صلی اللہ علیہ عشرا" جب تم موذن کو اذان کہتے سنو تو جن کلمات کو وہ ادا کرتا ہے تم بھی کرو پھر مجھ پر درود پڑھو اس طرح جو مجھ پر ایک بار درود پڑھے گا اللہ اس پر دس بار درود بھیجے گا۔

۳۳۔ وضو کرنے کے بعد درود پڑھے۔

۳۴۔ صفا و مروہ پر چڑھتے ہوئے درود پڑھیں یہ روایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مواہب الدنیہ میں موجود ہے۔

۳۵۔ حج کے دوران لبیک کہتے ہوئے۔

۳۶۔ کان میں درد ہو تو درود پڑھیں۔

۳۷۔ کتاب لکھتے وقت جہاں جہاں اسم محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم آئے وہاں درود پڑھنا اور لکھنا ضروری ہے۔

۳۸۔ نماز تشہد میں۔

۳۹۔ نماز جنازہ میں دوسری تکبیر کے بعد۔

۴۰۔ خطبہ نکاح کے دوران۔

۴۱۔ اگر کسی گناہ کا ارتکاب کیا ہو تو بخشش کے لئے درود پاک پڑھے۔

۴۲۔ نیند سے بیدار ہوتے وقت۔

۴۳۔ کسی مصیبت یا تکلیف کے وقت۔

۴۴۔ کسی مسلمان سے ملاقات کرتے وقت۔

۴۵۔ مسجد کے پاس سے گذرتے وقت۔

۴۶۔ گھر آتے وقت۔

۴۷۔ سوتے وقت درود پڑھیں۔

۴۸۔ اگر صدقہ ادا نہ کر سکے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھے۔

۴۹۔ روضہ نبی پاک کی زیارت کے وقت درود پڑھنے کی تاکید حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے ہے یہ حدیث مشکوٰۃ شریف میں موجود ہے۔

جاہل اور بد اعتقاد لوگوں کے معمولات

بعض جاہل صوفی کلمہ پاک کا ذکر کرتے وقت صرف لاالٰہ الا اللہ کہتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں کہتے یہ ذکر کرنا قابل قبول ہے جب تک آواز رسالت نہ ہو ساری عمر اقرار توحید کرتا رہے وظیفہ قبول نہیں ہوتا البتہ چند بار کلمہ توحید کا پہلا حصہ متواتر پڑھ کر محمد رسول اللہ ضرور پڑھتے اللہ تعالیٰ تک رسائی کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دروازہ سے گذرنا ہو گا۔

بعض جاہل فقیر یہ کہتے ہیں کہ محض توحید کے ذکر سے ہی جلدی رسائی ہوتی ہے رسالت کے اقرار سے بہت دیر ہو جاتی ہے یہ عقیدہ کافرانہ اور جاہلانہ ہے یہ جاہل لوگ نہیں جانتے کہ یہ دونوں جملے علیٰحدہ علیٰحدہ خصوصیات کے باوجود ایک کلمہ بناتے ہیں ذاکر کے لئے آواز توحید کے ساتھ ساتھ اقرار رسالت نہایت ضروری ہے جس کے پاس محض توحید ہی ہے وہ عقیدے میں کافی ہے رسالت کے بغیر کوئی مقام حاصل نہیں ہوتا۔

شیطان محض توحیدی تھا اس نے آدم علیہ السلام کی نبوت سے بھی انکار کر دیا تھا وہابی عام طور پر خیال کرتے ہیں کہ محض توحید ہی کافی ہے چنانچہ اسمٰعیل دہلوی نے اپنی کتاب تقویۃ الایمان میں محض توحید کو ہی کافی قرار دیا ہے۔

ایک لطیف سوال

محمد ابن علی مرزوقی رحمتہ اللہ علیہ سے کسی شخص نے سوال کیا حضرت راہ چلتے درود پاک پڑھنا جائز ہے آپ نے فرمایا نہیں اس طرح بے ادبی ہوتی ہے سائل نے مزید کہا کہ حضرت بعض کتابوں میں راستہ میں ذکر کو جائز قرار دیا گیا ہے آپ نے فرمایا یہ درست ہے مگر اس معاملہ میں احتیاط کرنا ضروری ہے کیوں کہ جس جگہ درود پڑھا جاتا ہے

اس کا نقشہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے یعنی فرشتے اسی مقام کو بھی پیش کرتے ہیں جہاں درود پڑھا جاتا ہے چنانچہ یہ جگہ صاف اور پاک ہونی چاہئے۔

امام مالک رضی اللہ عنہ کا معمول تھا کہ آپ جب حدیث پاک بیان کرتے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم گرامی لیتے تو مجلس درس کو پاک معطر اور باادب بنا لیتے ایک بار آپ کی زبان پر ذکر رسول تھا کہ آپ کو ایک بچھو نے سولہ بار ڈنگ مارا مگر آپ کی محویت کا یہ عالم تھا کہ آپ نے قطعاً درود محسوس نہ کی یہ ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت میں محویت۔

مقامات و محل درود خوانی

التذکرہ کے ص ۳۷ سطر ۲ پر تحریر ہے۔

۱۔ نہایت ضروری اور نہایت موکد مقام درود پڑھنے کا نماز کا آخری تشہد ہے اس کی مشروعیت پر تو مسلمان کا اجماع ہے مگر وجوب میں اختلاف ہے چنانچہ ابن مسعود ابن عمر ابو مسعود رضی اللہ عنہم اور شعبی و مقاتل بن حبان و جعفر بن محمد جاور اسحاق بن راہو یہ و امام احمد درود کو واجب بتلاتے ہیں اس مسئلہ میں ایک طویل علمی بحث ہے ہمیں یہ سمجھ لینا چاہئے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم درود شریف کو نماز میں پڑھا کرتے تھے اور ہمیں یہ حکم ہے کہ نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسی پڑھیں یہ حکم نماز کے ہر فعل کو واجب قرار دیتا ہے بجز اس کے کہ جسے دلیل نے خاص کر دیا ہو۔

۲۔ مقامات درود خوانی میں ایک نماز جنازہ ہے جسے دوسری تکبیر کے بعد پڑھتے ہیں۔

۳۔ مقامات درود خوانی میں ایک جگہ خطبات جمعہ و عیدین ہیں اس بارہ میں اختلاف ہے کہ خطبہ صحیح ہونے کے لیے شرط ہے یا نہیں خطبے میں وجوب کی حجت اس آیت سے لی گئی ہے۔ ورفعنا لک ذکرک ابن عباس رضی اللہ عنہ کو کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر کو رفعت دی ہے اس لئے جہاں اللہ کا ذکر ہو گا وہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھی ذکر ہو گا خطبات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم پر درود صحابہ کے نزدیک ایک مشہور و معروف امر تھا۔

۴۔ مقامات درود خوانی میں ایک جگہ موذن کے جواب دینے کے بعد اقامت کا وقت بھی ہے صحیح مسلم میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب تم موذن کو اذان دیتے ہوئے سنو تو جو وہ کہتا ہے وہ تم بھی کہو پھر مجھ پر درود پڑھو کیونکہ جو مجھ پر درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمت بھیجتا ہے۔

یوسف بن اسباط کہتے ہیں کہ جب قدقامت الصلوٰۃ کہی جائے اور کوئی شخص اللھم رب ھذہ الدعوۃ المستمعتہ المستجاب کما صل علٰی محمد و زو جنا من الحور العین نہ پڑھے تو حوران عین کہتی ہیں "تجھ کو ہم سے بے رغبتی کیوں ہے" موذن کی اذان سن کر پانچ سنتیں ہیں تین کا ذکر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے (جو موذن کہے وہ ساتھ ساتھ خود کہنا درود پڑھنا اور وسیلہ کا سوال کرنا) اور چوتھے یہ دعا پڑھنا۔

اشھدان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ و رسولہ رضیت باللہ ربا و بمحمد رسولا و بالاسلام دینا مسلم نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ اذان سن کر کوئی یہ دعا پڑھے گا اس کے گناہ بخشے جائیں گے پانچویں سنت دعا مانگنا ہے سب کے آخیر میں نسائی ابوداؤد نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ایک شخص نے عرض کیا کہ موذن لوگ تو ہم پر فضیلت لے جائیں گے فرمایا وہ جو کہتے ہیں تو بھی کہا کر وہ جب چپ ہو جائے سوال کر عطا کیا جائے گا مسند میں جابر بن عبداللہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اذان کے وقت یہ دعا پڑھتا ہے اللھم رب ھذہ دعوۃ القائمۃ وصلواۃ النافعۃ صلّ علٰی محمد وارض عنہ رضی لا سخطہ بعدہ اس کی دعا قبول کی جاتی ہے مستدرک حاکم میں ابی امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اذان سنتے تو پڑھا کرتے تھے اللھم رب ھذہ الدعوۃ المستجابتہ المستجاب

کما دعوۃ الحق و کلمۃ التقوٰی توفنی علیہا واحینی علیہا وا اجعلنی من صالح اھلھا عملا" یوم القیٰمۃ غرض دن رات میں یہ پچیس سنتیں ہوئیں۔

۵۔ مقامت درود میں سے ایک جگہ دعا کے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود پڑھنا ہے۔ اس کے تین مراتب ہیں :۱۔ اللہ کی حمد کے بعد دعا سے پہلے

۲۔ دعا کے اول اوسط و آخر میں

۳۔ دعا کے اول و آخر میں

پہلی صورت کی دلیل حدیث فضالہ ہے جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جب کوئی دعا مانگنے لگے وہ ابتدا اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا سے کرے پھر نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود پڑھے پھر جو چاہے دعا مانگے۔

ترمذی نے حضرت عبداللہ سے روایت کی ہے کہ میں تو نماز پڑھتا تھا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما تھے جب میں بیٹھ گیا تو میں نے پہلے اللہ کی ثناء کی پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود پڑھا پھر اپنے لئے دعا کی نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا سوال کر عطا کیا جاوے گا۔

عبدالرزاق نے سند کے ساتھ ابن مسعود کا قول نقل کیا ہے کہ جب کوئی شخص اللہ تعالیٰ سے کچھ سوال کرنا چاہئے اسے چاہئے کہ ابتدا حمد و ثنا سے کرے پھر نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود پڑھے پھر سوال کرے ایسا سوال اجابت کے قریب ہوتا ہے شریک نے اپنی سند کے ساتھ بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔

دوسری صورت کی دلیل جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے جسے سند کے ساتھ عبدالرزاق نے بیان کیا ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے مجھے سوار کے پیالہ کی طرح مت بناؤ مجھے وسط دعا اور اس کے اول و آخر میں جگہ دو کہ ہر ایک دعا کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان حجاب ہوتا ہے یہاں تک کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود پڑھا جائے جب درود پڑھا گیا تو پردہ اٹھ جاتا ہے اور دعا قبول کی جاتی ہے اور جب درود نہ پڑھا جائے تو نہیں قبول ہوتی۔

احمد بن علی نے سند کے ساتھ عمرو بن عمرو سے روایت کی ہے کہ میں نے عبداللہ بن بشر سے سنا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایک دعا محجوب ہے جب تک اس کے اول اللہ عزوجل کی ثنا اور درود بر نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم شامل نہ ہوں (ہاں) پھر دعا کرے اس کی دعا قبول ہو گی۔ عمرو بن عمرو جو اس حدیث کو صحابی سے روایت کرتے ہیں یہ احموسی ہیں انہوں نے حضرت عبداللہ بن بشر سے دو حدیثیں روایت کی ہیں ایک تو یہی ہے اور دوسری وہ ہے جسے طبرانی نے معجم کبیر میں روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا جس نے خیر سے شروع کیا اور خیر پر ختم کیا اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے کہ درمیانی گناہوں کو بندہ پر مت لکھو غرض درود برنبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم دعا کے لئے ایسا ہے جیسا نماز کے لئے سورۃ فاتحہ اور یہ جملہ مقامات جن کا شمار ہوا ان سے دعا میں درود کی مشروعیت نکلتی ہے جس سے واضح ہے کہ مفتاح دعا درود شریف ہے جیسا کہ مفتاح نماز وضو ہے۔

تیسری صورت کے متعلق احمد بن احواراعہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو سلیماندرانی سے سنا ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت کا سوال کرنا چاہے اسے چاہئے کہ پہلے درود پڑھے پھر حاجت کا سوال کرے پھر درود ختم کرے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود تو مقبول ہے ہی اور اللہ تعالیٰ کا جو دو کرم اس سے برتر ہے کہ درود کے درمیانی شے کو رد فرمائے گا۔

۶۔ مقامات درود خوانی میں سے ایک مقام مسجد میں داخل ہونے اور باہر نکلنے کا وقت ہے ابن حبان اور ابو خزیمہ نے صحیح میں ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی مسجد میں آئے تو مجھ پر سلام بھیجے اور اللھم افتح لی ابواب رحمتک مسند اور ترمذی اور سنن ابن ماجہ میں حضرت فاطمہ علیہاالسلام سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مسجد میں داخل ہوتے تو اللھم صل علٰی محمد و سلم اللھم اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتک فرماتے اسی طرح مسجد سے نکلتے وقت ضرور رحمتک کی جگہ فضلک بدل دیتے۔

۷۔ مقامات درود خوانی میں سے ایک مقام صفا و مروہ ہے ابن اسحاق نے اپنی کتاب

میں نافع سے روایت کی ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ صفا و مروہ پر تین تکبیریں کہتے پھر لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک و لہ الحمد و ھو علیٰ کل شئی قدیر پڑھتے پھر دعا مانگتی۔ ان کا قیام دعا میں طویل ہوتا ایسا ہی مروہ پر جا کر کرتے۔

۸۔ مقامات درود میں سے ایک مقام اجتماع قوم کے وقت ہے ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور حاکم نے روایت کیا ہے نہیں بیٹھتی کوئی قوم کسی مجلس میں اور پھر متفرق ہوئی کہ اس میں انہوں نے خدا کو نہیں یاد کیا اور اپنے نبی پر درود نہیں بھیجا تو اللہ چاہے ان کو عذاب دے چاہے معاف کر دے۔

۹۔ مقامات درود خوانی میں سے ایک مقام نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کا وقت ہے اس بارہ میں اختلاف ہے کہ جتنی دفعہ نام مبارک لیا جاوے اتنی مرتبہ درود بھیجنا واجب ہے ایک مرتبہ بقیہ مرتبہ مستحب ہے صحیح ابن حبان میں شہید کربلا امام حسین علیہ السلام سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بخیل وہ ہے جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور مجھ پر درود نہ پڑھے اس کو حاکم نے صحیح میں اور نسائی اور ترمذی نے روایت کیا ہے قاسم بن اصبغ نے حسن بصری سے روایت کیا ہے کہ بخل کا مومن کو یہی حصہ بہت ہے کہ میرا ذکر کسی کے سامنے ہو اور درود نہ پڑھے۔ غرض وجوب و عدم وجوب درود شریف پر ایک طویل بحث ہے اختصار کے طور پر یوں سمجھ لینا چاہئے کہ اگر ہر مرتبہ جب نام نامی آئے درود پڑھا جائے تو کیا کہنا ورنہ ایک مرتبہ تو ضرور ہی پڑھنا چاہئے۔

۱۰۔ درود پڑھنے کی ایک جگہ تلبیہ سے فارغ ہونے کے بعد ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لبیک سے فارغ ہو کر مغفرت و رضوان کا سوال کیا کرتے تھے اور جہنم سے اس کی رحمت کی پناہ مانگتے چونکہ درود تو ابع دعا سے ہے اس لئے اس کا پڑھنا بھی مستحب ہے۔

۱۱۔ درود پڑھنے کا ایک وقت استلام حجراسود ہے ابو ذر بروی نے سند کے ساتھ نافع رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ استلام حجر کا ارادہ کرتے تو پڑھا کرتے اللھم ایمانا بک و تصدیقا بکتابک و سنت نبیک صلے اللہ علیہ وسلم ۱۲) بازار یا شرکت دعوت کو جاتے یا کسی جانب نکلتے وقت درود پڑھنا

بھی درود خوانی کے مقامات میں سے ہے ابن حازم نے سند کے ساتھ ابی وائیل سے روایت کی ہے کہ میں نے ہمیشہ یہی دیکھا کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ جب گھوڑے پر سوار ہوتے یا جنازہ کے ساتھ جاتے یا کسی کام کے لئے کھڑے ہوتے تو پہلے حمد و ثنا اللہ کی کرتے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھتے اور دعائیں مانگتے تھے اور جب ایسی جگہ جاتے جو بہت غافل کر دینے والی ہے تو وہاں پر بیٹھ کر ایسا ہی کرتے تھے۔

۱۳۔ رات کو نیند سے اٹھنے کے وقت درود شریف کا پڑھنا مقامات درود خوانی میں سے ہے نسائی نے سنن کبیر میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ دو شخصوں کو دیکھ کر ہنستا اور خوش ہوتا ہے ایک وہ جو دشمن سے عمدہ گھوڑے پر سوار ہو کر لڑے۔ پھر دشمنوں کو بھگا دے اور یہ ثابت قدم رہے۔ ایک وہ جو رات کو ایسے وقت اٹھتا ہے کہ کوئی نہ جانے پھر اچھی طرح وضو کرتا ہے اور اللہ کی تحمید و تمجید بجالاتا ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھتا ہے اور قرآن مجید کھول لیتا ہے اسے دیکھ کر بھی اللہ تعالیٰ ہنستا ہے فرماتا ہے میرے بندے کو دیکھو عبادت میں مشغول ہے اور میرے سوا اسے کوئی نہیں دیکھتا۔

۱۴۔ مقامات درود خوانی میں سے ایک مقام ختم قرآن کے بعد ہے کیونکہ یہ محل دعا کا محل ہے اور ختم قرآن کے بعد دعا کرنا امام احمد نے نص سے ثابت کیا ہے ابو الحارث کی روایت میں ہے کہ انس رضی اللہ عنہ جب قرآن مجید ختم کرتے تو اہل و اولاد کو جمع کر لیتے یوسف بن موسیٰ کی روایت میں ہے کہ ان سے دریافت کیا گیا کہ ایک آدمی قرآن مجید ختم کرتا ہے اور لوگ اس کے پاس اکٹھے ہو کر دعا مانگتے ہیں۔ میں نے عمر کو دیکھا ہے کہ جب قرآن مجید ختم ہوتا تو اب ہی کیا کرتے تھے

۱۵۔ اوقات درود خوانی میں سے ایک یوم جمعہ ہے ابو امامہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم ہر ایک جمعہ کو مجھ پر درود پڑھنے میں بڑھ کر ہو گا وہی منزلت میں مجھ سے نزدیک تر ہو گا بیہقی نے ابو مسعد انصاری سے یہ روایت بھی کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم مجھ پر جمعہ کے دن درود زیادہ پڑھا کرو کیونکہ کوئی شخص ایسا نہیں جو جمعہ کے دن مجھ پر درود پڑھے مگر یہ کہ اس کا درود میرے سامنے کیا جاتا ہے ابن عدی نے سند کے ساتھ حضرت انس سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن

مجھ پر درود زیادہ پڑھا کرو کیونکہ تمہارا درود میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔

۱۶۔ مقامات درود میں سے ایک مقام مجلس سے اٹھنے کا وقت ہے عبدالرحمٰن بن ابی حاتم نے سند کے ساتھ ابن عمر سے بیان کیا ہے کہ میں نے سفیان بن سعید کو اتنی دفعہ کہتے سنا ہے جس کا شمار نہیں کر سکتا کہ جب اٹھنے کا ارادہ کرتے ہو تو کہا کرتے صلی اللہ و ملائکتہ علی محمد و علی انبیاء اللہ و ملائکتہ

۱۷۔ مقامات درود میں سے ایک مسجد کے اوپر نظر پڑنے اور اس کے پاس سے گذرنے کا وقت ہے قاضی اسمٰعیل نے سند کے ساتھ حضرت علی علیہ السلام سے روایت کی ہے فرمایا جب تم مسجد میں کے پاس سے گزرو تو نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر صلوٰۃ و سلام بھیجو۔

۱۸۔ مقامات درود میں سے ایک مقام غم و شداید کے ہجوم و طلب مغفرت کا وقت ہے ترمذی میں ابی بن کعب من ابیہ کی لمبی حدیث ہے جس کے آخر میں ہے کیا میں کروں آپ کے درود کو تمام وقت اپنا۔ فرمایا اس وقت وہ تیرے غم کے لئے کافی ہو گا اور تیرے گناہ بخشائے گا ابن ابی شیبہ نے اس کو مسند میں مختصراً بیان کیا ہے جس کے آخر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے اب اللہ تعالیٰ تجھے کفایت کرے گا اس چیز سے جس نے تجھے غم میں ڈالا ہے امر دنیا سے اور آخرت سے۔

۱۹۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے نام مبارک لکھتے وقت ابو الشیخ نے سند کے ساتھ ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی تحریر میں مجھ پر درود لکھا ہمیشہ ملائکہ اس کے لئے استغفار کرتے رہتے ہیں جب تک اس کتاب میں ہوتا ہے اس باب میں ابوبکر رضی اللہ عنہ و ابن عباس و عائشہ رضی اللہ عنہم کی احادیث ہیں سلیمان بن ربیع نے سند کے ساتھ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی کتاب میں مجھ پر درود لکھا ہمیشہ اس پر رحمت جاری رہتی ہے جب تک میرا نام اس کتاب میں ہے جعفر بن علی الزعفرانی کے طریق سے مروی ہے کہ میں نے اپنے خالو حسن بن محمد کو کہتے سنا ہے کہ میں نے امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا فرمایا اے ابو علی کاش تو دیکھ لے کہ جو صلواۃ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر کتاب میں لکھی تھی وہ ہمارے

آگے کیسی روشن اور نورانی ہو رہی ہے ابوالحسن بن علی میمونی کہتی ہیں کہ میں نے شیخ ابو علی حسن بن عنیہ کو موت کے بعد خواب میں دیکھا ان کے ہاتھ کی انگلیوں پر کوئی چیز سبز یا عفرانی رنگ سے لکھی ہوئی تھی میں نے پوچھا اے استاد میں آپ کی انگلیوں پر ایک ملیح تحریر دیکھتا ہوں یہ کیا ہے۔ کہا اے لڑکے یہ طفیل ہے حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے لکھنے کا خطیب نے سند کے ساتھ ابو سلیمان حرانی سے روایت کی ہے کہ مجھ سے میرے ایک ہمسایہ نے جس کو ابو الفضل کہتے تھی اور جو بہت روزہ رکھنے والا اور بہت نوافل پڑھنے والا تھا بیان اکیا کہ میں حدیث لکھا کرتا تھا اور نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود نہ لکھتا یا نہ پڑھتا میں نے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو خواب میں دیکھا فرمایا جب تو لکھتا ہے یا میرا نام لیتا ہے تو مجھ پر درود کیوں نہیں پڑھتا (یا نہیں لکھتا) اس کے ایک عرصہ بعد مجھے پھر زیارت ہوئی فرمایا میرے پاس تیرے درود پہنچتے ہیں اب جب تو مجھ پر درود پڑھے یا ذکر کرے تو صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم لکھ دیا کر سفیان ثوری رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ صاحب حدیث کو اگر کوئی اور فائدہ سوائے صلوٰۃ برسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے نہ ہو (تو یہی فائدہ بیشل) ہے کیونکہ اس پر رحمت بھیجی جاتی ہے جب تک کتاب میں صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم لکھا ہوا رہتا ہے۔

محمد بن سلیمان کہتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ کو خواب میں دیکھا میں نے پوچھا پیارے باپ خدا تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا کیا کہا مجھے تو بخش دیا میں نے کہا کس بنا پر تو کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود لکھتے رہنے کی وجہ سے۔

ایک محدث کہتے ہیں کہ میرا ایک ہمسایہ تھا وہ مرگیا میں نے اسے خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ کس وجہ سے اس نے کہا کہ حدیث شریف میں جہاں کہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم لکھ دیا کرتا تھا۔

سفیان بن عینیہ نے کہا کہ مجھ سے خلف صاحب خلقان نے روایت کی ہے کہ میرا ایک دوست تھا میرے ساتھ طلب حدیث کیا کرتا تھا وہ مرگیا میں نے اسے خواب میں دیکھا تو اس پر سبز پوشاک تھی دامن کشاں چلتا تھا میں نے کہا کہ کیا تو میرے ساتھ حدیث طلب نہ کیا کرتا تھا اس نے کہا ہاں تب میں نے پوچھا کہ تو اس درجہ تک کیسے پہنچ گیا اس نے کہا

کہ جو ایسی حدیث آتی تھی جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام مبارک ہوتا میں اس کے نیچے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لکھ دیا کرتا۔ اس کے بدلہ یہ ہے جو تم میرے اوپر سبز پوشاک دیکھ رہے ہو۔

عبد اللہ بن حکم کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ کو دیکھا تو پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا فرمایا مجھ پر رحم کیا اور مجھ کو بخش دیا اور مجھ کو بہشت کے لئے یوں آراستہ کیا گیا جس طرح عروس کو آراستہ کیا کرتے ہیں۔ اور میرے اوپر نچھاور کیا جیسے دلہنوں پر نچھاور کیا کرتے ہیں میں نے دریافت کیا آپ اس درجہ تک کس وجہ سے پہنچ گئے کہا کہ مجھ سے ایک کہنے والے نے کہا تھا کہ کتاب رسالت میں جو درود نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر تم نے لکھا ہے یہ اس کا عوض ہے میں نے پوچھا کہ وہ کونسا درود ہے تو فرمایا کہ اس کے یہ الفاظ ہیں وصل اللّٰہ علٰی محمد بعدد ماذکرہ الذاکرون وعددما غفل عن ذکرہ الغافلون۔

عبید اللہ بن عمرو کہتے ہیں کہ میرے ایک بھائی نے جس پر میں کامل اعتماد کرتا ہوں بیان کیا کہ میں نے ایک شخص کو خواب میں دیکھا تو پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا کہا کہ مجھ پر رحم فرمایا اور مجھے بخش دیا میں نے پوچھا کہ کس بنا پر تو اس نے کہا کہ جب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسم مبارک پر پہنچتا تھا تو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ضرور لکھتا تھا۔

اس طرح کے اور بہت سے واقعات اس ضمن میں ہیں اوپر لکھے چند واقعات پر اکتفا کرتا ہوں۔

۲۰۔ مقامات درود خوانی میں سے ایک موقع تبلیغ علم و تذکیر تدریس جو تعلیم کے اول و آخر درود شریف کا پڑھنا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ اس مقام کی زبردست اہمیت ہے جیسا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ ہر ایک بدعت کے ظہور کے وقت جو اسلام میں رونما ہو۔ اللہ کا ایک ولی پیدا ہوتا ہے جو اسلام سے اس بدعت کو دور کرتا ہے اور اس کی علامات میں گفتگو کرتا ہے پس تم ان مواطن کی حضور کو ضروری اور غنیمت سمجھو اور اللہ پر بھروسہ رکھو اور اس بارہ میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ

ارشاد کافی ہے جو آپ نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا تھا و نیز حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے بھی فرمایا تھا کہ اگر اللہ تعالیٰ تمہاری وجہ سے کسی ایک آدمی کو بھی ہدایت نصیب کر دے تو یہ بات تمہارے لئے شتران سرخ سے بہتر ہے۔ نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا یہ ارشاد جس شخص نے میری سنت سے کوئی شے زندہ کی میں اور وہ جنت میں اس طرح ہوں گے اور اپنی دونوں انگلیوں کو ملایا نیز یہ ارشاد جس شخص نے کسی کو ہدایت کی طرف بلایا اور اس نے اس کی پیروی کی تو اس شخص کو اتنا اجر ملے گا کہ گویا کہ اس شخص نے اس پر قیامت تک عمل کیا۔

یہ فضل عظیم ہے اسے عامل اپنے عمل سے کہاں پا سکتا ہے یہ تو اس کا فعل ہے جسے چاہے اسے عطا فرما دی واللہ ذوالفضل العظیم غرض کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی طرف لوگوں کو تبلیغ کرتا ہے اور جسے خداوند عزوجل نے اس مقام پر کھڑا کر دیا ہے اسے لازم ہے کہ اپنے کلام کو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور تمجید کے ساتھ کھولے وحدانیت کا اعتراف کرے اور اس کے حقوق جو بندوں پر ہیں اسے بیان کر دے پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود پڑھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے درود ہی پر اپنا سلسلہ کلام ختم بھی کرے۔

۲۱۔ دن کے اول و آخر درود پڑھنا بھی درود خوانی کے اوقات میں سے ہے طبرانی نے بروایت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے دس دفعہ صبح کے وقت اور دس دفعہ شام کے وقت مجھ پر درود پڑھا قیامت کے دن اسے شفاعت نصیب ہو گی۔

۲۲۔ مقامات درود خوانی میں سے ایک مقام صدور گناہ کے بعد ہے جب اس کے کفارہ کا ارادہ ہو چنانچہ ابن عاصم نے کتاب الصلوٰۃ میں براویت حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ تم مجھ پر درود پڑھا کرو کیونکہ یہ تمہارے لئے کفارہ ہے جو مجھ پر درود پڑھتا ہے خدائے تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے اسی کتاب میں ابو کاہل رضی اللہ عنہ سے حدیث مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابو کاہل جو مجھ پر ہر ایک دن میں تین مرتبہ اور ہر ایک رات میں تین تین

مرتبہ میری محبت اور شوق میں درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اس دن اور رات اس کے گناہ بخش دے۔ پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم مجھ پر درود پڑھا کرو کیونکہ درود تمہارے لئے زکواۃ (ستھرائی اور پاکیزگی) ہے اس حدیث سے واضح ہے کہ درود خواں کے حق کیں درود زکواۃ ہے اور زکواۃ کا نمود برکت و طہارت کے متضمن ہوتی ہے اور پہلی حدیث شریف جس میں درود کو کفارہ فرمایا گیا ہے محو معاصی پر شامل ہے پس ان دونوں حدیثوں سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھنے سے نفس کو رذائل سے طہارت حاصل ہوتی ہے اور کمالات و فضائل میں نمو و زیادت عطا ہوتی ہے اور یہی دو شاخیں ہیں جن پر کمال نفیس راجع ہوتا ہے اس لئے صاف طور پر معلوم ہو گیا کہ نفس کو کمال بجز درود خوانی کے حاصل نہیں ہوتا کیونکہ درود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لوازم محبت میں سے ہے اور درود خوانی اس امر کی علامت ہے کہ بندہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیگر تمام مخلوق پر مقدم اور محبوب رکھتا ہے۔

۲۳۔ اوقات درود خوانی میں ایک وقت تنگی معاش یا کسی حاجت کے پیش آنے کا ہے یا ان کے وقوع کے خوف کا وقت ہو ابو نعیم نے جابر بن سمرہ الوائی سے اور انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر تھے کہ ایک آدمی آیا اور اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے نزدیک تمام اعمال سے قریب تر عمل کیا ہے آپ نے فرمایا کہ راست گفتاری اور ادائے امانت۔ میں نے کہا کہ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کچھ اور فرمایئے تو فرمایا کہ جو شخص کسی قوم کی امامت کرے وہ ہلکی نماز پڑھائے کیونکہ جماعت میں بوڑھے' بیمار' کمزور اور ضرورتوں والے لوگ بھی ہوتے ہیں۔

نوٹ :۔ اس حدیث کی روشنی میں موجودہ دور کے امام صاحبان اپنے عمل کا تجزیہ کر لیں۔

۲۴۔ مقامات درود خوانی میں سے ایک مقام نکاح کا خطبہ ہے۔

۲۵۔ وضو سے فارغ ہو کر درود پڑھنا بھی مقامات درود خوانی میں سے ہے ابو الشیخ نے اپنی کتاب میں سند کے ساتھ ابو وائل سے حضرت عبداللہ کی حدیث روایت کی ہے رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص وضو سے فارغ ہو تو اشھدان لا الٰہ الا اللہ و اشھدان محمدا" عبدہ و رسولہ پڑھے پھر اس کے بعد مجھ پر درود بھیجے جب ایسا کر لے گا تو اس کے لئے رحمت کے دروازے کھولے جاتے ہیں یہ حدیث بہت مشہور ہے اور عمر بن خطاب عقبہ بن عامر ثوبان اور انس رضی اللہ عنہم کے طریق سے بھی ہے لیکن اس کا درود کا ذکر نہیں ہے ابن عاصم نے اپنی کتاب مرفوعا" بیان کیا ہے کہ جو شخص نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہیں پڑھتا اس کا وضو صحیح نہیں۔

۲۶۔ گھر میں داخل ہوتے وقت درود پڑھنا بھی مقامات درود خوانی میں سے ہے اسے حافظ ابو موسیٰ مدینی نے بیان کیا ہے اور اس بارہ میں ابوصالح کی روایت سے سند کے ساتھ سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور فقیر و تنگدستی کی شکایت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تو اپنے گھر میں داخل ہو تو سلام کہہ خواہ اس میں کوئی ہو یا نہ ہو پھر مجھ پر سلام پڑھ پھر ایک بار قل ھو اللہ احد پڑھ اس شخص نے ایسا ہی کیا اللہ تعالیٰ نے اس پر روز کی بہتات فرما دی یہاں تک کہ وہ اپنے ہمسایوں اور رشتہ داروں کی [illegible] کرنے لگا۔

۲۷۔ [illegible] مقام پر ذکر الٰہی کے لئے جمع ہو کر بیٹھیں وہاں درود شریف پڑھنا بھی مقامات درود خوانی سے ہے جیسا کہ حدیث ابوہریرہ میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتوں میں سے کچھ سیر کرنے والے ہیں جب حلقائے ذکر پر پہنچتے ہیں تو ایک دوسرے سے کہتا ہے کہ بیٹھ جاؤ جب یہ دعا مانگیں ہم آمین کہیں گے اور جب درود پڑھیں گے تو ان کے ساتھ ہم بھی درود پڑھیں گے یہاں تک کہ فارغ ہو جائیں۔ پھر ایک فرشتہ دوسرے فرشتہ سے کہتا ہے کیسے خوش نصیب ہیں یہ لوگ کہ اپنے گھروں کو ایسی حالت میں جائیں گے کہ جب کہ ان کے گناہ بخشے جا چکے ہوں گے اس حدیث کی اصل صحیح مسلم میں ہے۔

۲۸۔ جب کوئی شخص کسی چیز کو بھول جائے اور یاد کرنا چاہے تو اس وقت درود شریف

پڑھنا بھی مقامات درود خوانی میں سے ہے ابو موسیٰ مدینی۔

ذکر کیا ہے کہ اس بارہ میں محمد بن مساب المروری کے طریق سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی حدیث مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم کسی چیز کو بھول جاؤ تو مجھ پر درود پڑھو انشاء اللہ وہ یاد آ جائے گی۔

۲۹۔ احتیاج کے وقت درود پڑھنا بھی مقامات درود خوانی میں سے ہے احمد بن موسیٰ نے سند کے ساتھ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص صبح کی نماز کے بعد کلام کرنے سے پہلے سو بار درود شریف پڑھے گا اللہ اس کی سو حاجتیں پوری کرے گا۔ جن میں سے تیس دنیوی اور ستر اخروی ہوں گی اور مغرب کی نماز کے لئے بھی اسی طرح ہے لوگوں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ پر درود کی کیفیت کیا ہے فرمایا اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا صَلُّوْ عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا" اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَیْہِ ۱۰۰ دفعہ طبرانی نے عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان ہے کہ ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ نے فرمایا کہ جس کو اللہ عزوجل سے کچھ حاجت ہو اسے چاہئے کہ سنوار کر وضو کرے اور دو رکعت پڑھے اللہ عزوجل کی ثناء اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود کے بعد یوں کہے

لا الٰہ الا اللہ الحلیم الکریم لا الٰہ الا اللہ سبحان اللہ رب العرش العظیم و الحمد للہ رب العالمین اسئلک موجبات رحمتک وعزائم مغفرتک و الغنیمۃ من کل بر والسلامۃ من کل ذنب لا تدع لی ذنبا الا غفرتہ ولا حاجۃ لک فیھا رضا الا قضیتھا یا ارحم الراحمین۔

۳۰۔ درود خوانی کے اوقات میں سے ایک وقت وہ ہے جب کان بولنے لگے اس کو ابن عاصم نے سند کے ساتھ روایت کیا ہے کہ جب کسی کا کان بولنے لگے تو مجھ پر درود شریف پڑھے۔

۳۱۔ مقامات درود خوانی میں سے ایک مقام فرض نمازوں کے بعد ہے اس بارہ میں یہ

مشہور حکایت ہے جسے ابو موسیٰ مدینی نے عبدالغنی بن سعید کے طریق سے سند کے ساتھ ابوبکر بن عمر سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ میں ابو بکر بن مجاہد کے پاس بیٹھا تھا کہ شبلی آئے ابوبکر کھڑے ہو گئے معانقہ کیا اور پیشانی پر بوسہ دیا میں نے کہا کہ اے میرے سردار آپ شبلی کے ساتھ یہ سلوک کرتے ہیں حالانکہ آپ اور تمام بغداد کے باشندے خیال کرتے ہیں کہ وہ دیوانہ ہے انہوں نے کہا کہ میں اس کے ساتھ وہ ہی کیا جو میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کرتے ہوئے دیکھا ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ جب شبلی سامنے آئے تو آپ کھڑے ہو گئے اور اس کی پیشانی پر بوسہ دیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ شبلی کے ساتھ ایسی عنایت فرماتے ہیں فرمایا یہ نماز کے بعد لقد جاءکم آخر تک پڑھتا ہے اور پھر مجھ پر درود پڑھتا ہے دوسری روایت میں یہ ہے کہ اس نے کوئی فرض نماز نہیں پڑھی لیکن اس کے آخر میں لقد جاءکم تین مرتبہ صلی اللہ علیک یا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پڑھا۔

۳۲۔ مقامات درود خوانی میں سے ایک مقام یہ ہے کہ اگر کسی کے پاس مال نہ ہو تو وہ صدقہ کے بدلے میں درود شریف پڑھے تنگدست کو یہ درود پڑھنا صدقہ کے عوض میں کفایت کرے گا ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسو اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کے پاس صدقہ نہ ہو وہ اپنی دعا میں پڑھے اللھم صل علٰی محمد عبدک و رسولک و صل علی المومنین و المومنات و المسلمین والمسلمات یہی اس کے لئے زکواۃ ہے۔

۳۳۔ سونے کے وقت درود شریف پڑھنا بھی اوقات درود خوانی میں سے ہے ابو الشیخ نے سند کے ساتھ ابو قرصافہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ جو شخص بستر پر لیٹ کر تبارک الذی پڑھے اور کہے اللھم رب الحل و الحرام و رب البلد الحرام بحق کل آیۃ انزلتھا فی شھر رمضان بلغ روح محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منی تحیۃ و سلاما" چار دفعہ اس کو پڑھے تو اللہ تعالیٰ دو فرشتوں کو مقرر فرما دیتا ہے جو

زیارت حرمین کے موقع پر درود و سلام

درود و سلام ص ۹۴ سطر ۴ پر تحریر ہے۔

حرم مدینتہ النبی (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) حاضری کے دوران تو محض عقیدت و ارادت کے جذبات اور درود و سلام کا ہدیہ درکار ہوتا ہے جو بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میں پیش کیا جاتا رہے۔ حرم کعبہ معظمہ میں ہر قدم پر راہنمائی کی ضرورت ہوتی ہے' یہاں کیسے چلنا ہے' یہاں کیا کرنا ہے' یہاں کیا پڑھنا ہے۔ لوگ حج و زیارات میں رہنمائی کے لئے شائع کردہ کتابیں پڑھتے ہیں' دعائیں یاد کرتے ہیں یا وہاں کتاب کھولے دعائیں پڑھتے دکھائی دیتے ہیں۔ میں جب پہلی بار حرمین شریفین کی غرض سے گیا تو کچھ دعائیں مجھے آتی تھیں لیکن دل کہتا تھا' درود و سلام ہی پڑھتے رہنا۔ میں نے دل میں سوچا کہ مکہ مکرمہ میں "اللھم صل علٰی" والا درود و سلام اور مدینہ طیبہ میں "الصلواۃ والسلام علیک یا رسول اللہ" پڑھوں گا۔ وہاں گیا تو یہ التزام بھی نہ رکھ سکا۔ کبھی کعبۃ اللہ میں کوئی دعا پڑھنا شروع کر بھی دیتا تو تھوڑی دیر بعد معلوم ہوتا کہ درود پاک پڑھ رہا ہوں۔ پھر میں نے یہ تردد بھی چھوڑ دیا اور درود و سلام کے مختلف صیغے ہی پڑھتا رہا۔ مزا تو میں بھی لیتا رہا لیکن کبھی کبھی یہ خیال بھی آتا کہ پتہ نہیں' عمرہ قبول بھی ہوا یا نہیں۔ پھر میں نے بعض کتابوں میں یہ واقعہ دیکھا تو مطمئن ہو گیا' اور اب ہر بار ہر قدم پر یہی وظیفہ خدا و ملائکہ زبان پر جاری رہتا ہے۔

واقعہ یہ ہے کہ حضرت سفیان ثوری رحمتہ اللہ علیہ طواف کعبہ میں مشغول تھے کہ ایک شخص کو دیکھا جو اس وقت تک زمین سے قدم نہیں اٹھاتا تھا جب تک حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود نہیں پڑھ لیتا تھا۔ حرم شریف میں دیکھا' طواف کرتے پایا' منیٰ میں' عرفات میں ہر جگہ دیکھا' وہ قدم اٹھاتا ہے تو درود پاک پڑھتا ہے' قدم رکھتا ہے تو اسی وظیفے میں مشغول ہے۔ حضرت سفیان ثوری رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں' میں نے اس سے دریافت کیا کہ تم اللہ کی حمد و ثناء کے بجائے اس کے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود و سلام پڑھ رہے ہو حالانکہ ہر ورد کے لئے اپنا اپنا مقام مقرر ہے۔ اس شخص نے ان کا نام پوچھ کر واقعہ بتایا کہ میں اور میرا والد حج کے لئے نکلے۔ راستے میں والد فوت ہو گیا۔

میں نے دیکھا کہ اس کا چہرہ سیاہ ہو گیا ہے' آنکھیں نیلی اور سر خنزیر (یا گدھے) کے سر کی طرح ہو گیا ہے۔ میں سخت گھبرایا اور مغموم و پریشان ہو کر سر زانوں میں دے کر بیٹھ گیا تو اونگھ آ گئی۔ دیکھا کہ ایک بزرگ نہایت حسین و جمیل اور پاکیزہ صورت تشریف لائے۔ انہوں نے میرے باپ کے چہرے پر سے کپڑا ہٹایا' چہرے پر اپنا ہاتھ پھیرا تو وہ بالکل ٹھیک ہو گیا۔ میں نے ان کا دامن تھام کر عرض کیا کہ آپ کون ہیں جو مجھے اس رنج و غم سے نجات دے رہے ہیں۔ انہوں نے اپنا اسم گرامی بتایا تو معلوم ہوا کہ ہمارے آقا و مولا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ تیرا باپ سود خور تھا' اور بھی بہت سی عادات بد میں گرفتار تھا لیکن اس کے باوجود درود و سلام ضرور پڑھتا تھا۔ اس لئے میں اس کی مدد کو پہنچا ہوں۔ (معارج النبوت جلد ا ص ۳۲۸)

مدارج النبوت میں حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی نور اللہ مرقدہ لکھتے ہیں کہ جب مجھے حضرت شیخ عبدالوہاب متقی رحمتہ اللہ علیہ نے مدینہ طیبہ کے مبارک سفر کے لئے رخصت کیا تو ارشاد فرمایا کہ یاد رکھو' اس سفر میں فرائض کو ادا کرنے کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود و سلام بھیجنے سے بلند تر کوئی عبادت نہیں ہے۔ میں نے درود پاک کی تعداد دریافت کی تو فرمایا' یہاں کوئی تعداد معین نہیں ہے جتنا ہو سکے پڑھو۔ اسی میں رطب اللسان رہو اور اسی رنگ میں رنگے جاؤ۔ (مدارج النبوت جلد ا ص ۵۷۵)

جمعہ اور پیر کو درود بھیجنے کی فضیلت

مشکوٰۃ شریف میں حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' حضور فخر موجودات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا' تمہارے لئے دنوں میں جمعہ کا دن بہترین ہے۔ اسی دن حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش ہوئی اور اسی دن ان کا وصال ہوا۔ اسی دن پہلا صور ہو گا' اسی دن دوسرا صور پھونکے گا۔ پس جمعہ کے دن مجھ پر درود بھیجا کرو۔ (سنن ابوداؤد)

علامہ اسماعیل حقی رحمتہ اللہ علیہ نے یہ حدیث نقل کی ہے کہ جس نے جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات کو مجھ پر درود بھیجا' اللہ تعالیٰ اس کی سو ضرورتیں پوری فرمائے گا۔ ستر آخرت کی' تیس دنیا کی۔ (نسیم الریاض جلد ۳ ص ۵۰۱)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی بھی منقول ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر سو بار (یا اسّی بار) درود شریف بھیجے' اس کے اسی سال کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (آب کوثر ص ۱۵۱)

جمعتہ المبارک کو حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش ہوئی اور اسی دن ان کا وصال ہوا تو میرے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس دن درود بھیجنے کو فضیلت عطا فرما دی ---------- اور' جس دن میرے آقا' کائنات کے آقا و مولا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس دنیائے آب و گل میں تشریف ارزانی فرمائی تھی اور اسی دن اپنے محب و محبوب خالق حقیقی سے جا ملے تھے' اس دن کا کیا مقام ہو گا اور اس دن درود خوانی کی کس قدر فضیلت ہو گی۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' آقا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "پیر کے دن میری ولادت ہوئی تھی اور اسی دن مجھ پر وحی کا نزول ہوا تھا"۔ (صحیح مسلم)

پیر کا یہی شرف بہت بڑا ہے لیکن اسی [illegible] کی نسبت سے پیر کے دن کی خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس دن سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی شادی ہوئی' حضور سید آدم و بنی آدم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حضرت خدیجتہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح بھی پیر کے دن ہوا۔ نزول وحی کے تین برس بعد اعلان

نبوت بھی پیر کے دن ہوا۔ معراج پر اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیر کے دن بلایا' ہجرت مدینہ بھی پیر کو خاص اہمیت حاصل رہی' تحویل قبلہ بھی پیر ہی کا واقعہ ہے' بہت سے غزوے پیر کے دن لڑے گئے یا پیر کو فتح ہوئی۔ صلح حدیبیہ عمرۃ القضا' فتح مکہ' حجتہ الوداع سب پیر ہی کو ہوئے۔ آقا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ہاں مستقل قیام کے لئے پیر ہی کو تشریف لے گئے اور پیر ہی کو وہاں سے اپنے خالق حقیقی کے پاس تشریف لے گئے۔

ان حالات میں ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ہم جمعۃ المبارک کو بھی اور پیر کے دن بھی درود و سلام کی کثرت کریں اور اس طرح خوشنودی خدا و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقصد حاصل کرلیں۔ (درود و سلام ص ۹۹ سطر ۴)

جمعہ کے دن درود کی فضیلت

۱۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے جمعہ کے دن مجھ پر درود پڑھا تو وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے ساتھ عظیم الشان نور ہو گا اگر اس نور کو تمام مخلوق کے درمیان تقسیم کر دیا جائے تو انہیں کفایت دی جائے گی۔ (کنز العمال)

۲۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے جمعہ کے دن مجھ پر سو مرتبہ درود بھیجا تو سو سال کے گناہ اس شخص کے معاف کر دیئے جائیں گے۔ (الدیلمی ابوذرؓ)

۳۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جمعرات کے دن اللہ تعالیٰ آسمان سے فرشتے روانہ کرتا ہے ان کے پاس سونے کے قلم اور چاندی کے کاغذ ہوتے ہیں وہ جمعرات کے دن اور جمعہ کی شب میں جو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھتا ہے اس کا نام لکھ لیتے ہیں۔ (کنز العمال)

حضرت ابوذری رحمتہ اللہ علیہ نے ایک شخص کو خواب میں دیکھا کہ آسمان پر فرشتوں کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہے۔ حضرت نے سبب پوچھا کہ یہ اعزاز کیسے حاصل ہوا۔ اس

شخص نے جواب دیا کہ جب کوئی حدیث لکھنے بیٹھتا اور آقائے نامدار حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام مبارک آتا تو فوراً" درود شریف لکھ لیتا تھا۔ اس وجہ سے خداوند تعالیٰ نے یہ اعزاز بخشا۔

حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجو۔ اس لئے میری امت کا درود ہر جمعہ کے دن میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے لہٰذا جو مجھ پر زیادہ درود پڑھنے والا ہو گا وہ مجھ سے زیادہ قریب ہو گا۔ (امام بیہقی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن اور جمعہ کی شب کو مجھ پر بکثرت درود پڑھو اس لئے کہ جس نے ایک بار درود پڑھا تو اللہ تعالیٰ دس مرتبہ اس پر رحمت نازل کرتا ہے۔ (درود کی برکات ص ۲۷ سطر ۴)

درود شریف میں حضرت ابراہیم خلیل اللہ کا ذکر

شفاء القلوب ص ۹۱ سطر ۴ پر مولانا حلوائی تحریر فرماتے ہیں۔

درود پاک میں کما صلیت علیٰ ابراہیم میں حضرت خلیل اللہ کا ذکر آیا ہے اور درود پاک میں موسیٰ علیہ السلام یا دوسرے انبیاء کا ذکر کیوں نہیں آیا۔ اس کے جواب میں اہل محبت نے بڑے لطیف اشارے فرمائے ہیں وہ کہتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ نے اپنے جلال کی تجلی ڈالی تھی۔ قرآن پاک میں فخر موسیٰ صعقا بیان کیا گیا وہ جلوہ ذات الٰہی سے بے ہوش ہو کر گر پڑے مگر خلیل اللہ پر اللہ تعالیٰ کے خاص جمال کی تجلی پڑی تھی اور یہ تجلی حب اور خلت پر مشتمل تھی اس تجلی سے خلیل اللہ کا رتبہ بہت بلند ہوا۔ اسی طرح اس نسبت جمالی سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت میں اضافہ ہوا۔ دونوں انبیاء بلند مقام پر فائز ہیں۔ مگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رفعت شان خلیل اللہ سے بہت بلند ہوئی آل محمد اور آل خلیل اپنے اپنے مقام پر نہایت بلند رتبہ رکھی ہیں۔ شفاء اور مواہب اللدنیہ میں لکھا ہے کہ آل محمد آل خلیل سے بہرحال بلند رتبہ ہے۔

کیا حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے علاوہ دوسروں پر درود بھیجنا روا ہے؟

درود کی دو قسمیں ہیں ایک درود خاص اور ایک عام خاص درود تو انبیاء کے لئے ہے انبیاء کرام کی شانہ تعظیم تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے فرماتا ہے۔ صاحب مواہب اللدنیہ نے ایسے درود پاک کو انبیاء کے لئے مختص قرار دیا ہے۔ غیر نبی کے اللہ کی رحمت ہی درود خداوندی ہے دوسرے انبیاء کے علاوہ سید المرسلین جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر اللہ تعالیٰ کا اخص الخاص ہے جس سے آپ کی عزت و عظمت میں بے پناہ اضافہ ہوا۔ اب اصطلاحی طور پر ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ صلواۃ تو انبیاء کے لئے ہے اور رحمت غیر انبیاء کے لئے۔

یہاں ایک نکتہ ملاحظہ فرمائیں اللھم کا لغوی معنی یا اللہ ہے جس میں ندا پائی جاتی ہے لیکن اس میں میم کے معانی محمد ہیں اس طرح اللہ کے ذکر کے ساتھ محمد کا ذکر اپنے اپ کیا جا رہا ہے وَرَفَعنَا لَکَ ذِکرَکَ قرآن کی شہادت ہے۔

درود شریف میں حضرت ابراہیم خلیل اللہ سے تشبیہ کی حکمت

حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم امام المرسلین تھے۔ مگر ان کے درود میں سیدنا ابراہیم خلیل اللہ کی تشبیہ میں اہل ایمان نے بہت سی حکمتیں بیان کی ہیں یاد رہے کہ درود پاک میں بھی وہی مراتب ملحوظ خاطر ہیں جو انبیاء کرام کی قدر و شان میں ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا درود ان کی اپنی شان و رفعت تک ہو گا مگر سیدنا محمد رسول اللہ کا سلام ان کے اپنے بلند رتبہ تک پڑھا جائے گا۔ کَمَا صَلَّیتَ کاف تشبیہ اسے درجہ دیا جائے یا درود میں تشبیہ شمار نہیں کرنا چاہئے۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح خلیل اللہ پر درود سارے جہاں میں مشہور ہوا۔ اسی طرح حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر چار دانگ عالم میں درود پاک پڑھا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے جس طرح اپنے خلیل کی شان کے مطابق درود کو عام کیا اسی طرح اپنے حبیب کے رتبہ کے مطابق درود کو شہرت دی جائے گی حقیقت یہ ہے حضور صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کے طفیل ہی مقام ابراہیم کی بلندی کا اعتراف کیا جانے لگا اسی طرح حضور کی آل حضرت خلیل اللہ کی آل سے بلند مرتبت ہے۔

سورۃ آل عمران میں اخذاللہ میثاق النبیین ------ من الشّٰھدین تک حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اور قدر و منزلت کا اعتراف کر لیا گیا ہے آپ تمام رسولوں کے امام اور آسمان نبوت کے چمکتے ہوئے ماہتاب ہیں جبکہ دوسرے انبیاء کی حیثیت آسمانوں کے تاروں کی سی ہے۔

سورۃ نور میں مَثَلُ نُورِہٖ کَمِشکٰوۃٍ کہہ کر اللہ کے نور کو شیشہ دی گئی ہے حالاں کہ اللہ کا نور مشکوٰۃ کی شیشہ سے کہیں بلند ہے۔ یہ تشبیہات محض انسانی عقل کو سمجھانے کے لئے دی جاتی ہیں اِنَّآ اَوحَینَا اِلَیکَ کَمَا اَوحَینَا اِلٰی نُوحٍ (ہم نے آپ کو ایسے ہی وحی کی جیسے حضرت نوح کو کی تھی) اور احسن کما احسن اللہ (تم بھی ایسا ہی احسان کرو جس طرح اللہ احسان کرتا ہے)

یہ تمام تشبیہات عین ذات نہیں ہوتیں صرف وہ کیفیت بیان کر کے تفہیم و تعلیم مقصود ہوتی ہے۔ درود پاک میں بھی حضرت ابراہیم کے درود کو شیشہ الٰہی کی کیفیت بیان کرنا ہے۔

قیامت کے دن مظلومین کے لئے اعمال صالحہ

بعض ایسے اعمال صالح ہیں جو قیامت کے دن مظلوموں کو نہیں دیئے جائیں گے جیسے بیمار پرسی کا ثواب' روزہ داروں کا ثواب' مومن کے حق میں دعا کا اجر' رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کا ثواب' اللہ کی محبت اور درود پاک کا ثواب' یہ وہ سات جزائیں ہیں جو مظلومین کو نہیں دیئے جائیں گے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں قیامت کے دن ہر مظلوم کو ظالم کی نیکیاں دلائی جائیں گی۔ کسی ظالم نے ایک بے بس انسان کو گالیاں دیں' ناحق مارا' ظلم سے مال دبالیا' دغا کیا' دکھ دیا' ناحق بدنام کیا' ان تمام چیزوں کے بدلے ظالم کی نیکیاں چھین کر مظلوم کو دے دی جائیں گی مگر مندرجہ بالا سات نیکیاں ایسے اوقات میں بھی نہیں چھینی جا سکیں گی جب ظالم کے پاس میدان حشر میں کوئی

نیکی نہیں رہے گی تو مظلوم کو اختیار دیا جائے گا کہ وہ اپنے ظلم کا بدلہ لے اس طرح ایک ظالم میدان حشر میں ایک مفلس انسان دکھائی دے گا جس کے پاس کچھ بھی نہیں ہو گا۔

ہاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھنے والا تو مفلس ہو گا نہ اس کا ثواب کسی مظلوم کو منتقل کیا جائے گا۔

درود کا عمل ہر طرح مقبول ہے

ابو شیخ علی کی روایت سنن بیہقی میں بیان کی گئی ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے بتایا کہ ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جن و بشر کی وہ دعائیں جو درود کے بغیر پیش کی جاتی ہیں مجوب رہتی ہیں لہٰذا دعا سے اول و آخر درود پڑھنا نہ بھولئے وہ دعائیں جس میں درود شریف نہ ہو معلق رہتی ہے۔

حضرت ابو سلیمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس دعا کی اول و آخر درود ہوتا ہے وہ جناب الٰہی میں مقبول ہوتی ہے دنیا میں دوسرے نیک اعمال خواہ قبول بارگاہ الٰہی ہوں یا نہ ہوں مگر درود ایک ایسی چیز ہے جو ہر حالت میں مقبول بارگاہ ہوتی ہے۔ قاضی عیاض نے کتاب الشفاء میں لکھا ہے الدعا بین الصلواتین لایرد (دونوں نمازوں کے درمیان کی دعا کبھی رد نہیں ہوتی) اس موضوع پر بہت سی احادیث بیان کی گئی ہیں جسے ہم یہاں طوالت کے خوف سے بیان کرنے سے قاصر ہیں۔

ایک عارف کی کہانی

اک عارف باللہ نے بتایا کہ میں نماز کے دوران ایک بار درود پاک پڑھنا بھول گیا۔ خواب میں مجھے سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی آپ نے پوچھا تم نماز میں مجھے درود بھیجنا بھول گیا تھا۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ثناء الٰہی میں محویت کی وجہ سے درود بھول گیا تھا۔ آپ نے فرمایا تم جانتے نہیں! اللہ تعالیٰ کی کوئی ثناء اس وقت تک مقبول بارگاہ نہیں ہوتی جب تک درود پاک شامل نہ کر لیا جائے۔ اگر کسی شخص کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دوزخ میں رہنے کا حکم ہو تو اسے بھی درود

پاک کی برکات فائدہ پہنچاتی ہیں۔

ابی لہب خدا اور رسول خدا کا بد ترین دشمن تھا مگر پیر کے روز اس کے عذاب میں تخفیف ہوتی ہے اور وہ اپنی انگلی چوستا ہے تو اس سے پانی کی ٹھنڈک حاصل کر لیتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اس نے اپنی زندگی میں جب حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ولادت کی خبر سنی تو خوشی سے جھوم اٹھا اور خوشخبری سنانے والی لونڈی کو آزاد کر دیا جس انگلی کے اشارے سے اس نے لونڈی کو آزادی بخشی اس انگلی سے دوزخ میں بھی راحت ملتی ہے۔

درود پاک کتنا پڑھنا چاہیئے

سنن ابن ماجہ میں حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آقا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا' جو شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے' جو کچھ وہ درود میں کہتا ہے' فرشتے وہی اس پر بھیجتے ہیں' اب انسان کو اختیار ہے کہ مجھ پر درود کم پڑھے یا زیادہ۔ (سنن ابن ماجہ ص ۶۵)

جامع ترمذی میں ہے' حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا' یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں آپ پر کثرت سے درود پڑھتا ہوں' آپ فرمائیں کہ میں اس کام کے لئے کتنا وقت مقرر کر لوں' حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ما شئت (جتنا تم چاہو) میں نے عرضی کیا' چوتھائی وقت؟ فرمایا! ما شئت فان زدت فھو خیر لک (جتنا چاہو لیکن اگر زیادہ کر لو تو تمہارے لئے بہتر ہے) میں نے عرض کیا' نصف وقت؟ فرمایا' تمہاری مرضی مگر اور زیادہ کر لو تو تمہارے لئے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سارا وقت آپ پر درود ہی نہ بھیجا کروں۔ فرمایا ایسا ہو گا تو سب غموں سے آزاد ہو جاؤ گے' تمہارے سب ولولہ دور ہو جائیں گے اور تمہارے سب گناہ ختم ہو کر دیئے جائیں گے۔ (مشکوٰۃ باب الصلواۃ علی النبی)

غور فرمایئے تو یہ حدیث پاک درود و سلام کی اہمیت اور اس کے فضائل و فوائد کے ساتھ ساتھ ہمارے گریبانوں سے متعلق ہے ---------- کہ ہم اپنے گریبانوں میں جھانکیں اور دیکھیں کہ ہم محبت رسول کا نام علیہ الصلواۃ والسلام کے دعوے کرنے والے آقا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام لے کر' سن کر' یا پڑھ کر یا لکھ کر درود و سلام کا ہدیہ بھیجنے میں کسی کوتاہی کے مرتکب تو نہیں ہوتے' اور پھر درود خوانی کی لئے کتنا وقت نکالتے ہیں۔

حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ پہلے ہی کثرت سے درود پڑھتے تھے' پھر بھی ہر بار حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں یہ نوید سنائی کہ اگر اور زیادہ وقت درود خوانی کے لئے مختص کر لو گے تو تمہارے لئے اور بہتر ہو گا۔ پھر ہمہ وقت درود پڑھنے کے عمل کی

پذیرائی جس طرح فرمائی گئی اور جس طرح دنیا اور آخرت کی ہر پریشانی سے نجات کا اعلان فرمایا گیا' ۔۔۔۔۔۔۔۔ خدا کرے ہم اس سے سبق سیکھیں اور ہمار کوئی لمحہ درود خوانی سے محروم نہ رہے۔

مشہور اہل حدیث عالم پروفیسر ابوبکر غزنوی درود شریف ے فوائد و فضائل پر ایک مضمون لکھتے ہیں کہ حضرت شیخ عبدالحق رحمتہ اللہ علیہ کو جب ان کے شیخ عبدالوہاب متقی علیہ الرحمہ نے مدینہ منورہ کی زیارت کے لئے رخصت کیا تو فرمایا' عبدالحق ! اس بات کو سمجھو اور پلے باندھ لو کہ اس سفر میں فرائض ادا کرنے کے بعد سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف سے بہتر کوئی عبادت نہیں ہے۔ اپنے تمام اوقات اسی پر صرف کرنا اور کسی بات میں مشغول نہ ہونا' شیخ عبدالحق نے عرض کیا کہ کوئی تعداد مقرر فرما دیجئے فرمایا بے حد و حساب پڑھو ہر وقت درود تمہاری زبان پر جاری ہو اور اس کے انوار میں ڈوب جاؤ۔ (درود و سلام ص ۷۲ سطر ۴)

درود پاک کون سا پڑھا جائے

اللہ کریم جل شانہ العظیم نے آیہ درود میں مسلمانوں کو حکم دیا ہے کہ وہ اپنے آقا و مولا حضور حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار میں ہدیہ درود بھی پیش کریں اور ہدیہ سلام بھی۔ سلام پیش کرنے کے حکم کے ساتھ تاکید بھی ہے جس کا یہ معنی بھی ہے کہ خوب سلام پیش کرو' یہ بھی ہے کہ یوں سلام پیش کرو جیسے سلام پیش کرنے کا حق ہے۔ اور یہ مطلب بھی ہے کہ تسلیم و رضا کی معیت میں سلام پیش کرو اس طرح درود و سلام دونوں ضروری ہیں۔ چنانچہ کوئی بھی درود جس میں درود کے ساتھ ساتھ سلام کا اہتمام بھی ہو' پڑھا جا سکتا ہے عرف عام میں اس سے مطلوب درود و سلام ہی ہوتا ہے سلام کے بغیر درود پاک بھیجنے سے اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل نہیں ہوتی۔

یعنی ہر وہ درود جس میں صلوٰۃ و سلام کے الفاظ ہوں' پڑھا جائے تو اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل ہو جائے گی۔

درود ابراہیمی

کہا جاتا ہے کہ درود پاک کے تمام صیغوں سے افضل ہے اس درود پاک کے افضل ہونے کے بارے کے بارے میں یہی دلیل نہایت مضبوط ہے کہ سرکار والا تبار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے متعدد احادیث میں اس کی نسبت ارشاد فرمایا ہے یہ درست ہے کہ مختلف احادیث پاک میں درود ابراہیمی کے ۲۱ مختلف صیغے ملتے ہیں۔ بہرحال جو درود پاک ہم نماز میں پڑھتے ہیں اس کے الفاظ بھی آقا و مولا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عطا فرمودہ ہیں لیکن اس درود پاک میں سلام نہیں ہے۔ اور سلام اس لئے نہیں ہے کہ سلام کی تعلیم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو پہلے دی جا چکی تھی۔

آیہ درود پاک کے نزول سے پہلے صحابہ سلام عرض کرنا جانتے تھے اور سلام عرض کیا کرتے تھے' نماز میں بھی' ویسے بھی احادیث کی نو کتابوں (صحیح بخاری) میں پندرہ روایتیں ملتی ہیں جن میں یہ حقیقت بیان کی گئی ہے۔ مفسرین اور محدثین کرام لکھتے ہیں' صحابہ نے عرض کیا' یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سلام تو ہم جانتے ہیں السلام

علیک ایھا النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ صلواۃ کا طریقہ بھی ارشاد فرما دیجئے۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے درود ابراہیمی ارشاد فرما دیا۔

آیہ درود پاک کے واضح حکم کے ساتھ ساتھ ان احادیث مبارکہ سے بھی واضح ہوتا ہے کہ درو ابراہیمی بھی سلام کے بغیر نہیں پڑھنا چاہئے۔ صحابہ کرام پہلے سلام پڑھتے تھے' پھر انہیں درود ابراہیمی تعلیم کیا گیا۔ یہی صورت نماز میں ہوتی ہے پہلے ہم تشہد میں سلام پیش کرتے ہیں' درود ابراہیمی کی باری بعد میں آتی ہے اس لئے درود خوانی کے عمل میں درود ابراہیمی پڑھنا ہو تو ضروری ہے کہ شروع یا آخر میں

السلام علیک ایھا النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ

پڑا جائے۔

پھر'------ درود ابراہیمی کے الفاظ چونکہ آقا و مولا حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے خود ارشاد فرمائے' اس لئے اس میں صرف اسم گرامی "محمد" (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کا اضافہ فرمای ہمارے لئے ضروری ہے کہ اس میں "سیدنا و مولانا" کا اضافہ کر لیں۔

اللھم صل علٰی محمد و علٰی آل محمد کما صلیت علٰی ابراھیم و علٰی آل ابراھیم انک حمید مجید۔ اللھم بارک علٰی محمد و علٰی آل محمد کما بارکت علٰی ابراھیم و علٰی آل ابراھیم انک حمید مجید۔

افضلیت کے لحاظ سے مندرجہ بالا درود شریف ائمہ کے نزدیک سب سے افضل سمجھا جاتا ہے اس کا ثبوت اس سے بھی ملتا ہے کہ یہی درود شریف نماز میں پڑھا جاتا ہے اس کے متعلق مشہور ہے جلیل القدر تابعی عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ (جو اصحاب بیعت رضواں میں سے ہیں) انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ میں تمہیں ایک خاص تحفہ پیش کروں یعنی ایک بیش بہا حدیث سناؤں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے سنی

ہے۔ میں نے عرض کیا مجھے وہ تحفہ ضرور دیجئے انہوں نے بتایا کہ ہم لوگوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے سوال کرتے ہوئے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ تو ہمیں بتا دیا کہ ہم تشہد میں السلام علیک ایھا النبی و رحمتہ اللہ و برکاتہ کہہ کر آپؐ پر سلام بھیجا کریں اب آپ ہمیں یہ بھی بتا دیجئے کہ آپؐ پر صلواۃ کیسے بھیجا کریں۔ آپؐ نے فرمایا یوں کہا کرو اللھم صل ..... تا ..... مجید اسی حدیث کے متعلق بیہقی کی روایت میں یہ بھی مذکور ہے کہ درود کے طریقہ کے بارہ میں یہ سوال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے اس وقت کیا گیا جب سورۃ احزاب کی یہ آیت نازل ہوئی۔ ان اللہ..... تسلیما"

ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں اسی درود شریف کا ذکر تھوڑے سے رد و بدل کے ساتھ ہے۔ اس روایت سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے سکوت فرمایا یہاں تک کہ آپؐ پر وحی نازل ہوئی ان تمام روایتوں سے یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ درود کے یہ الفاظ وحی کے ذریعہ سے تعلیم فرمائے گئے۔

اس درود شریف کا اول و آخر اللھم ..... حمید مجید اس کی تشریح نہایت ہی ایمان افروز ہے اختصار کے ساتھ یہاں درج کیا جاتا ہے بعض ائمہ سلف سے نقل کیا گیا ہے کہ اللھم اللہ تعالیٰ کے تمام اسماء حسنیٰ کے ذریعہ دعا کی جائے شیخ ابن القیم نے جلاءالافہام میں اس پر ایک فاضلانہ بحث کی ہے حمید مجید اللہ تعالیٰ کے دو مبارک نام اس کی تمام صفات جلال و جمال کے آئنہ دار ہیں۔ حمید وہ ہے جس کی ذات میں سارے وہ محاسن و کمالات ہوں جن کی بنا پر وہ ہر ایک کی حمد ستائش کا سزاوار ہو اور مجید وہ ہے جس کو ذاتی جلال و جبروت عظمت و کبریائی بدرجہ کمال حاصل ہو۔ اس بنا پر حمید و مجید کا مطلب یہ ہوا کہ اے اللہ تو تمام صفات جمال و کمال و شان جلال کا جامع ہے اس لئے سیدنا محمدؐ اور آل محمدؐ پر صلواۃ و برکت بھیجنے کی تجھی سے استدعا ہے۔ الغرض اللھم سے درود شریف کا آغاز اور حمید مجید پر اس کا اختتام اپنے اندر بڑی معنویت رکھتا ہے اور ان دونوں کلموں کی اس معنویت کا لحاظ کرنے سے درود شریف کا کیف بے حد بڑھ جاتا ہے باوجود اس درود شریف کے مستند افضلیت کے ورد کے لئے اس کی کوئی خاص تعداد مستند ذریعہ سے میری نظر سے نہیں گذری۔

ایک شخص شمس الدین نامی ایک تعلیم یافتہ نوجوان کی شادی ایک لیڈی ڈاکٹر سے ہوئی شادی کے بعد دونوں بے حد پریشان رہنے لگے اور خصوصاً" شمس الدین تو سخت مشکل میں تھا اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ یہ شادی قائم نہیں رہے گی اس نے خواب میں دیکھا کہ وہ مسجد نبویؐ میں اسی پریشانی کے عالم میں بیٹھا دعا کر رہا ہے کچھ فاصلے پر اس نے مجھے دیکھا کہ میں بھی کچھ پڑھ رہا ہوں اسی پریشانی کے عالم میں اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی اور اس نے زبان حال سے اپنی پریشانی و مصیبت کا اظہار کیا۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری طرف اشارہ کر کے اسے حکم دیا کہ تم ان کے پاس جاؤ چنانچہ وہ دوسرے دن میرے پاس آیا۔ اور یہ خواب بیان کیا میں نے ان دونوں کو دیکھا تو معلوم ہوا کہ اس کی بیوی پر زبردست آسیب تھا۔ اور دونوں پر کسی حاسد نے سحر بھی کر دیا تھا .بفضلہ دونوں کو اس مصیبت سے رہائی ہو گئی میں نے پوچھا کہ تم کونسے درود شریف کا ورد کرتے ہو تو اس نے کہا درود ابراہیمی کا میں نے پوچھا کہ کتنی تعداد میں پڑھتے ہو تو انہوں نے بتایا کہ دو سو مرتبہ۔

برکات درود شریف

درود شریف اپنی ترتیب اور الفاظ کے لحاظ سے ان گنت ہیں مگر بعض درود شریف اپنی اپنی فضیلت اور خصوصیات کے اعتبار سے بہت موثر اور اہم ہیں چند درود شریف ایسے بھی ہیں جنہیں بہت شہرت ہے اور جن کا پڑھنا دینی و دنیوی حاجات اور آخرت کی بھلائی کے لئے بہت ہی نفع بخش ہے ان اوراد شریف کے فضائل پڑھنے کا طریقہ اور فیوض برکات مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) درود ابراہیمی

نماز میں جو درود پاک پڑھا جاتا ہے اس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا نام آتا ہے اس لئے اسے درود ابراہیمی کہا جاتا ہے اس کی وجہ تسمیہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام جب تعمیر بیت اللہ سے فارغ ہوئے تو آپ نے اپنی دعا میں کہا کہ یا اللہ نبی آخر الزماں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت سے جو بوڑھا اس گھر کی طرف منہ کر کے دو رکعتیں پڑھے تو اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما اس پر حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حضرت ہاجرہ، حضرت سارہ، اور حضرت اسحاق نے آمین کہی اس کے بعد حضرت اسماعیل علیہ السلام نے اپنی دعا میں یہ کہا کہ اے اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت سے جو نوجوان اس گھر کی طرف منہ کر کے دو رکعت پڑھے اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما اس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت اسحاق علیہ السلام، بی بی ہاجرہ اور بی بی سارہ نے آمین کہی پھر حضرت اسحاق علیہ السلام نے دعا مانگی یا اللہ نبی آخر الزماں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کا جو ادھیڑ عمر شخص اس گھر کی طرف منہ کر کے دو رکعت پڑھے تو اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما اس پر خاندان کے بقیہ افراد نے آمین کہی اس کے بعد حضرت بی بی سارہ نے دعا مانگی یا اللہ! نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کی جو عورت اس گھر کی طرف منہ کر کے دو رکعت پڑھے اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما اس پر سب نے آمین کہی آخر میں حضرت بی بی ہاجرہ نے یوں دعا کی یا اللہ امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو لڑکی اس گھر کی طرف منہ کر کے دو رکعت

پڑھے اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما اس پر سب نے آمین کہی۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے خاندان کا یہ بیش بہا تحفہ جو امت محمدیہ کے حق میں پیش کیا گیا اس کے بدلے میں امت محمدی کو یہ حکم دیا گیا کہ خاندان ابراہیمی کے حق میں پانچوں نمازوں میں دعا کیا کرو اور اس دعا کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے درود ابراہیمی کی صورت میں بوضاحت بیان فرمایا اس درود پاک سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاندان ابراہیم سے محبت کا اظہار ہوتا ہے اور اسی محبت کی بنا پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ایک بیٹے کا نام ابراہیم رکھا اس کے علاوہ شب معراج میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا تھا کہ اپنی امت کو میرا سلام کہہ دیجئے گا اس سلام کے جواب میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے درود ابراہیمی میں ان پر سلام پیش کیا۔

یہ تمام درود کے صیغوں سے افضل ہے کیوں کہ اس درود کے الفاظ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمودہ ہیں اس لئے اس درود پاک کو نماز کے علاوہ کثرت سے پڑھنا دینی و دنیاوی فیوض و برکات حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے اور اللہ کی رحمت و خوشنودی حاصل ہوتی ہے دنیا کے تمام کاموں میں آسانی پیدا ہو جاتی ہے اور قدم قدم پر اللہ کی مدد شامل حال رہتی ہے حاجات پوری ہو جاتی ہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت ہو جاتی ہے۔ رزق کی تنگی دور ہو جاتی ہے مال و اسباب میں برکت پیدا ہوتی ہے خاتمہ بالایمان ہوتا ہے اس کے علاوہ آخرت کی زندگی سے متعلقہ تمام منازل آسان ہو جاتی ہیں اور اس درود پاک کو معمول سے پڑھنے والا جنت میں جائے گا۔

اس درود پاک کی سند بخاری شریف کی یہ روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے کہا ہے کہ ہم کعب بن عجرہ سے ملے انہوں نے کہا کہ کیا میں تمہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث سناؤں ہم نے کہا فرمایئے تو پھر انہوں نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے التجا کی کہ یا رسو اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ پر درود بھیجنا تو ہم کو معلوم ہو چکا ہے مگر ہم درود کس طرح بھیجیں تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ان الفاظ میں مجھ پر درود بھیجو۔

روایات آل محمد علیہم السلام

فرمایا جناب رسول خدا نے جو مجھ پر ایک بار صلوات بھیجتا ہے خدا اس پر سو بار بھیجتا ہے اور جو سو بار بھیجے خدا اس پر ہزار بار بھیجتا ہے۔ خدا اس کو ہمیشہ کے لئے عذاب نار سے امان دیتا ہے۔

فرمایا آنحضرت نے جو میرے اوپر ایک بار صلواۃ بھیجے گا خدا اس کے اوپر باب عافیت کو وا کرے گا۔ پھر فرمایا جو کوئی میرے اوپر درود بھیجے گا اس کا ذرہ بھر گناہ نہ رہے گا۔

عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ فرمایا حضرت رسول خدا نے بہترین لوگ روز قیامت میں وہ ہوں گے جنہوں نے میرے اوپر بہ کثرت درود بھیجا ہو گا۔

فرمایا حضرت نے یا علی جو تمام دن یا تمام دن رات درود بھیجے مجھ پر' واجب ہے اس کی سفارش کروں۔ اگرچہ وہ اہل کبائر سے ہو۔

انس بن مالک سے مروی ہے کہ حضرت رسولؐ خدا نے فرمایا روز قیامت تم میں سے وہ شخص ہر موقع پر مجھ سے زیادہ قریب ہو گا جس نے دنیا میں کثرت سے مجھ پر صلواۃ بھیجی ہو گی جو مجھ پر جمعہ کے روز یا شب جمعہ سو بار صلواۃ بھیجے گا' خدا اس کے ہر صلواۃ پر ایک فرشتہ مقرر فرمائے گا۔ وہ میری قبر میں اس طرح داخل ہو گا جس طرح تم کسی کے گھر میں ہدیہ لے کر داخل ہوتے ہو اور مجھ کو اس شخص کے نام و نسب سے آگاہ کرے گا جس نے مجھ پر درود بھیجا پس میں اس کا نام و نسب و قبیلہ اپنے ایک صحیفہ میں لکھ لوں گا۔

انس سے مروی ہے کہ حضرت رسول خدا نے فرمایا جو کوئی مجھ پر ایک بار صلواۃ بھیجے گا اس پر ملائکہ ہزار بار بھیجیں گے اور اس پر خدا صلواۃ بھیجے گا اور جس پر خدا صلوات بھیجے گا اس پر آسمان کی تمام مخلوق صلوات بھیجے گی۔

امام رضا علیہ السلام نے فرمایا جو شخص اپنے گناہوں کا کفارہ دینے پر قادر نہ ہو تو اس کو چاہئے کہ کثرت سے محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیجے کہ وہ اس کے گناہوں کو مٹانے والی ہے۔

فرمایا آنحضرت نے جس نے میرا ذکر کیا اور درود نہ بھیجا وہ شقی ہے۔ اور جس نے رمضان کو پایا اور نیکی نہ کی وہ بھی شقی ہے۔ اور جس نے اپنے والدین کو پایا اور ان کے ساتھ نیکی نہ کی

وہ بھی شقی ہے۔

جو شخص محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیجے گا خدا اس کو بمقدار شہیدوں کا اجر عطا فرمائے گا اور گناہوں سے ایسا پاک ہو جائے گا گویا ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔

جو شخص میری امت سے مجھے یاد کرے گا اور میرے اوپر درود بھیجے گا خدا اس کے گناہوں کو بخش دے گا اگرچہ ذرات ریگ سے زیادہ ہوں۔

فرمایا آنحضرت نے جو مجھ پر ایک بار درود بھیجے گا یا اس کو غور سے سنے گا اس کے تین دن کے گناہ نہ دیکھے جائیں گے۔

فرمایا آنحضرت نے جو کوئی سو مرتبہ روز جمعہ مجھ پر درود بھیجے گا خدا اس کے اسی برس کے گناہ معاف کر دے گا۔

انس بن مالک سے مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت نے جو کوئی مجھ پر درود بھیجے گا ایک ہزار بار تو اس کا مقام جنت ہو گا۔

فرمایا آنحضرت نے محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیجنا برابر ہے خدا کے نزدیک تہلیل (لا الہ الا اللہ) و تکبیر (اللہ اکبر) اور تسبیح (سبحان اللہ)

فرمایا آنحضرت نے جو مجھ پر ایک بار درود بھیجے گا خدا روز قیامت اس کے اوپر نیچے داہنے بائیں ایک نور پیدا کر دے گا جو اس کے تمام اعضاء کو نورانی بنا دے گا۔

فرمایا آنحضرت نے جو مجھ پر درود بھول گیا اس نے جنت کی راہ گم کر دی۔

فرمایا آنحضرت نے میرے اوپر درود بھیجنا صراط پر ایک نور پیدا کرے گا اور جس کو صراط پر نور حاصل ہوا وہ اہل نار سے نہ ہو گا۔

عبداللہ بن عوف سے مروی ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا نے بیان کیا کہ مجھ سے جبریل نے اے محمد جو تم پر درود بھیجے گا اس پر ستر ہزار فرشتے درود بھیجیں گے اور وہ اہل جنت سے ہو گا۔

فرمایا آنحضرت نے تمہارا درود میرے اوپر تمہاری دعاؤں کے لئے پروانہ راہداری ہے۔ (یعنی اس کے ذریعے سے تمہاری دعائیں خدا تک پہنچ سکتی ہیں) اور تمہارے رب کی مرضی کا سبب ہے اور تمہارے اعمال کی زکوٰۃ ہے۔

فرمایا حضرت نے کوئی دعا ایسی نہیں ہے جس کے اور آسمان کے درمیان حجاب نہ ہو مگر

درود بھیجا جاتا ہے تو وہ حجاب ہر طرف ہو جاتا ہے اور دعا اوپر داخل ہوتی ہے ورنہ بلند نہیں ہوتی۔

فرمایا حضرت نے جو مجھ پر ایک بار صلواۃ بھیجتا ہے خدا دس نیکیاں اس کے نام لکھتا ہے اور دس گناہ محو کرتا ہے۔

فرمایا حضرت نے جمعہ کو میرے اوپر زیادہ درود بھیجا کرو۔ کیونکہ وہ ایک ایسا دن ہے کہ اس میں اعمال کا ثواب دو چند ملتا ہے اور سوال کرو میرے لئے اللہ سے درجہ اور وسیلہ کا جنت میں لوگوں نے پوچھا درجہ اور وسیلہ کیا ہے۔ فرمایا وہ اعلیٰ درجہ ہے جنت کا جس کو سوائے نبی کوئی نہیں پا سکتا اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ نبی میں ہوں گا۔ (نبی سوال امت کا محتاج نہیں)

فرمایا آنحضرت نے مجھے جبریل نے خبر دی ہے کہ خدا فرماتا ہے جو تم پر درود بھیجے گا میں بھی اس پر درود بھیجوں گا اور جو تم پر سلام بھیجے گا میں بھی اس پر سلام بھیجوں گا۔ یہ سن کر میں نے سجدۂ شکر کیا۔

انس سے مروی ہے کہ فرمایا حضرت نے جو میرے اور میری آل پر درود بھیجے گا میرے حق کی تعظیم کرے گا تو خدا ایک فرشتہ خلق کرے گا جس کا ایک بازو مشرق میں اور دوسرا مغرب میں ہو گا۔ اور اس کے دونوں پاؤں زمین کے اندر ہوں گے اور اس کی گردن عرش کے نیچے ہو گی۔ خدا اس سے کہے گا تو میرے اس بندے پر درود بھیج جیسا کہ اس نے میرے نبی پر درود بھیجا ہے۔ پس وہ قیامت تک اس پر درود بھیجتا رہے گا۔

ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت نے جس نے میرے اوپر صلواۃ کو لکھا ہے جب تک وہ کتاب باقی رہے گی ملائکہ اس پر صلواۃ بھیجتے رہیں گے۔

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا نبی پر صلواۃ بھیجنا گناہوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے پانی آگ کو اور آل نبی پر سلام بھیجنا بہتر ہے غلاموں کے آزاد کرنے سے اور محبت رسول افضل ہے جواہرات سے یا راہ خدا میں تلوار چلانے سے۔

فرمایا حضرت ابو عبداللہ نے جب تم نبی کا ذکر کرو تو صلواۃ بہت زیادہ بھیجا کرو کیونکہ جو کوئی نبی پر ایک بار صلواۃ بھیجے گا خدا اس پر ہزار بار صلواۃ بھیجے گا اور اس کے ساتھ ملائکہ کی ہزار صفتیں صلواۃ بھیجیں گی اور خدا کی کوئی مخلوق باقی نہ رہے گی جو خدا اور ملائکہ کے درود بھیجنے کی وجہ سے صلواۃ نہ بھیجے۔ پس اس کو سوائے جاہل و مغرور کے کوئی ترک نہ کرے گا۔

امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ فرمایا حضرت رسول خدا نے میں روز قیامت میزان کے پاس ہوں گا جس کے گناہ بہ نسبت نیکیوں کے زیادہ ہوں گے میں صلواۃ کو اس کے پلہ حساب میں رکھ کر اسے وزنی کر دوں گا۔

امیر المومنین نے ارشاد فرمایا کہ حضرت رسول خدا نے' اگر آل محمدؐ پر درود نہ پڑھا جائے گا کوئی دعا اجابت کو نہیں پہنچ سکتی۔ آسمان اس کے لئے پردہ بن جائے گا اور اس کی دعا کو روکیں گے۔

ابو عبداللہ علیہ السلام نے صباح بن سبانہ سے فرمایا کہ میں تجھے وہ شے بتاؤں جس سے خدا تیری ذات کو آتش جہنم سے محفوظ رکھے۔ راوی نے کہا یا بن رسول اللہ ضرور ارشاد فرمایئے۔ فرمایا صبح کی نماز کے بعد سو مرتبہ درود بھیجا کر۔

حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے بعض کتب سماوی میں دیکھا ہے کہ جو شخص محمدؐ و آل محمدؐ پر صلواۃ بھیجے گا خدا اس کے لئے حسنات لکھے گا۔

فرمایا حضرت رسول خدا نے جو شخص محمدؐ پر صلواۃ بھیجے گا خدا اس کے لئے حسنات لکھے گا۔

فرمایا حضرت رسول خدا نے جو شخص روز جمعہ مجھ پر سو مرتبہ صلواۃ بھیجے گا خدا اس کی ساٹھ اخروی حاجات پوری کرے گا۔ جو شخص نماز صبح اور مغرب کے لئے صلواۃ بھیجے گا قبل اپنی جگہ سے اٹھنے اور کلام کرنے کے خدا اس کی سو حاجتیں بر لائے گا اسے کہنا چاہئے۔ اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ

ابو جعفر سے مروی ہے کہ میں نے حضرت علی علیہ السلام سے سنا ہے کہ جو کوئی بعد نماز صبح و نماز مغرب قبل کسی سے کلام کرنے یا کسی سے کلام سننے یا کسی جگہ سے قدم اٹھانے کے لئے درود بھیجے گا خدا اس کی سو حاجتوں کو پورا کرے گا۔ ستر دنیوی اور اخروی۔ راوی کہتا ہے میں نے پوچھا صلواۃ اللہ' صلواۃ ملائکہ اور صلواۃ مومنین کے معنی کیا ہیں؟ فرمایا اللہ کی صلواۃ نام ہے رحمت خدا کا اور ملائکہ کی صلواۃ تزکیہ ہے اور مومنین کی صلواۃ ان کی دعا ہے نبی کے لئے جس کسی نے نبی پر صلواۃ بھیجی اس نے آل محمدؐ کو مسرور کیا پھر فرمایا جس نے اس طریقے سے صلواۃ بھیجی۔ اس نے آل محمد کو مسرور کیا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَوَّلِیْنَ وَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ وَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِی الْمُرْسَلِیْنَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ

حضرت ابو عبداللہ سے کسی نے پوچھا کہ افضل اعمال روز جمعہ کیا ہے؟ فرمایا محمدؐ و آل محمدؐ پر تین مرتبہ صلواۃ بھیجنا اور اگر اس سے زائد ہو جائے تو پھر کہنا ہی کیا ہے۔ جو شخص جمعہ کے دن کہے رَبِّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَھلِ بَیتِ مُحَمَّدٍ خدا اس کی دعا کو پورا کرے گا جس میں تین دنیوی ہوں گی اور ستر اخروی۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا شب جمعہ اور روز جمعہ صدقہ دینا ایک ہزار حسنہ کے برابر ہے اور شب جمعہ اور روز جمعہ محمدؐ و آل محمدؐ پر صلوات بھیجنا ہزار حسنہ ہیں۔ جن کی وجہ سے ہزار گناہ ساقط ہوتے ہیں اور ہزار درجات بلند ہوتے ہیں۔ شب جمعہ محمد و آل محمد پر صلوات بھیجنا آسمانوں میں قیامت تک ایک نور پیدا کر دیتا ہے اور ملائکہ سموات اور وہ فرشتہ جو قبر رسول خدا کا محافظ ہے۔ قیامت تک اس کے لئے خدا سے استغفار کریں گے۔

فائدہ صلوات (از مترجم): یہ بات سمجھنا ضروری ہے کہ صلواۃ کا فائدہ کس کی طرف عود کرتا ہے امت کی طرف یا رسول کی طرف۔ اس بات کو تو کوئی ذی عقل تسلیم نہ کرے گا کہ حضرت محمدؐ ایسا نبی اپنی امت کے ارسال ثواب کا محتاج ہو کیونکہ خیر محض اور مرکز خیر میں ان کو لوگوں سے نیکی طلب کرنے کی احتیاج نہیں۔ پس متعین ہوا کہ اس کا تمام تر ثواب امت کی طرف لوٹتا ہے۔ اور صورت اس کی یہ ہے کہ خداوند عالم کریم بالذات ہے جس کو چاہے دے دے اور جتنا چاہے دے دے۔ اس کے خزانہ عامرہ کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا اور یہ بھی مسلم ہے کہ عطا مطابق مراتب و درجات ہوتی ہے۔ جس درجہ کا ہوتا ہے ویسا ہی اس کے ساتھ سلوک کیا جاتا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ ہم ناقص و کم ظرف و کم استعداد لوگ جواد مطلق اور غنی مطلق معبود کے جود و سخا کی قابلیت و استعداد نہیں رکھتے ہم اس کی رحمت واسعہ کے بلا واسطہ قابل نہیں اس کے دریائے رحمت کے مقابل ہماری مثال ایک ادنیٰ کوزہ کی ہے۔

گنجائش بحر در سیو ممکن نیست (جامع الاخبار ص۹۹ سطر۱۲)

بِمُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَ لَا تُعَذِّبْنِی وَ لَا تُخَیِّبْنِی یَوْمَ الْقِیَامِ عَنْ رُؤْیَتِہٖ رَزِّقْنِی صُحْبَتَہٗ وَ تَوَفَّنِی عَلٰی اِمَانَتِہٖ وَ اسْقِنِی مِنْ حَوْضِہٖ مَشْرَبًا رَوِیًّا وَ نَھَلًا وَ لَا ظَاءً اَبَدًا اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ بِمُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ فَعَرِّفْنِی الْجِنَانَ وَجَھَنَّمَ اَللّٰھُمَّ بَلِّغْ مُحَمَّدًا عَنِّیْ تَحِیَّتَہٗ کَثِیْرَۃً وَّ سَلَامًا" اس کے تمام گناہ مٹ گئے خطائیں بخشی گئیں وہ ہمیشہ خوش رہے گا اور دعا مقبول ہو گی اس کا سوال پورا ہو گا اور رزق کشادہ اور دشمن کے مقابل فتح ہو گی۔ یہ صلواۃ اس لئے خیر کا سبب بنے گی اور جنت میں اس کو رفقائے نبی میں بنائے گی۔ اور جو کوئی تین بار شام کو یہی صلواۃ بھیجے گا اس شخص کو اس کے برابر یہ ثواب ملے گا جس نے اپنی تمائی نمازیں یا آدھی نمازیں یا کل نمازیں رسول کے لئے پڑھی ہوں۔

حضرت ابو عبداللہ سے منقول ہے کہ ایک شخص آنحضرت کے پاس آیا اور کہا یا رسول اللہ میں نے اپنی تمائی نمازیں آپ کے ذریعہ سے قرار دیں۔ فرمایا بہتر ہے۔ پھر اس نے کہا نصف قرار دیں فرمایا یہ اس سے افضل ہے اس نے کہا کل قرار دیں۔ فرمایا خدا تیرے مقاصد دینی اور دنیوی پورے کرے گا۔ ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ اس قرار دینے کا کیا مطلب ہے۔ فرمایا علیہ السلام نے کوئی شے پیش خدا اس وقت تک نہیں آتی جب تک محمدؐ و آل محمدؐ پر صلواۃ بھیج کر شروع نہ کیا گیا ہو۔

ایک روز حضرت رسول خدا نے فرمایا علی کیا میں تمہیں کوئی خوشخبری سناؤں۔ عرض کی میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں آپ تو ہمیشہ ہر خیر کے مبشر رہے ہیں۔ ضرور سنایئے۔ فرمایا جبریل نے مجھے خبر دی ہے کہ جو شخص میری امت میں سے مجھ پر اور میرے اہل بیت پر درود بھیجے گا۔ اس کے لئے بابہائے آسمان مفتوح ہو جائیں گے اور اس پر ملائکہ ستر بار درود بھیجیں گے اگر وہ گنہگار ہو گا تو گناہ اس سے دور ہو جائیں گے جیسے خزاں میں درخت سے پتے گرتے ہیں اور خداوند عالم کہے گا خوشا حال تیرا اے میرے بندے اور خوشا حال تمہارا اے میرے ملائکہ تم میرے نبی پر ستر بار صلواۃ بھیجتے ہو اور میں اس پر سات سو بار صلواۃ بھیجتا ہوں اے علی اگر کوئی مجھ پر صلواۃ بھیجے اور میرے اہل بیت کو اس میں شریک نہ کرے تو اس کی صلواۃ اور آسمان کے درمیان ستر پردے پڑ جائیں گے اور خداوند عالم فرمائے گا نہیں ہے نیکی اور اجابت تیرے لئے۔ ملائکہ کو حکم ہو گا کہ جب تک یہ نبی کے ساتھ عترت کو شامل نہ کرے ہرگز اس کی دعا کو بلند نہ کرو وہ دعا ضرور رکی رہے گی تاوقتیکہ میرے اہل بیت کا الحاق نہ کیا جائے۔

موزہ پہنتے وقت درود شریف

بِسمِ اللّٰہِ وَ بِاللّٰہِ وَ الحَمدُ لِلّٰہِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ اَللّٰھُمَّ وَ طِّئ قَدَمَیَّ فِی الدُّنیَا وَ الاٰخِرَۃِ وَ ثَبِّتھُمَا عَلَی الاِیمَانِ وَ لَا تُزِلِ لَھُمَا یَومَ زُلزِلَتِ الاَقدَامُ اَللّٰھُمَّ وَ قِنِی مِن جَمِیعِ الاٰفَاتِ وَ العَاھَاتِ وَ مِنَ الاَذٰی (تہذیب الاسلام ص۳۱)

سرمہ لگاتے وقت درود شریف

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسئَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ اَن تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ اَن تَجعَلَ النُّورَ فِی بَصَرِی وَ البَصِیرَۃَ فِی دِینِی وَ الیَقِینَ فِی قَلبِی وَ الاِخلَاصَ فِی عَمَلِی وَ السَّلَامَۃَ فِی نَفسِی وَ السَّعَۃَ فِی رِزقِی وَ الشُّکرَ لَکَ اَبَدًا مَّا اَبقَیتَنِی (تہذیب الاسلام ص۵۱ سطر۸)

آئینہ دیکھتے وقت درود شریف

اَلحَمدُ لِلّٰہِ الَّذِی اَحسَنَ وَ اَکمَلَ خِلقِی وَ حَسَّنَ خِلقِی وَ خَلقَتِی خَلقًا سَوِیًّا وَّ لَم یَجعَلنِی جَافًّا شَقِیًّا اَلحَمدُ لِلّٰہِ الَّذِی زَیَّنَ مَا بَانَ مِن غَیرِی اَللّٰھُمَّ کَمَا اَحسَنتَ خَلقِی فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ حَسِّن خُلقِی وَ تَمِّم نِعمَتَکَ عَلَیَّ وَ زَیِّنِّی فِی عُیُونِ خَلقِکَ وَ حَبِّبنِی فِی عُیُونِ بَرِیَّتِکَ وَ ارزُقنِی القَبُولَ وَ المَھَابَۃَ وَ الوَجَاھَۃَ وَ الرَّحمَۃَ یَا اَرحَمَ الرَّاحِمِینَ (تہذیب الاسلام ص۵۳ سطر۱)

کھانا کھاتے وقت درود شریف

اَللّٰھُمَّ ھٰذَا مِنکَ وَ بِمُحَمَّدٍ رَسُولِکَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَ اٰلِہٖ اَللّٰھُمَّ لَکَ الحَمدُ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ (تہذیب الاسلام ص۸۰ سطر۷)

پانی پیتے وقت درود شریف

صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَی الحُسَینِ وَ اَھلِ بَیتِہٖ وَ اَصحَابِہٖ وَ لَعنَۃُ اللّٰہِ عَلٰی قَتَلَۃِ الحُسَینِ وَ اَعدَائِہٖ

(تہذیب الاسلام ص۱۲۶ سطر۱۹)

نکاح پڑھتے وقت درود شریف

اَلحَمدُ لِلّٰہِ اقرارا" بِنعمَتِہٖ وَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اِخلَاصا" لِوَاحدَانِیَّتِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ بَرِیَّتِہٖ وَ عَلَی الاَصفِیَاءِ مِن عِترَتِہٖ اَمَّا بَعدُ فَقَد کَانَ مِن فَضلِ اللّٰہِ عَلَی الاَنَامِ اَن اَغنَاھُم بِالحَلَالِ عَنِ الحَرَامِ فَقَالَ سُبحَانَہٗ وَ انکِحُوا الاَیَامٰی مِنکُم وَالصّٰلِحِینَ مِن عِبَادِکُم وَ اِمَائِکُم اِن یَّکُونُوا فُقَرَاءَ یُغنِھِمُ اللّٰہُ مِن فَضلِہٖ وَ اللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیمٌ" (تہذیب الاسلام ص۱۲۸ سطر۶)

پھول سونگھتے وقت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ (تہذیب الاسلام ص۲۰۵ سطر۲)

غسل جمعہ کے وقت

اَشھَدُ اَن لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحدَہٗ لَا شَرِیکَ لَہٗ وَ اَشھَدُ اَنَّ مُحَمَّدا" عَبدُہٗ وَ رَسُولُہٗ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ اجعَلنِی مِنَ التَّوَّابِینَ وَ اجعَلنِی مِنَ المُتَطَھِّرِینَ (تہذیب الاسلام ص۲۲۱)

امام جعفر صادق سے منقول سوتے وقت کی دعا کہ جس میں محمد و آل محمد پر درود پڑھا گیا۔ (تہذیب الاسلام ص۲۳۳ سطر۹)

مردہ دیکھتے وقت

جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا سے منقول ہے کہ جو آدمی مردے کو خواب میں دیکھنا چاہے وہ داہنی کروٹ لیٹ کر یہ دعا پڑھے۔

اور اس دعا میں بھی محمد و آل محمد پر درود پڑھا گیا ہے۔ (حوالہ تہذیب الاسلام ص۲۴۲ سطر۲)

منہ کے درد کی دعا میں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اِسْمِہٖ دَاءٌ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّۃِ لَا یَضُرُّ مَعَھَا شَیْءٌ قُدُّوْسًا قُدُّوْسًا قُدُّوْسًا بِاسْمِکَ یَا رَبِّ الطَّاہِرِ الْمُقَدَّسِ الْمُبَارَکِ الَّذِیْ مَنْ سَئَلَکَ بِہٖ وَ مَنْ دَعَاکَ بِہٖ اَجَبْتَہٗ اَسْئَلُکَ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ وَ اَھْلِ بَیْتِہٖ وَ اَنْ تُعَافِیَنِیْ مِمَّا اَجِدُ فِیْ فَمِیْ وَ فِیْ رَأْسِیْ وَ سَمْعِیْ وَ فِیْ بَصَرِیْ وَ فِیْ بَطْنِیْ وَ فِیْ ظَھْرِیْ وَ یَدَیَّ وَ فِیْ رِجْلِیْ وَ فِیْ جَمِیْعِ جَوَارِحِیْ کُلِّھَا (تہذیب الاسلام ص ۳۰۳ سطر ۹)

دعا برائے زخم بدن میں

یَا وَاحِدُ یَا فَرْدُ یَا کَرِیْمُ یَا حَنَّانُ یَا قَرِیْبُ یَا مُجِیْبُ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ کَشِفْ مَا بِیْ مِنْ مَرَضٍ وَ اَلْبِسْنِی الْعَافِیَۃَ الشَّافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَۃِ وَ مُنَّ عَلَیَّ بِتَمَامِ النِّعْمَۃِ وَ اذْھِبْ مَا بِیْ فَقَدْ اٰذَانِیْ وَ غَمَّنِیْ (تہذیب الاسلام، ص ۳۱۱ سطر ۸)

دعا برائے سفید داغ

یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا رَحِیْمُ یَا رَحِیْمُ یَا رَحِیْمُ یَا وَاحِدُ یَا وَاحِدُ یَا وَاحِدُ یَا اَحَدُ یَا اَحَدُ یَا اَحَدُ یَا صَمَدُ یَا صَمَدُ یَا صَمَدُ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یَا اَقْدَرَ الْقَادِرِیْنَ یَا اَقْدَرَ الْقَادِرِیْنَ یَا اَقْدَرَ الْقَادِرِیْنَ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ یَا سَامِعَ الدَّعَوَاتِ یَا مُنْزِلَ الْبَرَکَاتِ یَا مُعْطِیَ الْخَیْرَاتِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ اَعْطِنِیْ خَیْرَ الدُّنْیَا وَ خَیْرَ الْاٰخِرَۃِ وَ اصْرِفْ عَنِّیْ شَرَّ الدُّنْیَا وَ شَرَّ الْاٰخِرَۃِ وَ اذْھِبْ مَا بِیْ فَقَدْ غَاظَنِیَ الْاَمْرُ وَ احْذَنِیْ (تہذیب الاسلام ص ۳۱۳ سطر ۱۲)

دعا برائے دفع البواسیر میں

یَا جَوَادُ یَا مَاجِدُ یَا رَحِیْمُ یَا قَرِیْبُ یَا مُجِیْبُ یَا بَارِئُ یَا رَاحِمُ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَ اَرِدْ دَعْلٰی نِعْمَتِکَ وَ اکْفِنِیْ اَمْرَ وَجِھِی (تہذیب الاسلام ص ۳۲۷ سطر ۱۲)

دعا برائے وسوسہ میں

بِسْمِ اللّٰہِ وَ بِاللّٰہِ وَ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اَللّٰھُمَّ امْسَحْ عَنِّیْ مَا اَجِدُ (تہذیب الاسلام ص ۳۳۴ سطر ۳)

بچھو سے ڈرنے کی دعا میں

اَللّٰھُمَّ یَا رَبِّ سَلِّمْ وَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ عَجِّلْ فَرَجَھُمْ وَ سَلِّمْنَا مِنْ شَرِّ کُلِّ ذِیْ شَرٍّ (تہذیب الاسلام ص ۳۳۷ سطر ۱۵)

دعا برائے رفع وسوسہ شیطان میں

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ یَا مُذَکِّرَ الْخَیْرِ وَ فَاعِلَہٗ وَ الْاٰمِرَ بِہٖ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ تُذَکِّرَنِیْ اِنْسَانِیَہُ الشَّیْطَانُ (تہذیب الاسلام ص ۳۳۹ سطر ۳)

دعا برائے گمشدگی مال و جانور میں

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ اِلٰہُ مَنْ فِی السَّمَآءِ وَ اِلٰہُ مَنْ فِی الْاَرْضِ وَ عَدْلٌ فِیْھِمَا وَ اَنْتَ الْھَادِیْ مِنَ الضَّلَالَۃِ وَ تَرُدُّ الضَّالَّۃَ فَرُدَّ عَلَیَّ ضَالَّتِیْ فَاِنَّھَا مِنْ رِزْقِکَ وَ عَطِیَّتِکَ اَللّٰھُمَّ لَا تَفْتِنْ بِھَا مُسْلِمًا وَ لَا تَغْنِ بِھَا کَافِرًا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَ رَسُوْلِکَ وَ اَھْلِ بَیْتِہٖ (تہذیب الاسلام ص ۳۴۱ سطر ۶)

دعا برائے گمشدہ میں

اَللّٰھُمَّ رَادَّ الضَّالَّۃِ وَ الْھَادِیْ مِنَ الضَّلَالَۃِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ احْفَظْ عَلَیَّ ضَالَّتِیْ وَ اَرْدُھَا اِلَیَّ سَالِمَۃً یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ فَاِنَّھَا مِنْ فَضْلِکَ وَ عَطَائِکَ یَا عِبَادَ اللّٰہِ فِی الْاَرْضِ وَ یَا سَارَۃَ اللّٰہِ فِی الْاَرْضِ رُدُّوْا عَلَیَّ ضَالَّتِیْ فَاِنَّھَا مِنَ اللّٰہِ وَ عَطَائِہٖ (تہذیب الاسلام ص ۳۴۲ سطر ۱)

خاک شفا اٹھاتے وقت

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسئَلُکَ بِحَقِّ المَلَکِ الَّذِی قَبَضَھَا وَ اَسئَلُکَ بِحَقِّ النَّبِیِّ الَّذِی خَزَنَھَا وَ اَسئَلُکَ بِحَقِّ الوَصِیِّ الَّذِی فِیھَا اَن تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَن تَجعَلَ شِفَاءً مِن کُلِّ دَاءٍ وَ اَمَانًا مِن کُلِّ خَوفٍ وَ حِفظًا مِن کُلِّ سُوءٍ (تہذیب الاسلام ص۳۴۶ سطر۶)

خاک شفا کھاتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہئے

بِسمِ اللّٰہِ وَ بِاللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اجعَلھَا رِزقًا وَّ اسعًا وَّ عِلمًا نَافِعًا وَّ شِفَاءً مِن کُلِّ دَاءٍ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیءٍ قَدِیرٌ اَللّٰھُمَّ رَبَّ التُّربَۃِ المُبَارَکَۃِ وَ رَبَّ الوَصِیِّ الَّذِی وَ ارَتہٗ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ اجعَل ھٰذَا لِطِّینَ شِفَاءً مِن کُلِّ دَاءٍ وَ اَمَانًا مِن کُلِّ خَوفٍ (تہذیب الاسلام ص۳۴۷ سطر۶)

غسل میت دیتے وقت

اَللّٰھُمَّ اِنِّی سَلَکتُ حُبَّ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیھِم فِی بَطنِہٖ فَاسلُک بِہٖ سَبِیلَ رَحمَتِکَ (تہذیب الاسلام ص۳۲۵ سطر۱۹)

چھینک آتے وقت

اَلحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العَالَمِینَ وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ رَغمَ لِلّٰہِ اَنفِی رَغمًا دَاخِرًا صَاغِرًا غَیرَ مُستَنکِفٍ وَّ لَا مُستَحسِرٍ (تہذیب الاسلام ص۳۵۱ سطر۱۰)

گھر سے باہر نکلتے وقت

بِسمِ اللّٰہِ تَوَکَّلتُ عَلَی اللّٰہِ مَا شَاءَ اللّٰہُ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسئَلُکَ خَیرَ مَا فَرَجتَ لَہٗ وَ اَعُوذُ بِکَ مِن شَرِّ مَا خَرَجتَ عَلَیہِ اَللّٰھُمَّ اَوسِع عَلَیَّ مِن فَضلِکَ وَ اتمِم عَلَیَّ نِعمَتَکَ وَ استَعمِلنِی فِی طَاعَتِکَ وَ اجعَلنِی رَاغِبًا فِیمَا عِندَکَ وَ تَوَفَّنِی فِی سَبِیلِکَ وَ عَلٰی

بِلُتَیکَ وَ بِلُتِ رَسُولِکَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَ اٰلِہٖ (تہذیب الاسلام ص ۴۹۴ سطر ۱۳)

سوار ہوتے وقت

اَلحَمدُ لِلّٰہِ الَّذِی ھَدَانَا لِلاِسلَامِ وَ عَلَّمَنَا القُراٰنَ وَ مَنَّ عَلَینَا بِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَ اٰلِہٖ وَ الحَمدُ لِلّٰہِ الَّذِی سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَ مَا کُنَّا لَہٗ مُقرِنِینَ وَ اِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنقَلِبُونَ اَلحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العَالَمِین (تہذیب الاسلام ص ۵۰۸ سطر ۷)

دکان پر بیٹھتے وقت

اَشھَدُ اَن لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحدَہٗ لَا شَرِیکَ لَہٗ وَ اَشھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَ اٰلِہٖ عَبدُہٗ وَ رَسُولُہٗ اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسئَلُکَ مِن فَضلِکَ رِزقًا حَلَالًا طَیِّبًا وَ اَعُوذُ بِکَ مِن اَن اَظلِمَ اَو اُظلَمَ اَعُوذُ بِکَ مِن صَفقَۃٍ خَاسِرَۃٍ وَّ یَمِینٍ کَاذِبَۃٍ (تہذیب الاسلام ص ۵۲۶ سطر ۱۸)

بازار یا مسجد میں داخل ہونے کی دعا

اَشھَدُ اَن لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحدَہٗ لَا شَرِیکَ لَہٗ وَ اللّٰہُ اَکبَرُ کَبِیرًا وَ الحَمدُ لِلّٰہِ کَثِیرًا وَّ سُبحَانَ اللّٰہِ بُکرَۃً وَّ اَصِیلًا وَ لَا حَولَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ العَلِیِّ العَظِیمِ وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ (تہذیب الاسلام ص ۵۶۷ سطر ۱۰)

صدقہ دیتے وقت دعا میں

جو کہ معصومین سے منقول ہے اس میں بھی محمد و آل محمد پر درود پڑھا گیا ہے۔ (تہذیب الاسلام ص ۵۴۵ سطر ۱)

گھر سے جب سفر کا ارادہ ہو تو ایک دعا منقول ہے جس میں بھی محمد و آل محمد پر صلواۃ پڑھی گئی ہے۔ (تہذیب الاسلام ص ۵۴۹ سطر ۱۵)

شہر کو دیکھتے وقت

اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَ مَا اَظَلَّتْ وَ رَبَّ الْاَرَضِیْنَ السَّبْعِ وَ مَا اَقَلَّتْ وَ رَبَّ الرِّیَاحِ وَ ذَرَتْ وَ رَبَّ الشَّیَاطِیْنِ وَ مَا اَضَلَّتْ اَسْئَلُکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ ھٰذِہِ الْقَرْیَۃِ وَ مَا فِیْھَا وَ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّھَا وَ شَرِّ مَا فِیْھَا (تہذیب الاسلام ص۵۶۹ سطر۱۷)

جناب رسالت مآب سے سفر پر جانے کی دعا منقول ہے جس میں بھی محمد و آل محمد پر درود پڑھا گیا ہے۔ (تہذیب الاسلام ص۵۷۰ سطر۱۵)

عقیقہ دیتے وقت

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰھُمَّ ھٰذِہٖ عَقِیْقَتُہٗ عَنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ (جس کا عقیقہ ہو اس کا اور اس کے والد کا نام لیں) لَحْمُھَا بِلَحْمِہٖ وَ دَمُھَا بِدَمِہٖ عَظْمُھَا بِعَظْمِہٖ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا وِقَاءً لِاٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُکَ عَلَیْھِمْ (مجمع الدعوات الکبیر ص۲۶ سطر۱۱)

صدقہ کے بعد یہ دعا پڑھ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِمَا اِذَا سُئِلْتَ بِہِ الْمُضْطَرُّ کَشَفْتَ مَا بِہٖ مِنْ ضُرٍّ وَّ مَکَّنْتَ لَہٗ مَا فِی الْاَرْضِ وَ جَعَلْتَہٗ خَلِیْفَتَکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اَھْلِ بَیْتِہٖ وَ اِنْ تُعَافِیَنِیْ مِنْ عِلَّتِیْ صدقہ کے غلہ کے چار حصے کر لو اور ایک ایک حصہ چار فقیروں کو دے دو۔ صدقہ دینے کے بعد یہ دعا پڑھ جو اوپر تحریر کی گئی ہے۔ داؤد کہتا ہے کہ میں نے حسب فرمان امام ذیشان عمل کیا اور ایسا معلوم ہوا کہ میں جیل سے رہا ہو گیا ہوں۔ اس عمل کو اور بھی بہت سے آدمیوں نے کیا اور شفایاب ہو گئے۔ لیکن قربانی دینے کا طریقہ یہ ہے کہ ایک دنبہ بیمار پر قربانی دینے کی نیت سے خرید کریں اور ذیل کی دعا تین دفعہ پڑھ کر دنبے کے منہ پر دم کریں۔ نیز ذبح کرتے وقت بھی یہ دعا پڑھیں اور وہ دعا یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذِہِ الشَّاۃَ لَکَ وَ مِنْ فَضْلِکَ وَ کَرَمِکَ وَ صَلِّ اِلَیَّ وَ اَنَا اَفْدِیْھَا بِعَبْدِکَ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ

عرق مدنی

یہ پھوڑوں کی ایک قسم ہے۔ اس کے پھٹنے کے بعد اس پھوڑے کے اندر سے تاگے کی طرح کی چیز ظاہر ہوتی ہے۔ اگر اسے احتیاط سے لکڑی پر لپیٹا جائے تو لپٹا جاتا ہے۔ خود بخود کسی

دوائی کے ذریعے سے سالم نکل آئے تو بہتر ورنہ ٹوٹ جائے تو پھوڑے کی جگہ بدل جاتی ہے اور وہ مندمل نہیں ہوتا اور درد اس کے علاوہ رہتا ہے۔ یہ پاکستان کے مغربی علاقوں میں جو دامن کوہ کے قریب ہیں۔ وہاں یہ پھوڑا کثرت سے بدن کے کسی حصے پر نکلتا ہے۔ اسے عرف عام میں ناروا کہتے ہیں۔ اور بعض اسے لاہوری ناسور کہتے ہیں۔ چنانچہ کتاب زیر ترجمہ کے مولف نے اس کے دفیعہ کے لئے جو عمل تحریر کئے وہ یہ ہیں۔ مولف لکھتا ہے کہ کتاب مکارم الاخلاص والے نے اس کا یہ علاج لکھا ہے کہ اونٹ کی پشم (اون) حاصل کرکے اس کا دھاگہ تیار کریں۔ اس میں تین بار سورۃ الحمد پڑھ کے ایک گرہ باندھیں۔ پھر دوسری دفعہ تین بار سورۃ الحمد پڑھ کے دوسری گرہ لگائیں حتیٰ کہ اس طرح سات بار پڑھ کر سات گرہ دھاگے میں لگائیں اور تین بار ذیل کی دعا کو پھوڑے والے آدمی پر دم کریں۔ اور دھاگہ اس کے گلے میں باندھ دیں۔ انشاء اللہ اسے شفا ہو گی۔ وہ دعا یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الْاَبَدِ الْمُحْصِی الْعَدَدِ الْقَرِیْبِ لِمَا بَعُدَ الظَّاهِرِ بِلَا وَلَدٍ الْعَالِی عَنْ اَنْ یَّوْلَدَ الْمُنْجِزُ بِمَا وَعَدَ الْعَزِیْزُ بِلَا عَدَدٍ بِلَا مَدَدٍ لَمْ یَلِدْ وَ لَمْ یُوْلَدْ وَ لَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا" اَحَدٌ یَا خَالِقَ الْخَلِیْقَتِہٖ یَا عَالِمَ السِّرِّ وَ الْخَفِیَّتِہٖ یَا مَنِ السَّمٰوٰتِ بِقُدْرَتِہٖ مُزَجَاۃً" یَا مَنِ الْاَرْضُ بِعِزَّتِہٖ مَدْحُوَّۃً" یَا مَنِ الْجِبَالُ بِاِرَادَتِہٖ مُرْسَاۃً" یَا مَنْ یُّحْیِی صَاحِبَ الْعِرْقِ مِنْ کُلِّ اُفْتِہٖ وَ بَلِیَّتِہٖ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ خَیْرِ خَلْقِکَ وَ اشْفِ اَللّٰهُمَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ (مریض اور اس کے باپ کا نام) بِشِفَائِکَ وَ دَاوِہٖ بِدَوَائِکَ وَ عَافِہٖ مِنْ بَلَائِکَ اِنَّکَ قَادِرٌ عَلٰی مَا تَشَاءُ وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہِ الطَّاہِرِیْنَ (مجمع الدعوات الکبیر ص ۳۴۵)

سلعہ کا علاج

سلعہ بھی ایک قسم کا مسا ہوتا ہے دراصل زائد گوشت جلد کے نیچے بڑھ جاتا ہے۔ جس کو سلعہ کہتے ہیں۔ ہم عام فہم میں رسولی کہہ سکتے ہیں۔ یہ غدہ کی مانند حرکت بھی کرتا ہے۔ اس کی مقدار چنے کے برابر سے لے کر خربوزہ اور تربوز کے برابر تک بھی ہو سکتی ہے۔ ایک حدیث میں منقول ہے کہ ایک دفعہ کسی شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میرے بدن میں رسولی پیدا ہو گئی ہے۔ حضرت نے فرمایا تین دن روزہ رکھ اور چوتھے دن زوال کے قریب غسل کر اور جنگل میں چلا جا۔ چھت کے اونچے مقام یعنی ٹیلہ پر چڑھ کر چار رکعت نماز نافلہ پڑھ کر اور قرآن کی جو سورۃ تو چاہے یا جو یاد ہو' پڑھو اور اگر یہ کرو۔ پاک

پرانے کپڑے کو بطریق چادر لپیٹ اور سجدہ میں جا۔ دائیں پہلو کو زمین پر لٹا اور خشوع و خضوع کے ساتھ ذیل کی دعا پڑھ۔ اور آخر میں فرمایا کہ جب تیرا دل مطمئن ہو جائے کہ اب دعا میں تاثیر پیدا ہو چکی ہے اور صاحب یقین ہو جا۔ اس شخص نے حضرت کے فرمان کے مطابق عمل کیا اور اس بیماری سے نجات ملی۔ دعا یہ ہے۔ یَا وَاحِدُ یَا اَحَدُ یَا صَمَدُ یَا کَرِیْمُ یَا جَبَّارُ یَا قَرِیْبُ یَا مُجِیْبُ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ اکْشِفْ مَا بِیْ ضُرِّیْ وَ اَلْبِسْنِی الْعَافِیَۃَ الشَّافِیَۃَ الْکَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَۃِ وَ اَمْنُنْ عَلَیَّ بِتَمَامِ النِّعْمَۃِ وَ اذْهِبْ مَا بِیْ تَذْرُنِیْ وَ غُمَّنِیْ (مجمع الدعوات الکبیر ص۳۸)

دعاء امراض بدن میں

اس میں امراض داغ ہائے بدن پھلبہری، کوڑھ، منہ میں چھالے، چنبل، دھدری، خارش اور انگلیوں کے جوڑوں میں درد اور ان کے علاج کا بیان ہے۔

حدیث معتبر سے منقول ہے کہ یونس بن عمار نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ مجھے برص کا مرض لاحق ہو گیا ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ رات کا ایک تہائی حصہ باقی ہو اٹھ کر وضو کر دو رکعت نماز شب کے آخری سجدہ میں یہ دعا پڑھو۔ یَا عَلِیُّ یَا عَظِیْمُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا سَامِعَ الدَّعَوَاتِ یَا مُعْطِیَ الْخَیْرَاتِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ اَعْطِنِیْ مِنْ خَیْرِ الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَۃِ مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ وَ اصْرِفْ عَنِّیْ مِنْ شَرِّ الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَۃِ مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ وَ اذْهَبْ عَنَّا الْوَجَعَ (اور اس درد کا نام لے) فَاِنَّهٗ قَدْ غَاظَنِیْ وَ اَحْزَنَنِیْ۔ نہایت تضرع اور عاجزی سے دعا مانگے۔ راوی کہتا ہے کہ ابھی میں کوفہ نہ پہنچا تھا کہ برص میرے بدن سے زائل ہو گئی۔ (مجمع الدعوات الکبیر ص۴۶)

منہ میں درد کے وقت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ دَاءٌ وَ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّ لَا فَاجِرٌ اَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ الطَّاهِرِ الْمُقَدَّسِ الْمُبَارَکِ الَّذِیْ مَنِ اسْتَلَکَ بِهٖ اَعْطَیْتَهٗ وَ مَنْ دَعَاکَ بِهٖ اَجَبْتَهٗ اَسْئَلُکَ یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَهْلِ بَیْتِهٖ اَنْ تُعَافِیَنِیْ فِیْمَا اَجِدُ فِیْ فَمِیْ وَ فِیْ رَاْسِیْ وَ سَمْعِیْ وَ فِیْ بَصَرِیْ وَ فِیْ بَطْنِیْ وَ فِیْ یَدَیَّ وَ فِیْ رِجْلَیَّ وَ

فِی جَمِیعِ جَوَارِحِی (مجمع الدعوات الکبیر ص ۶۷ سطر ۴)

دعا درد خصیہ میں

اگر خصیہ میں ہوا اور درد ہو تو یہ دعا تلوں کے تیل پر پڑھ کر دم کریں اور درد کی جگہ پر مالش کر لیں۔

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم۔ تِلکَ اٰیَاتُ اللّٰہِ نَتلُوھَا عَلَیکَ ثُمَّ یُصِرُّ مُستَکبِرًا کَاَن فِی اُذُنَیہِ وَقرًا فَبَشِّرہُ بِعَذَابٍ اَلِیمٍ ○ وَ نُنَزِّلُ مِنَ القُراٰنِ مَا ھُوَ شِفَاءٌ وَّ رَحمَۃٌ لِّلمُؤمِنِینَ وَ لَا یَزِیدُ الظّٰلِمِینَ اِلَّا خَسَارًا وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ اَجمَعِین (مجمع الدعوات الکبیرۃ ص ۹۵ سطر ۶)

دعا برائے بواسیر میں

یَا جَوَّادُ یَا مَاجِدُ یَا رَحِیمُ یَا قَرِیبُ یَا مُجِیبُ یَا ھَادِیُ یَا رَاحِمُ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ اردُد عَلَیَّ وَ اکفِنِی شَرَّ وَجَعِی (مجمع الدعوات الکبیرہ ص ۹۷ سطر ۱۳)

دعا برائے حمل میں

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔ طٰسٓمٓ بِطَلسُونَا الرَّحِیمِ۔ حَسبُنَا اللّٰہُ وَ نِعمَ الوَکِیلُ۔ وَ نِعمَ المَولٰی وَ نِعمَ النَّصِیرُ وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ (مجمع الدعوات الکبیر ص ۱۱۸ سطر ۱۸)

دعا برائے طلب مال و رزق میں

نماز صبح کے سلام کے فوراً بعد پڑھے۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ ○ وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہِ الطَّاہِرِینَ اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَدعُوکَ بِاَسمَائِکَ الحُسنٰی پھر ایک چھ مرتبہ کہے۔ یَا جَوَّادُ یَا لَطِیفُ یَا بَاسِطُ یَا مُغنِی یَا لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ پھر ایک دفعہ پڑھے۔ اَسئَلُکَ اَن تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ اَن تُعطِیَنِی مِن خَزَائِنِ جُودِکَ مَا تُغنِینِی غِنًی لَّا اَحتَاجُ بِہٖ اِلٰی غَیرِکَ وَ اَن تُعِینَنِی عَلٰی طَاعَتِکَ وَ اَدَاءِ حَقِّکَ اِلَیکَ (مجمع الدعوات الکبیر ص ۲۵۹ سطر ۱۷)

دعا برائے حصول حاجات میں

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِوَجْھِکَ الْکَرِیْمِ وَ اِسْمِکَ الْعَظِیْمِ وَ عَیْنِکَ الْمَاسِّیَۃِ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ اَنْ تَقْضِیَ عَنِّیْ دَیْنِیْ وَ تُوَسِّعَ رِزْقِیْ (مجمع الدعوات الکبیر ص ۲۶۲ سطر ۱۰)

دعا برائے دفع فقر میں

یَا رَازِقَ السَّائِلِیْنَ یَا اَرْحَمَ الْمَسَاکِیْنَ یَا وَلِیَّ الْمُؤْمِنِیْنَ یَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَ بِطَاعَتِکَ عَنْ مَعْصِیَتِکَ وَ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ یَا اِلٰہَ الْعَالَمِیْنَ وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ (مجمع الدعوات الکبیر ص ۲۶۵ سطر ۶)

دعا برائے وسعت رزق میں

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا وَاحِدُ یَا مَاجِدُ یَا بَرُّ یَا کَرِیْمُ یَا رَحِیْمُ یَا غَنِیُّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ تَمِّمْ عَلَیْنَا نِعْمَتَکَ وَ ھَنِّئْنَا کَرَامَتَکَ وَ اَسْنِغْ عَافِیَتَکَ (مجمع الدعوات الکبیر ص ۲۶۴ سطر ۲۰)

دعا برائے وسعت رزق میں

اَللّٰھُمَّ یَا سَبَبَ مَنْ لَا سَبَبَ لَہٗ وَ یَا سَبَبَ کُلِّ ذِیْ سَبَبٍ یَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ مِنْ غَیْرِ سَبَبٍ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ اَغْنِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَ بِطَاعَتِکَ عَنْ مَعْصِیَتِکَ وَ بِفَضْلِکَ عَنْ سِوَاکَ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ (مجمع الدعوات الکبیر ص ۲۶۶ سطر ۵)

ہفتہ وار دعا برائے فراخی رزق میں

ہفتہ کے دن ایک ہزار مرتبہ پڑھے — اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ

اتوار کے دن " " " " — یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ

پیر کے دن " " " " — یَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِکْرَامِ

منگل کے دن " " " " یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ
بدھ کے دن " " " " یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ
جمعرات کے دن " " " " یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ
جمعہ کے دن " " " " لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ

(مجمع الدعوات الکبیر ص ۲۶۹ سطر ۵)

دعا برائے دافع بلیات

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ یَا عَالِمًا بِکُلِّ خَفِیَّۃٍ یَا مَنِ السَّمَاءُ بِقُدْرَتِہٖ مَدْحِیَّۃٌ یَا مَنِ الشَّمْسُ وَ الْقَمَرُ بِنُوْرِ جَلَالِہٖ مُضِیْئَۃٌ یَا مَنِ الْبِحَارُ بِقُدْرَتِہٖ مُجْرِیَۃٌ یَا مُنْجِیَ یُوْسُفَ مِنَ الرِّقِّ الْعُبُوْدِیَّۃِ یَا مَنْ تَصْرِفُ کُلَّ نِعْمَتِہٖ وَ بَلِیَّتِہٖ یَا مَنْ حَوَائِجُ السَّائِلِیْنَ عِنْدَہٗ مَقْضِیَّتِہٖ یَا مَنْ لَیْسَ حَاجِبٌ یَفْشٰی وَ لَا وَزِیْرٌ یُرْشٰی صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ احْفَظْنِیْ سَفَرِیْ وَ حَضَرِیْ وَ لَیْلِیْ وَ نَھَارِیْ وَ یَقْظَتِیْ وَ مَنَامِیْ وَ اَھْلِیْ وَ وَلَدِیْ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ (مجمع الدعوات الکبیر ص ۲۸۲ سطر ۱۳)

دعا برائے دفع خوف حاکم میں

یَا مَنْ لَا یُضَامُ وَ لَا یُرَامُ وَ بِہٖ تَوَاصَلَتِ الْاَرْحَامُ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ اکْفِنِیْ شَرَّہٗ بِحَوْلِکَ (مجمع الدعوات الکبیرہ ص ۲۹۹ سطر ۱۸)

دعا برائے دفع بیماری میں

بِسْمِ اللّٰہِ النُّوْرِ بِسْمِ اللّٰہِ النُّوْرِ عَلَی النُّوْرِ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ ھُوَ مُدَبِّرُ الْاُمُوْرِ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَ النُّوْرَ مِنَ النُّوْرِ وَ اَنْزَلَ النُّوْرَ عَلَی الطُّوْرِ فِیْ کِتَابٍ مَّسْطُوْرٍ عَلَی النَّبِیِّ الْمَحْبُوْرِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھُوَ بِالْعِزِّ مَذْکُوْرٌ وَ بِالْفَخْرِ مَشْکُوْرٌ وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ (مجمع الدعوات الکبیر ص ۳۰۸ سطر ۱۷)

قرض کی ادائیگی کی دعا میں

يَا رَبِّ قَدْ قَامَتِ الْعُيُونُ وَ غَارَتِ النُّجُومُ وَ اَنْتَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّ لَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ لَنْ يُّوَارِيَ عَنْكَ لَيْلٌ دَاجٍ وَّلَا اَرْضٌ ذَاتُ مَهَادٍ وَّ لَا بَحْرٌ لُجِّيٌّ وَّ لَا ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ يَا صَرِيْخَ الْاَبْرَارِ وَ غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَ اقْضِ لِيْ حَاجَتِيْ كَذَا كَذَا (حاجت بیان کریں) وَ لَا تَرُدَّنِيْ خَائِبًا وَّ لَا مَحْرُوْمًا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ (مجمع الدعوات الکبیر ص ۳۱۳ سطر ۲۰)

دعا برائے ادائیگی قرض میں

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَ هَبْ لِيَ الْعَافِيَةَ مِنْ دَيْنٍ تُخْلِقُ بِهٖ وَجْهِيْ وَ يَحَارُ فِيْهِ ذِهْنِيْ وَ يَتَشَعَّبُ لَهٗ فِكْرِيْ وَ يَطُوْلُ بِمَا رَسَتِهٖ شُغْلِيْ وَ اَعُوْذُ بِكَ يَا رَبِّ مِنْ هَمِّ الدَّيْنِ وَ فِكْرِهٖ وَ شُغْلِ الدَّيْنِ وَ سَهْرِهٖ فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَ اَعِذْنِيْ مِنْهُ وَ اَسْتَجِيْرُ بِكَ يَا رَبِّ مِنْ ذِلَّتِهٖ فِي الْحَيٰوةِ وَ مَنْ تَبِعَتِهٖ بَعْدَ الْوَفَاةِ فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَ اَجِرْنِيْ مِنْهُ بِوُسْعٍ فَاضِلٍ اَوْ كَفَافٍ وَ اَصِلِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَ اَجِرْنِيْ مِنْهُ بِوُسْعٍ فَاضِلٍ اَوْ كَفَافٍ وَ اَصِلِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَ اَحْبِسْنِيْ عَنِ السَّرَفِ وَ الْاَذْدِيَادِ وَ قَوِّنِيْ بِالْبَذْلِ وَ الْاِقْتِصَادِ وَ عَلِّمْنِيْ حُسْنَ التَّقْدِيْرِ وَ اقْبِضْنِيْ بِلُطْفِكَ عَنِ التَّبْذِيْرِ وَ اَجِرْنِيْ مِنْ اَسْبَابِ الْحَلَالِ اِرْزَاقِيْ وَ وَجِّهْ فِيْ اَبْوَابِ الْبِرِّ اِنْفَاقِيْ وَ ازْعِنِيْ مِنَ الْمَالِ مَا يُحْدِثُ لِيْ فَخِيْلَةً اَوْ تَادِيًا اِلٰى بَغْيٍ اَوْ مَا اَتَعَقَّبُ مِنْهُ طُغْيَانًا اَللّٰهُمَّ حَبِّبْنِيْ اِلٰى صَعَبَتِهِ الْفُقَرَاءِ وَ اَعِنِّيْ عَلٰى صُحْبَتِهِمْ بِحُسْنِ الصَّبْرِ وَ مَا زَوَيْتَ عَنِّيْ مِنْ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْفَانِيَةِ فَاذْخَرْهُ لِيْ خَزَائِنَكَ الْبَاقِيَةِ وَ اجْعَلْ مَا خَوَّلْتَنِيْ مِنْ حُطَامِهَا وَ عَجَّلْتَ لِيْ مِنْ مَتَاعِهَا بَلِّغْنِيْهِ اِلٰى جِوَارِكَ وَ وَ ثَلَتَهٗ اِلٰى قُرْبِكَ وَ ذَرِيْعَتَهٗ اِلٰى جَنَّتِكَ اِنَّكَ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ وَ اَنْتَ الْجَوَادُ الْكَرِيْمُ (مجمع الدعوات الکبیر ص ۳۱۴ سطر ۶)

دعوت صغریٰ میں

يَا مَنْ اِذَا تَضَايَقَتِ الْاُمُوْرُ تُفْتَحُ لَهَا بَابًا تَصِلُ اِلَيْهِ الْاَوْهَامُ ضَاقَتْ عَلَى الْاُمُوْرِ فَافْتَحْ لِيْ بَابًا لَا يَصِلُ اِلَيْهِ وَ هَمِّيْ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَ بِالْاِجَابَةِ جَدِيْرٌ وَ صَلَّى اللّٰهُ وَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ (مجمع الدعوات الکبیر ص ۳۲۴ سطر ۱۹)

دعا برائے حفاظت شر جن و انس میں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ وَ بِاللّٰہِ وَ مِنَ اللّٰہِ وَ اِلَی اللّٰہِ وَ فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِلَیْکَ اَسْلَمْتُ وَ اِلَیْکَ وَجَّھْتُ وَ جْھِیَ وَ اِلَیْکَ فَوَّضْتُ اَمْرِیْ وَ اِلَیْکَ الْجَاتُ ظَھْرِیْ فَاحْفَظْنِیْ بِحِفْظِ الْاِیْمَانِ مِنْ بَیْنِ یَدَیَّ وَ مِنْ خَلْفِیْ وَ عَنْ یَمِیْنِیْ وَ عَنْ شِمَالِیْ وَ مِنْ فَوْقِیْ وَ مِنْ تَحْتِیْ مِنْ خَلْفِیْ فَادْفَعْ عَنِّیْ بِحَوْلِکَ وَ قُوَّتِکَ فَاِنَّہٗ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہِ الطَّاہِرِیْنَ صَلٰوتُکَ عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ وَ لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلٰی اَعْدَائِھِمْ وَ مُخَالِفِیْھِمْ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ (مجمع الدعوات الکبیر ص ۳۹۷ سطر ۱۹)

اذان سنتے وقت

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاِقْبَالِ نَھَارِکَ وَ اِدْبَارِ لَیْلِکَ وَ حُضُوْرِ صَلٰوتِکَ وَ اَصْوَاتِ دُعَاتِکَ وَ تَسْبِیْحِ مَلَائِکَتِکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ اَنْ تَتُوْبَ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ (باقیات الصالحات بر حاشیہ مفاتیح الجنان ص ۲۱ سطر ۲)

قرض کے لئے دعا میں

وَ مِنْ غَلَبَۃِ الدَّیْنِ فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ اَعِنِّیْ عَلٰی اَدَاءِ حَقِّکَ اِلَیْکَ وَ اِلَی النَّاسِ ا (باقیات الصالحات بر حاشیہ مفاتیح الجنان ص ۸۱)

سرمہ لگانے کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ اَنْ تَجْعَلَ النُّوْرَ فِیْ بَصَرِیْ وَ الْبَصِیْرَۃَ فِیْ دِیْنِیْ وَ الْیَقِیْنَ فِیْ قَلْبِیْ وَ الْاِخْلَاصَ فِیْ عَمَلِیْ وَ السَّلَامَۃَ فِیْ نَفْسِیْ وَ السَّعَۃَ فِیْ رِزْقِیْ وَ الشُّکْرَ لَکَ اَبَدًا مَّا اَبْقَیْتَنِیْ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (باقیات الصالحات بر حاشیہ مفاتیح الجنان ص ۱۲۴)

دعا برائے حاجات میں

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَوَّلِیْنَ وَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ وَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ فِی الْمَلَاءِ الْاَعْلٰی وَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ فِی الْمُرْسَلِیْنَ اَللّٰھُمَّ اَعْطِ مُحَمَّدِ الْوَسِیْلَۃَ وَ الشَّرَفَ وَ الْفَضِیْلَۃَ وَ الدَّرَجَۃَ الْکَبِیْرَۃَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اٰمَنْتُ بِمُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَ لَمْ اَرَہٗ وَ رُزْقَنِیْ وَ صُحْبَتَہٗ وَ تَوَفَّنِیْ عَلٰی مِلَّتِہٖ وَ اسْقِنِیْ مِنْ حَوْضِہٖ مَشْرَبًا رَوِیًّا سَائِغًا ھَنِیْئًا لَا اَظْمَاءُ بَعْدَہٗ اَبَدًا اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ کَمَا اٰمَنْتُ بِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ لَمْ اَرَہٗ فَارْزُقْنِیْ فِی الْجِنَانِ وَ جَھَہٗ اَللّٰھُمَّ بَلِّغْ رُوْحَ مُحَمَّدٍ عَنِّیْ تَحِیَّۃً کَثِیْرَۃً وَ سَلَامًا (باقیات الصالحات بر حاشیہ مفاتیح الجنان ص ۱۶۵ سطر ۱۹)

دعا برائے ہر درد میں

یَا عَلِیُّ یَا عَظِیْمُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا سَمِیْعَ الدَّعَوَاتِ یَا مُعْطِیَ الْخَیْرَاتِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَ اَعْطِنِیْ مِنْ خَیْرِ الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَۃِ مَا اَنْتَ اَھْلُہٗ وَ اصْرِفْ عَنِّیْ مِنْ شَرِّ الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَۃِ مَا اَنْتَ اَھْلُہٗ وَ اذْھِبْ عَنِّیْ ھٰذَا الْوَجَعَ (یہاں درد کا نام لیں) فَاِنَّہٗ قَدْ غَاظَنِیْ وَ اَحْزَنَنِیْ (باقیات الصالحات بر حاشیہ مفاتیح الجنان ص ۲۵۴ سطر ۱۲)

دعا برائے مرض میں

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَیَّرْتَ اَقْوَامًا فِیْ کِتَابِکَ فَقُلْتَ قُلِ ادْعُوا الَّذِیْنَ زَعَمْتُمْ مِنْ دُوْنِہٖ فَلَا یَمْلِکُوْنَ کَشْفَ الضُّرِّ عَنْکُمْ وَ لَا تَحْوِیْلًا فَیَا مَنْ لَا یَمْلِکُ کَشْفَ الضُّرِّ عَنْکُمْ وَ لَا تَحْوِیْلًا فَیَا حَسَنَ لَا یَمْلِکُ کَشْفَ ضُرِّیْ وَ لَا تَحْوِیْلَہٗ عَنِّیْ اَحَدٌ غَیْرُہٗ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَ اکْشِفْ ضُرِّیْ وَ حَوِّلْہُ اِلٰی مَنْ یَدْعُوْا مَعَکَ اِلٰھًا اٰخَرَ فَاِنِّیْ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ غَیْرُکَ (باقیات الصالحات بر حاشیہ مفاتیح الجنان ص ۲۵۵ سطر ۷)

دعا برائے بیماری میں

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ الَّذِیْ اِذَا سُئِلْتَ بِہِ الْمُضْطَرُّ کَشَفْتَ مَا بِہٖ مِنْ ضُرٍّ وَ مَکَّنْتَ لَہٗ

فِی الْاَرْضِ وَ جَعَلْتَہٗ خَلِیْفَتَکَ عَلٰی خَلْقِکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اَھْلِ بَیْتِہٖ وَ اَنْ تُعَافِیَنِیْ مِنْ عِلَّتِیْ (باقیات الصالحات حاشیہ مفاتیح الجنان ص۲۵۶ سطر۱۲)

دعا برائے عافیت مرض میں

اَللّٰھُمَّ اَزِلْ عَنْہُ الْعِلَلَ وَ الدَّاءَ وَ اَعِدْہُ اِلَی الصِّحَّۃِ وَ الشِّفَاءِ وَ اَیِّدْہُ بِحُسْنِ الْوِقَایَۃِ وَ رُدَّہٗ اِلٰی حُسْنِ الْعَافِیَۃِ وَ اجْعَلْ مَا نَالَہٗ فِیْ قَرْضِہٖ ھٰذَا مَادَّۃً لِحَسَنَاتِہٖ تَہ وَ کَفَّارَۃً لِسَیِّاٰتِہٖ اَللّٰھُمَّ وَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ (باقیات الصالحات بر حاشیہ مفاتیح الجنان ص۲۵۹ سطر۷)

دعا برائے ہر مرض میں

یَا مُنْزِلَ الشِّفَاءِ وَ مُذْھِبَ الدَّاءِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَ اَنْزِلْ عَلٰی وَجَعِیْ الشِّفَاءَ (باقیات الصالحات بر حاشیہ مفاتیح الجنان ص۲۶۰ سطر۱۶)

دعا برائے مرض میں

اِلٰھِیْ کُلَّمَا اَنْعَمْتَ عَلَیَّ نِعْمَۃً قَلَّ لَکَ عِنْدَ ھَا شُکْرِیْ وَ کُلَّمَا اَبْتَلَیْتَنِیْ بِبَلِیَّۃٍ قَلَّ لَکَ عِنْدَ ھَا صَبْرِیْ فَیَا مَنْ قَلَّ شُکْرِیْ عِنْدَ نِعْمَتِہٖ فَلَمْ یَخْرُسْنِیْ وَ یَا مَنْ قَلَّ صَبْرِیْ عِنْدَ بَلَائِہٖ فَلَمْ یَخْذُلْنِیْ وَ یَا مَنْ رَاٰنِیْ عَلَی الْمَعَاصِیْ فَلَمْ یَفْضَحْنِیْ وَ یَا مَنْ رَاٰنِیْ عَلَی الْخَطَایَا فَلَمْ یُعَاقِبْنِیْ عَلَیْھَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَ اشْفِنِیْ مِنْ مَرَضِیْ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (باقیات الصالحات بر حاشیہ مفاتیح الجنان ص۲۶۱)

منہ کے درد کے لئے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اِسْمِہٖ دَاءٌ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ الَّتِیْ لَا یَضُرُّ مَعَھَا شَیْءٌ قُدُّوْسٌ قُدُّوْسٌ قُدُّوْسٌ اَسْئَلُکَ یَا رَبِّ بِاسْمِکَ الطَّاہِرِ الْمُقَدَّسِ الْمُبَارَکِ الَّذِیْ مَنْ سَئَلَکَ بِہٖ اَعْطَیْتَہٗ وَ مَنْ دَعَاکَ بِہٖ اَجَبْتَہٗ اَسْئَلُکَ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ وَ اَھْلِ بَیْتِہٖ وَ اَنْ تُعَافِیَنِیْ بِمَا اَجِدُ فِیْ فَمِیْ وَ فِیْ رَاْسِیْ وَ فِیْ سَمْعِیْ وَ فِیْ بَصَرِیْ وَ فِیْ

بَطْنِیْ وَ فِیْ ظَهْرِیْ وَ یَدِیْ وَ رِجْلِیْ وَ فِیْ جَوَارِحِیْ کُلِّهَا (باقیات الصالحات بر حاشیہ مفاتیح الجنان ص۲۶۹)

تپ کے وقت

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِعِزَّتِکَ وَ قُدْرَتِکَ وَ سُلْطَانِکَ وَ مَا اَحَاطَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ اَنْ لَا تُسَلِّطَ عَلٰی فلاں (نام بمعہ والد) شَیْئًا مِمَّا خَلَقْتَ بِسَوْءٍ وَ ارْحَمْ جِلْدَهُ الرَّقِیْقَ وَ عَظْمَهُ الرَّقِیْقَ مِنْ فَوْرَةِ الْحَرِیْقِ اُخْرُجِیْ یَا اُمَّ مِلْدَمٍ یَا اٰکِلَةَ اللَّحْمِ وَ شَارِبَةَ الدَّمِ حَرِّهَا وَ بَرْدِهَا مِنْ جَهَنَّمَ اِنْ کُنْتِ اٰمَنْتِ بِاللّٰهِ الْاَعْظَمِ اَنْ لَا تَاْکُلِیْ لِفلاں (نام بمعہ والدہ) لَحْمًا وَ لَا تَمَصِّیْ لَهٗ دَمًا وَ لَا لَحْمًا تَنْهَکِیْ لَهٗ عَظْمًا وَ لَا تَثُوْرِیْ عَلَیْهِ غَمًا وَ لَا تُهَیِّجِیْ عَلَیْهِ صِدَاعًا وَ انْتَقِلِیْ عَنْ شَعْرِهٖ وَ بَشَرِهٖ وَ لَحْمِهٖ وَ دَمِهٖ اِلٰی مَنْ زَعَمَ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ سُبْحَانَهٗ وَ تَعَالٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ (باقیات الصالحات بر حاشیہ مفاتیح الجنان ص۲۸۳)

دعا برائے برص میں

یَا عَلِیُّ یَا عَظِیْمُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا سَامِعَ الدَّعَوَاتِ یَا مُعْطِیَ الْخَیْرَاتِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ اَعْطِنِیْ مِنْ خَیْرِ الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ وَ اَذْهِبْ عَنِّیْ هٰذَا الْوَجَعَ فَاِنَّهٗ قَدْ غَاظَنِیْ وَ اَحْزَنَنِیْ (باقیات الصالحات بر حاشیہ مفاتیح الجنان ص۲۸۹)

آنکھ کے درد کے وقت

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ عَلَیْکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ اَنْ تَجْعَلَ النُّوْرَ فِیْ بَصَرِیْ وَ الْبَصِیْرَةَ فِیْ دِیْنِیْ وَ الْیَقِیْنَ فِیْ قَلْبِیْ وَ الْاِخْلَاصَ فِیْ عَمَلِیْ وَ السَّلَامَةَ فِیْ نَفْسِیْ وَ السَّعَةَ فِیْ رِزْقِیْ وَ الشُّکْرَ لَکَ اَبَدًا مَّا اَبْقَیْتَنِیْ (باقیات الصالحات بر حاشیہ مفاتیح الجنان ص۲۹۵ سطر۶)

بچھو کے ڈسنے کے وقت

اَللّٰھُمَّ رَبَّ اَسْلَمَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ عَجِّلْ فَرَجَھُمْ وَ سَلِّمْنَا مِنْ شَرِّ کُلِّ ذِیْ شَرٍّ
(باقیات الصالحات بر حاشیہ مفاتیح الجنان ص ۳۰۷ سطر ۱۵)

بچھو کے لئے دعا میں

بِسْمِ اللّٰہِ وَ بِاللّٰہِ وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ اَخَذْتُ الْعَقَارِبَ وَ الْحَیَّاتِ کُلَّھَا بِاِذْنِ اللّٰہِ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی بِاَفْوَاھِھَا وَ اَذْنَا بِھَا وَ اَسْمَاعِھَا وَ اَبْصَارِھَا وَ قُوَاھَا عَنِّیْ وَ عَمَّنْ اَحْبَبْتُ اِلٰی ضَحْوَۃِ النَّھَارِ اِنْشَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی (باقیات الصالحات بر حاشیہ مفاتیح الجنان ص ۳۰۸ سطر ۸)

رات کے وقت پڑھنے کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِنْدَ اِقْبَالِ لَیْلِکَ وَ اَدْبَارِ نَھَارِکَ وَ حُضُوْرِ صَلَوَاتِکَ وَ اَصْوَاتِ دُعَائِکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ (باقیات الصالحات بر حاشیہ مفاتیح الجنان ص ۳۱۱ سطر ۶)

گھر سے باہر نکلتے وقت

بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ مَا خَرَجْتُ لَہٗ وَ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا خَرَجْتُ لَہٗ اَللّٰھُمَّ اَوْسِعْ عَلَیَّ مِنْ فَضْلِکَ وَ اَتْمِمْ عَلَیَّ نِعْمَتَکَ وَ اسْتَعْمِلْنِیْ فِیْ طَاعَتِکَ وَ اجْعَلْ رَغْبَتِیْ فِیْمَا عِنْدَکَ وَ تَوَفَّنِیْ عَلٰی مِلَّتِکَ وَ مِلَّۃِ رَسُوْلِکَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ (باقیات الصالحات بر حاشیہ مفاتیح الجنان ص ۳۲۹ سطر ۱)

دعا برائے فراخی رزق میں

یَا رَازِقَ الْمُقِلِّیْنَ وَ یَا رَاحِمَ الْمَسَاکِیْنَ وَ یَا وَلِیَّ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ یَا ذَا الْقُوَّۃِ الْمَتِیْنِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَھْلِ بَیْتِہٖ وَ ارْزُقْنِیْ وَ عَافِنِیْ وَ اکْفِنِیْ مَا اَھَمَّنِیْ (باقیات الصالحات بر حاشیہ مفاتیح الجنان ص ۳۴۲ سطر ۵)

دعا برائے نجات مصائب میں

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنَّ لَکَ الْحَمْدُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ الْمَنَّانُ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ذُوالْجَلَالِ وَ الْاِکْرَامِ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ اَنْ تَجْعَلَ لِّیْ مِمَّا اَنَا فِیْہِ فَرَجًا وَّ مَخْرَجًا (باقیات الصالحات بر حاشیہ مفاتیح الجنان ص۳۴۹ سطر۵)

دعائے برائے خوف حاکم میں

یَا اللّٰہُ اَسْتَفْتِحُ وَ یَا اللّٰہُ اَسْتَنْجِحُ وَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ اَتَوَجَّہُ اَللّٰھُمَّ زَلِّلْ لِیْ صُعُوْبَتَہٗ وَ سَہِّلْ لِیْ خُزُوْنَتَہٗ فَاِنَّکَ تَمْحُوْ مَا تَشَآءُ وَ تُثْبِتُ وَ عِنْدَکَ اُمُّ الْکِتَابِ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَ ھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ وَ امْتَنِعْ بِحَوْلِ اللّٰہِ وَ قُوَّتِہٖ مِنْ حَوْلِھِمْ وَ قُوَّتِھِمْ وَ امْتَنِعْ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ (باقیات الصالحات بر حاشیہ مفاتیح الجنان ص۳۵۰ سطر۱۵)

دعا برائے خوف و خطر میں

یَا کَائِنًا قَبْلَ کُلِّ شَیْءٍ وَّ یَا مُکَوِّنَ کُلِّ شَیْءٍ وَّ یَا بَاقِیًا بَعْدَ کُلِّ شَیْءٍ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ افْعَلْ بِیْ کَذَا (اپنی حاجت طلب کرے) (باقیات الصالحات بر حاشیہ مفاتیح الجنان ص۳۵۴)

دعا برائے حاجت میں

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّ عَلِیٍّ فَاِنَّ لَھُمَا عِنْدَکَ شَاْنًا مِّنَ الشَّاْنِ وَ قَدْرًا مِّنَ الْقَدْرِ فَبِحَقِّ ذَالِکَ الشَّاْنِ وَ بِحَقِّ ذَالِکَ الْقَدْرِ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ اَنْ تَفْعَلَ بِیْ کَذَا (اپنی حاجت طلب کرے) (باقیات الصالحات بر حاشیہ مفاتیح الجنان ص۳۵۸ سطر۴)

دعا برائے درد میں

درد کی جگہ پر ہاتھ رکھ کر یہ پڑھیں بِسْمِ اللّٰہِ وَ بِاللّٰہِ وَ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ

اِلّا بِہٖ وَ لَا حَولَ وَ قُوَّۃَ اِلّا بِاللّٰہِ اَللّٰھُمَّ امسح عَنّی مَا اَجِدُ (باقیات الصالحات بر حاشیہ مفاتیح الجنان ص ۳۶۱ سطر ۲)

دعا برائے ہر حاجت و مشکل میں

بِحَقِّ یٰسٓ وَ القُرآنِ الحَکِیمِ وَ بِحَقِّ طٰہٰ وَ القُرآنِ العَظِیمِ یَا مَن یَقدِرُ عَلٰی حَوَائِجِ السَّائِلِینَ یَا مَن یَعلَمُ مَا فِی الضَّمِیرِ یَا مُنَفِّسًا عَنِ المَکرُوبِینَ یَا مُفَرِّجًا عَنِ المَغمُومِینَ یَا رَاحِمَ الشَّیخِ الکَبِیرِ یَا رَازِقَ الطِّفلِ الصَّغِیرِ یَا مَن لَا یَحتَاجُ اِلَی التَّفسِیرِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ افعَل بِی کَذَا (اپنی حاجت مانگیں) (باقیات الصالحات بر حاشیہ مفاتیح الجنان ص ۳۷۰)

دنیا و آخرت کی عافیت کے لئے دعا

یَا مَن اَرجُوہُ لِکُلِّ خَیرٍ وَ یَا مَن اَمِنَ سَخَطَہٗ عِندَ کُلِّ عَسرَۃٍ وَ یَا مَن یُّعطِی بِالقَلِیلِ الکَثِیرَ یَا مَن اَعطٰی مَن سَالَہٗ تَحَنُّنًا مِنہُ وَ رَحمَۃً یَا مَن اَعطٰی مَن لَم یَسالَہٗ وَ لَم یَعرِفہُ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ اَعطِنِی بِمَسئَلَتِی وَ مِن جَمِیعِ خَیرِ الدُّنیَا وَ مِن جَمِیعِ خَیرِ الاٰخِرَۃِ فَاِنَّہٗ غَیرُ مَنقُوصٍ مَا اَعطَیتَنِی وَ زِدنِی مِن سَعَتِہٖ فَضلِکَ یَا کَرِیمُ (باقیات الصالحات بر حاشیہ مفاتیح الجنان ص ۳۸۵ سطر ۹)

دعا برائے اقر مشکل و پریشانی میں

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسئَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ اَن تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ اَن تُنجِیَنِی مِن ھٰذَا الغَمِّ (باقیات الصالحات بر حاشیہ مفاتیح الجنان ص ۴۱۹ سطر ۱۲)

امام زمانہ سے دعا

یَا مَالِکَ الرِّقَابِ وَ یَا ھَاذِمَ الاَحزَابِ یَا مُفتِحَ الاَبوَابِ یَا مُسَبِّبَ الاَسبَابِ سَبِّب لَنَا سَبَبًا لَا نَستَطِیعُ لَہٗ طَلَبًا بِحَقِّ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ اَجمَعِینَ (باقیات الصالحات بر حاشیہ مفاتیح الجنان ص ۴۳۰)

دعا برائے حیات و سکون قلب

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْئَلُکَ اَنْ تُحْیِیَ قَلْبِی اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ

(باقیات الصالحات بر حاشیہ مفاتیح الجنان ص ۴۷۶ سطر ۸)

عقیقہ کے جانور کو ذبح کرنے کی دعا میں

یَا قَوْمِ اِنِّیْ بَرِیْءٌ مِّمَّا تُشْرِکُوْنَ اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ حَنِیْفًا مُّسْلِمًا وَّ مَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَ نُسُکِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ بِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَ اَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ مِنْکَ وَ لَکَ بِسْمِ اللّٰہِ وَ بِاللّٰہِ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ تَقَبَّلْ مِنْ فُلَانٍ (لڑکے کا نام) (باقیات الصالحات بر حاشیہ مفاتیح الجنان ص ۴۹۰)

دعا فرج

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَ الْاَرَضِیْنَ السَّبْعِ وَ مَا فِیْھِنَّ وَ مَا بَیْنَھُنَّ وَ مَا تَحْتَھُنَّ وَ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہِ الطَّیِّبِیْنَ (باقیات الصالحات بر حاشیہ مفاتیح الجنان ص ۵۳۷ سطر ۱۸)

دعا برائے دفع پریشانیاں و تکالیف و امراض

یَا مَنِ اسْمُہٗ دَوَاءٌ وَّ ذِکْرُہٗ شِفَاءٌ یَا مَنْ یَجْعَلُ الشِّفَاءَ فِیْمَا یَشَاءُ مِنَ الْاَشْیَاءِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ اجْعَلْ شِفَائِیْ مِنْ ھٰذَا الدَّاءِ فِیْ اِسْمِکَ ھٰذَا پھر دس مرتبہ یَا اَللّٰہُ (باقیات الصالحات بر حاشیہ مفاتیح الجنان ص ۵۶۴)

دعا بواسیر میں

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ ذیل کی دعا کا پڑھنا بواسیر کے لئے مفید ہے۔ یَا جَوَّادُ یَا مَاجِدُ یَا رَحِیمُ یَا قَرِیبُ یَا مُجِیبُ یَا بَادِئُ یَا رَاحِمُ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ اَرْدُدْ عَلَیَّ وَ اکْفِنِی شَرَّ وَجَعِی (مجمع الدعوات الکبیر ص ۹۷)

طالع میزان

میں یہ معلوم ہونا چاہئے میزان کا برج زہرا ستارہ کی منزل ہے یہ برج تر ہے مگر اس کی طبع گرم و تر ہے۔ اس کا ستارہ جناب رسولؐ خدا کا ستارہ ہے۔ اس طالع والا آدمی ہر ایک کا نیک خواہ ہوتا ہے۔ اچھے چہرے والا' اچھے قد والا' اچھی آنکھوں والا اور پسندیدہ طبیعت کا مالک ہوتا ہے۔ وہ جوان مرد اور خوش خلق ہوتا ہے۔ لوگوں میں عزیز اور باعزت ہوتا ہے۔ تجارت سے وہ بہت مال جمع کرتا ہے۔ مگر حرام ------ مال اسے راس نہیں آئے گا۔ اگر حرام ------ مال سے ایک دینار اس کے پاس ہو گا۔ تو اس کے دس دینار ضائع ہو جائیں گے۔ وہ نیک قدم والا ہوتا ہے۔ پیٹ یا سینہ پر کوئی نشانی ہو گی تو وہ دولت مندی کی علامت ہے۔ ہمیشہ اپنے کاروبار میں دلچسپی لیتا ہے۔ اس طالع والا آدمی ایسا ہونا چاہئے کہ لوگ ہمیشہ اس سے راضی رہیں۔ اس کے ہاتھ میں مال بہت آتا ہے۔ مگر اس کی نگرانی نہیں کرتا۔ جو کچھ اس کے سینہ اور دل میں بات ہوتی ہے۔ وہ زبان پر لے آتا ہے۔ اس کے بھائیوں اور بہنوں کا خانہ قوس میں ہے۔ اس کے بھائی اور بہنیں بہت تھوڑے ہوں گے۔ ان سے اسے کوئی نفع نہیں پہنچے گا۔ اس کی اولاد کا خانہ دلو میں ہے۔ اور اس کی اکثر اولاد نرینہ ہو گی۔ اس کے لڑکوں میں سے ایک صاحب دولت ہو گا۔ اسے قولنج اور ناف کا عارضہ رہتا ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ ہلیلہ' دھنیا اور میٹھے انار کے پانی سے معجون بنا لے۔ تین بار ہر صبح اس معجون کو کھایا کرے۔ اللہ کی مہربانی سے شفا ہو گی۔ اس کی زندگی کو خطرہ آٹھ سال یا چوبیس یا ۳۷ برس کی عمر تک رہتا ہے۔ جب اس معیاد سے گزر جائے تو تریسٹھ برس کی عمر تک زندہ رہے گا۔ اس طالع والا آدمی امانت میں خیانت نہیں کرتا۔ جھوٹ نہیں بول سکتا۔ اگر بولے تو نقصان اٹھاتا ہے۔ حرام اسے سازگار نہیں ہوتا۔ تھوڑا سا حرام تصرف میں لینے سے اس کا بہت سا مال ہاتھ سے چلا جاتا ہے۔ اس کی دولت کو ایک جا قرار نہیں ہوتا۔ دنوں میں سے دن ۴ اور جمعہ کا اس کے لئے مبارک ہے۔ بشرطیکہ اگر کوئی جائز کام کرے۔ اس طالع والے آدمی و ذیل کا تعویذ لکھ کر ہمیشہ اپنے پاس رکھنا چاہئے۔ وہ

تعویذ یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم۔ بِسْمِ اللّٰہِ وَ بِاللّٰہِ وَ مِنَ اللّٰہِ وَ اِلٰی سَبِیْلِ اللّٰہِ غَالِبُ کُلِّ غَالِبٍ اِلَی اللّٰہِ وَ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَ عَلِیٌّ وَّلِیُّ اللّٰہِ اَھِیَا" شَرَاھِیَا" اَرُوْنِیْ اِصَابَتَ الرُّشْدٰی وَ التَّحَلُّلَ اللّٰہِ وَ بِحَقِّ اِبْرَاہِیْمَ خَلِیْلِ اللّٰہِ وَ مُوْسٰی کَلِیْمِ اللّٰہِ وَ بِحَقِّ عِیْسٰی ابْنِ مَرْیَمَ مِنْ رُّوْحِ الْقُدُسِ فَسَیَکْفِیْکَھُمُ اللّٰہُ وَ ھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْم یا حی یا قیوم یا رازق یا نور یا خالق یا ودود یا ذالعرش المجید فعال لما یرید و صل اللہ علی خلقہ محمد و الہ اجمعین (مجمع الدعوات الکبیر ص ۱۵۲)

دشمنوں سے حفاظت کے لئے

حضرت سلطان الاولیاء علی مرتضیٰ علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص ہر صبح سورج نکلنے سے پہلے سات بار ذیل کی دعا پڑھتا رہے اور اپنی چاروں طرف پھونک دیا کرے۔ تو تمام دشمنوں کے شر سے وہ شخص محفوظ رہے گا۔ وہ اس کو کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔ بلکہ اس کے مطیع ہو جائیں گے۔ یا مقہور اور ذلیل ہوں گے۔ یہ دعا کبھی بے اثر نہیں رہتی اور تجربہ شدہ ہے۔ دعا یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ اللھم سخر لی اعدائی کما سخرت الریح لسلیمان بن داؤد لینھم کما لینت الحدید لداود علیہ السلام و زللھم کما زللت فرعون لموسی و قصر ھم کما قصرت ابا جھل لمحمد صلی اللہ علیہ و الہ و بحق کھیعص حمعسق صم بکم عمی فھم لا یرجعون صم بکم عم فھم لا یبصرون۔ صم بکم عمی فھم لا یعقلون فسیکفیکھم اللہ و ھو السمیع العلیم و صلی اللہ علیہ خیر خلقہ محمد و الہ اجمعین بسم اللہ الرحمن الرحیم کھیعص حمعسق لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم (مجمع الدعوات الکبیر ص ۲۸۴)

پانچواں ختم برائے دفع دشمن

حضرت شاہ ولایت اسد اللہ الغالب علیہ السلام سے روایت ہے۔ جب ظالم تمہاری مخالفت کا ارادہ کرے تو اس کے رو برو یہ دعا پڑھیں۔

تحصنت بذی الملک و الملکوت و اعتصمت بذی القدرۃ و الجبروت و تکلت علی الحی الذی لا ینام و لا یموت و دخلت فی حرز اللہ و فی کنف اللہ من شر الخلائق اجمعین

بِكَهٰيٰعٓصٓ بِحٰمٓعٓسٓقٓ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ اَجْمَعِيْن (مجمع الدعوات الکبیر ص۲۸۶)

برائے دفع ظلم ظالم

اس مقصد کے لئے سب سے پہلے نماز امام حسن علیہ السلام جو دو رکعت ہے اور ظلم ظالم کے تدارک کے لئے اکسیر کا درجہ رکھتی ہے۔ غسل کرنے کے بعد پڑھیں۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد اپنے سر کو آسمان کی طرف بلند کرکے دعا کے ہاتھ پھیلا کر یہ پڑھیں۔ اَللّٰهُمَّ رَبَّ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ اِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ (دشمن اور اس کے باپ کا نام لے کر) قَدْ ظَلَمَنِيْ وَ لَا اَحَدَ مِنْ اُصُوْلِهٖ غَيْرَكَ فَاسْتَوْفِ مِنْهُ ظُلَامَتِيْ السَّاعَةَ السَّاعَةَ بِحَقِّ مَنْ جَعَلْتَ لَهٗ عَلَيْكَ حَقًّا بِهٖ وَ بِحَقِّكَ عَلَيْهِمْ اِلَّا فَعَلْتَ ذٰلِكَ يَا مَخُوْفَ الْاَحْكَامِ يَا مَرْهُوْبَ الْبَطْشِ يَا مَالِكَ الْفَضْلِ بے شک ظالم سرنگوں ہو گا۔ (مجمع الدعوات الکبیر ص۲۹۶)

برائے دفع اعدا

یہ دعا حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی ہے اور وہ یہ ہے۔ يَا شَدِيْدَ الْقُوٰى يَا شَدِيْدَ الْمِحَالِ يَا عَزِيْزًا" ذَلَّتْ بِعِزَّتِكَ جَمِيْعُ خَلْقِكَ مَنْ خَلَقْتَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ اكْفِنِيْ مَئُوْنَةَ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ (یہاں ظالم اور اس کے باپ کا نام لے کر) بمشت اس دعا کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ نماز مغرب کے بعد دو رکعت نماز حاجت ادا کریں۔ بعد سجدہ اٹھ کر یہ دعا جو اوپر تحریر کی گئی ہے پڑھیں۔ ظالم کے خوف سے بچنے کے لئے یہ دعا بے حد پر تاثیر ہے۔

برائے غلبہ بر دشمن

یہ دعا حضرت امام حسن علیہ السلام کی ہے۔ اس دعا کو بعد ہر نماز فریضہ پڑھا کریں۔ یہ باعث فتح و نصرت۔ دشمن پر غلبہ پانے، کاموں میں آسان پیدا ہونے، ادائیگی قرضہ، وقت موت تلقین کی شرح اور کلمہ شہادتین پڑھنے کی توفیق اور حضور صلعم کی رفاقت آخرت اور بہشت کے لئے یہ دعا اثر عظیم رکھتی ہے۔ دعا یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِكَلِمَاتِ وَ مَعَاقِدِ عَرْشِكَ وَ

سُکَّانَ سَمٰوَاتِکَ وَ اَرضِکَ وَ اَنبِیَائِکَ وَ رُسُلِکَ اَن تَستَجِیبَ لِی فَقَد هَتَفتُ مِن اَمرِی عُسرًا" وَ اَسئَلُکَ اَن تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ اَن تَجعَلَ لِّی مِن اَمرِی یُسرًا" (مجمع الدعوات الکبیر ص۲۹۷)

سترھواں ختم برائے ایضاً"

جناب کلینی احمد بن محمد بن عبدالعزیز نے المھدی سے۔ اس نے یونس بن عبدالرحمن سے اور اس نے داؤد بن ابن زربی سے روایت بیان کی ہے کہ میں ایک دفعہ مدینہ میں شدید بیمار ہوا۔ اور اس کی خبر جناب امام صادق کی خدمت میں پہنچی۔ آپ نے مجھے لکھا کہ تیری بیماری کی خبر ہمیں پہنچی اس کے دفیعہ کے لئے اس طرح کر۔ کہ ایک صاع یعنی تین سیر دانے گندم کے خرید لے۔ پھر اپنے بستر پر چت لیٹ کر وہ دانے اپنی چھاتی پر پھیلا دے۔ جب یہ کر چکو تو اس طرح پڑھو۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیٓ اَسئَلُکَ بِاسمِکَ الَّذِی اِذَا سُئِلَکَ الْمُضطَرُّ کَشَفتَ بِہٖ مِن ضُرِّہٖ وَ مَکَّنتَ لَہٗ فِی الْاَرضِ وَ جَعَلتَہٗ خَلِیفَتَکَ عَلٰی خَلقِکَ اَن تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ اَن تُعَافِیَنِی مِن عِلَّتِی پھر اٹھ کر بیٹھ جا۔ اور تمام گندم کے دانوں کو جو تمہارے گرد گر چکے ہوں۔ ان کو جمع کر لو۔ اور دعا بالا کو پھر اس طرح پڑھو۔ اور ان دانوں کے چند برابر حصے کر کے مسکینوں میں تقسیم کر دے اور تقسیم کرتے وقت بھی یہی دعا پھر پڑھ۔ راوی بیان کرتا ہے جب میں نے فرمان امام عالی مقام کے مطابق عمل کیا۔ فوراً شفایاب ہو گیا۔ (مجمع الدعوات الکبیر ص۳۰۷)

ختم صلوات شریف

اس باب میں ختم صلواۃ کا بیان ہے۔ جو تمام بڑے سے بڑے۔ختموں میں سے ہے۔ حاجتوں کے پورا ہونے کے لئے صلواۃ کا ختم خالی نہیں جاتا اور بے حد تاثیر رکھتا ہے۔ صلواۃ کا ختم ذیل میں درج شدہ چار قسموں پر مشتمل ہے۔

پہلی قسم: اس ختم صلوات کا طریقہ جو استادوں' مشائخ اور صالح لوگوں سے پہنچا ہے اس طرح ہے۔ نیت کرے۔ یا دل میں تصور کرے یا زبانی کہے کہ اے پالنے والے اگر میری حاجتیں

فلاں وقت تک پوری ہو جائیں اور جس وقت میں اپنی مراد کو پہنچا تو میں نذر مانتا ہوں کہ چار سو مرتبہ یا ایک ہزار اور چار سو مرتبہ یا چودہ ہزار مرتبہ صلوات بھیجوں گا اور اس کا ثواب بطور ہدیہ اپنے امام سید ومولا حضرت موسیٰ بن جعفر علیہ السلام کی خدمت میں پیش کروں گا۔ یا یہ کہے اگر میری حاجت فلاں وقت معینہ تک دو دن' یا ایک دن میں یا ایک ہفتہ میں یا ایک ماہ یا ایک سال میں پوری ہو جائے اور میرا مقصد مجھے حاصل ہو جائے یا فلاں بیمار فلاں دن تک صحت یاب ہو جائے تو میں منت مانتا ہوں کہ میں ایک ہزار چار سو مرتبہ یا چودہ ہزار مرتبہ کہوں گا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ اور اس کا ثواب بطور ہدیہ حضرت موسیٰ کاظم کی خدمت میں پیش کروں گا اور یہ ختم بیماروں کی شفایابی کے لئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ پھر اگر خداوند عالم اس کی حاجت کو پوری فرما دے اور بیمار کو شفا حاصل ہو جائے تو اپنے وعدہ کو پورا کرے۔ کیونکہ ایفائے عہد کے پیش نظر نذر کی ادائیگی واجب ہے۔ اس کا ترک کرنے والا گنہگار اور ملعون ہو گا۔

دوسری قسم: دوسری قسم صلوات کی ختم کی یہ ہے۔ کہ حصول مقاصد' بلاؤں کے دفعیہ' کدورت وغیرہ سے خلاصی کے لئے نذر مانے کہ چودہ ہزار مرتبہ صلوات بھیجوں گا۔ اس کا طریقہ بطور ہدیہ پیش کرنے کا یہ ہے کہ جب ایک ہزار مرتبہ صلواب کہہ لے تو اس کا ثواب بطور ہدیہ روح اقدس جناب رسول خدا صلعم کو بھیجے۔ دوسرے ہزار کا ثواب روح جناب امیرالمومنین علیہ السلام کو۔ تیسرے ہزار کا ثواب روح جناح فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا کو۔ چوتھے ہزار کا ثواب روح حضرت امام حسن' پانچویں ہزار کا ثواب جناب امام حسین کی روح کو اور اسی طرح ہر ایک امام کی روح کو حتیٰ کہ حضرت صاحب الامر کی خدمت میں پیش کرے۔ دوران ختم میں یا اسی ہفتہ میں یا ختم تمام ہونے کے بعد حاجت پوری ہو جاتی ہے اور خداوند عالم اس کے مطلب کو درست فرما دیتا ہے۔

تیسری قسم: تیسری قسم ختم صلوات کی اس طرح ہے کہ جس مطلب یا جس حاجت کے لئے ختم صلوات کا شروع کرے تو دو ماہ متواتر ایک ہزار مرتبہ ہر روز صلوات محمد و آل محمد پر بھیجے جب یہ میعاد ختم ہو گی۔ ختم صلوات پڑھنے والے کی حاجت پوری ہو جائے گی۔ اور اس ختم صلوات کا ثواب طور ہدیہ ارواح مقدسہ چہار دہ معصومین علیہم السلام کو بخشے گا۔

چوتھی قسم: چوتھی قسم ختم صلوات کی اس طرح ہے جس سے بڑی سے بڑی حاجتیں پوری، مشکلات سے خلاصی اور قرض سے ادائیگی ہو جاتی ہے۔ اس ختم کا طریقہ یہ ہے۔ شب جمعہ سے شروع کریں۔ ختم شروع کرنے سے پہلے غسل کریں۔ اور ہر رات نصف شب کو عمل شروع کریں۔ اس کے بعد تمام راتوں کے لئے غسل ضروری نہیں۔ پہلی رات یعنی شب جمعہ کو ہزار مرتبہ کہیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ شب ہفتہ ہزار مرتبہ کہیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی اَمِیرِ الْمُؤْمِنِینَ عَلَیْہِ السَّلَام اتوار کی رات کو ہزار مرتبہ کہیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی فَاطِمَۃَ الزَّہْرَاءِ سوم کی رات ہزار مرتبہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی الْحَسَنِ منگل کی رات ہزار مرتبہ کہیں اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی الْحُسَیْنِ بدھ کی رات ہزار مرتبہ کہیں اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ عَلَیْہِ السَّلَام جمعرات کی رات ہزار مرتبہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ

دوسری شب جمعہ ایک ہزار مرتبہ پڑھیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ دوسرے ہفتہ کی رات ہزار مرتبہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُوسَی بْنِ جَعْفَرٍ دوسرے اتوار کی رات ہزار مرتبہ کہیں اللھم صل علی علی بن موسی دوسرے سوم کی رات ایک ہزار مرتبہ کہیں اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ دوسرے منگل کی رات ایک ہزار مرتبہ پڑھیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی عَلِیِّ بْنِ مُحَمَّدٍ دوسرے بدھ کی رات ہزار مرتبہ پڑھیں اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی حَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ دوسرے جمعرات کی رات ہزار مرتبہ پڑھیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی الْحُجَّۃِ بْنِ الْحَسَنِ الْعَسْکَرِی تیسری شب جمعہ ایک ہزار مرتبہ پڑھیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی ------ الْعَبَّاسِ الشَّھِید (مجمع الدعوات الکبیر ص ۳۲۱)

ہم نے بیس سال کی محنت شاقہ کے بعد فلسفہ توحید پر ۱۵' سیرت النبیؐ پر ۳۰' مناقب حضرت علیؑ پر ۴۵ اور تاریخ اسلام پر ۶ جلدیں تالیف کی ہیں۔ جن میں سے بحمد للہ اب تک ۳۰ کتب زیور طباعت سے آراستہ ہو چکی ہیں۔ جبکہ بقیہ کتب کو طبع کروانے کے لئے ہمیں آپ کے خصوصی تعاون کی اشد ضرورت ہے۔

(۱) آیت اللہ گلپایگانی دام ظلہ کے اجازے کے مطابق آپ اپنے ذمہ سہم امام کا تیسرا حصہ ہمارے ادارہ کو عطا فرما سکتے ہیں۔

(۲) آپ ایک ہزار روپے سالانہ عطا فرما کر ہمارے ادارہ کے خصوصی معاون بن سکتے ہیں۔ اس صورت میں ادارہ آپ کو اپنی مطبوعات پیش کرنے کے ساتھ ساتھ اپنی کتب میں آپ کا شکریہ بھی شائع کرے گا۔

(۳) آپ پچیس روپے ماہانہ عطا فرما کر ہمارے ادارہ کے ممبر بن سکتے ہیں۔ اس صورت میں ادارہ آپ کو ہر چار ماہ کے بعد اپنے ڈاک خرچ پر دو کتب مفت پیش کرے گا۔

(۴) آپ اپنے مرحومین کے ایصال ثواب کے لئے ہماری کسی ایک کتاب کی ایک جلد چھپوا کر ہمارے ادارہ کے ساتھ خصوصی تعاون فرما سکتے ہیں۔

جملہ عطیات بنام اسلامیہ دار التبلیغ اکاؤنٹ ۸۵۴ حبیب بینک لیمٹڈ فیکٹری ایریا ۔ گلبرگ III لاہور ارسال کئے جائیں۔ شکریہ

ملتمس

طالب حسین کرپالوی

اسلامیہ دار التبلیغ گلی ۱۴ مکہ کالونی گلبرگ ۳ لاہور

تالیفات مولانا طالب حسین کرپالوی صاحب

(۱) فلسفہ توحید (۲) مسئلہ تحریف القرآن (۳) نور الھدیٰ (عربی) (۴) خلقت نورانیہ (۵) وسیلہ انبیاء (۶) نور علیٰ نور (۷) وجہ اللہ در بیت اللہ (۸) مسلم اول (۹) مومن اکمل (۱۰) سیرت النبیؐ انجیل مقدس کی روشنی میں (۱۱) سیرت النبیؐ زبور و تورات کی روشنی میں (۱۲) سیرت النبیؐ قرآن مجید کی روشنی میں (۱۳) سیرت النبیؐ فرقان حمید کی روشنی میں (۱۴) سیرت النبیؐ کتاب مبین کی روشنی میں (۱۵) سیرت النبی ہندوؤں اور سکھوں کی نظر میں (۱۶) سیرت النبی مغربی مفکرین کی نظر میں (۱۷) نور حضرت محمد مصطفیٰ (۱۸) نور حضرت احمد مجتبیٰ (۱۹) عالم الغیب (۲۰) سیرت النبیؐ انبیاء کرام کی نظر میں (۲۱) اجداد مصطفیٰ (۲۲) والدین مصطفیٰ (۲۳) نزول رحمت (۲۴) ظہور قدسی (۲۵) بشارات بعثت (۲۶) اعلان نبوت

(۲۷) مکی زندگی۔ (۲۸) مدنی زندگی۔ (۲۹) غزوات مصطفیٰ۔ (۳۰) صلح حدیبیہ۔ (۳۱) فتح خیبر۔ (۳۲) تاریخ اسلام جلد اول۔ (۳۳) تاریخ اسلام جلد دوم (۳۴) تاریخ اسلام جلد سوم۔ (۳۵) تاریخ اسلام جلد چہارم۔ (۳۶) مناقب اہل بیت جلد اول۔ (۳۷) مناقب اہل بیت جلد دوم۔ (۳۸) مناقب اہل بیت جلد سوم۔ (۳۹) مناقب اہل بیت جلد چہارم۔

رسائل، کتابچے

ہمارے ادارہ نے تبلیغ دین اور مذہب حقہ شیعہ خیر البریہ کی ترجمانی کے لیئے کئی ایک کتابچے تحریر کر کے ہزاروں کی تعداد میں شائع کیئے ہیں مثلاً "۔

(۴۰) فرقہ پرستی =

نوائے وقت میں چھپنے والے خورشید احمد ندیم کے مضمون کا تحقیقی جواب

(۴۱) خیر البریہ =

روزنامہ جنگ میں چھپنے والے یوسف لدھیانوی کے سراسیمہ مضمون کا علمی جواب

(۴۲) بے جا تنقید =

نوائے وقت میں چھپنے والے بشیر احمد ناصبی کے فتنہ انگیز مضمون کا تبلیغی جواب

(۴۳) جعفری نماز =

بچوں کے لیئے باتصویر اور رنگین نماز۔

(۴۴) نماز اہل بیت =

بچوں کے لیئے ضروری مسائل اور مختصر ترین نماز پر مشتمل ایک کتابچہ۔

(۴۵) جعفری یسرنا القرآن =

تجوید و قراءت پر ملت جعفریہ کا پہلا جامع ترین قاعدہ

(۴۶) سفر آخرت =

جان کنی کے مسائل سے لے کر تلقین میت تک کے مسائل پر مبنی ایک معلوماتی رسالہ۔

(۴۷) تحفہ ء رمضان =

ماہ رمضان کے اعمال و مسائل پر مبنی ایک تبلیغی پمفلٹ۔

(۴۸) مظلوموں کی فریادیں =

آل رسولؐ کے دل ہلا دینے والے چند خطبات پر مشتمل ایک مفید رسالہ

تبلیغی چارٹ

(۴۹) جعفری نماز =

اصول دین۔ فروع دین۔ طہارت و نماز کے مسائل پر مشتمل ایک دیدہ زیب چارٹ

(۵۰) صدیق اکبر =

اس میں آیات قرآن، احادیث رسول اکرمؐ اور اقوال اصحابؓ سے حضرت علیؑ کا صدیق اکبر ہونا ثابت کیا گیا ہے۔

(۵۱) فاروق اعظم =

اس میں حضرت علیؑ کا فاروق اعظم ہونا ثابت کیا گیا ہے۔

کالجوں اور ہائی سکولوں کی لائبریریوں کے لئے منظوری

آپ اپنے علاقہ کے کالجوں اور ہائی سکولوں کی لائبریریوں میں یہ کتاب رکھوا کر ممنون فرمائیں۔

IMMEDIATE

NO. SO(PI)4-125/91

GOVERNMENT OF THE PUNJAB
EDUCATION DEPARTMENT

Dated Lahore, the 13.8.91

1. The Director Public Instruction(Colleges), Punjab, Lahore.
2. The Director Public Instruction(Schools), Punjab, Lahore.
3. The Director General, Public Libraries, Punjab, Lahore.
4. The Director Technical Education, Punjab, Lahore.
5. The Director Special Education, Punjab, Lahore.
6. The Director Sports, Punjab, Lahore.

Subject:- Approval of book (s) for Schools/Colleges/Institutions/ Public Libraries in the Province.

The Government of the Punjab, Education Department is pleased to approve the following book(s) for Schools/Colleges/ Institutions/Public Libraries in the Province. You are accordingly requested to convey the approval of the Government to your lower formation for further necessary action:

Sr. No.	Name of the book(s)/ Magazine & Price	Name of the Publisher/Author.	Approved for the Libraries of:
•	سیرت النبی ﷺ Rs. 150/-	Talib Hussain Karpalvi, Islamia Dar-al-Tabligh, House No.10, Gali No.31, Afzaal Road, Samda Kalan, Lahore.	Approved for all libraries of Schools/ Colleges and Public in the Province.

Asst. Section Officer
SECTION OFFICER (PI)

Endst. No. & Date even.

A copy is forwarded for information to the Printer/Publisher/ Author Mr. Talib Hussain Karpalvi, Islamia Dar-al-Tabligh, House No.10, Street No.31, Afzaal Road, Samda Kalan, Lahore w/r to his application dated 4.7.1991.

Asst. Section Officer
SECTION OFFICER (PI)

مولانا طالب حسین کرپالوی اور ان کی تالیفات

شیعہ مراجع عظام سنی علماء کرام اور غیر مسلم مفکرین کی نظر میں

طالب حسین کرپالوی کا تحقیقی کام قابل فخر ہے۔ سید ابو القاسم الخوئی ۔ عراق

طالب حسین کرپالوی کے تعارف کے لئے ان کی تالیفات ہی کافی ہیں۔ سید محمد رضا گلپائیگانی ۔ ایران۔

طالب حسین کرپالوی کے تحقیقی کام نے علماء برصغیر کی یاد تازہ کر دی ہے۔ سید شہاب الدین المرعشی ۔ ایران

طالب حسین کرپالوی کی تالیفات ریسرچ کرنے والوں کے لئے اچھا سرمایہ ہیں۔ سید عبدالاعلیٰ سبزواری ۔ عراق

توحید' نبوت اور امامت کے موضوعات پر مولانا کرپالوی نے قابل فخر کام کیا ہے۔ سید محمد شیرازی ۔ ایران

مولانا کرپالوی کا شمار علماء محققین میں ہوتا ہے۔ حسن الحائری الاحقاقی ۔ کویت

سیرت النبی کے جن عناوین پر مولانا کرپالوی نے کام کیا ہے ایرانیوں کو بھی کرنا چاہئے۔ ناصر مکارم شیرازی ۔ ایران

مولانا کرپالوی پر مولا کا خاص کرم ہے۔ محمد علی ۔ علوی گورچانی۔ ایران

مولانا کرپالوی برصغیر کے پہلے مصنف ہیں جو ۳۵ کتب طبع کروا کر ایران لائے ہیں سید حسن طاہری خرم آبادی۔ ایران

مولانا کرپالوی کا پاکستان میں رہ کر اتنا کام کر لینا تعجب خیز ہے۔ محمد علی تسخیری ایران

آیت اللہ الخوئی مولانا کرپالوی کی تالیفات میں خاصی دلچسپی لیتے تھے۔ حافظ بشیر حسین۔ عراق

مولانا کرپالوی کی تالیفات ملت جعفریہ کے لئے تحقیقی تحفہ ہیں۔ سید محمد رضا خلخالی۔ عراق

مولانا کرپالوی کی عمر کم اور کام زیادہ ہے۔ سید علی نقی نقن ۔ انڈیا

مولانا کرپالوی نے کتب سابقہ اور غیر مسلم مفکرین کے حوالہ جات اور افکار پیش کر کے سیرت النبی کے موضوع کو وسعت دی ہے۔ ڈاکٹر سید کلب صادق ۔ انڈیا

مولانا کرپالوی منقولات میں اتھارٹی ہیں۔ طالب جوہری ۔ پاکستان

مولانا کرپالوی قلمی جہاد میں نوجوانوں میں پیش پیش ہیں۔ سید عارف حسین حسینی۔ پاکستان

اجازہ جات سہم امام (خمس)

آیۃ اللہ سید ابو القاسم خوئی، آیۃ اللہ سید محمد رضا گلپایگانی، آیۃ اللہ سید عبدالاعلیٰ سبزواری، آیۃ اللہ سید عبداللہ شیرازی، آیۃ اللہ سید محمد شیرازی، آیۃ اللہ محمد علی اراکی، آیۃ اللہ آقائی روحانی، آیۃ اللہ ناصر مکارم شیرازی، آیۃ اللہ میرزا حسن الخائری الاحقاقی اور آیۃ اللہ محمد علی علوی گورچانی کے اجازہ جات کے مطابق آپ ادارہ اسلامیہ دارالتبلیغ کو تعلیمات محمد و آل محمد علیہم السلام کی نشرو اشاعت کے لیے زیادہ سے زیادہ سہم امام عطا فرما سکتے ہیں۔

عطیات بنام اسلامیہ دارالتبلیغ گلی ۱۴ مکہ کالونی گلبرگ ۳ لاہور ارسال فرمائے جائیں۔

تبلیغ کا موثر ترین ذریعہ

آپ جانتے اور دل کی گہرائیوں سے مانتے ہیں کہ اب مجالس عزا میں غیر شیعہ حضرات بہت کم آتے ہیں لہٰذا ضروری ہے کہ تحریر کے ذریعے ان تک اپنا پیغام پہنچایا جائے۔

لہٰذا آپ سے درخواست ہے کہ تبلیغ دین یا اپنے مرحومین کے ایصال ثواب کے لئے آپ سیرت النبی کا ایک سیٹ یا کئی سیٹ خرید کر بریلویوں، وھابیوں اور دیو بندیوں کے مدارس اور ملکی و غیر ملکی عالمی معیار کی لائبریریوں تک مفت پہنچائیں۔ تاکہ ان لائبریریوں میں آنے والے قارئین تعلیمات محمد و آل محمد علیہم السلام سے مستفید ہو سکیں۔

تبلیغ دین کی خاطر ادارہ آپ کو اپنی کتب آدھی قیمت پر پیش کرے گا۔

مصادر

(۱) ابوین مصطفیٰ — محمد فیض احمد اویسی
(۲) البدرین و النقطین — ابو محمد حبیب الرحیم
(۳) دین آباء النبی — سید حشمت حسین جعفری
(۴) مسالک الحنفاء — جلال الدین سیوطی
(۵) نور العینین — محمد علی۔ کیلیانوالہ
(۶) صحیح بخاری — محمد بن اسماعیل بخاری
(۷) صحیح مسلم — مسلم بن حجاج نیشاپوری
(۸) جامع ترمذی — محمد بن عیسیٰ
(۹) الطبقات الکبریٰ — ابن سعد
(۱۰) تاریخ ابن خلدون — ابو زید ولی الدین
(۱۱) تاریخ ابو الفداء — عماد الدین اسماعیل
(۱۲) تاریخ الامم و الملوک — ابن جریر طبری
(۱۳) البدایہ و النہایہ — ابن کثیر دمشقی
(۱۴) تاریخ خمیس — حسین بن محمد دیار بکری
(۱۵) تاریخ کامل — ابن اثیر جزری
(۱۶) مروج الذہب — علی بن حسین مسعودی
(۱۷) المستدرک — امام حاکم نیشاپوری
(۱۸) السیرت النبویہ — ابن ہشام
(۱۹) السیرت النبویہ — سید احمد زینی
(۲۰) شرح فقہ اکبر — ملا علی قاری
(۲۱) شرح مواہب لدنیہ — محمد بن عبد زرقانی
(۲۲) شرح حدیدی — ابن ابی الحدید معتزلی
(۲۳) انوار محمدیہ — یوسف نبہانی
(۲۴) خصائص کبریٰ — جلال الدین سیوطی
(۲۵) مواہب لدنیہ — احمد بن محمد قسطلانی
(۲۶) میلاد النبی — عبدالرحمان ابن جوزی
(۲۷) الوفاء — " " "
(۲۸) دلائل النبوت — احمد بن حسین بیہقی
(۲۹) معارج النبوت — معین الدین کاشفی
(۳۰) سیرت حلبیہ — علی بن برہان الدین حلبی
(۳۱) حیات القلوب — محمد باقر مجلسی
(۳۲) جواہر البحار — یوسف نبہانی
(۳۳) الذکر الجمیل — مفتی محمد شفیع
(۳۴) نشر الطیب — اشرف علی تھانوی
(۳۵) مقامات نبوت — افتخار الحسن
(۳۶) مناقب — ابن شہر آشوب
(۳۷) اسوۃ الرسول — فتح پنگرامی
(۳۸) مدارج النبوت — عبدالحق دہلوی
(۳۹) حلیۃ الاولیاء — ابو نعیم اصفہانی
(۴۰) سیرت النبی — شبلی نعمانی

Acc No. 7076 Date 21/10/98
Section ..... Call .....
B.D. Class ..... NAJAFI BOOK LIBRARY

Acc No. 7076 Date 21/10/97
Section ..... Status .....
D.D. Class ..... BARC-I BOOK LIBRARY